معمولاتِ اہلسنّت کو شرک و بدعت سے تعبیر دینے والوں کی کتابوں اور رسائل سے

معمولاتِ اہلسنّت کا ثبوت مگر دوسری جانب انہی کی کتابوں سے

معمولاتِ اہلسنّت پر بدعت کے فتوے

معمولاتِ اہلسنّت
غیروں کی کتابوں سے

ازقلم: مولانا محمد شہزاد قادری ترابی

دربار مارکیٹ ۰ لاہور
Ph: 042-37248657- 37112954
Mob: 0300-9467047- 0321-9467047- 03004505466
Email:zaviapublishers@gmail.com

2012ء

بار اول.......................1000

ہدیہ.......................380

زیرِ اہتمام.............. نجابت علی تارڑ

{لیگل ایڈوائزرز}

محمد کامران حسن بھٹہ ایڈووکیٹ ہائی کورٹ (لاہور) 0300-8800339

رائے صلاح الدین کھرل ایڈووکیٹ ہائی کورٹ (لاہور) 0300-784217

{ملنے کے پتے}

اسلامک بک کارپوریشن کمیٹی چوک راولپنڈی	051-5536111
احمد بک کارپوریشن کمیٹی چوک راولپنڈی	051-5558320
مکتبہ بابا فرید چوک چٹی قبر پاکپتن شریف	0301-7241723
مکتبہ اہلسنت فیصل آباد	0321-6639552
مکتبہ اسلامیہ فیصل آباد	041-2631204
مکتبہ العطاریہ لنک روڈ صادق آباد	0333-7413467
مکتبہ سخی سلطان حیدر آباد	0321-3025510
مکتبہ قادریہ سرکلر روڈ گوجرانوالہ	055-4237699
مکتبہ المجاہد بھیرہ شریف	048-6691763
رائل بک کمپنی کمیٹی چوک اقبال روڈ راولپنڈی	051-5541452
مکتبہ فیضان سنت بوہڑ گیٹ ملتان	0306-7305026

نحمده و نصلی علی رسوله الکریم
اما بعد فاعوذ باللّٰہ من الشیطن الرجیم
بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم

خدا ایسی قوت دے میرے قلم میں
کہ بدمذہبوں کو سدھارا کروں میں

ایک عرصے سے یہ ارادہ کیا ہوا تھا کہ عقائد و معمولات اہلسنت کی تائیدات میں دیوبندی اور غیر مقلدین اہلحدیث فرقے کے اکابرین کی کتب اوران کے مرکزی رسائل اور جریدے سے ثبوت یکجا کئے جائیں تا کہ اس سے عقائد و معمولات اہلسنت کی حقانیت مزید واضح ہو اور دوسری جانب عقائد و معمولات اہلسنت کو شرک و بدعت قرار دینے والوں کو انہی کے مولویوں اور اکابرین کی کتابوں سے آئینہ دکھایا جائے۔ مطلب یہ کہ شرک و بدعت کے فتوے لگانے والوں کو یہ دکھا کر ان سے سوال کیا جائے کہ اگر عقائد و معمولات اہلسنت شرک و بدعت ہیں پھر یہی معمولات تو تمہاری کتابوں سے بھی ثابت ہیں۔ ان ثبوت کو مدنظر رکھ کر اپنے دیوبندی اکابرین اور مولویوں پر کیا فتویٰ لگاؤ گے؟

اس کتاب کو پڑھنے کے بعد اور ثبوت واضح طور پر دیکھنے کے بعد آپ یقین کر لیں گے کہ دیوبندی اور غیر مقلدین اہلحدیث فرقہ کسی ایک اصول اور عقیدے پر قائم نہیں۔ ان کے ایک مفتی کے فتوے کی زد میں ان کا دوسرا مفتی آ جاتا ہے، بلکہ موجودہ دیوبندی مفتیوں کے فتوؤں کی زد میں انہی کے اکابر دیوبند آتے ہیں۔

اور یہ بھی واضح ہو جائے گا کہ منبر پر بیٹھ کر، جلسوں میں اسٹیج پر اور میڈیا پر آ کر جن معمولات اہلسنت کو شرک و بدعت ثابت کرنے کے لئے ایڑھی چوٹی کا زور لگایا جاتا ہے، اسی کے برعکس انہی کے فرقوں کی کتابوں اور رسائل میں یہ معمولات نظر آئیں گے۔

ہماری دعوت فقط اتنی ہے کہ خدارا! اس امت کو گمراہیت اور منافقت کی طرف مت لے جاؤ۔ تم لوگ کب تک حق چھپاتے رہو گے اور منافقت کی پالیسی پر گامزن رہو گے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہم سب کو عقیدۂ اہلسنت پر زندہ اور عقیدۂ اہلسنت پر موت عطا فرمائے۔ آمین

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی جن کو اشرف علی تھانوی صاحب نے اپنا بزرگ لکھا، نے اپنی کتاب میں ولادت کی تاریخ بارہ ربیع الاول تحریر کیا

سیرت الرسولؐ ۱۲

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نسب نامہ

حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا سلسلۂ نسب یہ ہے:

محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبد مناف بن قُصی بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوی بن غالب بن فہر بن مالک بن نضر بن کنانہ بن خزیمہ بن مدرکہ بن الیاس بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان، یہاں تک تو متفق علیہ ہے اور اس کے بعد حضرت آدم علیہ السلام تک بہت سے اختلافات ہیں۔

اور والدہ ماجدہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آمنہ بنت وہب بن عبد مناف بن زہرہ بن کلاب بن مرہ ہیں۔

ولادت باسعادت: جس سال واقعہ اصحاب فیل[1] پیش آیا اسی سال ماہ ربیع الاول میں دوشنبہ کے دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت ہوئی۔ جمہور کے نزدیک یہی قول صحیح ہے، البتہ تاریخ ولادت کی تعیین میں اختلاف ہے، بعض نے دوسری اور بعض نے تیسری اور بعض نے بارھویں تاریخ بیان کی ہے، نیز اس کے علاوہ اور اقوال بھی ہیں۔

---

[1] اصحاب فیل کا واقعہ یہ ہے کہ ابرہہ بادشاہ حبشہ نے اپنے یہاں ایک نقلی کعبہ (یمن) میں بنایا تھا اسکی عظمت بڑھانے کیلئے بیت اللہ کو منہدم کرنے کے واسطے اپنی بےشمار فوج اور بہت سے ہاتھیوں سے حملہ آور ہوا اللہ تعالیٰ نے اسکی فوج کو چھوٹے چھوٹے پرندوں کے ذریعہ کنکریوں سے ہلاک کرادیا ۱۲

[2] حضرت آمنہؓ فرماتی ہیں کہ حضرتؐ کی ولادت کے بعد آسمان سے ایک سفید بادل آیا اور اس بادل نے آنحضرتؐ کو اٹھالیا اور میری آنکھوں سے غائب ہوگئے اور میں نے ایک آواز سنی کہ کوئی کہتا ہے کہ انکو مشرق و مغرب کی تمام حدود میں پھراؤ تاکہ سب انکو مع صفات کے پہچان لیں۔

دیوبندی رسالے نے دیوبندی مولوی طارق جمیل کا خطاب نقل کیا جس میں اس نے تسلیم کیا کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت بارہ ربیع الاول کو ہوئی

رمضان کا مہینہ، غار حرا میں ہیں، اور پیر کا دن ہے جب ناموس اعظم (جبرائیل) ظاہر ہوئے تو اس دن سے لے کر دنیا سے جانے تک ہوئے تیس برس، وہ بنتے ہیں آٹھ ہزار اور ایک سو پینسٹھ دن۔ آٹھ ہزار ایک سو پینسٹھ دن میں سات براعظم کو کور کرنا ہے۔ سات براعظم کے اس وقت کے لوگ اور قیامت تک آنے والے لوگوں کے لئے ایمان اور حق اور دین کے پہنچانے کا نظام بنایا ہے۔

رسول اللہ ﷺ کا نورانی بچپن

اتنا لمبا چوڑا کام دے کر اسے فقر میں پیدا کیا۔ کہ دودھ پلانے والیاں منہ پھیر کر گزر گئیں کہ غریب ہے، یتیم ہے، کیا ملے گا؟ ہمیں نہیں چاہئے۔ وہ تو حلیمہ کا نصیب جاگا، اور اس کی اونٹنی بھی کمزور تھی، اس کی گدھی بھی کمزور تھی، کہ پیچھے پیچھے رہ گئی، اور اس کے خاندان کی دیگر عورتیں تیز سواریوں پر پہلے پہنچیں اور سارے بچے لے لئے۔ دس بچے تھے اس وقت، دس بچے اور گیارہ عورتیں اور سارے بچے ہی ... سب لے گئے، حلیمہ بھی چھوڑ کے چلی گئیں کہ کیا کروں گی؟ لیکن یہ یتیم غریب ہے کچھ نہیں ملے گا، پھر خالی جھولی پھریں، اور مکہ میں کوئی بچہ نہیں، ان کے خاوند نے کہا خالی کیوں جاتی ہو؟ چلو اس کو لے لو یتیم کو لے لو پھر دوبارہ لوٹ کر آئیں، جس کو دایہ دودھ پلانے کو تیار نہ ہو، اس کے سر پر دو جہانوں کی سرداری کا تاج سجایا جارہا ہے، جب آپ ﷺ پیدا ہوئے وہ شان جو سب سے نرالی ہے، پورے حمل کے دوران حضرت آمنہ نے آپ ﷺ کا وزن محسوس نہ کیا، کوئی حمل کی تکلیف محسوس نہیں کی اور پیر رات میں ... نور آسمان سے اترتے ہوئے نظر آتے تھے اور بارہ ربیع الاول عام الفیل پیر کے دن بائیس اپریل ۵۷۱ء صبح کے چار بج کر پینتالیس منٹ پر آپ ﷺ پیدا ہوئے۔

معجزات ہی معجزات

بچہ جب پیدا ہوتا ہے تو اس کی ناف ماں کی آنت سے جڑی ہوئی ہے اس کو کاٹا جاتا ہے ہمارے نبی ﷺ جب پیدا ہوئے تو آپ ﷺ کی ناف ماں کی آنت سے جدا تھی بچے کا ختنہ باہر کیا جاتا ہے ہمارے نبی ﷺ ماں کے پیٹ سے ختنہ کروا کے آئے آپ ﷺ کا ختنہ نہیں ہوا ختنہ کے ساتھ پیدا ہوئے بچے کو نہلایا جاتا ہے آپ ﷺ پیدا ہوئے تو آپ ﷺ کے جسم پر ماں کے پیٹ کی گندگی کا ایک ذرہ تک نہ تھا دھلے دھلائے پاک اور جونہی آپ ﷺ کو رکھا گیا آپ ﷺ نے فوراً سجدے میں سر رکھ دیا اور پھر یوں سر کو اٹھایا تو سارا گھر روشن ہو گیا اور حضرت آمنہ نے سارا جہاں اپنی آنکھوں سے دیکھا دنیا سٹ کر سامنے آ گئی گود میں لیا پریشان، کیسا بچہ ہے ماں ہے عورت ہے کتنے بچوں کو پیدا ہوتے ہوئے دیکھا اپنا پیدا ہوا تو حیران و پریشان کہ یہ کیسا ہے؟ گود میں لیا چھت اپنے آپ کی پھٹ گئی ... ایک ابر دھواں بادل کمرہ میں آ گیا سارا کمرہ بھر گیا اور ایک لمحے کے لئے ایسا محسوس ہوا کہ جیسے بچہ گود سے نکل چکا ہے اور بادل کے اندر سے آواز آئی اس بچے کو مشرق سے مغرب اور شمال سے جنوب تک پھرا دیا کہ پوری دنیا دیکھ لے کہ یہ ہے وہ سردار یہ ہے وہ دولہا جس کا بارات کو انتظار تھا یہ ہے وہ جس کے لئے بساط بچھائی گئی تھی چاند تاروں کو چمکایا گیا تھا یہ ہے وہ آ گیا۔ اعطوہ خلق آدم ومعرفۃ شیث، شجاعۃ نوح، خلۃ ابراہیم، وفصاحۃ صالح وحکمۃ لوط ورضا اسحاق وبشری یعقوب وجمال یوسف جلدۃ موسی وجہاد یوشع وحب دانیال ووقار الیاس ولب ایوب وطاعۃ یونس وعصمۃ یحیی وزہد عیسی من اخلاق النبیین یہ ایک دوسری ندا ہے "اس بچے کو آدم کے اخلاق دو، شیث کی معرفت دو، ابراہیم و اسماعیل ...

فہرست مضامین

addawato-e-lallah

The Virtues of Spending For Allah

مولوی اشرف علی تھانوی نے اپنی کتاب ''نشر الطیب'' میں لکھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کی تاریخ بارہ ربیع الاول نہیں ہے

کپڑوں میں (آپکا لباس ردا و ازار و قمیص ہوتا تھا) اور اگر چاہو مصر کے سفید کپڑوں میں یا یمانی چادر جوڑہ میں ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ پر نماز کون پڑھیگا فرمایا جب غسل کفن سے فارغ ہو تو میرا جنازہ قبر کے قریب رکھکر ہٹ جانا اول ملئکہ نماز پڑھیں گے پھر تم گروہ گروہ آتے جانا اور نماز پڑھتے جانا اور اول اہل بیت کے مرد پڑھیں پھر اون کی عورتیں پھر تم اور لوگ ہم نے عرض کیا کہ قبر میں کون اوتاریگا آپ نے فرمایا میرے اہل بیت اور اونکے ساتھ ملائکہ ہونگے طبرانی نے بھی اسکو روایت کیا اور بہت ہی ضعیف روایت ہے اور ایک روز جبکہ مسجد میں حضرت ابوبکرؓ صحابہ کو نماز پڑھا رہے تھے آپ نے دولت خانہ کا پردہ اوٹھایا اور صحابہ کو دیکھکر تبسم فرمایا لوگ سمجھے کہ آپ تشریف لاوینگے اُسوقت صحابہ کی بیتابی کا عجب حال تھا کہ قریب تھا کہ نماز میں کچھ پریشانی ہو جاوے اور حضرت ابوبکرؓ نے پیچھے ہٹنا چاہا آپ نے دست مبارک سے اشارہ فرمایا کہ نماز پوری کرو اور پردہ چھوڑ کر دولت خانہ میں تشریف لیگئے۔

بس یہ تھی اخیر زیارت آپ کی حیات میں اور کچھ واقعات قرب وفات کے روایات بالا کے ضمن میں مذکور ہوئے ہیں اور وفات[عـــہ] آپکی شروع ربیع الاول سنہ دس ہجرت روز دوشنبہ کو قبل زوال یا بعد زوال واقع ہوئی اور بوجہ غلبہ حیرت و دہشت کہ بعضوں کو وفات ہی کا یقین نہ ہوا بعضے پوش میں نہ رہے بعضے احکام متعلق خاص آپ کے غسل و کفن و صلوٰۃ و دفن کے مخفی رہے کیونکہ اور اموات پر تو آپ کو قیاس اسلئے نہیں کیا کہ احتمال غالب خصوصیت کا تھا چنانچہ کچھ خصوصیتیں واقع میں بھی ثابت ہوئیں اور نص اسلئے مشہور نہ تھی کہ صحابہ نے عام سوالات کی طرح اسکو تحقیق نہیں کیا اور دل بھی کیسے گوارا کر سکتا

[عـــہ] اور تاریخ کی تحقیق نہیں ہوئی اور بارہویں جو مشہور ہے وہ حساب درست نہیں ہوتا کیونکہ اوس سال ذی الحجہ کی نویں جمعہ کی تھی اور یوم وفات دوشنبہ ثابت ہے پس جمعہ کو نویں ذی الحجہ ہو کر بارہ ربیع الاول دوشنبہ کو کسی طرح نہیں ہو سکتی ۱۲ منہ

حکیم الامۃ حضرۃ مولانا اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ تعالیٰ

ولادت: ۱۲۸۰ھ، وفات ۱۳۶۲ھ

مفتی محمد شفیع دیوبندی نے شاہ عبدالحق دہلوی کی کتاب کے مقدمے میں لکھا ہے کہ شاہ عبدالحق کا نام معتبر اور بلند پایہ ہونے کی ضمانت ہے

مومن کے ماہ و سال

اردو ترجمہ مع عربی متن

ما ثبت بالسنۃ فی ایام السنۃ

عربی تصنیف

عارف باللہ شیخ عبدالحق محدث دہلوی

اردو ترجمہ

مولانا اقبال الدین احمد صاحب

رسول اکرم ﷺ کی مقدس تعلیمات کی روشنی میں ہر مسلمان کے لئے پورے سال کے اعمال و اشغال، نماز، روزہ، دعا، استغفار کا ایک مکمل دستورالعمل۔ ہر مسلمان کو چاہئے کہ اپنی زندگی اسلامی سانچے میں ڈھالنے کے لئے ہر ماہ کے متعلق رسول اللہ ﷺ کی تعلیمات کے مطابق عمل کر کے اپنی دین و دنیا کو کامیاب بنائے

دارالاشاعت

مقدمہ

از حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحبؒ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حق تعالیٰ جل شانہٗ نے سال کے بارہ مہینوں میں بلکہ ہر مہینہ کے مختلف دنوں اور راتوں میں خاص خاص برکات اور خاصیات رکھی ہیں۔ جو آدمی ان کو معلوم کر کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے بتائے ہوئے طریقوں پر راتوں اور دنوں میں کام کرے، وہ دنیا و آخرت کے اپنے مقاصد میں بڑی کامیابی حاصل کر سکتا ہے۔ ان میں تھوڑی محنت اور معمولی کوشش سے وہ ثواب اور دینی و دنیوی فوائد ہو جاتے ہیں جو دوسرے اوقات میں بڑی محنت اور طویل مشقت سے بھی حاصل ہونا دشوار ہیں۔ مگر افسوس ہے کہ آج کل عموماً مسلمانوں کو شریعت اور سنت کے علم سے غفلت و لاپرواہی کی بنا پر ان خاص اعمال و افعال اور ان کے آداب کا علم نہیں جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تعلیم فرمائے ہیں۔ اس لئے ان کی برکات سے محروم رہتے ہیں۔

اور صرف اتنا ہی ہوتا تو زیادہ جرم نہ تھا۔ ہونے یہ لگا کہ لوگوں نے اپنی طرف سے بہت سی رسمیں گھڑ لیں جن میں بہت سی چیزیں خلاف شرع بھی ہیں۔ اس کے نتیجہ میں وہ ان مبارک راتوں اور دنوں میں عظیم ثواب حاصل کرنے کے بجائے اور گناہوں میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔

مبارک راتوں اور دنوں میں جس طرح نیک عمل کا ثواب بڑا ہے اسی طرح ان میں اگر کوئی گناہ کرے تو وہ گناہ بھی بڑا ہے۔

اس لئے علماء امت نے مہینہ کی خاص راتوں اور دنوں سے متعلق جو قرآن و حدیث میں فضائل اور احکام وارد ہوئے ہیں ان کو مستقل کتابوں کی صورت میں لکھ دیا ہے۔ جو ہر زمانہ ہر خطہ اور ہر زبان میں شائع ہوتی رہی ہیں۔

انہیں کتابوں میں سے ایک بہت اہم کتاب ماثبت بالسنہ ہے۔ اس کے مصنف

۳

معتبر اور بلند پایہ ہونے کی ضمانت ہے۔ اہل علم میں وہ کسی تعارف کے محتاج نہیں۔ اس کتاب میں اس معاملے سے متعلق وارد شدہ روایات حدیث کو جمع بھی کیا گیا ہے اور ان کے مستند یا غیر مستند ہونے کی تحقیق بھی کی گئی ہے اور مزید ضروری اور مفید معلومات کا اضافہ بھی کیا گیا ہے۔ یہ کتاب عرصہ سے نایاب تھی۔ اب برخوردار عزیز مولوی محمد رضی سلمہٗ نے اس کا اصل متن عربی اور شروع میں اس کا اردو ترجمہ اپنے کتب خانہ دارالاشاعت سے شائع کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے اور دین و دنیا میں سب کے لئے نافع و مفید بنا دے۔

بندہ محمد شفیع

دارالعلوم کراچی

۲۶ ذی القعدہ ۱۳۸۵ھ

شاہ عبدالحق دہلوی کی کتاب سے ثبوت: شب ولادت شب قدر سے بھی افضل ہے، مسلمان ہمیشہ سے محفل میلاد النبی پر خوشیاں مناتے چلے آرہے ہیں

مومن کے ماہ وسال

اردو ترجمہ مع عربی متن

ما ثبت بالسنۃ فی ایام السنۃ

عربی تصنیف

عارف باللہ شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ

اردو ترجمہ

مولانا اقبال الدین احمد صاحب

رسول اکرم ﷺ کی مقدس تعلیمات کی روشنی میں ہر مسلمان کے لئے پورے سال کے اعمال و اشغال، نماز، روزہ، دعا، اذکار کو ایک عمل دستور العمل ہر مسلمان کو چاہئے کہ اپنی زندگی اسلامی سانچے میں ڈھالنے کے لئے ہر ماہ کے متعلق رسول اللہ ﷺ کی تعلیمات کے مطابق عمل کرکے اپنے دین و دنیا کو کامیاب بنائے

دارالاشاعت

ایک قول یہ ہے کہ آپ ﷺ کی ولادت غفر کے وقت ہوئی اور غفر وہ تین چھوٹے ستارے ہیں جن کی منزل چاند ہے۔ اور چاند کی یہ منزل وہ وقت ہے جس میں عام طور پر انبیاء کی ولادت ہوئی ہے۔

اور شمسی مہینوں کے مطابق ماہ نیساں کی بیسویں تاریخ آپ ﷺ کی ولادت قرار پائی ہے اور یہ حمل کا وقت تھا۔[1]

بعض لوگ آپ ﷺ کی ولادت کا وقت حضرت عائشہ صدیقہؓ کی روایت کے مطابق رات کا بتاتے ہیں۔

شیخ بدر الدین زرکشی کا بیان ہے کہ صحیح یہی ہے کہ رسالت مآب ﷺ کی ولادت باسعادت دن کے وقت ہوئی۔ اس کے علاوہ جو لوگ آپ ﷺ کی ولادت کے وقت ستاروں کا ٹوٹنا بیان کرتے ہیں اسے ابن دحیہ نے ضعیف کہا ہے اور دلیل یہ لکھی ہے کہ ستارے رات کے وقت گرتے ہیں۔ لیکن چونکہ آپ ﷺ کی ولادت صبح کے وقت ہوئی ہے اس لئے ستارے ٹوٹنے کی علت و سبب بتانا درست نہیں کیونکہ ولادت نبوت میں خوارق عادت ہوا ہی کرتے ہیں اس لئے خوارق کے کہ نظروں کے وقت ستارے ٹوٹنا جائز ہے۔

راقم یعنی بندہ کمترین (عبدالحق) کہتا ہوں ممکن ہے کہ ستارے رات کو ٹوٹے ہوں اور اسی صبح کے وقت آپ ﷺ کی ولادت ہوئی۔ اور لوگوں کا یہ کہنا کہ بوقت ولادت ستارے گرے اس کا بھی یہی مطلب ہے۔[2]

افضلیت شب ولادت

سرور دو عالم کی شب ولادت یقیناً شب قدر سے زیادہ افضل ہے کیونکہ شب ولادت آپ ﷺ کی پیدائش اور جلوہ گری کی شب ہے اور شب قدر آپ ﷺ کو عطا کی ہوئی شب ہے اور جو ذات کہ ظہور ذات کے سبب مشرف کی گئی ہو وہ اس شب سے زیادہ مشرف و سربلند ہے جو علیہ مرفرازی کی وجہ سے سرفراز کی گئی ہو۔

شب ولادت رسالت مآب کی افضلیت کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ شب قدر میں صرف آسمان سے فرشتے نازل ہوتے ہیں اور شب ولادت میں رسول اکرم ﷺ کی ذات عالی کا

1. [illegible]
2. [illegible]

ظہور ہوا ہے جن کے پاس مقرب فرشتے آتے رہتے تھے۔

علاوہ ازیں شب ولادت کی برتری کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ شب قدر کی برتری و خوبی صرف امت محمدیہ ﷺ کے لئے ہے اور واقعہ بھی یہی ہے کہ ذات رسالت مآب ﷺ کو اللہ نے تمام جہانوں کے لئے رحمت بنایا ہے اور آپ ﷺ ہی کی ذات و الاصفات کے سبب سے آسمانی و زمینی تمام مخلوقات کو اللہ نے عام نعمتیں سرفراز کی ہیں۔

ابولہب کی باندیوں میں سے ثویبہ لونڈی نے ابولہب کو رسول اکرم ﷺ کی ولادت کی خوشخبری دی جسے سن کر ابولہب نے اپنی باندی ثویبہ کو آزاد کر دیا۔ ابولہب کے مرنے کے بعد اس کے کسی ساتھی نے اسے خواب میں دیکھ کر اس کا حال پوچھا تو جواب دیا جہنم میں پڑا ہوں البتہ اتنا ضرور ہے کہ ہر پیر کی رات کو عذاب میں تخفیف ہو جاتی ہے اور اپنی ان دو انگلیوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا ان دو انگلیوں سے میں نے اپنی لونڈی ثویبہ کو اس لئے آزاد کر دیا تھا کہ اس نے رسول اکرم ﷺ کی ولادت کی خوشخبری دی تھی۔ اس صلہ میں ان دونوں انگلیوں سے کچھ پانی پی لیتا ہوں۔ اور ثویبہ یہی وہ آزاد کردہ باندی تھی جس نے رسول اکرم کو دودھ بھی پلایا تھا۔

ابن جوزی نے لکھا ہے کہ ابولہب کافر جس کی مذمت قرآن کریم میں وارد ہے جبکہ اس کو ولادت رسول اکرم ﷺ کی خوشی منانے میں اپنی لونڈی ثویبہ کو آزاد کرنے کا یہ صلہ ملا ہے کہ دوزخ میں بھی ایک رات کے لئے فرحت و مسرت سے ہمکنار ہو جاتا ہے تو ان مسلمانوں کے حال پر غور کیا جائے جو آپ ﷺ کی ولادت باسعادت پر مسرتوں کا اظہار کرتے اور آپ ﷺ کی محبت میں بقدر استطاعت خرچ کرتے ہیں۔ میری جان کی قسم! شب ولادت رسالت مآب ﷺ میں اظہار مسرت کرنے والوں کو اللہ جنت کے باغوں میں داخل کرے گا۔ مسلمان ہمیشہ سے محفل میلاد النبی ﷺ منعقد کرتے آئے ہیں۔ محفل میلاد کے ساتھ ہی دعوتیں دیتے کھانے وغیرہ پکواتے اور غریبوں کو طرح طرح کے تحفے تحائف تقسیم کرتے۔ خوشی کا اظہار کرتے اور دل کھول کر خرچ کرتے ہیں۔ نیز ولادت باسعادت پر قرآن خوانی کراتے اور اپنے مکانوں کو مزین کرتے ہیں ان تمام افعال حسنہ کی برکت سے ان لوگوں پر اللہ کی برکتوں کا نزول ہوتا رہتا ہے۔[2]

1. [illegible]
2. [illegible]

مولوی رشید احمد گنگوہی نے اپنی کتاب میں جمعہ کو عید المومنین یعنی مومنوں کی عید قرار دیا

اردو نکاح۔ آپ کی اہلیہ کہ صفیہ لڑکی کی ماں نے چند ضروریات کی وجہ سے چاہا بھی کہ چند ماہ کے لئے نکاح ملتوی ہو تو بہتر ہے مگر حضرت قدس سرہ چونکہ قدم قدم پر سنت کا اتباع ملحوظ رکھنا چاہتے اور ہر ہر امر میں طریقہ مرضیہ نبویہ کو اپنا مقتدا و پیشوا بنانا چاہتے تھے اسلئے تاخیر مناسب نہ سمجھی بلکہ یوں ارشاد فرمایا کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا نکاح سولہ سال کی عمر میں ہوا ہے پس یہی مسنون ہے اور چونکہ صفیہ کی عمر اب سولہ سال کی ہو گئی ہے اس لئے میں ابھی نکاح کروں گا۔

(یہ مبارک سال جس میں اس مبارک عقد کا انعقاد ہوا [illegible] ہجری نبوی تھا اور مہینہ ربیع الاول جسکا تقدس مولد نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم سے ظاہر ہے جمعہ کا دن جو عید المومنین ہونے کے علاوہ ہفتہ کے دنوں میں منتخب اور خلاصہ ہے غرض بقیہ چند روز باتوں باتوں میں گزر گئے اور وہ جمعہ آگیا جس میں نماز جمعہ سے فارغ ہونے کے بعد نکاح کی تجویز ہوئی تھی)

صبح کو قریب کی رشتہ دار عورتوں کے یہاں اطلاع بھیجی گئی کہ آج صفیہ کا نکاح ہے جسکو شرکت ہو آجائے اور نماز جمعہ سے کچھ قبل حاجی دین محمد کی زبانی مولوی سراج الدین صاحب سے کہلا بھیجا گیا کہ حافظ ابراہیم جمعہ سرائے میں پڑھے۔ خاص مستورات اور کنبہ کی عورتیں آئیں انکو کھانا کھلوایا گیا اور دعا کیلئے مرد طلب کئے گئے تھے مگر اُس دن بھیجے نہیں گئے جمعہ کی نماز کے بعد اعلان کر دیا گیا کہ نکاح ہوگا سب صاحب ٹھیر جائیں سنتوں سے فارغ ہو کر حضرت نے خطبہ نکاح پڑھا اور ایجاب و قبول کے بعد چھوارے تقسیم کرائے حضرت امام ربانی نے عقد نکاح میں مہر فاطمی کی سنت ادا فرمائی اور یہ الفاظ کہے کہ بعوض دین مہر چار سو مثقال جسکا ایک سو پچاس روپیہ سکہ ہندوستان ہوتے ہیں برابر حضرت فاطمہ کا نکاح۔

نکاح سے فارغ ہونے کے بعد آپ گھر میں گئے اور کہہ بھیجا کہ لڑکی کو رخصت کر دو چنانچہ [illegible] گیا اور نہایت سادگی کے ساتھ صفیہ خاتون میکے سے سسرال روانہ ہوئیں۔ ماں نے وہ امانت جسکو نو مہینہ پیٹ میں رکھا اور پورے سولہ برس بڑے لاڈ پیار کے ساتھ پالا تمام زندگی بھر کا ساتھ دینے کیلئے حافظ محمد ابراہیم صاحب کے حوالہ کی اور اس سادگی کے ساتھ کہ نہ تماشا تھا نہ باجا جہیز کے کپڑوں کا صندوق ہمراہ تھا نہ زیور کی صندوقچی پلنگ تھا نہ پیڑھی۔ یہ وہ ماں تھی جسکو دیکھکر اجنبی عورتیں بھی رو پڑتی اور بھر مال اور تالی کا پوچھنا ہی کیا چنانچہ صفیہ خاتون جس وقت ڈولے میں سوار کی گئیں ہیں تو کنبہ کی بیقراری اور ماں کی بیچینی و اضطرابی کسی سے دیکھی نہ گئی حضرت امام ربانی باوجودیکہ کوہ وقار تھے مگر آنسو نکل

☆ جب جمعہ کا دن عید ہو سکتا ہے تو جس نبی ﷺ کے صدقے جمعہ کو فضیلت ملی، اس کی ولادت کا دن عید کیوں نہیں ہو سکتا؟ سال میں دو عیدوں کا نعرہ لگانے والو! گنگوہی پر کیا فتویٰ لگاؤ گے؟

مولوی اشرف علی تھانوی نے اپنی کتاب میں جمعہ کے دن کو مسلمانوں کیلئے عید کا دن تسلیم کیا

فالصالحات قانتات حافظات للغيب بما حفظ الله

نیک بیبیاں فرمان دار ہیں
خیال رکھنے والی ہیں پیٹھ پیچھے اللہ تعالیٰ کی حفاظت سے

رحمٰن اصلی بہشتی زیور

حکیم الامت حضرت مولانا حافظ محمد اشرف علی صاحب تھانوی

محمد علی برادرس تاجران کتب نزد حقانی چوک کراچی

گیارہواں حصہ ۶۶۸ رحمٰن اسلامی بہشتی زیور

بیشک وہ اس نور کی تاب نہ لا سکیں اور جل جائیں پھر ان سے فرمائے گا کہ اب اپنے اپنے مقامات پر واپس جاؤ اور ان لوگوں کا حسن و جمال اس جمال حقیقی کے اثر سے دونا ہو گیا ہو گا۔ یہ لوگ اپنی بیبیوں کے پاس آئیں گے نہ بیبیاں ان کو دیکھیں گی نہ یہ بیبیوں کو تھوڑی دیر کے بعد جب وہ نور ان کو چھپاتے ہوئے تھا ہٹ جاوے گا تب یہ آپس میں ایک دوسرے کو دیکھیں گے۔ ان کی بیبیاں کہیں گی کہ جاتے وقت جیسی صورت تمہاری تھی وہ اب نہیں یعنی ہزارہا درجہ اس سے اچھی ہے۔ یہ لوگ جواب دیں گے کہ ہاں یہ اس سبب سے کہ حق تعالیٰ نے اپنی ذات مقدس کو ہم پر ظاہر کیا تھا اور ہم نے اس جمال کو اپنی آنکھوں سے دیکھا۔ (شرح سفر السعادت) دیکھئے جمعہ کے دن کتنی بڑی نعمت ملی (۱۱) ہر روز دوپہر کے وقت دوزخ تیز کی جاتی ہے مگر جمعہ کی برکت سے جمعہ کے دن نہیں تیز کی جاتی (احیاء العلوم) (۱۲) نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جمعہ کو ارشاد فرمایا کہ اے مسلمانو اس دن کو اللہ تعالیٰ نے عید مقرر فرمایا ہے پس اس دن غسل کرو اور جس کے پاس خوشبو ہو وہ خوشبو لگائے اور مسواک کو اس دن لازم کرو۔ (ابن ماجہ)

جمعہ کے آداب

(۱) ہر مسلمان کو چاہئے کہ جمعہ کا اہتمام پنجشنبہ سے کرے پنجشنبہ کے دن بعد عصر کے استغفار وغیرہ زیادہ کرے اور اپنے پہننے کے کپڑے صاف رکھے اور خوشبو گھر میں نہ ہو اور ممکن ہو تو اسی دن لا رکھے تاکہ پھر جمعہ کے دن ان کاموں میں اس کو مشغول ہونا نہ پڑے بزرگان سلف نے فرمایا ہے کہ سب سے زیادہ جمعہ کا فائدہ اس کو ملے گا۔ جو اس کا منتظر رہتا ہو اور اس کا اہتمام پنجشنبہ سے کرتا ہو اور سب سے زیادہ بدنصیب وہ ہے جس کو یہ بھی نہ معلوم ہو کہ جمعہ کب ہے حتیٰ کہ صبح کو لوگوں سے پوچھے کہ آج کون دن ہے اور بعض بزرگ شب جمعہ کو زیادہ اہتمام کی غرض سے جامع مسجد ہی میں جا کر رہتے تھے (ص ۲۴۶ ج ۱ احیاء العلوم) (۲) پھر جمعہ کے دن غسل کرے سر کے بالوں کو اور بدن کو خوب صاف کرے اور مسواک کرنا بھی اس دن بہت فضیلت رکھتا ہے (احیاء ۲۴۶ ج ۱) (۳) جمعہ کے دن بعد غسل کے عمدہ سے عمدہ کپڑے جو اس کے پاس ہوں پہنے اور ممکن ہو تو خوشبو لگائے اور ناخن وغیرہ بھی کتروائے (احیاء ص ۲۴۶ ج ۱) (۴) جامع مسجد میں بہت سویرے جائے جو شخص جتنے سویرے جائے گا اسی قدر

☆ جب جمعہ کا دن عید ہو سکتا ہے تو جس نبی ﷺ کے صدقے جمعہ کو فضیلت ملی، اس کی ولادت کا دن عید کیوں نہیں ہو سکتا؟ سال میں دو عیدوں کا نعرہ لگانے والو! تھانوی پر کیا فتویٰ لگاؤ گے؟

دارالعلوم دیوبند کا فتویٰ: عیدین کی نماز کے بعد دعا اکابرِ دیوبند سے ثابت ہے، اس لئے جائز ہے

مدلل و مکمل
فتاویٰ دارالعلوم دیوبند
جلد پنجم
کتاب الصلوٰۃ (ربع چہارم)
افادات
مفتی اعظم عارف باللہ حضرت مولانا مفتی عزیز الرحمٰن عثمانیؒ (مفتی اول دارالعلوم دیوبند)
حسب ہدایت
حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیبؒ (مہتمم دارالعلوم دیوبند)
ترتیب و تحشیہ
مولانا محمد ظفیر الدینؒ (شعبہ ترتیب فتاویٰ دارالعلوم دیوبند)
ناشر
مکتبہ حقانیہ
ٹی بی ہسپتال روڈ
ملتان پاکستان

فتاویٰ دارالعلوم مدلل و مکمل (جلد پنجم) ۱۷۸ مسائل نماز عیدین

سورۂ فاتحہ کے بعد یاد دلانے پر تکبیرات زوائد پھر قرأت

سوال (۲۶۳۸): نماز عید میں امام نے تکبیر تحریمہ کے بعد سورۂ فاتحہ شروع کی بالحمد للہ رب العلمین کہنے کے بعد مقتدی کے یاد دلانے پر تکبیرات ثلاثہ کہیں اور پھر بعد تکبیرات ثلاثہ دوبارہ قرأت شروع کی اس صورت میں نماز ہوئی یا نہیں؟

جواب: اس صورت میں نماز ہوگئی۔ کذا فی الشامی[1]۔ فقط۔

دعا بعد صلوٰۃ عید بدعت نہیں ہے

سوال (۲۶۳۹): دعا بعد صلوٰۃ عیدین را بعض مکروہ گویند و بعض بدعت و بعض گویند کہ مستحب است۔

جواب: دعا بعد الصلوات مسنون و مستحب است و در احادیث وارد شدہ است کما نقلہ فی الحصن الحصین وغیرہ۔ پس در صلوات صلوٰۃ عیدین ہم داخل و شامل است بدعت گفتن آنرا صحیح نیست و اکابر امت مثل حضرت مولانا رشید احمد محدث و فقیہ گنگوہی را و جمیع اکابر و اساتذہ را بعد نماز عیدین مثل صلوات مکتوبات دعا می فرمودند پس بر کہ آنرا بدعت گفت صحیح نیست[2]۔ فقط۔

نماز عید سے پہلے یا بعد عیدگاہ میں نفل پڑھنا کیسا ہے

سوال (۲۶۴۰): چہ می فرمایند علماء دین و مفتیان شرع متین اندریں مسئلہ کہ خواندن نماز نفل در عیدگاہ قبل یا بعد نزد علماء حنفیہ رواست یا نہ؟

[1] کما لو رکع الامام قبل ان یکبر فان الامام یکبر فی الرکوع ولا یعود الی القیام لیکبر فی ظاہر الروایۃ فلو عاد ینبغی الفساد (درمختار) وقد علمت ان العود روایۃ النوادر علی انہ یقال علی ما قالہ ابن الہمام فی ترجیح القول بعدم الفساد فیما لو عاد الی القعود الاول بعد ما استتم قائما بان فیہ رفض الفرض لاجل الواجب وھو وان لم یحل فھو بالصحۃ ولا یحل (ردالمحتار باب العیدین ص ۷۸۲ ج ۱) ظفیر ۔ سعید۔ ج۲ ص ۱۷۲ ۔[2] ویدعو و یختم بسبحان ربک (الدر المختار علی ھامش ردالمحتار باب صفۃ الصلوٰۃ ص ۴۹۵ ج ۱) عن ام عطیۃ قالت امرنا ان نخرج الحیض یوم العیدین وذوات الخدور فیشھدن جماعۃ المسلمین ودعوتھم وتعتزل الحیض (مشکوٰۃ باب العیدین ...

☆ عیدین کی نماز کے بعد دعا زمانہ رسالت وصحابہ سے ثابت نہیں مگر اکابر سے ثابت ہونے کی وجہ سے جائز ہے تو پھر ہمارا سوال: جشن عید میلاد النبی ﷺ منانا جو کہ محدثین سے ثابت ہے، اس پر بدعت کا فتویٰ کیوں؟

دیوبندیوں کے مرکزی رسالے نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ کا نعتیہ کلام تحریر کیا جس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو نور لکھا جس سے ثابت ہوا کہ صحابہ کرام، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو نور مانتے تھے

ماہنامہ حق نوائے احتشام کراچی — صفر و ربیع الاول 1432ھ / فروری و مارچ 2011ء

ماہنامہ حق نوائے احتشام

جلد نمبر ۱۳
شمارہ نمبر ۲-۳
سلسلہ نمبر ۱۴۷-۱۴۸
صفر و ربیع الاول ۱۴۳۲ھ
فروری و مارچ ۲۰۱۱ء
قیمت فی شمارہ/-20 روپے
سالانہ زرتعاون/-200 روپے

سرپرست اعلیٰ: مولانا تنویر الحق تھانوی
مدیر مسئول: مولانا محمد صدیق ارکانی
اعزازی مدیر: سید فہیم الحسن تھانوی

خطیب پاکستان نے فرمایا: خود سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک واقعہ ہے کہ آپ کی نرینہ اولاد میں سے دو بچے نبوت سے پہلے ہی اللہ کو پیارے ہو چکے، جن میں سے ایک کا نام قاسم تھا، جن کے نام پر سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی کنیت تھی "ابوالقاسم" اور اس زمانے میں عام طور سے منع کر دیا گیا تھا کہ کوئی شخص اپنی کنیت ابوالقاسم رکھے کیونکہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی کنیت ہے آپ کے صاحبزادے کی وجہ سے، اور دوسرے صاحبزادے ہیں عبداللہ، دونوں اللہ کو پیارے ہوگئے، پھر مدینہ طیبہ سے ایک تیسرے صاحبزادے اللہ تعالیٰ نے آپ کو عطا فرمائے ہیں اور یہ زمانہ نبوت کا زمانہ ہے، بچپن میں یہ بیمار ہوئے اور عرب میں جیسا کہ طریقہ تھا کہ تربیت کے لیے بچپن سے اعلیٰ اور شرفاء کے خاندان میں بچوں کو بھیج دیا جاتا تھا، یہ بھی ایک گھرانے میں تربیت پا رہے ہیں، چھوٹے ہیں، کسی نے آکر مجلس میں خبر دی کہ آپ کے صاحبزادے، جن کا نام ابراہیم ہے، ان کی حالت غیر ہو گئی، حضرت عبدالرحمن ابن عوف ایک بڑے جلیل القدر صحابی ہیں، حضور کے پاس موجود ہیں، آپ ایک دم گھبرا کر اٹھے، تشریف لے گئے، جا کر دیکھا تو بچے کی حالت غیر ہو چکی تھی، نزع کی کیفیت تھی، آپ نے گھبرا کر ان کو اپنی گود میں لیا اور گود میں رکھا کہ آپ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہیں اور آپ نے فرمایا "انا بفراقک یا ابراھیم لمحزونون" کہ اے ابراہیم! آج میں تمہاری جدائی سے بڑا غمزدہ ہوں، میرا دل غمگین ہے، میری آنکھیں رو رہی ہیں لیکن میری زبان سے کوئی ایسی بات نہیں نکلے گی جو اللہ کی مشیت کے خلاف ہو۔

برائے تعاون	فون نمبر	خط و کتابت کے لیے
اکاؤنٹ نمبر 9-924 الائیڈ بینک آف پاکستان تاج کمپلیکس برانچ کراچی۔	021 32782293	شعبہ تصنیف و تالیف جامعہ احتشامیہ جیکب لائن سندھ 74400 کراچی، پوسٹ بکس نمبر 8552۔

ماہنامہ حق نوائے احتشام کراچی — 160 — صفر و ربیع الاول 1432ھ / فروری و مارچ 2011ء

اشعار عباسؓ (حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح میں)

من قبلها طبت في الظلال وفي	مستودع حيث يخصف الورق
آپ اس سے پہلے سایہ ناس میں بسر کر رہے تھے اور	اس حرل گھروندے میں تھے جہاں پتوں سے بدن اچھا گیا
ثم هبطت البلاد لا بشر	أنت ولا مضغة ولا علق
پھر آپ بستی میں اترے، مگر نہ تو آپ ابھی بشر تھے	نہ گوشت پوست اور نہ لہو کی پھٹکی
بل نطفة تركب السفين وقد	ألجم نسرا وأهله الغرق
بلکہ وہ آپ مادہ، جو کشتیوں پر سوار تھا	جب سیلاب کی موجیں چلی گئیں اور لوگ ڈوب رہے تھے
تنقل من صالب إلى رحم	إذا مضى عالم بدا طبق
منتقل ہوتا رہا صلب سے رحم کی طرف	پھر جب ایک عالم گزر چکا دوسرا حال کا ظہور ہوا
وردت نار الخليل مكتتما	في صلبه أنت كيف يحترق
آپ آتش خلیل میں اترے، چھپے چھپے	آپ ان کی صلب میں تھے تو وہ کیسے جلتے
حتى احتوى بيتك المهيمن من	خندف علياء تحتها النطق
تا آنکہ آپ کا محافظ وہ صاحب شوکت گھرانہ ہوا جو	خندف جیسی رفیع المرتبت خاتون کا ہے جس کا دامن زمین پر لوٹتا تھا
وأنت لما ولدت أشرقت الأرض	وضاءت بنورك الأفق
اور آپ جب پیدا ہوئے تو چمک اٹھی زمین	اور روشن ہوگئے آفاق سارے آپ کے نور سے
فنحن في ذلك الضياء وفي النور	
تو اب ہم لوگ اسی روشنی اور اسی نور میں	
وسبل الرشاد نخترق	
ہیں اور ہدایت و استقامت کی راہیں نکال رہے ہیں	

نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں سب سے بہترین اشعار حضرت حسان بن ثابتؓ نے کہے۔

وأحسن منك لم تر قط عيني — وأجمل منك لم تلد النساء
خلقت مبرأ من كل عيب — كأنك قد خلقت كما تشاء
[illegible] — تجنبك الأرض منه والسماء

یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے ہر عیب سے پاک اور منزہ پیدا فرمایا ہے گویا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی چاہت و خواہش کے مطابق پیدا کیا گیا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ حسین و جمیل کسی کی آنکھ نے دیکھا نہیں اور نہ ہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہم جیسا کسی ماں نے حسن و جمال کا پیکر جنا ہے، اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے فضل و شرف سے سرفراز فرمائے گئے کہ تمام عرش، زمین و آسمان میں بھی دو جہاں سماسکے۔

مولوی اشرف علی تھانوی نے اپنی کتاب حدیث نقل کی،
نور محمدی تخلیق اول ہے، اس وقت کچھ بھی نہ تھا

حکیم الامۃ حضرۃ مولانا اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ تعالیٰ

ولادت : ۱۲۸۰ھ ، وفات ۱۳۶۲ھ

نشر الطیب ۵ فصل ۱

کہ اس رسالہ کی تکمیل کیجاوے اور طبع کیلئے اسکو دیا جاوے چنانچہ اسکا وعدہ کر لیا گیا اور بنام خدا اس رمضان ۱۳۳۰ھ میں اسکا قصد کیا گیا۔ مضمون سوم اس رسالہ میں بعض بعض مقام پر شوق میں اشعار لکھدئے ہیں اگر مستورات کے مجمع میں پڑھنے کا اتفاق ہو تو اشعار چھوڑ دئے جاویں فقط واللہ المستعان وعلیہ التکلان ۔

الفصول

پہلی فصل نور محمدی کے بیان میں۔ پہلی روایت عبدالرزاق نے اپنی سند کیساتھ حضرت جابر بن عبداللہ انصاری سے روایت کیا ہے کہ میں نے عرض کیا میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں مجکو خبر دیجئے کہ سب اشیاء سے پہلے اللہ تعالیٰ نے کونسی چیز پیدا کی آپنے فرمایا اے جابر اللہ تعالیٰ نے تمام اشیاء سے پہلے تیرے نبی کا نور اپنے نور سے (نہ بایں معنی کہ نور الٰہی اسکا مادہ تھا بلکہ اپنے نور کے فیض سے) پیدا کیا پھر وہ نور قدرت الٰہیہ سے جہاں اللہ تعالیٰ کو منظور ہوا سیر کرتا رہا اور اسوقت نہ لوح تھی نہ قلم تھا اور نہ بہشت تھی اور نہ دوزخ تھا اور نہ فرشتہ تھا اور نہ آسمان تھا اور نہ زمین تھی اور نہ سورج تھا اور نہ چاند تھا اور نہ جن تھا اور نہ انسان تھا پھر جب اللہ تعالیٰ نے اور مخلوق کو پیدا کرنا چاہا تو اس نور کے چار حصے کئے اور ایک حصہ سے قلم پیدا کیا اور دوسرے سے لوح اور تیسرے سے عرش آگے طویل حدیث ہے۔

ف اس حدیث سے نور محمدی ﷺ کا اول الخلق ہونا باولیت حقیقیہ ثابت ہوا کیونکہ

[illegible]

دیوبندیوں کے مرکزی رسالے نے حدیث نقل کی کہ اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کے نور کو سب سے پہلے پیدا فرمایا، کیا منکر اب بھی نورانیت کا انکار کریں گے؟

ماہنامہ حق نوائے احتشام کراچی — صفر و ربیع الاول 1432ھ/فروری و مارچ 2011ء

جامعہ احتشامیہ کراچی کا ترجمان
ماہنامہ حق نوائے احتشام

جلد نمبر: ۱۳
شمارہ نمبر: ۲-۳
سلسلہ نمبر: ۱۴۷-۱۴۸
صفر و ربیع الاول ۱۴۳۲ھ
فروری و مارچ ۲۰۱۱ء
قیمت فی شمارہ =/20 روپے
سالانہ زرِ تعاون =/200 روپے

سرپرست اعلیٰ
مولانا تنویر الحق تھانوی
مدیر مسؤل
مولانا محمد صدیق ارکانی
مدیر
سید فہیم الحسن تھانوی

خطیب پاکستان نے فرمایا: خود سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک واقعہ ہے کہ آپ کی نرینہ اولاد میں سے دو بچے نبوت سے پہلے ہی اللہ کو پیارے ہو چکے، جن میں سے ایک کا نام قاسم تھا، جن کے نام پر سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی کنیت تھی "ابو القاسم" اور اس زمانے میں عام طور سے منع کر دیا گیا تھا کہ کوئی شخص اپنی کنیت ابو القاسم نہ رکھے کیونکہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی کنیت ہے آپ کے صاحبزادے کی وجہ سے، اور دوسرے صاحبزادے ہیں عبد اللہ، دونوں اللہ کو پیارے ہو گئے، پھر ماریہ قبطیہ سے ایک تیسرے صاحبزادے اللہ تعالیٰ نے آپ کو عطا فرمائے ہیں اور یہ زمانہ نبوت کا زمانہ ہے، بچپن میں یہ بیمار ہوئے اور عرب میں جیسا کہ طریقہ تھا کہ تربیت کے لیے بچپن سے ہی اور شرفاء کے خاندان میں بچوں کو بھیج دیا جاتا تھا، یہ بھی ایک گھرانے میں تربیت پا رہے ہیں، چھوٹے ہیں، کسی نے آ کر مجلس میں خبر دی کہ آپ کے صاحبزادے جن کا نام ابراہیم ہے ان کی حالت غیر ہو گئی، حضرت عبد الرحمن ابن عوف ایک بڑے جلیل القدر صحابی ہیں، حضور کے پاس موجود ہیں، آپ ایک دم گھبرا کر اٹھے، تشریف لے گئے، جا کر دیکھا تو بچے کی حالت غیر ہو چکی تھی نزع کی کیفیت تھی، آپ نے گھبرا کر ان کو اپنی گود میں لیا اور اپنی گود میں رکھا کہ آپ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہیں اور آپ نے فرمایا "انا بفراقک یا ابراھیم لمحزونون" اے ابراہیم آج میں تمہاری جدائی سے بڑا افسردہ ہوں، میرا دل غمگین ہے، میری آنکھیں رو رہی ہیں لیکن میری زبان سے کوئی ایسی بات نہیں نکلے گی جو اللہ کی مشیت کے خلاف ہو۔

برائے تعاون
اکاؤنٹ نمبر 9-924 الائیڈ بینک آف پاکستان
تاج کمپلیکس برانچ کراچی۔

فون نمبر
021
32782293

خط و کتابت کے لیے
شعبہ تصنیف و تالیف جامعہ احتشامیہ جیکب لائن
صدر 74400 کراچی، پوسٹ بکس نمبر 8552۔

ماہنامہ حق نوائے احتشام کراچی | 95 | صفر و ربیع الاول 1432ھ/فروری و مارچ 2011ء

- حضور ﷺ وہ پہلے نبی ہیں جنہوں نے فتح مکہ کے سال سب سے پہلے بیت اللہ کو غسل دیا (تاریخ حرمین شریفین صفحہ 140)
- اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کے نور کو سب سے پہلے پیدا فرمایا۔ (النعمة الکبریٰ علی العالم فی مولد سید ولد آدم للامام شہاب الدین احمد بن حجر الہیثمی صفحہ 3)
- حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور ﷺ کو سب سے پہلے رویائے صادقہ نظر آنے لگے جو خواب دیکھتے وہ ثابت ہو جاتا، پھر تنہائی میں رہنے لگے غار حرا میں تشریف لے جا کر عبادت کرتے تھے (حجة الله على العالمين في معجزات سيد المرسلين للشيخ يوسف بن اسماعيل النبهاني صفحہ 373)
- "مات حتف انفه" "اي مات من غير قتل و ضرب" اس جملہ کو سب سے پہلے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تکلم فرمایا (تحرین الادب فی ترجمین العرب صفحہ 16 از عبد الاول جونپوری)
- تعبیہ، یہ حضور ﷺ کی وہ پہلی تلوار ہے جس پر غلاف چڑھایا اور حمائل کی۔ (سیرت الرسول صفحہ 62)
- دلدل، یہ وہ پہلا خچر ہے جو حضور ﷺ کو سلطان مقوقس نے ہدیہ دیا تھا اور یہ وہ پہلا خچر ہے جس پر حضور ﷺ نے سب سے پہلے اسلام میں سواری کی تھی (سیرت الرسول)
- حضور صلی اللہ علیہ وسلم وہ پہلے نبی ہیں جنہوں نے ہجرت کے بعد مدینہ منورہ میں حکومت چلانے کے لیے تحریری قوانین بنائے۔ (مقدمہ صحیفہ ہمام بن منبہ صفحہ 64)
- وہ پہلے نبی ہیں جنہوں نے سب سے پہلے تحریری طور پر مردم شماری کرائی تھی اور صحابہ کرام سے فرمایا تھا کہ اسلام لانے والوں کی گنتی کرو اس وقت ۱۵۰۰ مسلمان نکلے۔ (البخاری)
  زبانی مردم شماری حضرت نوح علیہ السلام نے کشتی پر سوار نفوس کی تھی اور حضرت سلیمان علیہ السلام نے بھی کی تھی جس کی طرف آیت "فقال مالی لا اری الھدھد ام کان من الغائبین" سے اشارہ ملتا ہے۔
- حضور صلی اللہ علیہ وسلم وہ پہلے نبی ہیں جنہوں نے رمضان المبارک ۲ھ/۶۲۴ء میں پہلی دفعہ استسقاء کی نماز پڑھی اور سن ۲ھ/۶۲۴ء ذوالحجہ میں پہلی دفعہ قربانی کی (ماہنامہ اصلاح شوال المکرم 1416ھ)
- "اقرأ" پہلا جملہ ہے جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی کے ذریعہ نازل ہوا۔ (تحریک شیخ الہند صفحہ 30)
- علماء کرام کا اتفاق ہے کہ پردے کا حکم سب سے پہلے اس وقت نازل ہوا تھا جب حضور ﷺ ام المومنین زینب بنت جحش سے نکاح کر کے دعوت ولیمہ کر رہے تھے، ابن کثیرؒ کا کہنا ہے کہ یہ ہجرت کا پانچواں سال ذوالقعدہ کا واقعہ ہے (نقل الاوطار 6 صفحہ 112، احکام القرآن جلد 5 صفحہ 656، مفتی محمد شفیعؒ، روح المعانی جلد 7 صفحہ 89)
- حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اول ما خلق الله بالقلم (كتاب الزينة في الكلمات الاسلامية العربية للشيخ ابی حاتم احمد بن حمدان جلد 2 صفحہ 144)
- حضور اکرم ﷺ نے حضرت خدیجہؓ سے فرمایا کہ میں تجھی آواز سنتا ہوں اور ایک روشنی دیکھ رہا ہوں، اس کے بعد حضرت خدیجہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ورقہ بن نوفل کے پاس لے کر گئیں اور سارا ماجرا سنایا۔ یہ پہلا واقعہ تھا کہ حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ورقہ بن نوفل کے پاس گئیں۔ کتاب الجامع احمد ابن سعد ابو نعیم ابن عباسؓ۔
- حضور ﷺ نے فرمایا اس امت سے سب سے پہلے امانت اور خشوع اٹھا لیے جائیں گے یہاں تک کہ تم خاشع نظر نہیں آئے گا۔ (مشکوٰۃ الانوار صفحہ 63: شیخ ابو طاہر احمد بن ابی الحسین)

دیوبندی رسالے نے دیوبندی مولوی طارق جمیل کا خطاب نقل کیا

جس میں اس نے تسلیم کیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ، آدم علیہ السلام سے پہلے بھی نبی تھے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الدعوۃ الی اللہ

addawato-e-lallah

ربیع الاول ۱۴۳۱ھ مارچ ۲۰۱۰ء

فہرست مضامین

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

میرے بھائیو! ہمیں اللہ نے چنا ہے، چھانٹا ہے، منتخب کیا، خواجۂ علم نے ہمیں چن لیا ہے۔ کیوں چنا؟ ایک سلسلۂ نبوت کا آرہا تھا، اسے لا کر حضرت محمد ﷺ پر ختم کر دیا اور پوری دنیا کے انسانوں کو بتا دیا کہ ان کے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔ یہ آخری نبی ہیں۔ تو ساری دنیا کے انسانوں کو گمراہی کی راہوں سے نکال کر جنت کی راہوں پر ڈالنا۔ اس کے لئے ایسی امت درکار ہے جس میں نبیوں جیسی صفات ہوں۔ نبی تو نہ ہوں، نبیوں جیسی صفات ہوں۔ وہ آپ ﷺ کے بعد اس ذمہ داری کو اٹھائے۔ تو اس بنیاد پر اللہ نے اس امت کا انتخاب فرمایا ساری امتوں میں۔ نبی آئے لِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ ہر قبیلے میں نبی آئے، ہر قوم میں نبی آئے مگر جب ہمارے نبی ﷺ تشریف لائے تو اللہ نے قانون بدلا تَبٰرَکَ الَّذِیْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰی عَبْدِہٖ لِیَکُوْنَ لِلْعٰلَمِیْنَ نَذِیْرًا کہ میرے نبی ﷺ آرہے ہیں، ان پر میں نے قرآن کو اتارا ہے۔

اللہ کے بندوں کو اللہ سے ملاؤ

یہ تمام کائنات نظر آتی، پوشیدہ اور مخفی سب انہیں کیلئے ہے، یہ رسول بن کر آئے ہیں۔ اس قانون کا تقاضا یہ تھا کہ آپ ﷺ آج موجود ہوتے کم از کم نوح کی عمر تو مل ہی جاتی، تو ہم بھی صحابی ہو جاتے مگر ابھی چودہ سو چھیاسی سال شروع ہو رہا ہے اور نوح زندہ رہے ساڑھے چودہ سو برس۔ حضرت محمد ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے اتنی تھوڑی عمر دی سارے نبیوں میں سے، اور کام اتنا لمبا دیا کہ مشرق سے مغرب، شمال سے جنوب، جتنے مرد اور عورتیں ہیں ان تک تیرے پیغام پہنچانا ہے، جتنے جنات ہیں ان تک تیرے پیغام پہنچانا ہے، قیامت کے کنارے پر جو بچہ پیدا ہو اس تک جتنی انسانیت ہے تو ہی ان کا رسول ہے تو نوح کی عمر، سلیمان کو تخت دیا، ذوالقرنین کو لشکر دیا، تو آپ ﷺ خود اپنے لشکروں کے ساتھ تخت سلیمانی کے ساتھ ذوالقرنین کے لشکروں کے ساتھ، عمر نوح کے ساتھ امریکہ، افریقہ، آسٹریلیا میں آپ ﷺ خود پھرتے پھراتے لیکن کتنی تھوڑی عمر ملی تریسٹھ سال پانچ دن، اور یہ عمر ہے چاند کے حساب سے، اور انگریزی مہینوں کے لحاظ سے ہے اکسٹھ برس دو مہینے اور تیس دن، انگریزی میں دس دن بڑھ جاتے ہیں، اکسٹھ برس دو ماہ تیس دن، اور اس کو دنوں میں تقسیم کرو تو بائیس ہزار تین سو تیس دن اور چھ گھنٹے آپ ﷺ کا دنیا میں بتانے کا وقت ہے۔ اس میں جو آپ ﷺ کو حکم ملا کہ اٹھئے! نبی تو پیدائشی ہوتا ہے یہ نہیں کہ اس کو بعد میں نبوت ملتی ہے۔ ظہور بعد میں ہوتا ہے اور ہمارے نبی ﷺ کا معاملہ تو اور بھی جدا ہے۔

آپ ﷺ کو نبوت کب ملی؟

ابوہریرہؓ نے پوچھا یا رسول اللہ آپ ﷺ کو نبوت کب ملی تھی؟ تو جواب یہ تھا کہ چالیس سال کی عمر میں غار حرا میں رمضان کے مہینے میں مل گئی۔ لیکن آپ ﷺ نے یہ جواب دیا کہ کُنْتُ نَبِیًّا وَّ اٰدَمُ بَیْنَ الرُّوْحِ وَالْجَسَدِ ابھی آدم کی کہانی شروع بھی نہیں ہوئی تھی اور میرا رب مجھے نبی بنا چکا تھا۔ ابتدا پوچھ نہیں کر کب بنایا تھا؟ ابتدا تو ہے کیونکہ مخلوق لا محدود نہیں ہوتی ورنہ خالق میں اور مخلوق میں فرق مٹ جاتے۔ پھر وہ ابتدا کہاں ہے، اسے اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا، تو نبوت کا ظہور ہوا چالیس برس میں، اور

آپ ﷺ [illegible] (جاری)

☆ "حضور ﷺ کو چالیس سال میں نبوت ملی" کا نعرہ بلند کرنے والو! طارق جمیل پر کیا فتویٰ لگاؤ گے؟

مزارات اولیاء رحمہم اللہ پر حاضری دینا اہلسنت کا شعار ہے

مزارات پر حاضری کا باادب طریقہ ہمارے امام، امام اہلسنت الشاہ احمد رضا خان محدث بریلی علیہ الرحمہ اپنی معرکۃ الآرا کتاب فتاویٰ رضویہ میں ارشاد فرماتے ہیں۔

مزارات پر حاضر ہونے میں پائنتی قدموں کی طرف سے جائے اور کم از کم چار ہاتھ کے فاصلے پر مواجہہ میں کھڑا ہو اور متوسط آواز میں باادب سلام عرض کرے "السلام علیک یا سیدی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ" پھر درود غوثیہ تین بار، سورۂ فاتحہ ایک بار، آیۃ الکرسی ایک بار، سورۂ اخلاص سات بار پھر درودِ غوثیہ سات بار اور اگر وقت اجازت دے تو سورۂ یٰسین اور سورۂ ملک بھی پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے دعا کرے کہ الٰہی! اس قرأت پر مجھے اتنا ثواب دے جو تیرے کرم کے قابل ہے، نہ اتنا جو میرے عمل کے قابل ہے اور اسے میری طرف سے اس بندۂ مقبول کی نذر پہنچا۔

پھر اپنا جو مطلب جائز شرعی ہو، اس کے لئے دعا کرے اور صاحب مزار کی روح کو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اپنا وسیلہ قرار دے، پھر اسی طرح سلام کرکے واپس آئے، مزار کو ہاتھ نہ لگائے، نہ بوسہ دے (ادب اسی میں ہے) اور طواف بالاتفاق ناجائز ہے اور سجدہ حرام۔

(فتاویٰ رضویہ جدید جلد 9، ص 522، مطبوعہ جامعہ نظامیہ لاہور پنجاب)

غیر شرعی رسومات، منکراتِ شرعیہ مثل رقص ومزامیر، بے پردہ عورتوں کا ہجوم یہ تمام باتیں مزارات پر ناجائز وگناہ ہیں۔ اگر پھر بھی کوئی اس کا مرتکب پایا جائے تو ایسا شخص گناہ گار ہے۔ مسلک اہلسنت سے ان خرافات کا کوئی تعلق نہیں۔ ہم ادب کے ساتھ حاضری کے قائل ہیں جبکہ دوسری جانب دیوبندی مولوی جو کہ مزارات کے نام سے بھی چڑتے ہیں، جمعہ اور دیگر اجتماعات میں مزارات اولیاء کو شرک وبدعت کا اڈہ اور حاضری دینے والوں کو بدعتی اور مشرک قرار دیتے ہیں۔

جبکہ اس کے برعکس دیوبندیوں کے مفتی اعظم پاکستان مفتی محمد تقی عثمانی نے جب مزارات پر حاضری دی تو ان حاضریوں کا ذکر اپنے رسالے، اپنے سفرنامہ کی کتاب میں کیا۔ ہمارا سوال صرف اتنا ہے کہ ایک طرف دیوبندی مولوی اور عوام مزارات پر جانے والوں کو مشرک قرار دیتے ہیں اور دوسری جانب ان کے مفتی حاضری دیتے ہیں۔ کیا یہ منافقت نہیں؟

مفتی تقی عثمانی (دیوبندی) نے حضور ﷺ کی عطا اور آپ ﷺ کا صدقہ تسلیم کرلیا

جہانِ دیدہ

مفتی محمد تقی عثمانی

مکتبہ معارف القرآن کراچی
(Quranic Studies Publishers)

سعودی عرب

کیپ ٹاؤن کے مقدمے سے فراغت کے بعد ایک دن جوہانسبرگ اور آزادویل میں قیام رہا، جہاں قدیم احباب سے ملاقات ہوئی۔ اور ۱۱ رنومبر کی شام کو واپسی نیروبی کیلئے روانہ ہوئے۔ رات بارہ بجے نیروبی پہنچے۔ دو گھنٹے وہیں وی آئی پی لاؤنج میں گذارے۔ دو بجے شب سعودی ایئرلائنز کے ذریعے جدہ روانگی ہوئی۔ اور صبح ۷ بجے کے قریب جدہ ایئرپورٹ پر جہاز اترا۔ یہاں رابطہ العالم الاسلامی کے پروٹوکول آفیسر وفد کے استقبال کیلئے موجود تھے۔ چنانچہ چند گھنٹے جدہ ٹھہرنے کے بعد مکہ مکرمہ روانہ ہوئے اور نمازِ ظہر سے کافی پہلے مکہ مکرمہ پہنچ گئے۔ ظہر سے پہلے ہی عمرہ شروع کردیا اور ظہر کے بعد اس کی تکمیل ہوئی۔

احقر کو ڈیڑھ سال بعد یہاں حاضری کا موقع ملا تھا، اور ایک بار پھر اس بات کا احساس ہوا کہ یہاں کے احوال دیدنی ہیں، شنیدنی نہیں۔ موسم نہایت خوشگوار تھا، اور ہجوم بھی کم تھا، اللہ تعالیٰ نے بڑے سکون واطمینان کیساتھ حاضری نصیب فرمائی۔ اپنے ناگفتہ بہ حالات کے پیش نظر ہمیشہ کی طرح اس مرتبہ بھی یہی خیال ہمہ وقت دامن گیر رہا کہ

کہاں میں؟ اور کہاں یہ نکہتِ گل؟
نسیمِ صبح! تیری مہربانی

اللہ تعالیٰ نے اس مقام کی جو رفعتیں بخشی ہیں، اور اُسے اپنے جن انوار وتجلیات کا مہبط بنایا ہے ان کی عظمتِ شان کا تقاضہ تو یہ تھا کہ ہم جیسوں کو یہاں پر مارنے کی بھی اجازت نہ ہوتی، لیکن یہ انہی کی عطا اور حضور رحمۃ اللعالمین ﷺ کا صدقہ ہے کہ بار بار حاضری کا موقع عنایت فرمایا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس حاضری کو خالص لوجہ الکریم بنادے، اور اپنی بارگاہ میں شرفِ قبولیت سے نوازدے۔ آمین ثم آمین

ایک دن مکہ مکرمہ کے قیام کے بعد اگلے روز مدینہ طیبہ روانگی ہوئی۔ اب مکہ مکرمہ سے مدینہ طیبہ جانے کے لیے جو جدید سڑک اسی سال تعمیر ہوئی ہے، وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

مفتی تقی عثمانی (دیوبندی) کی خواہش تھی کہ امام اعظم ابوحنیفہ اور شیخ عبدالقادر جیلانی رحمہم اللہ کے مزارات پر حاضری ہو

(۲)

اگلی صبح اتوار تھا، ناشتے کے بعد میزبانوں کے نمائندے عبدالرزاق صاحب (پروٹوکول آفیسر) ہوٹل پہنچ گئے۔ ہم نے سب سے پہلے حضرت امام ابوحنیفہؒ، حضرت عبدالقادر گیلانیؒ اور بزرگوں کے مزارات پر حاضری کی خواہش ظاہر کی۔ انہوں نے سہولت کے لحاظ سے حضرت شیخ عبدالقادر گیلانی قدس سرہٗ کے مزار پر پہلے حاضری کا پروگرام بنایا۔

دن کی روشنی میں بغداد کی سڑکیں اور عمارتیں پہلی بار نظر آئیں، تو یہ بیسویں صدی کا ایک جدید شہر تھا، عمارتیں خوبصورت، سڑکیں صاف ستھری اور کشادہ، جابجا چوراہوں پر بنے ہوئے پلوں اور زمین دوز راستوں نے ایک طرف ٹریفک کا مسئلہ بخوبی حل کر دیا ہے، اور دوسری طرف راستوں کے حسن کو چار چاند لگا دیئے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ صدر صدام حسین کے زمانے میں بغداد کو جو تمدنی ترقی ہوئی ہے، اس نے شہر کو کہیں سے کہیں پہنچا دیا ہے۔ خطیبؒ نے تاریخ بغداد میں لکھا ہے کہ منصور نے جب یہ شہر بسایا تو اس کا طول بھی دو میل تھا، اور عرض بھی، اور یہ دنیا کا پہلا شہر تھا جو دائرے کی شکل میں بسایا گیا۔ اور آج حال یہ ہے کہ اس کا ایک ایک محلہ بھی میلوں میں پھیلا ہوا ہے۔

جدید شہر کے مختلف علاقوں سے یکے بعد دیگر گزرتے چلے گئے، یہاں تک کہ کار شہر کے قدیم حصے میں داخل ہوگئی، اور گلی کوچوں سے عہد گذشتہ کی بوباس آنے لگی۔ تھوڑی دیر میں گاڑی ایک نیم پختہ سڑک کے کنارے رُک گئی۔ یہاں ایک عالیشان مسجد کی دیواریں نظر آئی، برابر میں ایک گلی تھی اور مسجد کا دروازہ گلی میں کھلتا تھا۔ دروازہ قدیم شاہی عمارتوں کی طرح بڑا پُرشکوہ تھا۔ یہ حضرت شیخ عبدالقادر گیلانی قدس سرہٗ کی مسجد اور ان کا مدرسہ تھا، جس کے ایک حصہ میں حضرت شیخؒ خود بھی آسودہ ہیں۔

یہ مسجد یہاں حضرت شیخؒ کے زمانے ہی سے قائم ہے، اور اسی کی دیوار قبلہ کے پیچھے حضرت شیخؒ کا مزار مبارک ہے۔ وہاں حاضری کی سعادت نصیب ہوئی۔

حضرت شیخ عبدالقادر گیلانی قدس سرہٗ دراصل ایران کے شمال کے مغربی صوبے

جہانِ دیدہ

مفتی محمد تقی عثمانی

مکتبہ معارف القرآن کراچی ۱۴
(Quranic Studies Publishers)

مفتی تقی عثمانی (دیوبندی) نے تین مشہور بزرگوں کے مزارات پر حاضری کا شرف حاصل کیا

جہانِ دیدہ

مفتی محمد تقی عثمانی

عبارت کی طرف اشارہ کیا اور کہا: "اسے پڑھئے۔" میں نے پڑھا تو عبارت یہ تھی۔

"لقد انتشلت هذا الكتاب من نهر دجلة بعدأن رماه التتر، و ذلك سنة ٦٥٦ھ. وانا الفقير إليه تعالیٰ عبدالله بن محمد ابن عبد القادر المكي."

میں نے ۶۵۶ھ میں یہ کتاب دریائے دجلہ میں پڑی ہوئی پائی تھی، جبکہ اسے تاتاریوں نے وہاں ڈال دیا تھا، میں نے یہ کتاب وہیں سے اٹھائی تھی۔ فقیر عبداللہ بن محمد بن عبدالقادر مکی۔

اس عبارت نے ذہن میں ساڑھے سات سو سال پہلے کے دلگداز واقعات کی ایک فلم چلادی۔ تاریخ میں پڑھا تھا کہ تاتاریوں نے بغداد پر قبضہ کرنے کے بعد مسلمانوں کی کتابوں سے دریائے دجلہ پر پل تعمیر کیا تھا اور کتابوں کی روشنائی سے دجلہ کا رنگ تک متغیر ہوگیا تھا۔ علم وحکمت کے کیسے کیسے خزانے اس وحشت و بربریت کی نذر ہوئے؟ ان کی تفصیل اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ لیکن یہ قلمی نسخہ اس تاریخی واقعہ کی اصلیت کی آج بھی شہادت دے رہا ہے۔

.......☆.......☆.......☆.......

(۳)

اولیائے کرامؒ کے مزارات پر:

حضرت شیخ عبدالقادر گیلانی قدس سرہ کے مزار کے بعد اسی شام کو بغداد کے ایک قدیم قبرستان میں حاضری ہوئی جو "مقبرہ باب الدیر" کے نام سے مشہور تھا۔ یہاں ایک چھوٹے سے احاطے میں حضرت معروف کرخی، حضرت جنید بغدادیؒ اور حضرت سری سقطی رحمہم اللہ تعالیٰ کے مزارات ساتھ ساتھ واقع ہیں۔ تینوں مزارات پر حاضری کی سعادت نصیب ہوئی۔

مکتبہ معارف القرآن کراچی
(Quranic Studies Publishers)

☆ اللہ کا شکر ہے کہ مفتی تقی عثمانی نے مزاراتِ اولیاء پر حاضری کو سعادت تسلیم کیا، حالانکہ ان کے فرقے کے لوگ تو مزاراتِ اولیاء پر حاضری کو شرک وبدعت کہتے پھرتے ہیں۔

مفتی تقی عثمانی (دیوبندی) نے تسلیم کیا کہ حضرت معروف کرخی کے مزار پر اللہ تعالیٰ دعا قبول فرماتا ہے

نے نوجوانوں کو دنیا میں مسرتیں بخشی ہیں، ان کو جنت میں بھی مسرتیں عطا فرمایئے۔"

حاضرین نے کہا کہ ہم نے تو آپ سے بددعا کے لئے کہا تھا، فرمایا کہ "اگر اللہ تعالیٰ نے انہیں آخرت میں مسرتیں عطا فرمائیں تو ان کے دنیوی اعمال سے ان کی توبہ قبول فرمائے گا۔ اس میں تمہارا تو کوئی نقصان نہیں۔" (صفۃ الصفوۃ ص ۱۸۱ ج ۲)

حضرت معروف کرخیؒ کی وفات ۲۰۰ھ میں ہوئی اور یہ بات اہل بغداد میں مشہور تھی کہ اللہ تعالیٰ ان کے مزار پر کی ہوئی دعا قبول فرماتے ہیں۔ خاص طور پر قحط کے زمانے میں بارش کی دعا (الطبقات الکبریٰ للشعرانی" ص ۶۱ ج ۱) ابو عبداللہ بن المحاملیؒ فرماتے ہیں کہ: "میں معروف کرخیؒ کی قبر کے بارے میں ستر سال سے جانتا ہوں کہ جو کوئی غمزدہ وہاں پہنچ کر اللہ تعالیٰ کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی دعا قبول فرماتے ہیں۔"

(تاریخ بغداد للخطیب" ص ۱۲۳ ج ۱)

حضرت سری سقطیؒ:

حضرت سری بن مغلس سقطیؒ رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۲۵۱ھ) انہی حضرت معروف کرخیؒ کے خلیفہ خاص ہیں، اپنے زمانے میں تصوف اور عقائد کے امام تھے۔ امام شعرانیؒ نے لکھا کہ بغداد میں علم توحید پر سب سے پہلے انہوں نے ہی کلام کیا۔ (طبقات ص ۲۳۰، ج ۱) امام ابو نعیمؒ نے ان کا یہ زریں ملفوظ روایت کیا ہے کہ:

من ادعی باطن علم ینقض ظاهر حکم فهو غالط

جو کوئی شخص کسی ایسے علم باطن کا دعویٰ کرے جو کسی ظاہری حکم شرعی کے خلاف ہو تو وہ خطا کار ہے۔

(حلیۃ الاولیاء ص ۱۲۱ ج ۱۰)

حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ کو اس بات کا خصوصی اہتمام تھا کہ دین کے کسی کام میں طلب دنیا کا شائبہ نہ آنے پائے۔ چنانچہ وہ اپنے معتقدین سے کوئی ہدیہ قبول

۲۷

جہانِ دیدہ

مفتی محمد تقی عثمانی

مکتبہ معارف القرآن کراچی ۱۴
(Quranic Studies Publishers)

☆ مفتی تقی عثمانی صاحب! آپ نے دیکھا کہ مزارات کی برکات کے علمائے اسلام بھی قائل تھے اور ہیں۔

مفتی تقی عثمانی (دیوبندی) نے موسیٰ کاظم رضی اللہ عنہ کے مزار پر حاضری دی اور قبرستان میں فاتحہ پڑھی

ابو بکر عطارؒ کہتے ہیں کہ حضرت جنید بغدادیؒ کی وفات کے وقت ان کے پاس حاضر تھا، وہ اس وقت بیٹھے نماز پڑھ رہے تھے اور سجدے کے وقت اپنے پاؤں کو دُہرا کر لیتے تھے، یہاں تک کہ اسی حالت میں ان کے پاؤں سے روح نکل گئی اور اس کو حرکت دینا ممکن نہ رہا۔ لیکن آپ پھر بھی عبادت میں مشغول رہے کسی نے کہا کہ "آپ لیٹ جاتے تو اچھا تھا۔" فرمایا کہ: "یہ تو اللہ کی طرف سے احسان کا وقت ہے۔ اللہ اکبر۔" اور پھر اسی حالت میں آپؒ کی وفات ہوگئی۔ سن وفات ۲۹۷ھ ہے۔

ان تینوں بزرگوں کے مزارات ایک ہی احاطے میں واقع ہیں اور اس کے آس پاس دُور تک قبروں کا ایک سلسلہ نظر آتا ہے۔ ان حضرات کے مزارات تو معلوم ہو گئے، لیکن اس قدیم قبرستان میں نہ جانے علم وفضل، زہد وتقویٰ اور جہد وعمل کے کیسے کیسے آفتاب وماہتاب روپوش ہوں گے۔ بغداد صدیوں تک عالم اسلام کا دارالحکومت علماء و اولیاء اور مجاہدین وشہداء کا مرکز رہا ہے۔ اس کے قبرستانوں کا چپہ چپہ عالم اسلام کی برگزیدہ شخصیات کے انوار سے منور ہے، لیکن پندرھویں صدی کے ایک انجان مسافر کے لئے ان شخصیات کی تلاش اور پہچان ناممکن تھی۔ حضرت والد صاحبؒ کا شعر یاد آ گیا ۔

ڈھونڈیں ہم اب نقوش سبک رفتگان کہاں؟
اب گردِ کارواں بھی نہیں کارواں کہاں؟

—— چنانچہ اجمالی طور پر قبرستان کے تمام مکینوں پر فاتحہ پڑھ کر آگے روانہ ہوئے بغیر چارہ نہ تھا۔

کاظمیہ میں:

ان بزرگوں کے مزارات پر حاضری کے بعد ہم حضرت موسیٰ الکاظم رحمۃ اللہ علیہ کے مزارِ مبارک پر حاضر ہوئے۔ جو بغداد کے مغربی حصے رصافہ میں واقع ہے، اس مزار کی وجہ سے اس پورے علاقے کا نام "کاظمیہ" ہے۔

حضرت موسیٰ الکاظم رحمۃ اللہ علیہ حضرت جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ کے صاحبزادے

۳۲

جہانِ دیدہ

مفتی محمد تقی عثمانی

مکتبہ معارف القرآن کراچی
(Quranic Studies Publishers)

☆ ہم اہلسنت بھی مزارات پر باادب حاضری کے قائل ہیں، سجدہ اور خرافات کو ہم بھی خلافِ شریعت جانتے ہیں

مفتی تقی عثمانی (دیوبندی) نے تسلیم کیا کہ حضرت موسیٰ بن جعفر رضی اللہ عنہ کے مزار پر دعائیں قبول ہوتی ہیں

جہانِ دیدہ

مفتی محمد تقی عثمانی

مکتبۂ معارف القرآن کراچی
(Quranic Studies Publishers)

کو ساتھ لے کر آیا اور بغداد میں آپ کو دوبارہ قید کر دیا اور اسی قید کی حالت میں آپ کی وفات ہوئی۔ اس دوسری قید کے دوران آپ نے ہارون رشید کو جو ایک مختصر خط لکھا ہے وہ اپنی بلاغت اور تاثیر کا شاہکار ہے اور اس کو جتنی بار پڑھا جائے، اس میں حکمت و موعظت کی ایک کائنات سمٹی ہوئی نظر آتی ہے، فرمایا:

إنه لن ينقضي عني يوم من البلاء إلاّ انقضى عنک معه يوم من الرخاء حتى نفضي جميعا إلى يوم ليس له انقضاء، يخسر فيه المبطلون. (صفة الصفوة ص ۱۰۵ ج ۲)

اس دریا بکوزہ فقرے کی اصل تاثر تو عربی ہی میں ہے لیکن اردو میں اس کا مفہوم یہ ہے کہ:

"میری اس آزمائش کا جو دن بھی کٹتا ہے وہ تمہاری عیش و عشرت کا ایک دن اپنے ساتھ کاٹ کر لے جاتا ہے، یہاں تک کہ ہم دونوں ایک ایسے دن تک پہنچ جائیں گے جو کبھی کٹ نہیں سکے گا، اس دن خسارہ ان لوگوں کا ہوگا جو باطل پر ہیں۔

حضرت موسیٰ کاظم رحمۃ اللہ علیہ صاحب کشف و کرامات بزرگ تھے، کثرت عبادت کی بنا پر ان کا لقب "العبد الصالح" مشہور تھا، جو سخا میں بھی یکتا تھے جب کسی شخص کے بارے میں معلوم ہوتا کہ وہ آپ کی غیبت کرتا ہے تو اس کے پاس کوئی مالی ہدیہ بھیج دیتے۔ ہارون رشید کی قید ہی میں ۵ رجب ۱۸۳ھ کو وفات ہوئی۔

(الطبقات الکبریٰ للشعرانی" ص ۳۳ ج ۱)

— اللہ تعالیٰ نے وفات کے بعد بھی ان کے مزار کو یہ مقام بخشا کہ بزرگوں کے تجربے کے مطابق وہاں جو دعا کی جائے، اللہ تعالیٰ اسے قبول فرماتے ہیں۔ ابو علی خلال کہتے ہیں کہ "مجھے جب بھی کوئی پریشانی پیش آئی تو میں حضرت موسیٰ بن جعفر" کے مزار پر گیا اور ان کے توسل سے دعا کی، اللہ تعالیٰ نے ہمیشہ میرے مقصد کو آسان فرمادیا۔" (تاریخ بغداد للخطیب ص ۱۲۰ ج ۱)

یہاں تک تو بات صحیح تھی لیکن حدود کی فہم نہ رکھنے والے نادان معتقدین نے اس

☆ مزارات پر حاضری اور ان کے وسیلے سے دعا مانگنے کو شرک کہنے والو! تاریخ بغداد کے مصنف پر کیا فتویٰ لگاؤ گے؟

مفتی تقی عثمانی (دیو بندی) نے امام ابو یوسف کے مزار پر حاضری دی اور امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کا دل کی آنکھوں سے دیکھنا تسلیم کیا

جہانِ دیدہ

مفتی محمد تقی عثمانی

مکتبہ معارف القرآن کراچی
(Quranic Studies Publishers)

بھی یہ بات نظر آتی ہے بعض رسمیں تو عراق کے مزارات میں وہی نظر آئیں جو ہم پاکستان ہندوستان میں دیکھتے آئے ہیں اور بعض ایسی نئی نئی رسوم بھی نظر آئیں جو ہمارے ملکوں میں رائج نہیں ہیں۔

ایک بے بس مسافر ان بزرگوں کے مزارات کے ساتھ ہونے والی ان زیادتیوں پر کڑھنے اور ان مذہبی رہنماؤں کے حق میں دعائے ہدایت کے سوا اور کیا کر سکتا ہے جنہوں نے بھولے بھالے ان پڑھ عوام کو ان بزرگوں کی حقیقی تعلیمات سے روشناس کرانے کے بجائے ان بدعات و رسوم میں الجھا کر رکھ دیا ہے۔

☆ ☆ ☆

(۴)

امام ابو یوسفؒ کے مزار پر:

حضرت موسیٰ الکاظمؒ کے مزار ہی کے احاطے میں جنوبی جانب ایک مسجد "جامع ابی یوسف" کے نام سے بنی ہوئی ہے۔ اسی مسجد کے ایک حصے میں حضرت امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کا مزار ہے۔ حضرت موسیٰ کاظم رحمۃ اللہ علیہ کے بعد یہاں حاضری ہوئی۔

حضرت امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ امت کے ان عظیم محسنوں میں سے ہیں جن کے احسانات سے اس امت کی گردن ہمیشہ جھکی رہے گی۔ خاص طور پر فقہ حنفی کے پیروؤں کے لئے ان کی خدمات ناقابل فراموش ہیں۔ انہوں نے نہ صرف بحیثیت فقیہ اپنے شیخ حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے علوم کو امت کی طرف منتقل کیا، بلکہ قاضی القضاۃ کی حیثیت سے اس فقہ کو محض نظریاتی حیثیت سے نکال کر جیتی جاگتی زندگی میں عملاً نافذ فرمایا۔

حضرت امام ابو یوسفؒ کے والد ابراہیم ان کے بچپن ہی میں انتقال کر گئے تھے، ان کی والدہ نے فکر معاش کی وجہ سے انہیں ایک دھوبی کے حوالے کر دیا، لیکن انہیں پڑھنے کا شوق تھا یہ جا کر امام ابو حنیفہؒ کے درس میں بیٹھنے لگے۔ والدہ کو علم ہوا تو انہوں نے منع کیا اور

اس بنا پر وہ کئی روز امام ابو حنیفہؒ کے درس میں نہ جا سکے۔ ذہین اور شوقین طالب علم کی طرف استاذ کی توجہ طبعی بات ہے۔ جب کئی دن بعد وہ درس میں پہنچے تو امام صاحبؒ نے غیر حاضری کی وجہ پوچھی۔ انہوں نے سارا ماجرا بیان کر دیا۔ حضرت امام ابو حنیفہ نے درس کے بعد انہیں بلایا، ایک تھیلی حوالے کی جس میں سو درہم تھے اور فرمایا کہ: "اس سے کام چلاؤ، اور جب ختم ہو جائے تو مجھے بتانا۔" حضرت امام ابو یوسفؒ خود فرماتے ہیں کہ اس کے بعد کبھی مجھے امام صاحب کو بتانے کی نوبت نہیں آئی کہ تھیلی ختم ہو چکی ہے، ہمیشہ جب پیسے ختم ہو جاتے امام صاحب خود ہی مزید پیسے عطا فرما دیتے، جیسے انہیں ختم ہونے کا الہام ہو جاتا ہو۔

ان کی والدہ شاید یہ سمجھتی ہوں گی یہ سلسلہ کب تک چل سکتا ہے؟ کوئی مستقل ذریعۂ معاش ہونا چاہئے۔ اس لئے ایک مرتبہ انہوں نے امام ابو حنیفہؒ سے کہا کہ یہ یتیم بچہ ہے میں چاہتی ہوں کہ کوئی کام سیکھ کر کمانے کے لائق ہو جائے، اس لئے آپ اسے اپنے درس میں شریک ہونے سے روکیے۔ لیکن حضرت امام ابو حنیفہؒ نے جواب دیا کہ: "یہ تو پستے کے گھی میں فالودہ کھانا سیکھ رہا ہے۔" والدہ نے اسے مذاق سمجھا اور چلی گئیں۔

لیکن امام ابو یوسفؒ خود فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اسی علم کی بدولت وہ قدر و منزلت عطا فرمائی کہ میں قضاء کے منصب تک پہنچا اور اس دوران بکثرت خلیفہ وقت ہارون رشید کے دستر خوان پر کھانا کھانے کا اتفاق ہوتا تھا۔ ایک روز میں ہارون رشید کے پاس بیٹھا تھا کہ اس نے ایک پیالہ مجھے پیش کیا اور بتایا کہ "یہ بڑی خاص چیز ہے جو ہمارے لئے بھی کبھی کبھی بنتی ہے۔" میں نے پوچھا "امیر المومنین! یہ کیا ہے؟" کہنے لگے کہ "یہ پستے کے روغن میں بنا ہوا فالودہ ہے۔" یہ سن کر مجھے حیرت کی وجہ سے ہنسی آ گئی۔ ہارون رشید نے ہنسنے کی وجہ پوچھی تو میں نے اسے سارا واقعہ سنایا، وہ بھی حیرت زدہ رہ گیا اور کہنے لگا کہ "اللہ تعالیٰ امام ابو حنیفہؒ پر رحم فرمائے وہ اپنی عقل کی آنکھ سے وہ کچھ دیکھتے تھے جو چشم سر سے نظر نہیں آ سکتا۔" (تاریخ بغداد للخطیب ص ۲۴۵ ج ۱۳)

اللہ تعالیٰ نے امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کو حضرت امام ابو حنیفہؒ کی صحبت کی برکت سے علم و فقہ میں وہ مقام بلند عطا فرمایا جو بہت کم کسی کو نصیب ہوتا ہے۔ فقہ کے علاوہ علم حدیث میں

مفتی تقی عثمانی (دیوبندی) نے امام ابوحنیفہ کے مزار پر حاضری دے کر سرور و سکون محسوس کیا

جہانِ دیدہ

مفتی محمد تقی عثمانی

مکتبہ معارف القرآن کراچی
(Quranic Studies Publishers)

حضرت معروف کرخیؒ نے فرمایا: "میں نے (عالمِ خواب میں) دیکھا کہ میں جنت میں گیا ہوں، وہاں ایک محل بن کر تیار ہوا ہے، اس کے دروازے پر پردے لٹکائے گئے ہیں، میں نے پوچھا کہ یہ محل کس کا ہے؟ مجھے جواب ملا کہ یہ قاضی ابو یوسف کا ہے۔ میں نے پوچھا کہ ان کو یہ مرتبہ کس عمل کی بدولت ملا؟ جواب دیا گیا کہ وہ لوگوں کو بھلائی کی تعلیم بھی دیتے تھے اور خود بھی اس کے حریص تھے اور لوگوں نے انہیں تکلیفیں بھی بہت پہنچائیں۔" (تاریخ بغداد للخطیب ص ۲۶۱ ج ۱۴)

حضرت امام ابوحنیفہؒ کے مزار پر:

حضرت امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کے مزار سے نکلے تو سورج ڈھلنے کے قریب تھا اور اب دل میں شدید اشتیاق حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر حاضری کا تھا جو یہاں سے کافی دور واقع ہے۔ لیکن ہمارے ڈرائیور نے جو صرف ڈرائیور ہی نہیں، بلکہ مہمان نوازی کے فرائض بھی بڑے خلوص و محبت کے ساتھ انجام دے رہا تھا، مغرب کے وقت جامع الامام الاعظم میں پہنچا دیا۔

حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے مزار مبارک کی وجہ سے یہ پورا علاقہ "اعظمیہ" کے نام سے مشہور ہے۔ اب تو یہ شہر خاصا بارونق ہے۔ لیکن حضرت امام ابوحنیفہؒ کے عہد مبارک میں یہ ایک قبرستان تھا اور چونکہ خلیفہ کی کنیز "خیزران" یہاں دفن ہوئی تھی، اس لئے "مقبرۃ الخیزران" کے نام سے مشہور تھا۔ خطیب نے تاریخ بغداد میں لکھا ہے کہ آنحضرت ﷺ کی سیرت کے مشہور راوی محمد ابن اسحاق بھی اسی قبرستان میں مدفون ہیں، لیکن اب دوسری قبریں تو بے نشان ہو چکی ہیں اور اس کی جگہ آبادی نے لے لی ہے۔ البتہ حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کا مزار ابھی باقی ہے اور اس کے قریب ایک شاندار مسجد "جامع الامام ابی حنیفہ" کے نام سے تعمیر کر دی گئی ہے۔

ہم مسجد کے دروازے پر پہنچے تو اذانِ مغرب کی دلکش صدا گونج رہی تھی۔ مزار پر حاضری سے پہلے مسجد میں مغرب کی نماز ادا کی۔ پھر شوق و ذوق کے جذبات دل میں لئے

مزار پر حاضری ہوئی، ایسا محسوس ہوا کہ سرور و سکون اور نورانیت نے گھیر کر اس مبارک مزار کے گرد ایک حصار بنا رکھا ہے۔ سامنے وہ عجیب شخصیت آسودہ تھی جس کے ساتھ بچپن ہی سے تعلق خاطر کی کیفیت یہ رہی ہے کہ ان کا اسم گرامی آتے ہی دل میں عقیدت و محبت کی پھواریں پھوٹتی محسوس ہوتی ہیں۔

حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اس دور میں کوفہ میں پیدا ہوئے جب یہ شہر علم و فضل کا مرکز بنا ہوا تھا۔ اس کے چپے چپے پر بڑے بڑے محدثین اور فقہاء کے حلقہ ہائے درس آراستہ تھے اور علم حدیث کا کوئی بھی طالب کوفہ کے علماء سے بے نیاز نہیں ہو سکتا تھا۔ حضرت امام صاحبؒ کے والد ماجد کا نام ثابت تھا اور ان کا انتقال امام صاحبؒ کے بچپن ہی میں ہو گیا تھا، بلکہ ایک روایت یہ ہے کہ آپ کی والدہ نے بعد میں حضرت جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ سے نکاح کر لیا تھا اور آپ ان کی آغوش تربیت میں پروان چڑھے۔
(حدائق الحنفیہ ص ۳۵ بحوالہ مفتاح السعادۃ)

شروع میں حضرت امام صاحبؒ تجارت میں زیادہ مشغول رہے، لیکن ساتھ ساتھ علم عقائد و کلام سے بھی شغف تھا۔ حضرت عامر بن شراحیل شعبی رحمۃ اللہ علیہ نے آپ میں ذہانت و فطانت کے آثار دیکھ کر تحصیل علم میں انہماک کی نصیحت کی۔ یہ نصیحت کارگر ہوئی اور آپ نے تجارت کے مشغلے کے بجائے تحصیل علم کو اپنا اوڑھنا بچھونا بنا لیا۔ (مناقب الامام الاعظم للمکی ص ۵۹ ج ۱) اور اپنے عہد کے بیشتر جلیل القدر مشائخ سے علم حاصل کیا، یہاں تک کہ بعض حضرات نے امام صاحبؒ کے اساتذہ کی تعداد چار ہزار تک بتائی ہے۔

پھر اللہ تعالیٰ نے حضرت امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے علم و دین کی جو عظیم خدمت لی وہ محتاج بیان نہیں، اور اسی کا ثمرہ ہے کہ آج آدھی سے زائد مسلم دنیا نے قرآن و سنت کی تشریح و تعبیر میں انہی کو اپنا امام اور مقتدا مانا ہوا ہے۔

شروع میں حضرت امام صاحبؒ کوفہ میں ہی مقیم رہے، لیکن کوفہ کے امیر ابن ہبیرہ نے بعض سیاسی وجوہ کی بنا پر آپ کو نہ صرف قید کیا، بلکہ اذیتیں بھی دیں، بالآخر جب آپ قید سے رہا ہوئے تو اس کے ظلم و ستم سے بچنے کے لئے مکہ مکرمہ کا رخ کیا اور کئی سال وہاں مقیم

مفتی تقی عثمانی (دیوبندی) نے امام شافعی کا قول نقل کیا کہ امام ابوحنیفہ کے مزار پر دعا قبول ہوتی ہے

جہانِ دیدہ

مفتی محمد تقی عثمانی

مکتبہ معارف القرآن کراچی
(Quranic Studies Publishers)

رہے بعد میں جب عراق کے حالات سازگار ہوئے تو دوبارہ عراق تشریف لائے، اس وقت عباسی خلافت کا آغاز ہو رہا تھا۔ شروع میں آپ نے اس امید پر عباسی خلافت کا خیر مقدم کیا کہ وہ دینی اعتبار سے بنوامیہ سے بہتر ثابت ہوں گے۔ لیکن جب یہ امید بر نہ آئی تو عباسی خلفاء سے بھی آپ کا اختلاف شروع ہو گیا۔ خلیفہ منصور اپنے عہد حکومت میں یہ چاہتا تھا کہ امام صاحب کوئی سرکاری منصب قبول فرما لیں تاکہ لوگوں کو ان کی حمایت کا تاثر دیا جائے، لیکن حضرت امام صاحبؒ اس لئے کوئی منصب قبول کرنے کے لئے تیار نہ تھے کہ اس میں بعض خلاف شرع امور میں سرکاری احکام کی تعمیل کرنی پڑے گی، بالآخر جب اصرار زیادہ بڑھا تو آپ نے بغداد کے معماروں کی نگرانی اور اینٹیں شمار کرنے کی ذمہ داری قبول فرمائی۔ بعد میں منصور کی طرف سے عہدۂ قضا قبول کرنے پر اصرار کیا گیا۔ لیکن حضرت امام صاحبؒ اس پر کسی طرح راضی نہ ہوئے، جس کی پاداش میں منصور نے آپ کو قید بھی کیا اور ایک سو اسی کوڑے بھی لگوائے۔ پھر بعض روایات سے تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ اسی قید کی حالت میں وفات ہوئی اور بعض سے معلوم ہوتا ہے کہ رہائی تو ہو چکی تھی، لیکن حکومت کی طرف سے فتویٰ دینا اور گھر سے باہر لوگوں سے میل جول رکھنا ممنوع قرار دے دیا گیا تھا۔ اسی حالت میں وقتِ موعود آپہنچا اور آپ دنیا سے رخصت ہو گئے اور اس طرح بغداد کے اس حصے کو آپ کی آرامگاہ بننے کی سعادت حاصل ہوئی۔

جیسا کہ پہلے عرض کیا جا چکا ہے، یہ جگہ جہاں امام اعظمؒ کا مزار ہے، ایک قبرستان تھا جو "مقبرۃ الخیزران" کے نام سے مشہور تھا۔ لیکن حضرت امام صاحبؒ کی تدفین کے بعد یہ "اعظمیہ" کے نام سے مشہور ہوا۔ حضرت امام ابوحنیفہ کے معتقدین نے یہاں ایک مسجد تعمیر کرلی، اور درس و تدریس کا سلسلہ شروع کر دیا، یہی مسجد وسیع ہوتے ہوتے ایک شاندار جامع مسجد بن گئی اور اس کی ایک مستقل تاریخ ہے، جس پر مسجد کے موجودہ امام صاحب نے ایک کتاب بھی لکھی ہے۔

حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا مزار ہمیشہ مرجع خاص و عام رہا۔ بلکہ خطیب بغدادیؒ نے اپنی سند سے امام شافعیؒ کا یہ قول روایت کیا ہے کہ:

انی لأتبرک بأبی حنیفة وأجیئ الی قبرہ فی کل یوم. یعنی زائرا. فاذا عرضت لی حاجة صلیت رکعتین، وجئت الی قبرہ وسألت اللہ تعالیٰ الحاجة عندہ فما تبعد عنی حتی تقضی. (تاریخ بغداد ص ۱۲۳ ج ۱)

"میں امام ابوحنیفہؒ سے برکت حاصل کرنے کے لئے روزانہ ان کی قبر پر جاتا ہوں اور جب بھی مجھے کوئی ضرورت لاحق ہوتی ہے، میں دو رکعتیں پڑھ کر ان کی قبر پر حاضر ہوتا ہوں اور وہاں اللہ تعالیٰ سے اپنی حاجت کا سوال کرتا ہوں، اللہ تعالیٰ میری حاجت جلد پوری فرما دیتے ہیں۔"

اور یہ بات تو بہت مشہور ہے ہی کہ ایک مرتبہ امام شافعیؒ حضرت امام ابوحنیفہؒ کے مزار پر حاضر ہوئے تو وہاں اپنے مسلک کے خلاف نماز فجر میں قنوت نہیں پڑھا کیونکہ امام ابو حنیفہؒ اس کے قائل نہیں تھے۔

حضرت امام صاحبؒ کے مزار پر بیٹھ کر ایسا سرور و سکون محسوس ہوا جیسے کوئی بچہ ماں کی آغوش میں پہنچ کر سکون محسوس کرتا ہے۔ دل چاہتا تھا کہ یہ کیفیت طویل سے طویل تر ہوتی چلی جائے، لیکن کافی دیر ہو چکی تھی، اٹھے بغیر چارہ نہیں تھا۔ بادلِ ناخواستہ یہاں سے رخصت ہوئے۔

کتب خانوں میں:

رات ہو چکی تھی، اس لئے حضرت امام صاحبؒ کے مزار پر حاضری کے بعد خواہش یہ تھی کہ یہاں کے تجارتی کتب خانوں سے ایسی کتابیں خریدی جائیں جو پاکستان میں دستیاب نہیں ہیں، چنانچہ وہاں سے بغداد کے سب سے بارونق اور مرکزی علاقے "الباب الشرقی" پہنچے، عرصہ دراز سے ذہن پر یہ تاثر تھا کہ دنیا بھر میں عربی کتابوں کا سب سے بڑا اسٹاکسٹ بغداد کا مکتبۃ المثنیٰ ہے۔ پاکستان میں رہتے ہوئے ہم نے اس کی کتابوں کی فہرست منگوائی تھی تو وہ سینکڑوں صفحات پر مشتمل تھی، اس لئے اپنے رہنما عبدالرزاق صاحب سے ہم

مفتی تقی عثمانی (دیوبندی) نے صحابہ کرام علیہم الرضوان کے مزارات پر حاضری دی

جہانِ دیدہ

مفتی محمد تقی عثمانی

مکتبہ معارف القرآن کراچی
(Quranic Studies Publishers)

(۵)

تھوڑی دیر میں دیکھتے ہی دیکھتے کار مدائن شہر میں داخل ہوگئی۔ اب تو یہ ایک چھوٹا شہر بلکہ قصبہ ہے، لیکن ساسانی حکومت کے دور میں یہ ایران کا پایہ تخت تھا اور کسریٰ اسی شہر میں رہا کرتا تھا۔ اس دور میں دریائے دجلہ اس شہر کے بیچ سے گذرتا تھا، اور دجلہ کے مغربی حصے کو بہرہ شیر اور مشرقی حصے کو مدائن کہا جاتا تھا۔ اب دریا اس شہر سے ذرا دور ہٹ گیا ہے اور شہر اس کے مشرقی حصے ہی میں آباد ہے۔

ایرانی بادشاہوں نے مدائن کو اس کی بہترین آب وہوا اور عمدہ محل وقوع کی بنا پر اپنا دار الحکومت قرار دیا تھا اور اس میں ایک ایسا مستحکم قلعہ تعمیر کیا تھا جسے اپنی مضبوطی کی بنا پر ناقابل تسخیر سمجھا جاتا تھا، لیکن عرب کے وہ صحرا نشین جن کے ہاتھوں سرکار دو عالم ﷺ کی کیمیا اثر صحبت نے قیصر و کسریٰ کے استبداد سے انسانیت کی نجات مقدر کردی تھی، بظاہر بے سروسامانی کے عالم میں اپنے بوسیدہ لباس اور بے آب تلواروں کے ساتھ یہاں پہنچے۔ شروع میں کسریٰ نے ان کو غیر اہم مد مقابل سمجھ کر نظر انداز کیا، لیکن بہرہ شیر کے بالآخر مفتوح ہونے نے کسریٰ کی کمر توڑ دی تو وہ مدائن میں محصور ہو کر رہ گیا۔ وہ سمجھتا تھا کہ اس ناقابل تسخیر قلعہ اور اس کے سامنے بہتا ہوا دریائے دجلہ اسے مسلمانوں کی دست بُرد سے بچا سکے گا، لیکن اللہ کے جو بندے اس روئے زمین پر اللہ کا کلمہ بلند کرنے کے لئے نکلے تھے، کوئی دریا اور کوئی پہاڑ ان کی یلغار کا راستہ روک نہ سکا اور بالآخر مدائن کا یہ شہر جو ناقابل تسخیر سمجھا جاتا تھا اس پر سے کسریٰ کی سطوت و جلال کا پرچم ایسا اترا کہ پھر کبھی یہاں نہ لہرا سکا۔ اس دن کے بعد آج تک یہ شہر مسلمانوں ہی کے تصرف میں چلا آتا ہے۔

مدائن میں داخل ہو کر سب سے پہلے ایک جامع مسجد آتی ہے، اس جامع مسجد کے احاطے میں تین صحابہ کرام (رضوان اللہ علیہم) مدفون ہیں، حضرت سلمان فارسیؓ، حضرت حذیفہ

بن یمانؓ اور حضرت عبداللہ بن جابرؓ۔ ان تینوں کے مزارات پر حاضر ہو کر سلام کرنے کی سعادت نصیب ہوئی:۔

حضرت سلمان فارسیؓ اصلاً ایران ہی کے باشندے اور ایک آتش پرست خاندان کے فرد تھے، لیکن حق کی تلاش نے انہیں آتش پرستی سے متنفر کردیا تو اپنے آتش پرست باپ کے علی الرغم عیسائی مذہب قبول کر کے شام چلے گئے اور شام اور عراق کے مختلف عیسائی علماء کی صحبت اختیار کی بالآخر عموریہ کے ایک نصرانی عالم کے پاس پہنچے، اور ان کی صحبت میں رہنے لگے۔ جب اس عالم کی وفات کا وقت آیا تو انہوں نے اس سے پوچھا کہ اب تک میں فلاں فلاں علماء کے پاس رہا ہوں، اب کہاں جاؤں؟ اس نصرانی عالم نے کہا کہ میں تمہیں کسی ایسے عالم کا پتہ بتانے سے قاصر ہوں جو بالکل ٹھیک راستے پر ہو، البتہ اب ایک نبی کے ظہور کا زمانہ قریب آگیا ہے جو دین ابراہیمی پر ہوگا، عرب کی سرزمین میں مبعوث ہوگا اور ایک سرزمین کی طرف ہجرت کرے گا، جو نخلستانوں سے معمور ہوگی، اگر تمہارے لئے اس نبی کے پاس پہنچنا ممکن ہو تو ضرور پہنچ جانا۔ اس نبی کی تین علامتیں ہوں گی، ایک یہ کہ وہ صدقہ کا مال نہیں کھائیں گے، دوسری یہ کہ وہ ہدیہ قبول کرلیں گے اور تیسری یہ کہ ان کے شانوں کے درمیان مہر نبوت ہوگی۔

نصرانی عالم کی وفات کے بعد حضرت سلمانؓ ایک قافلے کے ساتھ عرب کی طرف روانہ ہوئے لیکن قافلے کے ظالم ہمراہیوں نے راستے میں آپ کو ایک یہودی کے ہاتھ غلام بنا کر فروخت کردیا۔ وہ یہودی مدینہ طیبہ کا رہنے والا تھا، آپ کو مدینہ طیبہ لے آیا۔ اس سرزمین کے نخلستان دیکھ کر انہیں یقین سا ہو گیا کہ یہ وہی جگہ ہے جس کے بارے میں نصرانی عالم نے بتایا تھا۔ اس یہودی کے پاس غلام بن کر کام کرتے ہوئے مدت گذر گئی۔ ایک دن یہ ایک درخت پر چڑھے ہوئے کام کر رہے تھے اور ان کا یہودی آقا درخت کے نیچے بیٹھا ہوا تھا۔ اتنے میں اس یہودی کا ایک چچا زاد بھائی آیا اور اس سے کہنے لگا کہ "خدا بنی قیلہ (انصار) کو ہلاک کرے، قبا میں ایک شخص کے گرد جمع ہیں جو مکہ سے آیا ہے اور اسے نبی اور پیغمبر قرار دے رہے ہیں۔"

مفتی تقی عثمانی (دیوبندی) نے لکھا ہے کہ صحابہ کرام نے بعداز وصال خواب میں آکر فرمایا کہ ہماری قبروں میں پانی آرہا ہے

جہانِ دیدہ

مفتی محمد تقی عثمانی

(سیر اعلام النبلاء للذہبی ص ۳۶۹ ج ۲)

حضرت حذیفہ بن یمانؓ آخر میں مدائن ہی میں مقیم رہے اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت کے چالیس دن بعد آپ نے مدائن ہی میں وفات پائی۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ۔

حضرت عبداللہ جابرؓ:

انہی کے برابر میں دوسرے مزار پر صاحب مزار کا نام "عبداللہ بن جابرؓ" لکھا ہوا ہے۔ آپ کے بارے میں احقر کو پوری تحقیق نہ ہو سکی کہ کون بزرگ ہیں؟ جہاں تک جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا تعلق ہے وہ مشہور انصاری صحابی ہیں، لیکن اُن کا قیام مدینہ طیبہ ہی میں رہا ہے اور وہیں اُن کی وفات ہوئی۔ (الاصابہ ص ۲۱۳ ج ۱)

عبداللہ بن جابرؓ نام کے دو صحابہ کرام کا ذکر کتابوں میں ملتا ہے، ایک عبداللہ بن جابر الانصاری البیاضیؓ ہیں اور دوسرے عبداللہ بن جابر العبدیؓ۔ لیکن دونوں بزرگوں کے نہ حالات دستیاب ہیں، اور نہ یہ معلوم ہے کہ انہوں نے کہاں وفات پائی۔ (ملاحظہ ہو الاصابہ ص ۲۷۷، ج ۲) البتہ ایک احتمال قریب ہے کہ صاحب مزار ان میں سے کوئی بزرگ ہوں۔

دوسرا احتمال یہ بھی ہے کہ آپ مشہور صحابی حضرت جابر بن عبداللہؓ کے صاحبزادے ہوں اور مدائن میں آکر مقیم ہو گئے ہوں، لیکن معمولی جستجو سے احقر کو حضرت جابر بن عبداللہؓ کے صاحبزادے کا کوئی تذکرہ نہیں مل سکا جس سے اس احتمال کی تصدیق یا تکذیب ہو سکے۔ بہرکیف، اس علاقے میں مشہور یہی ہے کہ یہ صحابہ میں سے ہیں۔

ایک عجیب ایمان افروز واقعہ:

حضرت حذیفہ بن یمانؓ اور حضرت عبداللہ بن جابرؓ کے مزارات کے ساتھ اسی صدی میں ایک عجیب و غریب اور ایمان افروز واقعہ رونما ہوا جو آج کل بہت کم لوگوں کو معلوم ہے۔ یہ واقعہ میں نے پہلی بار جناب مولانا ظفر احمد صاحب انصاری مدظلہم سے سنا تھا، پھر بغداد میں وزارت اوقاف کے ڈائریکٹر تعلقات عامہ جناب خیر اللہ حدیثی صاحب نے بھی اجمالاً اس کا ذکر کیا۔

۱۹۳۲ء کا واقعہ ہے، اس وقت عراق میں بادشاہت تھی۔ حضرت حذیفہ بن یمانؓ اور حضرت عبداللہ بن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی قبریں اُس وقت یہاں (جامع مسجد سلمانؓ کے احاطے میں) نہیں تھیں، بلکہ یہاں سے کافی فاصلے پر دریائے دجلہ اور مسجد سلمان کے درمیان کسی جگہ واقع تھی۔

۱۹۳۲ء بادشاہِ وقت نے خواب میں دیکھا کہ حضرت حذیفہ بن یمانؓ اور حضرت عبداللہ بن جابرؓ اس سے فرمارہے ہیں کہ ہماری قبروں میں پانی آرہا ہے، اس کا مناسب انتظام کرو۔ بادشاہ نے حکم دیا کہ دریائے دجلہ اور قبروں کے درمیان کسی جگہ گہری کھدائی کر کے دیکھا جائے کہ دجلہ کا پانی اندرونی طور پر قبروں کی طرف رس رہا ہے یا نہیں۔ کھدائی کی گئی، لیکن پانی رسنے کے کوئی آثار نظر نہیں آئے۔ چنانچہ بادشاہ نے اس بات کو خواب سمجھ کر نظر انداز کر دیا۔

لیکن اس کے بعد پھر..... غالباً ایک سے زیادہ مرتبہ وہی خواب دکھائی دیا، جس سے بادشاہ کو بڑی تشویش ہوئی اور اس نے علماء کو جمع کر کے ان کے سامنے یہ واقعہ بیان کیا۔ ایسا یاد پڑتا ہے کہ اس وقت عراق کے کسی عالم نے بھی بیان کیا کہ انہوں نے بھی بعینہٖ یہی خواب دیکھا ہے۔ اس وقت مشورے اور بحث و تمحیص کے بعد رائے یہ قرار پائی کہ دونوں بزرگوں کی قبر مبارک کو کھول کر دیکھا جائے اور اگر پانی وغیرہ آرہا ہو تو ان کے جسموں کو منتقل کیا جائے۔ اُس وقت کے علماء نے بھی اس رائے سے اتفاق کر لیا۔

چونکہ قرونِ اولیٰ کے دو عظیم بزرگوں اور صحابۂ رسول اللہ ﷺ کی قبروں کو کھودنے کا یہ واقعہ تاریخ میں پہلا واقعہ تھا، اس لئے حکومتِ عراق نے اس کا بڑا زبردست اہتمام کیا۔ اس کے لئے ایک تاریخ مقرر کی، تاکہ لوگ اس عمل میں شریک ہو سکیں۔ اتفاق سے وہ تاریخ ایامِ حج کے قریب تھی، جب اس ارادے کی اطلاع حجاز پہنچی تو وہاں حج پر آئے ہوئے لوگوں نے حکومتِ عراق سے درخواست کی کہ اس تاریخ کو ذرا مؤخر کر دیا جائے تاکہ حج سے فارغ ہو کر جو لوگ عراق آنا چاہیں وہ آسکیں۔ چنانچہ حکومتِ عراق

مکتبہ معارف القرآن کراچی
(Quranic Studies Publishers)

تیرہ صدیاں گزر جانے کے باوجود صحابہ کرام کے اجسام صحیح وسالم اور تروتازہ تھے ان کی آنکھوں میں زندہ آدمی جیسی چمک تھی

جہانِ دیدہ

مفتی محمد تقی عثمانی

مکتبہ معارف القرآن کراچی
(Quranic Studies Publishers)

نے حج کے بعد ایک تاریخ مقرر کردی۔

کہا جاتا ہے کہ مقررہ تاریخ پر نہ صرف اندرونی عراق بلکہ دوسرے ملکوں سے بھی خلقت کا اس قدر اژدحام ہوا کہ حکومت نے سب کو یہ عمل دکھانے کے لئے بڑی بڑی اسکرینیں ذوروز تک نصب کیں تا کہ جو لوگ براہ راست قبروں کے پاس یہ عمل نہ دیکھ سکیں وہ اس اسکرینوں پر اس کا عکس دیکھ لیں۔

اس طرح یہ مبارک قبریں کھولی گئیں اور ہزارہا افراد کے سمندر نے یہ حیرت انگیز منظر اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ تقریباً تیرہ صدیاں گذر جانے کے باوجود دونوں بزرگوں کی نعش ہائے مبارک صحیح وسالم اور تروتازہ تھیں، بلکہ ایک غیر مسلم ماہر امراض چشم وہاں موجود تھا۔ اس نے نعش مبارک کو دیکھ کر بتایا کہ ان کی آنکھوں میں ابھی تک وہ چمک موجود ہے جو کسی مُردے کی آنکھوں میں انتقال کے کچھ دیر بعد بھی موجود نہیں رہ سکتی، چنانچہ وہ شخص یہ منظر دیکھ کر مسلمان ہو گیا۔

نعش مبارک کو منتقل کرنے کے لئے پہلے سے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قریب جگہ تیار کرلی گئی تھی، وہاں تک لے جانے کے لئے نعش مبارک کو جنازے پر رکھا گیا اس میں لمبے لمبے بانس باندھے گئے اور ہزارہا افراد کو کندھا دینے کی سعادت نصیب ہوئی اور اس طرح اب ان دونوں بزرگوں کی قبریں موجودہ جگہ پر بنی ہوئی ہیں۔

حضرت مولانا ظفر احمد صاحب انصاری مدظلہم کا بیان ہے کہ ۱۹۳۲ء کا یہ واقعہ مجھے یاد ہے اس زمانے میں اخبارات کے اندر اس کا بڑا چرچا ہوا تھا اور اس وقت ہندوستان سے ایک ادبی گھرانے کا ایک جوڑا عراق گیا ہوا تھا اور ان دونوں میاں بیوی نے یہ واقعہ بچشم خود دیکھا اور خاتم بیوی نے اپنے اس سفر کی روداد ایک سفرنامے میں تحریر کی جو کتابی شکل میں شائع ہوا اور اس کی ایک کاپی حضرت مولانا مدظلہم کے پاس محفوظ ہے۔

اس سفرنامے میں بھی مذکور ہے کہ اس وقت کسی غیر ملکی فرم کے ذریعے اس پورے عمل کی عکس بندی بھی کی گئی تھی اور بہت سے غیر مسلم بھی یہ واقعہ خاص طور پر دیکھنے آئے تھے وہ اس اثر انگیز منظر سے نہ صرف بہت متاثر ہوئے بلکہ بہت سے لوگوں نے اس منظر کو دیکھ کر اسلام قبول کیا۔

اللہ تعالیٰ اپنی قدرت کاملہ اور اپنے دین کی حقانیت کے ایسے معجزے کبھی کبھی دکھلاتے ہیں۔

سنریھم آیاتنا فی الآفاق و فی انفسھم حتی یتبین لھم انہ الحق۔

ہم ان کو آفاق میں بھی اور خود ان کے وجود میں بھی اپنی نشانیاں دکھائیں گے تاکہ ان پر یہ بات واضح ہو جائے کہ یہی (دین) حق ہے۔

یہاں یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ اگر عبداللہ بن جابرؓ حضرت جابر ہی کے صاحبزادے ہیں تو عجیب وغریب اتفاق ہے کہ حضرت معاویہؓ کے زمانے میں ان کے دادا کے ساتھ بھی بعینہ اسی طرح کا واقعہ پیش آچکا ہے۔

واقعہ یہ ہے کہ حضرت جابرؓ کے والد عبداللہ رضی اللہ عنہ غزوۂ احد کے سب سے پہلے شہید تھے اور آنحضرت ﷺ نے ان کو حضرت عمرو بن جموحؓ کے ساتھ ایک ہی قبرستان میں دفن فرمایا تھا، اس وقت مسلمانوں کی تنگدستی کا یہ عالم تھا کہ شہداء کے لئے کفن تک میسر نہ تھے اس لئے حضرت عبداللہؓ کو ایک چادر میں کفن دیا گیا، جس میں چہرہ تو چھپ گیا لیکن پاؤں کھلے رہے، جن پر گھاس ڈال دی گئی۔ اتفاق سے یہ قبر نشیب میں واقع تھی۔ چالیس سال بعد حضرت معاویہؓ کے زمانے میں یہاں سیلاب آ گیا اور وہاں ایک نہر بھی نکالی گئی۔ اس موقع پر قبر کو حضرت جابرؓ کی موجودگی میں کھولا گیا تو دونوں بزرگوں کے اجسام بالکل صحیح وسالم تروتازہ تھے۔ بلکہ ایک روایت یہ ہے کہ ان کے چہرے پر جو زخم تھا، ان کا ہاتھ اس زخم پر رکھا ہوا تھا، لوگوں نے ہاتھ وہاں سے ہٹایا تو تازہ خون بہنے لگا۔ پھر ہاتھ دوبارہ رکھا تو خون بند ہو گیا۔

(طبقات ابن سعد ص ۵۶۲، ۵۶۳، ج ۳)

کسریٰ کا محل:

ان صحابہ کرام کے مزارات کی زیارت کے بعد ہم آگے بڑھے تو مدائن شہر کے تقریباً

مفتی تقی عثمانی (دیوبندی) نے شیخ عبدالحق اشبیلی علیہ الرحمہ کے مزار پر حاضری دی، سلام کیا اور فاتحہ پڑھی

آواز سنائی دی اور یہ واقعہ تین مرتبہ ہوا۔ واللہ سبحانہ اعلم۔

اسی مجاور نے یہ بھی بتایا کہ علامہ عبدالحق اشبیلی کی وفات کے بعد بجایہ کے بچے بچے کی زبان پر یہ جملہ تھا۔

الشیخ عبد الحق، قتل بغیر حق.

وہ شیخ جو حق کا بندہ تھا، حق کے بغیر قتل ہوا۔

یہاں تک کہ اس علاقے میں یہ جملہ ضرب المثل بن گیا۔

— الحمدللہ، شیخ کے مزار پر سلام عرض کرنے اور فاتحہ پڑھنے کی توفیق ہوئی۔ میں سوچ رہا تھا کہ اللہ کے اس برگزیدہ بندے نے اپنی زندگی کا ایک ایک لمحہ تبلیغ حق، خدمت دین اور خدمت خلق میں صرف کیا اور حق ہی کی خاطر مظلومیت کی لرزہ خیز موت کو سینے سے لگا کر زندگی جاوید ہو گئے۔ وہ حاکم جس نے انہیں سولی پر لٹکایا تھا اسے آج کوئی نہیں جانتا، مجھے اس دور کے تذکروں میں اس کا نام تک نہیں مل سکا، لیکن علامہ عبدالحق کا نام زندہ جاوید ہے اور جب تک دنیا میں حق کے نام لیوا باقی ہیں ان پر عقیدت و محبت کے پھول نچھاور کیے جاتے رہے گے۔ رحمہ اللہ تعالیٰ رحمۃ واسعۃ.

وادیٔ صوم میں

بجایہ کے قیام کے دوران ایک جمعہ آیا تو کانفرنس کے منتظمین تمام مندوبین کا بجایہ سے تقریباً اسی میل کے فاصلے پر وادی صومام لے گئے۔ یہ سرسبز و شاداب پہاڑوں میں گھری ہوئی بڑی حسین وادی ہے، یہاں کے بلند ترین پہاڑ کی چوٹی پر ایک چھوٹا سا گاؤں ہے، اس گاؤں کے ایک کچے مکان میں فرانسیسی استعمار کے زمانے میں الجزائر کے مختلف خطوں کے مسلمان مجاہدین کا ایک کنونشن منعقد ہوا تھا جس میں تمام علاقوں کے لوگوں نے ایک متحد پلیٹ فارم بنا کر فرانس سے آزاد ہونے کی جدوجہد شروع کی تھی۔ حکومت الجزائر نے آزادی کے بعد اس مکان کو محفوظ رکھا ہے، اور اس کے آس پاس متعدد یادگاریں بنادی ہیں۔

جہانِ دیدہ

مفتی محمد تقی عثمانی

مکتبہ معارف القرآن کراچی
(Quranic Studies Publishers)

مفتی تقی عثمانی (دیوبندی) نے لکھا کہ امام شافعی کے مزار پر سرور وسکون کا عجیب عالم رہا

جہانِ دیدہ

مفتی محمد تقی عثمانی

مکتبۂ معارف القرآن کراچی
(Quranic Studies Publishers)

استعمال ہوتا رہا۔ سرکاری دفاتر اسی قلعے میں واقع تھے۔ بعد میں محمد علی پاشا نے یہاں ایک شاندار جامع مسجد اور دوسری عمارتیں بنائیں اور یہ قلعہ فوجی چھاؤنی کے طور پر استعمال ہوتا رہا، اب اسے سیاحوں کے لیے بھی کھول دیا گیا ہے۔

جبل المقطم

سلطان صلاح الدین کا یہ قلعہ جس پہاڑی پر واقع ہے، وہ ایک پہاڑ کا ٹکڑا ہے جسے "جبل المقطم" کہا جاتا ہے، بعض روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ مقدس پہاڑ ہے، اور حضرت موسیٰ علیہ السلام اس کے دامن میں عبادت کیا کرتے تھے۔[1] اس کے علاوہ بعض تاریخی روایات میں حضرت لیث بن سعدؒ سے یہ بھی مذکور ہے کہ جب حضرت عمرو بن العاصؓ نے یہ علاقہ فتح کیا تو مصر کے سابق بادشاہ مقوقس نے یہاں پہاڑ ستر ہزار دینار میں خریدنے کی پیشکش کی اور وجہ یہ بتائی کہ ہماری کتابوں میں اس پہاڑ کے بڑے فضائل مذکور ہیں، اور یہ لکھا ہے کہ اس پہاڑ پر جنت کے درخت اگیں گے، حضرت عمرو بن عاصؓ نے بذریعہ خط حضرت عمرؓ سے مشورہ کیا تو حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ "مسلمان جنت کے درخت کے زیادہ حق دار ہیں، اس لیے یہاں مسلمانوں کا قبرستان بنادو۔" چنانچہ اسے قبرستان بنادیا گیا۔[2] لیکن یہ روایت استناد کے اعتبار سے مضبوط نہیں ہے۔ واللہ سبحانہ اعلم۔

امام شافعیؒ کے مزار پر:

ان تمام مقامات سے ہوتے ہوئے بالآخر ہم امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر پہنچے۔ یہ پورا محلہ حضرت امامؒ ہی کے نام "حارۃ الشافعی" کہلاتا ہے، اور یہاں حضرت امام شافعیؒ کے مزار پر بڑی شاندار عمارت بنی ہوئی ہے۔ جس کے ساتھ ایک بڑی مسجد

---

[1] الخطط المقریزیہ، ص: ۲۲۰، ج: ۲

[2] الخطط المقریزیہ، ص: ۲۲۰، ج: ۲ و حسن المحاضرہ، ص: ۷۰، ج: ۱

بھی ہے، ہم نے نماز مغرب اسی مسجد میں ادا کی، اور اس کے بعد مزار پر حاضر ہوئے، ہم جیسے طالب علموں کو دن رات حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے اقوال اور آپ کی فقہی آراء سے جس قدر واسطہ رہتا ہے، اس کی بنا پر آپ سے عقیدت و محبت اور تعلق خاطر ایک طبعی امر ہے، عرصے سے آپ کے مزار مبارک پر حاضری کا اشتیاق بھی تھا، جو بحمد اللہ آج پورا ہوا۔ مزار کے مواجہہ میں کچھ دیر بیٹھ کر سرور و سکون کا ایک عجیب عالم رہا، یہ اس فقیہ امت کا مزار تھا، جس کی رہنمائی اور ہدایت سے کروڑوں مسلمان فیضیاب ہوئے، اور ہو رہے ہیں، جن کی فقہ نے حنفی فقہ کے بعد دنیا میں سب سے زیادہ رواج پایا، اور جن کے مقلدین چار دانگ عالم میں پھیلے ہوئے ہیں۔

آپ یمن کے ایک ایسے گھرانے میں پیدا ہوئے تھے جو نسبی اعتبار سے تو سادات میں سے تھا لیکن معاشی اعتبار سے غریب تھا، والد ماجد کا سایہ بچپن ہی میں سر سے اٹھ چکا تھا، بچپن ہی میں آپ کی والدہ آپ کو مکہ مکرمہ لے آئیں، یہیں آپ پروان چڑھے، علوم حاصل کیے، حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے پاس مدینہ منورہ تشریف لے گئے، اور ان سے بھرپور استفادہ کیا۔ پھر نجران میں آپ کو ایک سرکاری عہدہ ملا، اور وہاں عرصہ دراز تک پوری دیانت و امانت کے ساتھ مفوضہ خدمات انجام دیتے رہے، لیکن بڑے لوگوں کے ساتھ آزمائشیں بھی زبردست پیش آتی ہیں، خلیفۂ وقت (ہارون الرشید) کو یمن کے کچھ علوی النسب افراد کے بارے میں یہ اطلاع ملی کہ وہ مرکز کے خلاف بغاوت کی تیاری کر رہے ہیں، نجران کے والی نے دشمنی میں آکر حضرت امام شافعیؒ کے بارے میں بھی یہ افواہ پھیلادی کہ ان کا ان علوی افراد کے ساتھ رابطہ ضبط ہے۔ خلیفہ کو ان پر شبہ ہوگیا اور اس نے ان افراد کے ساتھ حضرت امام شافعیؒ کو بھی گرفتار کرکے بغداد بلالیا۔

اس وقت امام ابو حنیفہؒ کے شاگرد حضرت امام محمد بن حسن شیبانیؒ کا ہارون الرشید کے دربار میں خاصا اثر و رسوخ تھا، امام شافعیؒ جب ہارون الرشید کے پاس پہنچے تو انہوں نے اپنے دفاع میں امام محمدؒ کا حوالہ دیا کہ وہ مجھے جانتے ہیں، ہارون الرشید نے امام سے ان کے بارے

مفتی تقی عثمانی (دیوبندی) نے حضرت لیث بن سعد علیہ الرحمہ کے مزار پر حاضری دی

جہانِ دیدہ

مُفتی مُحمّد تقی عُثمانی

مکتبہ معارف القرآن کراچی ۱۴
(Quranic Studies Publishers)

اور آپ انہیں پورا کرنے کی کوشش فرماتے تھے۔

حضرت لیث بن سعدؒ کی وفات ۱۵ رشعبان ۱۸۰ھ کو ہوئی، نماز جنازہ میں اس قدر اژدحام ہوا کہ خالد بن عبد السلام کہتے ہیں "میں نے ایسا جنازہ کسی کا نہیں دیکھا۔"[1]

الحمد للہ! اس جلیل القدر محدث، فقیہ اور ولی اللہ کے مزار پر حاضری اور سلام عرض کرنے کی سعادت نصیب ہوئی جن کو بعض حضرات نے ابدال میں شمار کیا ہے۔

شیخ الاسلام زکریا انصاریؒ کے مزار پر

حضرت امام شافعیؒ اور امام لیث بن سعدؒ کے مزارات کے آس پاس کا علاقہ "قرافہ" کہلاتا تھا، اور یہیں حضرت شیخ الاسلام زکریا انصاری رحمۃ اللہ علیہ کا مزار ہے، یہ نویں صدی ہجری کے مشہور محدث، فقیہ اور صوفی بزرگ تھے، جنہیں اپنی صدی کا مجدد بھی کہا گیا ہے۔ یہ حافظ ابن حجرؒ اور علامہ ابن ہمامؒ کے شاگرد ہیں، اور علامہ ابن حجر ہیثمیؒ اور شیخ عبد الوہاب شعرانیؒ جیسے حضرات کے استاذ، اور ان شخصیتوں میں سے ہیں، جن پر اہل مصر بجا طور پر فخر کرتے ہیں۔

انہوں نے مصر میں انتہائی فقر و فاقہ کی حالت میں تعلیم حاصل کی، خود فرماتے ہیں کہ میں جامع ازہر میں علم حاصل کرتا تھا، بعض اوقات فاقے کی شدت کی بنا پر نوبت یہاں تک پہنچی کہ مجھے کھانے کو کچھ نہ مل سکا تو میں نے وضو خانے کے قریب پڑے ہوئے تربوز کے چھلکے اُٹھائے اور انہیں اچھی طرح دھویا، اور انہیں کھا کر اپنی بھوک مٹائی۔ بعد میں ایک ولی اللہ نے جو ایک چکی پر کام کرتے تھے، میری دیکھ بھال شروع کر دی، وہ مجھے کھانے پینے کی ضروریات مہیا کر دیا کرتے تھے، اور اسی زمانے میں انہوں نے مجھے بشارت بھی دی تھی کہ تم انشاء اللہ بہت دن زندہ رہو گے، اور شیخ الاسلام بنو گے، اور تمہارے شاگرد بھی تمہاری زندگی ہی میں شیخ الاسلام کے منصب پر فائز ہوں گے۔[2]

---

[1] سیر اعلام النبلاء۔ ص: ۱۵۰، ج: ۸۔ اس سے پہلے کے واقعات بھی اسی کتاب میں مذکور ہیں۔

[2] الکواکب السائرۃ للغزی۔ ص: ۱۹۶، ۱۹۷، ج: ۱

مفتی تقی عثمانی (دیوبندی) نے اللہ تعالیٰ کے نبی علیہ السلام کے مزار پر حاضری دی

دلانے کی کوشش کی۔

اسی طرح حضرت موسیٰ اور حضرت خضر علیہما السلام کا جو واقعہ سورۂ الکہف میں بیان ہوا ہے، اس میں جو نوجوان حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ تھے۔ایک صحیح حدیث کے مطابق یہی حضرت یوشع علیہ السلام تھے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی وفات کے بعد ان کو نبوت عطا فرمائی گئی اور بنی اسرائیل کی سربراہی بھی انہی کو عطاء ہوئی، اور فلسطین کے عمالقہ سے جہاد کا جو مشن حضرت موسیٰ علیہ السلام کی حیات مبارکہ میں تشنہ تکمیل رہ گیا تھا، وہ آپ ہی کے ہاتھوں پورا ہوا، آپ نے بنی اسرائیل کو لے کر فلسطین پر قابض جابر و ظالم قوم عمالقہ سے جہاد کیا، اللہ تعالیٰ نے آپ کو فتح عطاء فرمائی اور آپ پوری ارضِ مقدس پر قابض ہو گئے۔ قرآن کریم نے اس واقعہ کا بھی ذکر فرمایا ہے۔

اب اس بات کی سو فیصد تحقیق تو قریب قریب ناممکن ہے کہ یہ واقعۃً حضرت یوشع علیہ السلام کی قبر ہے یا نہیں؟ البتہ یہ تمام علاقہ اسی ارضِ مقدس کا حصہ ہے جسے حضرت یوشع علیہ السلام نے فتح فرمایا تھا، اس لیے یہ بات جو یہاں کے لوگوں میں مشہور چلی آتی ہے، کچھ بعید بھی نہیں۔ قبر کی غیر معمولی لمبائی ہمارے لیے حیران کن تھی۔ لیکن بعد میں اُردن اور شام کے اندر جو دوسرے انبیاء علیہم السلام کے مزارات دیکھے، وہاں بھی یہی صورت نظر آئی، ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس دور میں کسی مقدس شخصیت کی تعظیم کے خیال سے اس کی قبر بہت لمبی بنائی جاتی تھی۔ واللہ اعلم۔

بہر صورت! ایک جلیل القدر پیغمبر کے مزار پر حاضری اور سلام عرض کرنے کی سعادت حاصل ہوئی، احقر کے لیے سرکار دو عالم ﷺ کے روضۂ اقدس کے بعد کسی پیغمبر کے مزار پر حاضری کا یہ پہلا اتفاق تھا۔

مسجد سے باہر نکلے تو سردی ناقابل برداشت حد تک شدید تھی۔ زبردست برفانی ہوائیں چل رہی تھیں، اور عجب نہیں کہ یہاں درجہ حرارت نقطۂ انجماد تک پہنچا ہوا ہو۔ اس لیے باہر زیادہ دیر ٹھہرنا ممکن نہ تھا، ہم دوبارہ گاڑی میں سوار ہو گئے۔

جہانِ دیدہ

مفتی محمد تقی عثمانی

مکتبہ معارف القرآن کراچی
(Quranic Studies Publishers)

مفتی تقی عثمانی (دیوبندی) نے حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کے مزار پر سلام کیا، حاضری دی

جہانِ دِیدہ

مفتی محمد تقی عثمانی

ابھی ذہن ان تصورات میں گم تھا۔ کہ اس میدان کے مقامی مجاور نے ایک جگہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بتایا کہ: "یہ حضرت زید بن حارثہؓ کا مقامِ شہادت ہے" یہاں چند فٹ اونچا ایک پتھروں کا بنا ہوا ستون نصب تھا، اور اس پر دھندلے حروف میں لکھی ہوئی یہ عبارت پڑھی جا سکتی تھی کہ: "هنا استشهد زيد بن حارثه" (حضرت زید بن حارثہؓ اس مقام پر شہید ہوئے)۔ اسی سے کچھ فاصلے پر حضرت عبداللہ بن رواحہؓ کا مقامِ شہادت بیان کیا جاتا ہے۔ وہاں پر بھی اسی قسم کا ایک ستون کھڑا ہوا ہے۔ مجاور نے بتایا کہ یہاں سے جنوب میں تقریباً ایک کلومیٹر کے فاصلے پر میدان کے بیچوں بیچ ایک جگہ ہے، جس کے بارے میں مشہور یہ ہے کہ حضرت جعفر طیار رضی اللہ عنہ وہاں شہید ہوئے تھے۔ اس جگہ ایک زیرِ زمین سرنگ بھی بنی ہوئی ہے، مجاور کے کہنے کے مطابق کسی زمانے میں یہاں یہ بات مشہور تھی کہ اس سرنگ سے خوشبو آتی ہے، کوئی شخص اس کی تحقیق کے لیے اندر داخل ہوا، لیکن پھر واپس نہیں آسکا۔ واللہ سبحانہ اعلم۔

حضرت زید بن حارثہ، حضرت جعفر طیارؓ اور حضرت عبداللہ بن رواحہؓ کے مزارات اس میدان سے کافی فاصلے پر ایک بستی میں واقع ہیں، اس بستی کا نام غالباً انہی مزارات کی وجہ سے "مزار" مشہور ہے۔ چنانچہ ہم لوگ میدانِ موتہ سے اس بستی کی طرف روانہ ہوئے۔ سب سے پہلے حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کے مزار مبارک پر حاضری اور سلام عرض کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔

حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ

حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ صحابۂ کرامؓ میں کچھ امتیازی خصوصیات کے حامل ہیں، تمام صحابہ کرامؓ میں یہ امتیاز اُنہی کو حاصل ہے کہ اُن کا نام قرآن کریم میں مذکور ہے۔ (فلما قضى زيد منها وطرا ۔سورۃ الاحزاب) یہ اعزاز کسی دوسرے صحابی کو حاصل نہیں ہے، اسی طرح آپ کی ایک امتیازی سعادت یہ بھی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے آپ کا اپنا متبنّی (منہ بولا بیٹا) بنایا ہوا تھا۔ اور اس کا واقعہ بھی

مکتبۂ معارف القرآن کراچی
(Quranic Studies Publishers)

مفتی تقی عثمانی نے حضرت جعفر طیار رضی اللہ عنہ کے مزار پر سلام کیا اور حاضری دی

جہانِ دیدہ

مُفتی محمد تقی عثمانی

مکتبۂ معارف القرآن کراچی
(Quranic Studies Publishers)

شخص جس نے نبی کریم ﷺ کی رفاقت وصحبت کی خاطر اپنے باپ، چچا اور پورے خاندان کو چھوڑ دیا تھا، اللہ کے دین کی خاطر آنحضرت ﷺ سے تقریباً ایک ہزار کلومیٹر کے فاصلے پر اس اجنبی سرزمین میں آسودہ ہے۔ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ)

حضرت زید بن حارثہؓ کے مزار مبارک کے ساتھ ایک عالیشان مسجد بنی ہوئی ہے، ہم نے نماز ظہر اسی مسجد میں ادا کی۔

حضرت جعفر طیارؓ کے مزار پر

یہاں سے کچھ فاصلے پر حضرت جعفر طیار رضی اللہ عنہ کا مزار ہے، وہاں بھی حاضری اور سلام عرض کرنے کی سعادت ملی۔ حضرت جعفر طیار رضی اللہ عنہ، حضرت علیؓ کے بڑے بھائی تھے جو عمر میں ان سے دس سال بڑے تھے۔ نبی کریم ﷺ سے شکل وشباہت بہت ملتی تھی، ایک مرتبہ آنحضرت ﷺ نے آپ کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا:

" اشبهت خَلقی و خُلقی " (بخاری ومسلم)

"تم صورت میں بھی میرے مشابہ ہو، اور اخلاق میں بھی۔"

حضرت جعفرؓ غریب نواز بہت تھے، غریبوں اور مسکینوں کی بہت مدد کرتے تھے، اس لیے ان کا لقب "ابوالمساکین" مشہور ہو گیا تھا، اور حضرت ابو ہریرہؓ فرمایا کرتے تھے کہ "رسول اللہ ﷺ کے بعد جعفر بن ابی طالب تمام لوگوں سے افضل ہیں۔" آپ نے کفار کے ظلم وستم سے تنگ آکر حبشہ کی طرف ہجرت فرمائی تھی، اور آپ ہی نے نجاشی کے دربار میں وہ پُر اثر تاریخی تقریر فرمائی جس کے نتیجے میں نجاشی مسلمان ہوئے۔ چنانچہ جب آپ حبشہ سے غزوۂ خیبر کے موقع پر واپس تشریف لائے تو آنحضرت ﷺ نے باہر نکل کر آپ کا استقبال فرمایا اور پیشانی پر بوسہ دیا۔ یہ ۷ھ کا واقعہ ہے، اور اگلے ہی سال ۸ھ میں غزوۂ موتہ پیش آ گیا، جس میں آپ کی فداکارانہ شجاعت اور شہادت کا واقعہ پیش آ ہی چکا ہے۔ رضی اللہ عنہ وارضاہ

مفتی تقی عثمانی (دیوبندی) نے حضرت نورالدین زنگی علیہ الرحمہ کے مزار پر حاضری دی، سلام کیا اور فاتحہ پڑھی

جہانِ دیدہ

مفتی محمد تقی عثمانی

مکتبہ معارف القرآن کراچی
(Quranic Studies Publishers)

ہدایت کی وہی مشعلیں ہوں گی جن سے ظلمتوں میں ڈوبی ہوئی انسانیت پر ایک بار پھر عدل وانصاف اور خدا پرستی کی کرنیں ضیاء بار ہوں گی، اور یہ دنیا جو آج ظلم وجہالت کی تیرگی میں پھنسی ہوئی ہے، اس پر دوبارہ رشد وہدایت کا سویرا طلوع ہو جائے گا۔

نورالدین زنگیؒ کے مزار پر:

جامع اُموی سے نکلے تو مسجد کے بالکل برابر تاریخ اسلام کے بطل جلیل نورالدین زنگیؒ کا مزار تھا، وہاں سلام عرض کرنے اور فاتحہ پڑھنے کی سعادت حاصل ہوئی۔

نورالدین زنگیؒ تاریخ اسلام کے ان چند فرماں رواؤں میں سے ہیں، جنہوں نے اپنے عدل وانصاف، رعایا دوستی، عزم وشجاعت اور حسن انتظام میں خلافت راشدہ کے زمانے کی یادیں تازہ کیں۔ اتابکی خاندان کے اس اولوالعزم مجاہد کی پوری زندگی صلیب برداروں کے ساتھ میدانِ جہاد میں گزری۔ اور اُس نے اپنی جانبازی کے ذریعے نہ جانے کتنی بار جرمنی، فرانس اور یورپ کی دوسری طاقتوں کے چھکے چھڑائے۔ یہ وہ زمانہ تھا جب سلجوقی حکومت زوال پذیر ہو چکی تھی، عباسی خلافت طرح طرح کے فتنوں کا شکار تھی، اور یورپ کی صلیبی طاقتیں مسلمانوں کی اس کمزوری سے فائدہ اُٹھا کر عالم اسلام کو ہضم کرنا چاہتی تھی۔ اس نازک موقع پر سب سے پہلے نورالدین زنگیؒ کے والد عمادالدین زنگیؒ اور ان کے بعد نورالدین زنگیؒ نے اُمت مسلمہ میں ایک نئی بیداری پیدا کی، اور یورپی سازشوں کو ناکام بنا کر چھوڑا۔

نورالدین زنگیؒ کی فتوحات اور کارناموں کی تفصیل کے لئے ایک پوری کتاب درکار ہے، یہاں ان کی تفصیلات کا موقع نہیں ہے، لیکن علامہ ابن اثیر جزریؒ جو بڑے پائے کے مؤرخ اور محدث ہیں، اور نورالدین زنگیؒ کے ہمعصر ہیں، انہوں نے اپنی تاریخ میں نورالدین زنگیؒ کے عہد حکومت پر جو مجموعی تبصرہ کیا ہے، وہ یہاں نقل کئے بغیر رہا نہیں جاتا۔ علامہ ابن اثیر لکھتے ہیں:

"میں نے اسلامی عہد کے پہلے کے فرماں رواؤں سے لے کر اس وقت تک تمام بادشاہوں کی تاریخ کا مطالعہ کیا، مگر خلفائے راشدین اور عمر بن عبدالعزیزؒ

مفتی تقی عثمانی (دیوبندی) نے حضرت حزقیل علیہ السلام کے مزار پر حاضری کا شرف حاصل کیا

جہانِ دیدہ

مُفتی مُحمد تقی عُثمانی

مکتبہ معارف القرآن کراچی
(Quranic Studies Publishers)

خلافت کا زمانہ تھا۔ آپ اکثر ان کے پاس پہنچ جاتے اور انہیں نصیحت بھی فرماتے اور بعض اوقات بڑے سخت الفاظ میں تنبیہ بھی، لیکن حضرت معاویہؓ ان کی ہر بات کی بیحد قدر فرماتے تھے اور لوگوں سے کہہ رکھا تھا کہ "یہ جو کچھ کہیں انہیں ٹوکا مت کرو"۔

چونکہ آپ کا قیام داریا میں تھا، اس لئے ایک روایت یہ ہے آپ کی قبر یہیں پر ہے اور یہ قبر جو ہمارے سامنے تھی، اسی روایت کے مطابق ہے لیکن ایک دوسری روایت یہ ہے کہ آپ رومیوں سے جہاد کی غرض سے روم کے علاقے میں تشریف لے گئے تھے، وہیں پر آپ کی وفات ہوئی۔[1] واللہ سبحانہ اعلم۔

حضرت حزقیل علیہ السلام کا مزار:

داریا کے اس چھوٹے سے قبرستان سے کچھ دور ایک مکان کے بیرونی چبوترے پر ایک الگ تھلگ قبر بنی ہوئی ہے جس کے بارے میں یہاں مشہور ہے کہ یہ مشہور اسرائیلی پیغمبر حضرت حزقیل علیہ السلام کی قبر ہے۔ یہ قبر بھی حضرت شعیب اور حضرت یوشع علیہم السلام کی قبروں کی طرح معمول سے بہت لمبی ہے، یہاں بھی حاضری کا شرف حاصل ہوا۔

تاریخی روایت کے مطابق حضرت حزقیل علیہ السلام حضرت موسیٰ علیہ السلام کے تیسرے خلیفہ تھے، پہلے خلیفہ حضرت یوشع علیہ السلام تھے، دوسرے حضرت کالب بن یوحنا اور تیسرے حضرت حزقیل علیہ السلام موجود بائبل کے عہد نامۂ قدیم میں ایک صحیفہ آپ ہی کی طرف منسوب ہے۔ قرآن کریم میں آپ کا اسم گرامی مذکور نہیں ہے، لیکن قرآن کریم نے سورۃ البقرہ میں ایک واقعہ بیان فرمایا ہے، جس کے بارے میں بعض تفسیری روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ آپ ہی سے متعلق ہے۔

حضرت عبداللہ بن عباسؓ اور بعض دوسرے بزرگوں سے یہ روایت منقول ہے کہ ایک مرتبہ حضرت حزقیل علیہ السلام نے بنی اسرائیل کی ایک جماعت سے فرمایا کہ فلاں

---

[1] ابن عساکر، حوالہ مذکورہ، ص ۳۶۹

مفتی تقی عثمانی (دیوبندی) نے امام شامی علیہ الرحمہ کے مزار پر سلام کیا، حاضری دی اور ایصالِ ثواب کیا

جہانِ دیدہ

مفتی محمد تقی عثمانی

مکتبۂ معارف القرآن کراچی
(Quranic Studies Publishers)

پر اپنی کتاب "حضرت معاویہؓ اور تاریخی حقائق" میں تفصیل کے ساتھ بحث کی ہے اور میرے برادر زادہ عزیز وگرامی مولانا محمود اشرف عثمانی نے حضرت معاویہؓ کی سیرت اور مناقب پر ایک مستقل مقالہ لکھا ہے جو اسی کتاب کے ساتھ شائع ہوا ہے۔

علامہ ابن عابدین شامیؒ:

دمشق کے قیام میں جتنے کام پیشِ نظر تھے، بحمد اللہ وہ تقریباً سب پورے ہو چکے تھے، البتہ ایک خواہش ابھی باقی تھی۔ علامہ ابن عابدین شامیؒ سے ہم طالب علموں کا تعلق خاطر محتاج بیان نہیں ہو سکتا۔ ان کی کتاب "ردّ المحتار" اس وقت حنفی مفتیوں کا سب سے بڑا ماخذ ہے جس سے دن رات استفادہ کی نوبت آتی رہتی ہے، خواہش تھی کہ ان کے مزار پر بھی حاضری ہو، لیکن عنایت صاحب جواب تک ہماری رہنمائی کرتے رہے تھے، ان کے مزار کے محل وقوع سے واقف نہ تھے۔ اب شیخ فرفور کے یہ شاگرد جو آج میسر آئے، انہوں نے بتایا کہ وہ مزار سے واقف ہیں۔

چنانچہ سوق الحمیدیہ سے ہم ایک مرتبہ پھر "الباب الصغیر" کے قبرستان کی طرف گئے، وہاں قبرستان کے مرکزی دروازے کے بائیں جانب ایک چھوٹا سا احاطہ بنا ہوا ہے جس کا دروازہ بھی الگ ہے اس میں علامہ شامیؒ اور ان کے اہل خاندان آرام فرما ہیں۔

— سب سے پہلے علامہ شامیؒ کے مزار پر حاضری ہوئی اور محبت وعقیدت کے جذبات کے ساتھ سلام عرض کرنے اور ایصالِ ثواب کا موقع ملا۔

علامہ شامیؒ کا نام امین ابن عابدینؒ ہے اور ۱۱۹۸ھ میں پیدا ہوئے تھے۔ آپ کے والد تاجر تھے، اور بچپن میں قرآن کریم حفظ کرلیا تھا، حفظ کے بعد والدین نے ان کو تجارت کی تربیت کے لئے دکان پر بٹھانا شروع کر دیا۔ یہ وہاں بیٹھ کر بلند آواز سے تلاوت کرتے رہتے تھے۔ ایک دن بیٹھے ہوئے تلاوت کر رہے تھے کہ ایک اجنبی وہاں سے گذرے، انہیں پڑھتے ہوئے دیکھا تو ان سے کہا کہ تمہارا اس طرح پڑھنا دو وجہ سے جائز نہیں ہے، اول تو اس لئے کہ یہ بازار ہے اور لوگ یہاں آپ کی تلاوت نہیں سن سکتے اور آپ کی وجہ سے

مفتی تقی عثمانی (دیوبندی) نے قاسم نانوتوی دیوبندی کے مزار پر دیوبندیوں کا جمِ غفیر دیکھا

جہانِ دیدہ

مفتی محمد تقی عثمانی

مکتبہ معارف القرآن کراچی
(Quranic Studies Publishers)

ہے۔ اس کے ارد گرد تشنگانِ معرفت کا ہجوم ہے اور سرکار رحمۃ للعالمین ﷺ ان کو اس کنویں سے سیراب فرما رہے ہیں۔ احاطے کے بیچوں بیچ مولسری کے وہ درخت ہیں جن کی پر کیف چھاؤں میں نہ جانے کتنے علماء و اولیاء اسباق کے تکرار میں مصروف رہے۔ مغرب میں وہ دارالحدیث ہے، جس نے اس صدی کے سب سے مایہ ناز محدثین پیدا کئے اور اس کے اوپر دارالتفسیر کا وہ پر شکوہ گنبد ہے، جس میں گذشتہ صدی کے عظیم مفسر تیار ہوئے۔ احاطہ مولسری کی شمالی دیوار میں وہ کمرہ ہے جو مدتوں دارالافتاء کی حیثیت میں استعمال ہوا۔ احقر کے والد ماجد حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ سالہا سال تک یہیں فتاویٰ لکھتے رہے اور اس طرح یہاں سے ''فتاویٰ دارالعلوم'' کا وہ عظیم خزانہ تیار ہوا جس کا بمشکل بیسواں حصہ ابھی تک شائع ہو سکا ہے۔ غرض اس احاطے سے لے کر باب الظاہر تک یہاں کا چپہ چپہ اس صدی کے بہترین انسانوں کی یادگار ہے اور اس کے ایک ایک کونے کی تاریخ پر مستقل کتابیں تیار ہو سکتی ہیں۔ ماضی کے تصورات کا ایک جہان دل میں لئے گھنٹوں اس ادارے کے مختلف حصوں میں گھومتا رہا، ایک ایک یادگار کو دیکھ کر متنبی کا یہ شعر زبان پر آ جاتا ہے۔

بليت بلى الاطلال ان لم اقف بها
وقوف شحيح ضاع فى الترب خاتمه

عصر کے بعد چند رفقاء کے ہمراہ قبرستان کا رخ کیا، یہ قبر ''مقبرہ قاسمی'' کے نام سے موسوم ہے سب سے پہلے حجۃ الاسلام حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر حاضری دی، دارالعلوم انہی کا لگایا ہوا پودا ہے، جس کے برگ و بار آج سارے عالم اسلام میں پھیل چکے ہیں۔ آج اس مزار پر دارالعلوم کے فیض یافتگان کا اتنا ہجوم تھا کہ شاید پہلے کبھی نہ ہوا۔ انہی کے پائنتی میں دو قبریں سب سے ممتاز نظر آتی ہیں۔ ایک شیخ الہند حضرت مولانا محمود الحسن صاحب قدس سرہ کی ہے جو دارالعلوم کے سب سے پہلے طالب تھے اور پھر مدرس، صدر مدرس، شیخ الحدیث بھی کچھ رہے اور دارالعلوم کی چٹائیوں پر بیٹھ کر ہی انہوں نے آزادیٔ ہند کی وہ بین الاقوامی تحریک چلائی جو ''ریشمی رومال کی تحریک''

۵۰۱

مفتی تقی عثمانی (دیوبندی) کہتے ہیں کہ رشید احمد گنگوہی دیوبندی کے مزار پر حاضری سفر کا حاصل تھا اور ان کے مزار پر انوار کی کیا کیا بارشیں برستی ہیں

جہانِ دیدہ

مفتی محمد تقی عثمانی

مکتبہ معارف القرآن کراچی
(Quranic Studies Publishers)

گنگوہ پہنچ کر ان پر استغراق کا عالم طاری رہا۔ کسی نے حضرت حاجی صاحبؒ سے شکایت کی تو حضرت حاجی صاحبؒ نے فرمایا:

"میاں قسمت جانو کہ وہ آبادی میں ہیں۔ ان پر جو عالم گذر رہا ہے، اگر حق تعالیٰ کو ان کی اصلاحِ خلق کا کام لینا نہ ہوتا تو خدا جانے کس پہاڑ کی کھوہ میں بیٹھے ہوتے۔"

ایک مرتبہ خود حضرت حاجی صاحبؒ نے خط لکھ کر حال دریافت کیا اس کے جواب میں آپ نے جو حالات بیان فرمائے ان سے آپ کے مقام کا کچھ اندازہ ہو سکتا ہے۔ فرمایا کہ:

"شریعت طبیعت بن گئی ہے۔ مدح و ذم یکساں معلوم ہوتی ہے اور کسی مسئلہ شرعی میں کوئی اشکال باقی نہیں رہا۔"

احقر نے یہ جملہ بارہا حضرت والد صاحبؒ سے اور سیدی و مرشدی حضرت ڈاکٹر عبدالحی صاحب عارفی مدظلہم سے سنا اور ساتھ ہی یہ بھی کہ جب یہ مکتوب حضرت حاجی صاحبؒ کے پاس پہنچا تو انہوں نے اسے سر پر رکھ لیا اور فرمایا: "الحمد للہ! ہمیں تو اب تک یہ حالات حاصل نہیں ہوئے۔"

— حضرت گنگوہی قدس سرہ کے مزار مبارک پر حاضری اس سفر کی اہم حاصلات میں سے تھی، علم و عمل، ورع و تقویٰ اور جہد و عمل کا یہ پیکرِ جمیل جس زمین پر آسودہ ہے وہاں اللہ تعالیٰ کی طرف سے انوار و برکات کی کیا کیا بارشیں برستی ہوں گی؟ اس کی حقیقت تو اللہ تعالیٰ جانتے ہیں لیکن اتنی بات کا احساس ہم جیسے بھی کئے بغیر نہیں رہ سکتے کہ۔

خاک قبرش از من و تو زندہ تر

عصر کی اذان ہو چکی تھی چنانچہ مزار مبارک کے پاس بنی ہوئی چھوٹی سی مسجد میں نماز ادا کی اور اس کے بعد خانقاہ کی طرف روانہ ہوئے۔ جو بستی کے بیچوں بیچ محلہ سرائے میں واقع ہے یہ خانقاہ در اصل حضرت شیخ عبدالقدوس صاحب گنگوہی قدس سرہ کی خانقاہ ہے جو دسویں ہجری کے مشہور و معروف اولیاء اللہ میں سے ہیں۔ اور آپ کا

مزار مبارک بھی اسی خانقاہ کے احاطے میں واقع ہے۔ امام ربانی حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی بھی آپ کی اولاد میں سے ہیں۔ حضرت شیخ عبدالقدوس صاحب قدس سرہ کی یہ خانقاہ بالکل اجاڑ اور ویران ہو چکی تھی اور اس میں اصطبل بنا لیا گیا تھا۔ حضرت گنگوہی قدس سرہ نے اپنے ہاتھ سے اسے صاف کر کے از سرِ نو آباد فرمایا۔ پھر یہیں اپنے خرچ سے سہ دری تعمیر فرمائی۔ اور اس میں دورۂ حدیث کا درس شروع فرمایا۔ کچھ دنوں بعد بعض حاسدین نے حضرت شیخ عبدالقدوس صاحب قدس سرہ کے سجادہ نشینوں کے کان بھرے ہوں گے کہ یہ اس خانقاہ پر قابض ہو رہے ہیں۔ چنانچہ یہ حضرت ایک وفد بنا کر آئے اور عرض کیا کہ "آپ اس جگہ کو چھوڑ دیں"۔ اس وقت حضرت اپنے خرچ سے سہ دری تعمیر فرما چکے تھے۔ اطراف و اکناف سے دورۂ حدیث کے طلبا وہاں مقیم تھے۔ صحاح ستہ کا درس جاری تھا اور یہ خانقاہ تین سو سال بعد آباد ہوئی تھی۔ اگر کوئی اور شخص ہوتا تو سجادہ نشینوں کے اس مطالبے پر جنگ و جدل یا کم از کم مقدمہ بازی تک نوبت پہنچ سکتی تھی۔ کوئی اور ہوتا تو خانقاہ پر قبضہ باقی رکھنے کے لئے دین ہی کے نام پر نہ جانے کتنی تاویلات ذہن میں آتیں۔ خدمتِ دین اور تحفظ مسلک کی نہ جانے کتنی دہائیاں دی جاتیں اور لڑائی جھگڑے کے کتنے ہی جواز فراہم ہو جاتے لیکن وہاں تو "شریعت طبیعت بن چکی تھی"۔ اور سرکارِ دو عالم ﷺ کا ارشادِ گرامی سامنے تھا:

أنا زعيمه بيت في وسط الجنته لمن ترك المراء وهو محق.

جو شخص حق پر ہوتے ہوئے بھی جھگڑا ترک کر دے میں اس کے لئے جنت کے بیچوں بیچ گھر دلوانے کے لئے تیار ہوں۔

حضرت نے ان سجادہ نشین سے پلٹ کر یہ بھی نہیں پوچھا کہ

"جب حضرت شیخ کا یہ حجرہ گھوڑوں کا اصطبل بنا ہوا تھا اس وقت آپ حضرات کہاں تھے؟ بلکہ ایک لمحہ توقف کئے بغیر فرمایا۔

"اس کام کے لئے کسی جماعت کو زحمت کرنے کی ضرورت نہیں تھی آپ کسی ایک شخص سے بھی کہلا بھیجتے تو میں جگہ خالی کر دیتا"۔ چنانچہ آپ نے فوراً وہاں سے منتقل

مفتی تقی عثمانی (دیوبندی) نے قطب الدین بختیار کاکی اور نصیر الدین چراغ کے مزار پر حاضری دی

جہانِ دیدہ

مُفتی محمد تقی عثمانی

مکتبۂ معارفُ القرآن کراچی
(Quranic Studies Publishers)

معاملہ فرمایا۔ اساتذہ کرام سے بھی مختصر ملاقات رہی۔ کتب خانے کی بھی زیارت ہوئی۔ لیکن افسوس ہے کہ وقت کی قلت کی وجہ سے طبیعت سیر نہ ہو سکی لیکن احقر کے لئے یہ مختصری ملاقات بھی بڑی نعمت تھی۔

سہارنپور کے بعد دہلی میں بھی چار دن قیام رہا۔ حضرت مولانا مفتی عتیق الرحمٰن صاحب مدظلہم العالی کیا زیارت و ملاقات کا شرف حاصل ہوا۔ جناب قاری محمد ادریس صاحب مدظلہم کے یہاں قیام رہا۔ مرکز تبلیغ نظام الدین بھی حاضری ہوئی۔ حضرت مولانا انعام الحسن صاحب اور حضرت مولانا عبید اللہ صاحب مدظلہم العالی کی زیارت وملاقات سے سعادت ملی۔ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء قدس سرہ حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکیؒ، حضرت شاہ نصیر الدین چراغ دہلوی قدس سرہم کے مزار پر بھی حاضری کی سعادت نصیب ہوئی۔ مسلمانوں کے مشہور معروف روزنامے "الجمعیۃ" کے فاضل ایڈیٹر جناب ناز انصاری سے پاکستان ہی میں نیاز حاصل ہو چکا تھا اور ان کے حسن اخلاق اور دلکش باتوں کا تأثر پہلے ہی سے دل پر قیام تھا۔ انہوں نے کرم فرمایا اور یہاں پر بھی ملاقات کا شرف بخشا، بلکہ "الجمعیۃ" کا وہ خصوصی شمارہ بھی عنایت فرمایا جو اجلاس صد سالہ کے موقع پر شائع ہوا تھا۔ اس قبل وہ دارالعلوم کراچی پر تفصیل سے ایک مضمون "الجمعیۃ" کے ایک شمارے میں شائع فرما چکے تھے جو انشاء اللہ البلاغ کی کسی قریبی اشاعت میں نقل کیا جائے گا۔ ہمارے ایک محترم عزیز جناب محمود عثمانی نے، جو ہمدرد دواخانے کے پبلسٹی منیجر ہیں دہلی کے قیام کے دوران خصوصی کرم فرمایا اور غیر ملکیوں کو جو مشکلات پیش آ سکتی ہیں ان میں بیحد مدد فرمائی۔ جزاہم اللہ تعالیٰ خیرا۔ اسی دوران دہلی، آگرہ اور فتح پور سیکری میں مسلمانوں سلاطین کے مآثر جامع مسجد، لال قلعہ، تاج محل اور دوسرے تاریخی مقامات بھی بصد حسرت ویاس دیکھے اور پانچ دن بعد یہاں سے الٰہ آباد کیلئے روانگی ہوئی۔

الٰہ آباد میں بعض اعزہ سے ملاقات کے علاوہ حضرت مولانا شاہ وصی اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی خانقاہ میں حاضری کا بھی بڑا شوق تھا۔ آپ حکیم الامت مولانا تھانوی قدس سرہ کے اکابر خلفاء میں سے تھے اور آپ نے الٰہ آباد میں اپنے شیخ کے طرز پر مدرسہ

مفتی تقی عثمانی (دیوبندی) نے حضرت عمر بن عبد العزیز اور ان کی اہلیہ کے مزار پر حاضری دی اور سلام پیش کیا

تالیفات انہوں نے عطا فرمائیں۔ وقت مختصر تھا، اور منزل ابھی دور، اس لئے عشاء کی نماز کے بعد ہم جلدی یہاں سے روانہ ہو گئے۔

معرہ اور دیر سمعان

حماۃ سے نکلنے کے بعد حلب سے پہلے ایک اور قدیم شہر معرہ راستے میں آتا ہے اس کا مشہور نام "معرۃ النعمان" ہے، اور مشہور یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ کے صحابی حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ یہاں سے گذرے تو یہیں پر ان کی وفات ہوئی، اور یہیں وہ مدفون ہیں، اس لئے اسے "معرۃ النعمان" کہا جاتا ہے، اور یہی وہ شہر ہے جہاں عربی کا مشہور شاعر ابو العلاء معرّی پیدا ہوا تھا، اور اس کے علاوہ بھی بہت سے علماء جو معرّی کی نسبت سے مشہور ہیں یہیں کے باشندے تھے۔

معرّہ سے چند کیلومیٹر کے فاصلے پر دیر سمعان کے نام سے ایک جگہ ہے۔ سمعان ایک بستی کا نام ہے[1] جس میں ایک عیسائی راہب کی خانقاہ تھی، عربی میں راہبوں کی خانقاہ کو دیر کہتے ہیں، اس لئے اس خانقاہ کا نام دیر سمعان ہے، اس جگہ کی تاریخی اہمیت اس وجہ سے ہوئی کہ حضرت عمر بن عبد العزیزؒ اسی جگہ مرض وفات میں مبتلا ہوئے، اور خانقاہ کے راہب سے اپنی قبر کیلئے جگہ خریدی[2]، پھر یہیں پر ان کی وفات ہوئی، اور اسی جگہ ان کا مزار ہے۔ اگرچہ ان کے نام سے ایک مزار حمص میں بھی بنا ہوا ہے جس کا ذکر میں پیچھے کر چکا ہوں، لیکن صحیح یہ ہے کہ وہ دیر سمعان میں مدفون ہیں۔ تمام مستند مورخین نے یہی بیان کیا ہے کہ ان کی وفات اور تدفین دیر سمعان میں ہوئی[3]۔

حضرت عمر بن عبد العزیزؒ کے مزار پر

ہماری گاڑی دیر سمعان میں داخل ہوئی تو آس پاس چھوٹی سی بستی تھی، اور اس میں ایک بڑی مسجد بنی ہوئی تھی، اسی مسجد کے احاطے میں حضرت عمر بن عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ کا مزار ہے، اور انہی کی پائنتی میں ان کی باوفا اہلیہ حضرت فاطمہؒ کا۔ ان دونوں کی قبر پر سلام عرض کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔

(۱) واضح رہے کہ "سمعانی" کی نسبت سے جو علماء معروف ہیں (مثلاً علامہ عبد الکریم سمعانی) وہ اس شہر کی طرف منسوب نہیں، بلکہ اپنے کسی جد امجد کی طرف منسوب ہیں جن کا نام سمعان تھا (اللباب فی تہذیب الانساب لابن اثیر ص ۱۲۸ ج ۲)۔
(۲) تاریخ الاسلام للذہبی ص ۲۰۵ ج ۷۔
(۳) طبقات ابن سعد ص ۳۰۳۔۳۰۵ ج ۵، تاریخ الاسلام للذہبی ص ۲۰۵ ج ۷، سیرۃ عمر بن عبد العزیز لابن الجوزی ص ۳۲۳۔

مفتی تقی عثمانی (دیوبندی) جو کہ یادگاروں کو نہیں مانتے، انہوں نے علمائے سلف کی یادگاروں کی سیر کی، مفتی صاحب تو اب پھنس گئے

البلاغ   شام کا دوسرا سفر   ۳۳

تحقیق کی ہے۔ ایک تو شیخ وائل حنبلی صاحب ہیں جو عرصہ دراز سے بندہ سے خط و کتابت کرتے رہے ہیں، دو سال قبل حج کے موقع پر ان سے ملاقات بھی ہوئی تھی، اور چند ماہ قبل جب برادر معظم حضرت مولانا مفتی محمد رفیع عثمانی صاحب مدظلہم نے شام کا سفر کیا تو وہ ان کے بہترین رفیق کے طور پر ساتھ رہے، دوسرے کویت میں ہمارے فاضل دوست شیخ ناصر العجمی جو ایک محقق عالم ہیں، انہیں جب بحرین کے شیخ نظام یعقوبی سے معلوم ہوا کہ میں اور وہ گائیڈنس کے اجتماع میں شرکت کیلئے دمشق جارہے ہیں، اور میں چند روز وہاں ٹھہروں گا تو وہ بھی شام آگئے، چونکہ وہ اپنے متعدد تحقیقی کاموں کیلئے بار بار شام آتے رہتے ہیں، اس لئے یہاں کے علماء اور تاریخی مقامات کی خوب واقفیت رکھتے ہیں۔ ان دونوں حضرات کی معیت میں جامع اموی اور اس کے نواح کے بارے میں کچھ نئی معلومات حاصل ہوئیں۔

جامع اموی کے شمال مغربی کونے پر ایک کمرہ ہے جس کے بارے میں یہاں کے علماء و مشائخ کے درمیان یہ بات مشہور و معروف ہے کہ یہ امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کا خلوت کدہ تھا، اسی طرح مسجد کے ہال میں جنوب مغرب کی طرف محراب الحنابلہ کے دائیں جانب ایک کمرہ ہے جس کے بارے میں مشہور ہے کہ یہاں علامہ موفق ابن قدامہ (صاحب المغنی) درس دیتے رہے ہیں، اسی کمرے میں آجکل مشائخ شام میں بزرگ ترین عالم شیخ عبدالرزاق حلبی درس دیتے ہیں، وہ آجکل حج کیلئے گئے ہوئے تھے، اس لئے ان سے ملاقات کا شرف حاصل نہ ہوسکا۔ جامع اموی کا جنوب مغربی دروازہ جو محراب الحنابلہ اور محراب الشافعیہ کے درمیان واقع ہے، اگر اس سے باہر بازار کی طرف نکلیں تو نور الدین زنگی رحمۃ اللہ علیہ کے مقبرے کی طرف جاتے ہوئے ذرا سا آگے چل کر بائیں جانب ایک جگہ ٹین کے دروازے سے بند کی ہوئی ہے، وائل حنبلی صاحب نے بتایا کہ اہل دمشق میں یہ بات مشہور ہے کہ یہاں حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مکان تھا۔

جامع اموی کے آس پاس کا علاقہ صحابۂ کرام اور علمائے سلف کی یادگاروں سے بھرا پڑا ہے، شیخ ناصر العجمی اور شیخ وائل حنبلی نے ان یادگاروں میں سے جن اہم یادگاروں کی زیارت کرائی، ان میں دار الحدیث الاشرفیہ بطور خاص قابل ذکر ہے۔

دار الحدیث الأشرفیہ

یہ دار الحدیث جامع اموی کے شمال مغرب میں قلعۂ دمشق کے دروازے کے قریب واقع ہے۔ حدیث کا یہ بابرکت مدرسہ تعمیر کرنے کی سعادت سلطان صلاح الدین ایوبی کے بھتیجے الملک الاشرف
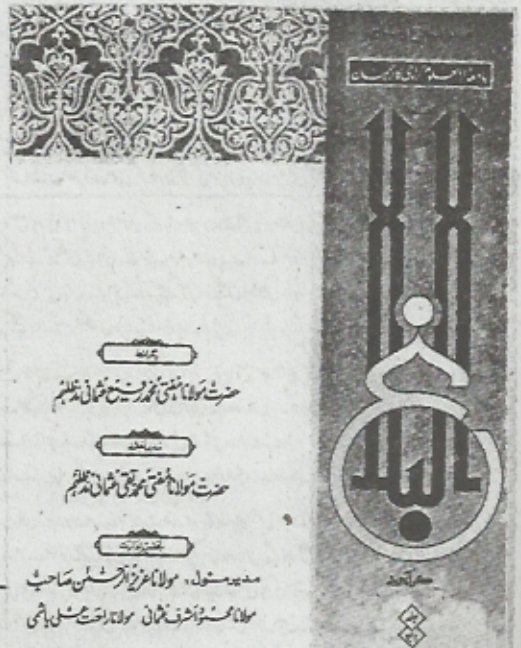
۳۰۶

مفتی تقی عثمانی (دیوبندی) نے صحابہ کرام علیہم الرضوان کے مزارات پر سلام پیش کیا

ربیعہ رضی اللہ عنہ اور ان کے متعدد رفقاء شہید ہوئے۔

اس چھوٹے سے قبرستان میں چالیس پرانے طرز کی قبریں بنی ہوئی ہیں جن کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ یہ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کی قبریں ہیں، اور ان میں سے ایک قبر کے بارے میں مشہور ہے کہ یہ حضرت سلمان بن ربیعہ رضی اللہ عنہ کی قبر ہے۔ حضرت سلمان بن ربیعہ رضی اللہ عنہ کو بہت سے محدثین نے تو صحابہ میں شمار کیا ہے، اور متعدد حضرات انہیں تابعی قرار دیتے ہیں، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں کوفہ کا قاضی بھی مقرر فرمایا تھا، اور صحیح مسلم میں ان کی ایک حدیث بھی مروی ہے۔ اور ان کے بارے میں یہ روایت ہے کہ وہ ہر سال حج کیا کرتے تھے۔ رضی اللہ عنہ وارضاہ (الاصابہ ص ۶۱ ج ۲ و تہذیب التہذیب ص ۱۳۶ ج ۳)۔

بحمد اللہ ان حضرات صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کی قبروں پر سلام عرض کرنے کی توفیق ہوئی۔

اس چھوٹی سی چار دیواری کے باہر طویل و عریض قبرستان پھیلا ہوا ہے، اور یہاں بہت سی قبروں پر یہ "جدت" دیکھی کہ ان کے سنگ مرمر سے بنے ہوئے کتبوں پر صاحب قبر کی تصویریں بھی بنی ہوئی ہیں۔ ایسی قبریں میں نے اس سے پہلے کہیں اور نہیں دیکھیں، اور یہاں کے لوگوں نے بتایا کہ لوگ قبروں کے یہ کتبے بنانے پر لاکھوں روپے خرچ کرتے ہیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

قبرستان کے بعد ہم شہر دربند کی قدیم ترین جامع مسجد میں پہنچے جس کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ وہ حضرات صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کے زمانے کی بنی ہوئی ہے، اور اس پر لگے ہوئے ایک کتبے سے بھی کچھ ایسا ہی اندازہ ہوتا ہے۔ اسی مسجد میں ایک بہت پرانا طویل و عریض درخت ہے، اور اس کے بارے میں علاقے کے لوگوں میں یہ شہرت ہے کہ یہاں کسی زمانے میں حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے قیام فرمایا تھا۔ واللہ اعلم

یہاں سے روانہ ہوئے تو عصر کا وقت ہو چکا تھا، اور جس مسجد میں ہم نے نماز ظہر ادا کی تھی وہاں شیخ سراج الدین ہمارے منتظر تھے۔ وہاں پہنچ کر نماز عصر ادا کی، اور اس کے بعد شیخ سراج الدین نے بہت پر تکلف کھانے کا انتظام کیا ہوا تھا۔ شیخ سراج الدین علاقے میں ایک روایتی پیر کی حیثیت سے مشہور ہیں، اور اپنے علم سے زیادہ اپنی خوش طبعی اور خدمت خلق کے حوالے سے لوگوں میں مقبول ہیں۔ مسجد کے ساتھ جو ابتدائی مدرسہ انہوں نے قائم کیا ہے، اس کے انداز و اطوار میں ہمارے صوبہ سرحد کے دیہاتی مدارس کی کافی شباہت ہے۔

............(جاری ہے)............

مفتی تقی عثمانی (دیوبندی) نے لکھا کہ علامہ کاسانی کے مزار پر جو مانگی جائے، وہ قبول ہوتی ہے

البلاغ — شام کا دوسرا سفر — ۳۵

لیکن ان کے والد کسی اچھے عالم سے ان کا نکاح کرنا چاہتے تھے، اسی دوران اُن کے شاگرد علامہ کاسانیؒ ان کی خدمت میں آئے، اور انہوں نے نہ صرف ان سے بہت سی کتابیں پڑھیں بلکہ "تحفة الفقهاء" کی مبسوط شرح ودیع کے طریقے پر لکھی، یعنی اسی طرح کہ متن اور شرح یکجان ہو گئے۔ استاذ نے جب شرح دیکھی تو نہایت مسرور ہوئے، اور اپنی صاحبزادی فاطمہ کا نکاح ان کے ساتھ کر دیا اور اسی کتاب کو ان کا مہر مقرر کیا، یہاں تک کہ علامہ کاسانیؒ کے بارے میں یہ فقرہ مشہور ہو گیا کہ:

شرح تحفته و زوج ابنته

انہوں نے اپنے استاذ کی کتاب تحفہ کی شرح لکھی، اور انہی کی بیٹی سے نکاح کیا۔

میں نے اپنے والد ماجد رحمۃ اللہ علیہ سے سنا کہ اس کے بعد جب اس گھرانے سے کوئی فتویٰ جاری ہوتا تو اس پر باپ، بیٹی اور داماد تینوں کے دستخط ہوتے تھے۔

علامہ کاسانیؒ کی فاضل اہلیہ پہلے وفات پا گئی تھیں، اور علامہ کاسانیؒ نے ہر جمعہ کی شب میں ان کی قبر پر جانا نہیں چھوڑا۔ پھر جب ان کی وفات ہوئی تو انہیں بھی اپنی اہلیہ کے ساتھ دفن کیا گیا، یہاں تک کہ اہل حلب میں یہ دونوں قبریں "قبر المرأة و زوجها" کے نام سے مشہور تھیں۔ اور لوگوں میں یہ بھی مشہور تھا کہ یہاں جو دعا مانگی جائے وہ قبول ہوتی ہے۔ (الفوائد البہیہ ص ۵۳ و اعلام النبلاء بتاریخ حلب الشہباء ص ۲۸۶ تا ۲۸۸ ج ۴)

الحمد للہ دونوں کی قبروں پر سلام عرض کرنے اور ایصالِ ثواب کی توفیق ہوئی، اور اس طرح شیخ سعید باز نگی کی معیت میں حلب کے قدیم علاقے کی یہ سیر بڑی دلچسپ اور روح پرور ثابت ہوئی، دوپہر کو انہوں نے اپنے مکان پر اپنی طرف سے ظہرانہ کا اہتمام کیا ہوا تھا (کیونکہ گذشتہ شب عشائیہ ادیب باز نگی صاحب کی طرف سے تھا) اور اس میں بعض اعیانِ بلد کو بھی مدعو کیا تھا، چنانچہ ہم ان کے مکان پر پہنچے اور مغرب کے قریب تک وہاں ایک دلچسپ اجتماع رہا۔

اگلی صبح ہم حلب سے بذریعہ طیارہ عمان کیلئے روانہ ہوئے جہاں تین دن قیام رہا۔ اردن کے مقامات کا حال میں "جہانِ دیدہ" میں لکھ چکا ہوں اور اس سے زیادہ بہتر اور مفصل تذکرہ برادر معظم حضرت مولانا مفتی محمد رفیع عثمانی صاحب مدظلہم کے سفرنامہ شام میں آ چکا ہے جو "انبیاء کی سرزمین میں" کے نام سے البلاغ میں قسط وار شائع ہو چکا ہے۔

☆☆☆

۶۰۹

حضرت مولانا مفتی محمد رفیع عثمانی مدظلہم

حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی مدظلہم

مدیر مسئول، مولانا عزیز الرحمٰن صاحب

مولانا محمود اشرف عثمانی مولانا راحت علی ہاشمی

محمد نور سید صدیقی

کراچی

مفتی تقی عثمانی (دیوبندی) نے سلطان ٹیپو شہید کے مزار پر حاضری دی

دیکھے، اور ۱۳ رجب المرجب (۲۶ رجون) کی رات کو براستہ دبئی واپس تشریف لے آئے۔

سفرِ ہند:

۲۳ رجب المرجب ۱۴۳۱ھ کو حضرت نائب رئیس الجامعہ مدظلہم ہندوستان کے سفر پر روانہ ہوئے، اور کراچی سے براستہ دبئی بمبئی پہنچ کر رات وہاں قیام کیا، اور اگلے دن وہاں سے مدراس پہنچے، ۲۵ رجب المرجب ۱۴۳۱ھ کو مدراس کے حج ہاؤس میں اطراف سے آنے والے علماء کرام کے ایک اجتماع سے خطاب کیا، اور مغرب کے بعد ریذیڈنسی ہوٹل کے ہال میں تاجروں اور معیشت دانوں کے ایک اجتماع سے اسلامی نظامِ معیشت کے موضوع پر خطاب کیا۔

۲۶ رجب المرجب ۱۴۳۱ھ کو بڑی میٹ مسجد میں جمعہ کے اجتماع میں بیان ہوا اور اسی رات مدراس سے دہلی پہنچ کر رات وہاں گذاری۔

۲۷ رجب المرجب ۱۴۳۱ھ کی صبح کو ریل سے روانہ ہو کر دس بجے صبح دیوبند پہنچے، اور مغرب کے بعد اہلِ شہر کے استقبالی جلسے سے خطاب کیا جس میں تقریباً تمیں ہزار افراد نے شرکت کی۔

دارالعلوم دیوبند میں درسِ بخاری:

۲۸ رجب المرجب ۱۴۳۱ھ کی صبح دارالعلوم (وقف) دیوبند میں صحیح بخاری شریف کی آخری حدیث کا درس دیا اور اس کے بعد قدیم دارالعلوم دیوبند کے دارالحدیث میں درسِ حدیث دیا، پھر دارالعلوم کی مسجد میں اساتذہ وطلبہ سے خطاب کیا۔ اسی روز شام کو عصر کے بعد دہلی روانہ ہوئے، اور رات وہاں گذار کر ۲۹ رجب المرجب کو بذریعہ طیارہ دوبارہ مدراس پہنچے، اور سہ روزہ قیام کے دوران تمل ناڈو کے شہروں، ٹیپو اسٹور، بیرم بٹ اور وانمباڑی شہروں کے مختلف مدارس میں بڑے اجتماعات سے خطاب کیا، اور شعبان کی رات کو بنگلور پہنچے۔

سلطان ٹیپو کے دیس میں:

۳ رشعبان المعظم ۱۴۳۱ھ کو سلطان ٹیپو شہید رحمۃ اللہ علیہ کے شہر سری رنگا پٹنم گئے جہاں مسجد اقصیٰ میں جمعہ کا خطبہ دیا، سلطان ٹیپو شہیدؒ کے مزار پر حاضری دی، اور ان کے آثار کا معائنہ کیا، اس کے بعد بنگلور کے سہ روزہ قیام میں تین مدارس اور ایک آڈیٹوریم میں مختلف موضوعات پر بیانات ہوئے اور ۶ رشعبان المعظم کی صبح وہاں سے بمبئی پہنچ کر سہ پہر پی آئی اے کے طیارے سے کراچی واپسی ہوئی، اس یادگار سفر کی مفصل روداد امید ہے کہ انشاء اللہ عنقریب شائع ہوگی، اور دیوبند کے سفر کے بارے میں اہل

نگران ـــــ حضرت مولانا مفتی محمد رفیع عثمانی مدظلہم
مدیر اعلیٰ ـــــ حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی مدظلہم

دارالعلوم دیوبند کا فتویٰ: صاحب مزار کے وسیلے سے دعا مانگنا جائز ہے، ایصال ثواب کیلئے سوالاکھ کا کلمہ پڑھنا جائز ہے

فتاویٰ دارالعلوم دیوبند مکمل

جلد پنجم

کتاب الصلوٰۃ (ربع چہارم)

افادات

مفتی اعظم عارف باللہ حضرت مولانا مفتی عزیز الرحمٰن عثمانی

زیر ہدایت

حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیبؒ (مہتمم دارالعلوم دیوبند)

ترتیب و تحشیہ

مولانا محمد ظفیر الدینؒ (شعبہ ترتیب فتاویٰ دارالعلوم دیوبند)

ناشر

مکتبہ حقانیہ ٹی بی ہسپتال روڈ ملتان پاکستان

فتاویٰ دارالعلوم دیوبند مکمل (جلد پنجم) ۳۶۱ مسائل زیارت قبور و ایصال ثواب

قبر میں حائل رکھنا

اولیاء کے مزارات پر حاضر ہو کر دعا کی درخواست جائز ہے یا نہیں

بعد جنازہ سورۂ اخلاص پڑھ کر ایصال ثواب کی رسم

فتاویٰ دارالعلوم دیوبند مکمل (جلد پنجم) ۳۶۲ مسائل زیارت قبور و ایصال ثواب

سوالاکھ کلمہ پڑھ کر ایصال ثواب کی روایت کہاں ہے

مردہ سے دعا کی درخواست جائز ہے یا نہیں

☆ دارالعلوم دیوبند کے اس فتوے نے اس عقیدۂ اہلسنت کی تائید کردی کہ مزارات اولیاء پر حاضری دے کر ان کے وسیلے سے دعا کرنا جائز ہے

دارالعلوم دیوبند کا فتویٰ: اولیاء اللہ کے مزارات پر جانا برکت سے خالی نہیں

مدلل و مکمل

فتاوی دارالعلوم دیوبند

جلد پنجم

کتاب الصلوٰۃ (ربع چہارم)

افادات

مفتی اعظم عارف باللہ حضرت مولانا مفتی عزیز الرحمٰن عثمانیؒ (مفتی اول دارالعلوم دیوبند)

حسب ہدایت

حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیبؒ (مہتمم دارالعلوم دیوبند)

ترتیب و تحشیہ

مولانا محمد ظفیر الدینؒ (شعبہ ترتیب فتاوی دارالعلوم دیوبند)

ناشر

مکتبہ حقانیہ
ٹی بی ہسپتال روڈ
ملتان پاکستان

فتاوی دارالعلوم مدلل و مکمل (جلد پنجم) — ۳۹۵ — مسائل متفرقات

...سخت وعید وارد ہے۔ فقط۔

کسی ولی کی قبر پر قصد کر کے جانا کیسا ہے

سوال (۳۱۹۲/۱): کسی بزرگ یا ولی یا پیر کے مزار پر قصد کر کے اور سفر کر کے جانا کیسا ہے؟

اپنے والدین کے مزار پر غیر ملک میں جانا کیسا ہے

سوال (۳۱۹۳/۲): لڑکا اپنے والدین کے مزار پر غیر ملک میں جا سکتا ہے یا نہیں؟

جواب (۱): بغیر خاص دن کی تعیین کے اگر کبھی چلا جائے تو کچھ مضائقہ نہیں ہے اولیاء اللہ کے مزارات پر جانا برکت سے خالی نہیں۔

(۲): جا سکتا ہے۔ فقط۔

روح کے گھر میں آنے کی روایت محقق نہیں

سوال (۳۱۹۴): شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلویؒ مفید المفتی میں روح کے تعلق کی بابت فرماتے ہیں کہ امام رازی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اذا مات المؤمن دار روحه حول داره شهرا فينظر الى خلفه من ماله كيف يقسم ماله و كيف يؤدى ... فاذا تم شهر رد الى حضرته فيدور حول قبره حولاً وينظر روحه من يدعوله ... عليه فاذا تم سنة رفع الى حيث يجمع الخلائق الى يوم ينفخ فى الصور. ... اور مولانا عبدالحی صاحب بجواب استفتاء نمبر ۱۳۱ ارقام فرماتے ہیں بظاہر احادیث سے ... معلوم ہوتا ہے کہ بعد قبض کے روح مطمئن کو جاتی ہے۔

... رسول الله صلى الله عليه وسلم قال مطل الغنى ظلم متفق عليه (مشكوٰة باب الافلاس و ... فصل اول) اى التاخير اداء الدين من وقت الى وقت ظلم فان المطل منع اداء ما استحق اداءه ... حرام من المتمكن (مرقاة شرح مشكوٰة باب الافلاس ص ۳۳۷ ج ۳) ظفير۔

... بزيارة القبور ولو للنساء لحديث كنت نهيتكم عن زيارة القبور الا فزوروها ويقول السلام عليكم دار قوم مومنين وانا ان شاء الله بكم لاحقون ويقرأ يٰس الخ (درمختار) قوله بزيارة القبور اى ... بل تندب كما فى البحر الخ وتزار فى كل اسبوع كما فى مختارات النوازل قال فى شرح ... المناسك الا ان الافضل يوم الجمعة والسبت والاثنين والخميس الخ وفيه يستحب ان يزور ... جبل احد الخ قلت استفيد منه ندب الزيارة وان بعد محلها الخ (ردالمحتار باب صلاة ... مطلب فى زيارة القبور ص ۸۴۳ ج ۱) ظفير و سعید ج ۲ ص ۲۴۲۔

☆ ہمارا سوال: جب مزارات سے برکات حاصل ہوتی ہیں تو پھر وہاں جانے سے عوام کو کیوں روکا جاتا ہے؟ مزارات پر حاضری دینے والوں پر شرک کے فتوے کیوں لگائے جاتے ہیں؟

دارالعلوم دیوبند کا فتویٰ: بعد از وصال انبیاء و اولیاء حیات ہیں
مزارات پر حاضری سے زائرین کو فیض و برکات ملتے ہیں

فتاویٰ دارالعلوم دیوبند مدلل و مکمل

جلد پنجم

کتاب الصلوٰۃ (ربع چہارم)

افادات

مفتی اعظم عارف باللہ حضرت مولانا مفتی عزیز الرحمٰن عثمانی (مفتی اول دارالعلوم دیوبند)

سرپرست

حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیب (مہتمم دارالعلوم دیوبند)

ترتیب و تحشیہ

مولانا محمد ظفیر الدین (شعبہ ترتیب فتاویٰ دارالعلوم دیوبند)

ناشر

مکتبہ حقانیہ ٹی بی ہسپتال روڈ ملتان پاکستان

فتاویٰ دارالعلوم مدلل و مکمل (جلد پنجم) ۴۱۰

روکنے میں کام آجاویں تو وہ شہید ہوں گے یا نہیں؟

محرم وعرس میں ہندو کے حملہ سے مسلمان مریں ان کا کیا حکم ہے

سوال (۳۲۲۷/۲) محرم وعرس اور میلہ وغیرہ میں اگر ہندو حملہ آور ہوں اور مسلمان ... تو کیا حکم ہے؟

ہندو خفیہ طور پر مسلمانوں کو مار ڈالیں تو وہ شہید ہیں یا نہیں

سوال (۳۲۲۸/۳) اگر ہندو خفیہ طور پر حملہ کریں یا کنوؤں پر جا کر نقصان پہنچائیں ... مارے جائیں تو کیا حکم ہے؟

جواب (۳۲۲۸) ان سب صورتوں میں جو مسلمان مارے جائیں گے وہ شہید ہوں گے کیونکہ ... ظلماً کافروں کے ہاتھ سے مارا جائے وہ شہید ہوتا ہے۔ فقط

اولیاء اللہ مرنے کے بعد زندہ رہتے ہیں یا نہیں

سوال (۳۲۲۹) حضرات اولیاء اللہ بعد وصال زندہ رہتے ہیں یا نہیں بہر صورت مدلل ...

جواب وباللہ التوفیق سب ہی مرنے والے ہیں انک میت وانھم میتون ... مسلم ہے کہ پھر اسی حیات روحانی میں درجات انبیاء علیہم السلام کی حیات قوی تر ہے ... شہداء کی، پھر جملہ مومنین ومومنات کی درجہ بدرجہ اور نصوص میں صرف انبیاء علیہم السلام اور شہداء ... حیات میں وارد ہیں۔ حدیث شریف میں ہے ان اللہ حرم علی الارض ان تاکل اجساد الانبیاء فنبی اللہ حی یرزق الحدیث او کما قال صلی اللہ علیہ وسلم اور شہداء کے بارہ میں قرآن شریف میں ہے: ولا تحسبن الذین قتلوا فی سبیل اللہ امواتا بل احیاء عند ربھم یرزقون فرحین بما اٰتٰھم اللہ من فضلہ الآیۃ۔ پس اس کی تصریح کوئی اولیاء اللہ کے لفظ کے ساتھ وارد ہوا یاد نہیں ہے لیکن جب کہ شہداء کے لئے حیات کی تصریح ہے اور شہداء بھی اولیاء اللہ ہیں تو اس وجہ سے کہہ سکتے ہیں کہ اولیاء اللہ کے لئے بھی حکم ...

فتاویٰ دارالعلوم مدلل و مکمل (جلد پنجم) ۴۱۱ مسائل شہید

... ہو گیا یا نہیں کہا جاوے کہ جبکہ شہداء کے لئے حیات کی تصریح ہے تو جملہ اولیاء اللہ بھی حکم ... بلکہ بعض اولیاء شہداء سے اعلیٰ مرتبہ پر ہیں جیسے صدیقین کہ وہ اولیاء اللہ کی ایک جماعت ... شہداء سے افضل ہے کما قال اللہ تعالیٰ اولٰئک مع الذین انعم اللہ علیھم من النبیین والصدیقین والشھداء والصالحین۔ الآیۃ۔ اس آیت میں انبیاء کے بعد شہداء سے پہلے صدیقین کا ذکر فرمایا گیا ہے۔ ظاہر یہ ترتیب مقتضی افضلیت صدیقین کو شہداء پر ہے اس ... ہونے کے لئے بھی یہ خاص حیات علیٰ حسب المراتب ثابت ہے۔ فقط

مرنے کے بعد اولیاء اللہ کے فیوض باقی رہتے ہیں

سوال (۳۲۳۰) اولیاء اللہ کے تصرفات اور ان کے فیوض وانوار وبرکات بعد وصال بھی موجود ... یا بعد موت ظاہری وہ سب ختم ہو جاتے ہیں؟

جواب اور فیوض وبرکات ان کے بعد ممات کے باقی رہتے ہیں بلاشبہ کہ ان کی زیارت ... سے زائرین کو برکات حاصل ہوں اور ان پر بھی درود ورحمت ہو کیونکہ جب وہ اولیاء ... رحمت الٰہی ہیں تو جو شخص ان کی زیارت کرے گا وہ بھی حسب المراتب مستفیض ان کی ... سے ہوگا۔ باقی یہ کہ تصرفات کرتے ہیں یا نہیں اور ان کو کچھ اختیار دیا گیا ہے یا نہیں اس ... عقیدہ کو بھی رکھنا لازم ہے۔ متصرف عالم میں سوائے اللہ تعالیٰ وحدہٗ لاشریک لہٗ کے کوئی ... ایک ذرہ بھی اس کے حکم و ارادہ کے حرکت نہیں کر سکتا اور جو کچھ اللہ تعالیٰ نے ہر ایک ... مقدر فرما دیا ہے وہی ہوتا ہے اس کے خلاف کچھ نہیں ہو سکتا۔ اس کی خدائی میں کوئی ... شریک نہیں اور اس کو کچھ اختیار نہیں ہے۔

تم الجزء الخامس "فتاویٰ دار العلوم دیوبند مدلل ومکمل" بعون اللہ تعالیٰ وتوفیقہ ویلیہ الجزء السادس اولہ کتاب الزکوٰۃ تحت اشراف حکیم الاسلام مولانا القاری الحافظ محمد طیب صاحب دامت فیوضہ مدیر دار العلوم دیوبند علی ید العبد الجانی محمد ظفیر الدین المفتاحی۔ ۱۵ ربیع المنور ۱۳۹۱ھ۔

فالحمد للہ رب العلمین والصلوٰۃ والسلام علی سید المرسلین وعلیٰ آلہ وصحبہ اجمعین۔

☆ہمارا سوال: جب انبیاء بعد از وصال حیات ہیں، تو پھر اسمٰعیل دہلوی کی اس عبارت کہ ''نبی علیہ السلام (معاذ اللہ) مر کر مٹی میں مل گئے''، کی تائید و حمایت کیوں کی جاتی ہے؟ کیا یہ منافقت نہیں؟

دیوبندی عالم نے تسلیم کرلیا کہ اللہ والوں کا نام لے دیا جانا مشکل معاملات کیلئے کافی حل ہوتا ہے

فتاویٰ دارالعلوم مدلل و مکمل (جلد اوّل) ۳۶ پیش لفظ

ہوں۔ اس پر مارش متاثر ہوا اور اس عہدہ پر انہیں کو مامور کردیا۔

یہی وہ تعلق مع اللہ ہے، جس سے ان اہل اللہ کو ملک القلوب کہا گیا ہے۔ جن کی حکومت قلوب پر ہوتی ہے اور احکام وسلاطین بھی ان کے اثرات قبول کرتے ہیں اور وہ بھی اس طرح کہ ان اللہ والوں کا نام لے دیا جانا مشکل معاملات کے لئے کافی حل ہوتا ہے۔

اسی انداز کا ایک اور واقعہ منشی سعید احمد صاحب نے بیان فرمایا کہ "حضرت مفتی صاحب کسی سفر کے لئے تیار ہوئے۔ گاڑی آخر شب میں جاتی تھی۔ اس لئے نماز عشاء کے بعد ہی اسٹیشن پر تشریف لے گئے۔ اس وقت دیوبند کے اسٹیشن پر کوئی مسجد بنی ہوئی نہیں تھی۔ مسجد کے نام سے ایک چبوترہ تھا۔ جس پر مسافر جا بیٹھتے تھے۔ حضرت مفتی اعظم بھی اسی پر جاکر بیٹھ گئے۔ ساتھ ہی منشی سعید احمد صاحب موصوف اور بعض دوسرے اعزہ بھی تھے۔ باہم کچھ بات چیت بھی ہوتی رہی۔ پھر بعض نے نماز وتلاوت شروع کردی۔ جس میں کچھ آوازیں ذرا اونچی ہوگئیں تو اسٹیشن ماسٹر جو ہندو تھا اور متعصب بھی، جھلا کر اپنے گھر میں سے نکلا اور بڑبڑاتا ہوا آکر ان حضرات کو کچھ سخت سست کہنے لگا کہ نہ سوتے ہیں نہ سونے دیتے ہیں۔ یہ کہاں کی نماز اور قرآن لگایا ہے کہ لوگوں کو پریشان کرنے چلے آئے اور غصہ میں بھرا ہوا تھا اور بکتا رہا۔ حضرت مفتی صاحب نے اس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اتنا فرمایا: "یہ اس لئے بول رہے ہیں کہ ہم نہیں بولتے۔" خدا جانے اس جملہ میں کیا تاثیر تھی کہ وہ ٹھنڈا ہوکر ایک دم ایسا گیا کہ نہ پھر بولا نہ لوٹا اور ان سب حضرات نے اس چبوترہ پر رات باطمینان بسر کی۔

اللہ والے اس قوت خدا و یقین کی طاقت سے جب تصرفات کرتے ہیں تو یہ ایک دنیوی بات تھی جو ان کے یہاں کوئی اہمیت نہیں رکھتی دنیا میں ہی رہتے ہوئے آخرت بھی سنوری چلی جاتی ہے۔

والد محترم کا آخری وقت اور آپ کی توجہ باطنی

منشی سعید احمد صاحب ممدوح نے بیان فرمایا کہ "جب حضرت مفتی صاحب کے والد ماجد مولانا فضل الرحمن صاحب کے انتقال کا دن آپہنچا تو گیارہ بجے کے قریب ان پر ایک غیر معمولی بے چینی اور اضطراب کی کیفیت طاری ہوئی۔ حد درجہ بے چین اور مضطرب تھے اور کسی کروٹ چین نہ تھا۔ کسی کو تصور بھی نہ تھا کہ وقت آخر قریب آرہا ہے تاہم اس اضطراب پر سارا گھر بے چین اور متاثر تھا۔

مولانا فضل الرحمن صاحب ساری اولاد میں حضرت مفتی صاحب کو بلا لفظ "مولوی" کے کبھی خطاب نہیں فرماتے تھے۔ اس بے چینی میں بھی ان سے (منشی سعید صاحب سے) فرمایا کہ مولوی عزیز الرحمن کہاں ہیں؟ انہوں نے جواب دیا ابھی تو یہیں تھے شاید کھانا کھانے چلے گئے ہیں۔ فرمایا "بلا دو وہ کہتے ہیں میں بلانے گھر پہنچا اور والد کی بے چینی کا ذکر کیا اور یہ کہ آپ کو بھی بلایا ہے حضرت مفتی صاحب کھانا کھانے بیٹھ چکے تھے۔ مگر بلاوے کا لفظ سنتے ہی اسی حالت میں اٹھ کھڑے ہوئے اور میرے ساتھ چلے آئے والد نے دیکھ کر اب جو خطاب کیا تو لفظ "مولوی" سے نہیں بلکہ صرف عزیز الرحمن کہہ کر مخاطب بنایا اور فرمایا کہ

مکمل ومدلل

فتاویٰ دارالعلوم دیوبند

جلد اوّل

کتاب الطهارة

افادات

مفتی اعظم عارف باللہ حضرت مولانا مفتی عزیز الرحمن عثمانی (مفتی اول دارالعلوم دیوبند)

حسب ہدایت

حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیب (مہتمم دارالعلوم دیوبند)

ترتیب وتحشیہ

مولانا محمد ظفیر الدین (شعبہ ترتیب فتاویٰ دارالعلوم دیوبند)

ناشر

مکتبہ حقانیہ

ٹی بی ہسپتال روڈ
ملتان پاکستان

دار العلوم دیوبند کا فتویٰ: حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فضلات و بول و براز پاکیزہ اور طیب و طاہر ہیں

یا نابالغ فعل ناجائز یعنی لواطت کرد و منی از و خارج نہ شد از اں وضو نہ شکند، بشرطیکہ آں نابالغ بایں قدر صغیر باشد کہ وقت دخول مشترک حصہ خاص حصہ آں بصورت واحد گردد۔ ایں مسئلہ صحیح است یا نہ؟

جواب: جواب مسئلہ مذکورہ ہمیں است کہ از علم الفقہ نقل کردہ شدہ کما فی الدر المختار ولا عند وطی بهیمة او میتة او صغیرة غیر مشتهاة بان تصیر مفضاة بالوطی وان غابت الحشفة ولا ینقض الوضوء فلا یلزم الاغسل الذکر۔ [1] اھ فقط۔

فضلات آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام اور نواقض وضو

سوال (۶۱): زید کہتا ہے کہ فضلات یعنی بول براز و یم و خون آنحضرت ﷺ طاہر تھے۔ آپ کے حق میں ناقض غسل کچھ نہ تھے آپ کا وضو غسل تعلیم امت تھا۔ عمر اس کے مخالف ہے۔

جواب: شامی میں منقول ہے صحح بعض ائمة الشافعیة طهارة بوله صلی الله علیه وسلم وسائر فضلاته وبه قال ابو حنیفة كما نقله فی مواهب اللدنیة عن شرح البخاری للعینی [2] الخ وایضا فیه من نواقض الوضوء عن القهستانی لا نقض من الانبیاء علیهم الصلوٰة والسلام ومقتضاه التعمیم فی كل النواقض لكن نقل ط عن شرح الشفاء لملا علی قاری الاجماع علی انه صلی الله علیه وسلم فی نواقض الوضوء كالامة الا ما صح من استثناء النوم [3] الخ ان روایات سے معلوم ہوا ہے کہ راجح قول بول براز و دیگر فضلات آنحضرت ﷺ کے بارہ میں طہارت کا ہے اور نواقض وضو و موجبات غسل میں آنحضرت ﷺ مثل تمام امت کے ہیں اور اس پر اجماع ہے مگر نوم میں کہ نوم سے آپ کا وضو نہ ٹوٹتا تھا اور یہ جملہ انبیاء علیہم السلام کیلئے ہے کہ نوم انبیاء کرام علیہم السلام ناقض وضو نہیں ہے۔ كذا فی الدر المختار [4] فقط۔

وضو کرتے ہوئے ریح کو دبالے تو وضو ہو جائے گا

سوال (۶۲): اگر کوئی آدمی وضو کر رہا ہے یا نماز پڑھ رہا ہے اور ہوا نکلنے لگی اس نے روک لیا

---

[1] الدر المختار علی هامش رد المحتار ابحاث الغسل ص ۱۵۰ ج ۱ ظفیر۔

[2] رد المحتار باب الانجاس مطلب فی طهارة بوله صلی الله علیه وسلم ص ۲۹۳ ج ۱ ظفیر

[3] رد المحتار نواقض الوضوء مطلب نوم الانبیاء غیر ناقض ص ۱۳۲ ج ۱ ظفیر۔

[4] والعنه لا ینقض كنوم الانبیاء علیهم الصلوٰة والسلام (الدر المختار علی هامش رد المحتار نواقض الوضوء مطلب نوم الانبیاء غیر ناقض ص ۱۳۲ ج ۱) ظفیر۔

☆ کیا اب بھی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اپنی طرح سمجھو گے؟

دارالعلوم دیوبند کا فتویٰ: شہادتین کے وقت اذان میں انگوٹھے چومنا مستحب ہے

مدلل و مکمل

فتاویٰ دارالعلوم دیوبند

جلد دوم

کتاب الصلوٰۃ (ربع اوّل)

افادات

مفتی اعظم عارف باللہ حضرت مولانا مفتی عزیز الرحمٰن عثمانی (مفتی اول دارالعلوم دیوبند)

زیر ہدایت

حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیب (مہتمم دارالعلوم دیوبند)

ترتیب و تحشیہ

مولانا محمد ظفیر الدین (شعبہ ترتیب فتاویٰ دارالعلوم دیوبند)

ناشر

مکتبہ حقانیہ

ٹی بی ہسپتال روڈ ملتان پاکستان

فتاویٰ دارالعلوم مدلل و مکمل (جلد دوم) ۷۸ اذان و اقامت

جواب: روایات کتب فقہ سے ظاہر ہے کہ اقامت مثل اذان کے ہے اور جو مواقع اختلاف کے ہیں۔ ان میں فقہاء محققین نے تحویل وجہ کو نہیں لکھا۔ بلکہ تحویل وجہ میں اقامت کو مثل اذان کے قرار دیا ہے۔ لہٰذا راجح یہی ہے کہ تحویل وجہ اقامت میں بھی ہو مگر چونکہ بعض علماء نے اس علت سے کہ اقامت اعلام حاضرین کیلئے ہے تحویل وجہ کو حیعلتین میں سنت نہیں سمجھا اس لئے اس میں گنجائش ہے لیکن جو علماء اس تحویل کو سنت نہیں فرماتے وہ بھی اس کو منع نہیں کرتے بلکہ غایت یہ کہ ضروری نہیں فرماتے تو اس اعتبار سے بھی فعل اس کا اولیٰ ہے ترک سے لہٰذا معمول بہ بنانا اس کو مناسب ہے۔

اذان میں بوقت شہادتین انگوٹھا چومنا

سوال (۱۰۶): اذان میں بوقت شہادتین انگوٹھا چومنا اور آنکھوں سے لگانا اور قرۃ عینی بک یا رسول اللہ پڑھنا کیسا ہے؟

جواب: علامہ شامی نے کنز العباد سے نقل کیا ہے کہ شہادتین کے وقت اذان میں ایسا کرنا مستحب ہے۔ پھر جراحی سے نقل کیا ہے ولم یصح فی المرفوع من کل ھذا شیء ۲ اور نہیں دیکھیں جو امام فرمائے حدیث میں اس میں سے کچھ اس سے معلوم ہوا کہ سنت سمجھ کر یہ فعل کرنا صحیح نہیں ہے۔ چونکہ اس زمانہ میں اکثر لوگ اس کو سنت سمجھ کر کرتے ہیں اور تارک کو ملام و مطعون کرتے ہیں۔ اس لئے اب اس کو علمائے محققین نے متروک کر دیا ہے۔ فقط

جمعہ اور عشاء میں تثویب

سوال (۱۰۷): بعض شہروں میں ایسا کرتے ہیں کہ اول نماز جمعہ کے واسطے اذان، اس کے بعد دو مرتبہ بآواز بلند الصلوٰۃ کہہ کر پکارتے ہیں پھر اس کے بعد خطبہ کی اذان ہوتی ہے اور رمضان شریف میں بعد اذان عشاء ایسا ہی کرتے ہیں۔ اس صورت میں شرعاً کیا حکم ہے؟

---

۱ والاقامة كالاذان فيما مر (ردالمحتار - سعيد ج۱ ص ۳۶۸) ولو افيما مر احكام الاذان العشرة المذكورة في المتن وهي انه سنة للفرائض وانه يعاد ان قدم على الوقت وانه يبدأ باربع تكبيرات وعدم الترجيع وعدم اللحن والترسل والالتفات والاستدارة و زيادة الصلاة خير من النوم في اذان الفجر وجعل اصبعيه في اذنيه ثم استثنى من العشر ثلاثة احكام لا تكون في الاقامة فابدل الترسل بالحدر والصلوة خير من النوم بقد قامت الصلوة وذكر انه لا يضع اصبعيه في اذنيه فبقيت الاحكام السبعة مشتركة الخ (ردالمحتار باب الاذان ص۳۶۰ ج۱ ط - سعيد ج۱ ص ۳۶۸) ظفير۔

۲ ردالمحتار، باب الاذان جلد اوّل ص۳۷۰ ج۱ ط - سعيد ج۱ ص ۳۹۸ ظفير۔

☆ علمائے دیوبند سے ہماری گزارش ہے کہ سنت سمجھ کر نہیں، مستحب سمجھ کر ہی کبھی انگوٹھے چوم لیا کرو، دارالعلوم دیوبند نے الزام لگایا کہ انگوٹھے نہ چومنے والوں کو طعنہ دیا جاتا ہے، حالانکہ ایسا نہیں ہے بلکہ حال اس کے برعکس ہے کہ انگوٹھے چومنے والوں کو بعض لوگ حیرت سے دیکھتے ہیں اور بدعت کا فتویٰ لگاتے ہیں۔

دوسری جانب دیوبندی مفتی نے اپنی کتاب میں انگوٹھے چومنے کو بدعت لکھا، کیا یہ منافقت نہیں؟

یاحی　　برحمتك نستغيث　　یاقیوم

اس کتاب کا پڑھنا اور اپنے بچوں کو پڑھانا ہر مسلمان کیلئے ضروری ہے۔
☆ اسمیں اجمالی اہم مسائل آسان الفاظ میں بیان کئے گئے ہیں۔ ☆

عقیدہ
اہلِ سنّت والجماعۃ

مؤلف:

مولانا مفتی ابو محمد ندیم فاروقی ایم اے ﴿ جامعہ کراچی ﴾
فاضل جامعہ خیر المدارس ملتان۔ رفیقِ : دار الافتاء۔
خطیب: جامع مسجد رحمانیہ ﴿ ٹرسٹ ﴾
فاطمہ جناح کالونی جمشید روڈ نمبر ۳، کراچی نمبر ۷۴۸۰۰

ترتیب جدید:

مفتی احمد ندیم فاروقی۔ فاضل جامعہ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن (وفاق المدارس پاکستان)
☆☆☆ نائب امام و خطیب جامع مسجد رحمانیہ ☆☆☆

(جیسا کہ آج بھی اکثر لوگ چلے جاتے ہیں) اور کسی نے جمعہ کے بعد سلام نہیں پڑھا تو جو لوگ ایسا کرتے ہیں وہ بدعتی اور گمراہ ہیں بھلا ایک کام نہ نبی کرے نہ صحابی تو کیسے جائز ہوگا؟

ہمارے پیارے نبی نے تو سلام بیٹھ کر پڑھنے کا حکم دیا فرمایا کہ التحیات میں بیٹھ کر سلام پڑھو یہی ادب ہے۔ ہم نبی کا سلام پڑھتے ہیں اور جاہل لوگ بریلی کا سلام پڑھتے ہیں بریلی کا سلام کھڑے ہو کر ہے مدینہ والے کا سلام بیٹھ کر ہے تو سچا کون سا سلام ہے؟ مدینے والے نبی کا۔

انگوٹھے چومنا:

بعض جاہل حضور کا نام آنے پر یا آذان تکبیر وغیرہ میں انگوٹھے چومتے ہیں یہ بالکل غلط ہے ہمارے نبی نے اس کا حکم نہیں دیا بلکہ ہمارے نبی کا فرمان تو یہ ہے جب میرا نام آئے تو درود پڑھا کرو یعنی صلی اللہ علیہ وسلم پڑھنا ضروری ہے۔ معلوم ہوا کہ درود پڑھنا ثواب، انگوٹھے چومنا بدعت ہے اس

دار العلوم دیوبند کا فتویٰ: امام اعظم علیہ الرحمہ سے عداوت رکھنے والے (غیر مقلد اہلحدیث) بے دین ہیں

فتاویٰ دار العلوم دیوبند

مکمل

کتاب الایمان، کتاب القصاص والحدود، کتاب السیر
عشر و خراج، جزیہ، احکام، مرتد، کتاب اللقطۃ

افادات

مفتی اعظم عارف باللہ حضرت مولانا مفتی عزیز الرحمٰن عثمانی

حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیب (مہتمم دار العلوم دیوبند)

مولانا محمد ظفیر الدین (شعبہ مرتب فتاویٰ دار العلوم دیوبند)

مکتبہ حقانیہ
ٹی بی ہسپتال روڈ
ملتان پاکستان

استاذ کو گالیاں دینے کی سزا

رمضان کے دنوں میں علی الاعلان کھانا کھانے والا

اکابر ائمہ کی توہین کرنے والا مستحق تعزیر

زانی سے مالی جرمانہ لینا درست نہیں

ہنود کا کھانا کھانے پر تعزیر نہیں

قبیح شریعت معزز کو حرام زادہ وغیرہ کہنے سے مستحق تعزیر ہوگا

دار العلوم دیوبند کا فتویٰ: غیر مقلدین (اہلحدیث) کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی ہے

فتاویٰ دار العلوم دیوبند مدلل و مکمل

جلد سوم

کتاب الصلوٰۃ (ربع ثانی)

افادات

مفتی اعظم عارف باللہ حضرت مولانا مفتی عزیز الرحمٰن عثمانیؒ (صدر مفتی دار العلوم دیوبند)

سرپرست

حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیبؒ (مہتمم دار العلوم دیوبند)

ترتیب و تحشیہ

مولانا محمد ظفیر الدینؒ (شعبہ ترتیب فتاویٰ دار العلوم دیوبند)

ناشر

مکتبہ حقانیہ ٹی بی ہسپتال روڈ ملتان پاکستان

فتاویٰ دار العلوم دیوبند مدلل و مکمل (جلد سوم) ۸۱ باب الامامۃ

فصل ثالث

کس کی امامت درست ہے اور کس کی نہیں

اگر کوئی کسی کو حرام زادہ کہے تو اس کی امامت کیسی ہے

سوال (۶۳۷) ... جائز امامت ہے یا نہ؟

جواب: ... کذا فی کتب الفقہ۔

غسال و ذابح کی امامت

سوال (۶۳۸) غسال اور ذابح کی امامت درست ہے یا نہیں؟

جواب: غسال اور ذابح کی امامت درست ہے۔ نماز اس کے پیچھے جائز ہے کچھ کراہت نہیں ہے۔ فقط

مذاہب اربعہ کو جو گمراہی سے تعبیر کرے اس کی امامت

سوال (۶۳۹) کیا فرماتے ہیں علماء دین اس شخص کے حق میں جس کا عقیدہ ذیل کے اشعار میں درج ہے۔

باب الامامۃ ۸۹ فتاویٰ دار العلوم دیوبند مدلل و مکمل (جلد سوم)

ایسے شخص کے پیچھے نماز میں اقتدا جائز ہے یا نہ؟

جواب: اگر یہ واقعی اس کا عقیدہ ہے اور مذاہب ائمہ و طرق مشائخ کو ضلال و گمراہی جانتا ہے اور اس کا معتقد ہے تو وہ فاسق و مبتدع ہے اس کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی ہے اور جب تک کہ یہ شخص بوجہ انکار نصوص قطعیہ کفر و ارتداد تک نہ پہنچ گیا ہو، ایسی حالت میں اس کے پیچھے نماز صحیح ہوگی۔ بہر حال اجتناب اس کی اقتداء سے لازم ہے اور معزول کرنا ایسے امام کا لازم و واجب ہے۔ فقط

حقہ کرنے والے کی امامت

سوال (۶۴۰) ایک شخص حنفی عدالت میں خلاف بیان کرتا ہے کہ اس نے ایک مسماۃ کے ساتھ عقد کے بعد ... کرایا، ایسا شخص مذہب حنفی کے اندر داخل رہا یا نہیں اور اس کے پیچھے نماز پڑھنا کیسا ہے اور اس کی بیعت جو ایک بزرگ کے ہاتھ پر کی تھی قائم رہی یا نہیں اور ایسے شخص کی تجہیز و تکفین و نماز پڑھنی چاہیے یا نہیں؟

جواب: جو شخص مقر ہے اس فعل بد کا وہ فاسق و عاصی ہے۔ امامت اس کی مکروہ ہے۔ اگر وہ توبہ کرلے تو امامت اس کی درست ہے اور بیعت و منسبیت قائم ہے اور تجہیز و تکفین و نماز جنازہ ہر ایک مسلمان کی کرنی چاہیے اگرچہ وہ فاسق و بدکار ہو۔ کما فی الحدیث صلوا علی کل بر و فاجر الحدیث۔ فقط

زانی اور بیڑی پینے والے کی امامت

سوال (۶۴۱) دو شخص دو مسجد کے امام ہیں ایک نے اپنی سالی سے زنا کیا اور دوسرا بیڑی پیتا ہے۔ ان کی امامت درست ہے یا نہیں جبکہ یہ لوگ امامت سے روکے جائیں تو فساد عظیم ہونے

☆ جبکہ دوسری جانب دیوبندی مولوی، ائمہ اربعہ کے گستاخ اہلحدیث فرقے کی حمایت کرتے ہیں اور نماز بھی ان کے پیچھے پڑھتے ہیں، کیا یہ منافقت نہیں؟

دارالعلوم دیوبند کا فتویٰ: نماز میں حضور علیہ السلام صلی اللہ کا خیال آنا لازمی امر ہے جو کہ درست ہے

مدلل و مکمل

فتاویٰ دارالعلوم دیوبند

جلد چہارم

کتاب الصلوٰۃ (ربع ثالث)

افادات

مفتی اعظم عارف باللہ حضرت مولانا مفتی عزیز الرحمٰن عثمانی

حسب ہدایت

حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیب (مہتمم دارالعلوم دیوبند)

ترتیب و تحشیہ

مولانا محمد ظفیر الدین (شعبہ ترتیب فتاویٰ دارالعلوم دیوبند)

ناشر

مکتبہ حقانیہ
ٹی بی ہسپتال روڈ
ملتان پاکستان

فتاویٰ دارالعلوم مدلل و مکمل (جلد چہارم) ۱۲۸ باب مکروہات نماز

جواب: جن نمازوں کے بعد سنتیں نہیں ہیں جیسے فجر و عصر ان میں امام کو اختیار ہے خواہ داہنی طرف منہ کرکے بیٹھے یا بائیں طرف اور حدیث شریف سے دونوں امر ثابت ہیں اور فقہاء حنفیہ نے دونوں میں اختیار دیا ہے پس طعن کرنا دکھن (جنوب) کی طرف منہ کرنے والے پر جہالت ہے منع نہیں ہے۔ فقط

✓ نماز میں رحمت عالم کا خیال آنا اور لانا کیسا ہے

سوال (۱۵۷۹): نماز میں رسول اللہ ﷺ کا اگر خیال آ جاوے تو نماز ہو جاوے گی یا نہ اگر قصداً خیال لایا جاوے تو کیا حکم ہے؟

جواب: جب نماز میں خود التحیات میں اور درود شریف میں آنحضرت ﷺ کا ذکر ہے تو خیال ضروری ہوا باقی نماز خالص عبادت اللہ کیلئے ہے غیر اللہ کا خیال علی سبیل التعظیم والعبادۃ نہ آنا چاہیے اور نماز ہر حال میں صحیح ہے کیونکہ خیال پر باز پرس نہیں ہے۔ فقط

محراب میں نمازی کی تنہا نماز درست ہے یا نہیں

سوال (۱/۱۵۸۰): محراب مذکورہ میں اکیلے نمازی کی نماز درست ہے یا نہیں؟

محراب میں کھڑے ہو کر امامت کی تو نماز ہوئی یا نہیں

سوال (۱۵۸۱/۲): محراب مذکورہ میں اگر امام کھڑا ہو کر نماز پڑھاوے تو نماز ہو جاوے گی یا نہیں

محراب میں مقتدی کی نماز ہوگی یا نہیں

سوال (۱۵۸۲/۳): محراب مذکورہ میں نماز مقتدی کی ہو جاوے گی یا نہیں؟

امام کتنی اونچائی پر امامت کرسکتا ہے

سوال (۱۵۸۳/۴): امام کس قدر بلندی پر کھڑا ہو کر امامت کرسکتا ہے؟

☆ اب اس فتوے کے بعد دیوبندی مولوی اسمٰعیل دہلوی اور اس کی کتاب پر کیا فتویٰ لگے گا؟

دار العلوم دیوبند کا فتویٰ: نماز پڑھ کر دعا مانگے بغیر بھاگنا مکروہ اور عادت بنالینا گناہ ہے

مکمل

فتاویٰ دار العلوم دیوبند

جلد دوم

کتاب الصلوٰۃ (ربع اول)

افادات

مفتی اعظم عارف باللہ حضرت مولانا مفتی عزیز الرحمٰن عثمانی (مفتی اول دار العلوم دیوبند)

حسب ہدایت

حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیب (مہتمم دار العلوم دیوبند)

ترتیب و تحشیہ

مولانا محمد ظفیر الدین (شعبہ ترتیب فتاویٰ دار العلوم دیوبند)

ناشر

مکتبہ حقانیہ
ٹی بی ہسپتال روڈ
ملتان پاکستان

۱۶۸

کرچکتے ہیں۔

(۳): کبھی کبھی بائیں طرف یعنی دکھن کی طرف منہ کر کے بیٹھنا فعل آنحضرت ﷺ سے ثابت ہے اور امام ابو حنیفہ کا مذہب بھی یہی ہے کہ کبھی کبھی بائیں طرف کو بھی بیٹھنا اچھا ہے اور مستحب ہے [۲]۔

(۴): اس انصراف کا مطلب انصراف للدعاء کا بھی ہوسکتا ہے [۳]۔

(۵): جب کہ انصراف، انصراف للدعاء کو شامل ہے تو یہی دلیل کافی ہے۔ فقط

تسبیحات رکوع وسجدہ میں وبحمدہ کا اضافہ درست ہے یا نہیں

سوال (۳۹۰): زید اپنے فرض ونفلوں میں رکوع کے اندر سبحان ربی العظیم وبحمدہ اور سجدہ میں سبحان ربی الاعلی وبحمدہ پڑھتا ہے خالد کہتا ہے وبحمدہ پڑھنا کسی کتاب حنفی میں نہیں ہے اور نہ فقہاء نے لکھا ہے اور نہ حدیث سے ثابت ہے۔ آیا خالد حق پر ہے یا زید؟

جواب: احادیث میں تسبیح رکوع وسجود میں ایسا ہی وارد ہوا ہے جیسا کہ خالد کہتا ہے اور فقہاء حنفیہ نے بھی اسی کو اختیار کیا ہے [۴]۔ باقی اگر وبحمدہ کی زیادتی کردی جائے تو کچھ مضائقہ نہیں ہے۔ یہ کچھ اختلاف کرنے کی بات نہیں ہے۔ فقط

سلام کے بعد بغیر دعا مقتدی کا چل دینا کیسا ہے

سوال (۳۹۱): نماز پڑھ کر امام سے پہلے دعا مانگ کر بھاگ جانا کیسا ہے؟

جواب: بے شک یہ فعل اگر بلا ضرورت شرعی ہو تو خلاف سنت اور مکروہ ہے اور اس کی عادت کرلینا گناہ ہے۔ قال علیہ الصلوۃ والسلام انما جعل الامام لیؤتم به فقط واللّٰہ تعالیٰ اعلم۔ (فی المشکوۃ عن انس ان النبی صلی اللّٰہ علیه وسلم حضهم علی الصلوۃ ونهاهم ان ینصرفوا قبل انصرافه من الصلوۃ رواه ابو داؤد و قدوة المشائخ شیخ

---

[۱] ایضاً ۱۲ ظفیر۔

[۲] والمراد من الانصراف الالتفات عن جهة الصلوۃ وهی القبلة اعم ان یجلس بعده اولا، فلذا قال وان شاء ذهب الی حوائجه لانه قضی صلوۃ الخ (غنیة المستملی ص ۳۳۶) ظفیر۔

[۳] ویضع یدیه معتمدا بهما علی رکبتیه الخ ویسبح فیه والله للتقرر مختار ط۔ سعید ج ۱ ص ۴۹۳، ۴۹۴) السنة فی تسبیح الرکوع سبحان ربی العظیم (رد المحتار باب صفة الصلوۃ قبیل مطلب فی اطالة الرکوع للجائی ص ۳۶۰، ۳۶۳ ج ۱ ط۔ سعید ج ۱ ص ۴۹۳) ظفیر۔

☆ نماز پڑھ کر فوراً بغیر دعا مانگے بھاگنے والے دیوبندی اس فتوے کو غور سے پڑھیں

دار العلوم دیوبند کا فتویٰ: جانور ذبح کر کے ثواب بزرگوں کو پہنچانا جائز ہے۔

(ہم اہلسنت یہی تو کرتے ہیں

فتاویٰ دار العلوم دیوبند مدلل و مکمل

جلد دوازدہم

کتاب الایمان، کتاب القصاص والحدود، کتاب السیر، عشر و خراج، جزیہ، احکام مرتد، کتاب اللقطة

افادات

مفتی اعظم عارف باللہ حضرت مولانا مفتی عزیز الرحمٰن عثمانیؒ مفتی اول دار العلوم دیوبند

زیر ہدایت

حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیبؒ (مہتمم دار العلوم دیوبند)

ترتیب و حواشی

مولانا محمد ظفیر الدینؒ (شعبہ ترتیب فتاویٰ دار العلوم دیوبند)

ناشر

مکتبہ حقانیہ، ٹی بی ہسپتال روڈ، ملتان پاکستان

فتاویٰ دار العلوم دیوبند مدلل و مکمل (جلد دوازدہم) ۱۰۲ باب النذر

نذر شرعی کی تحقیق

سوال (۱۸۴) زید کا لڑکا بیمار تھا ایک بکری کے بچہ کی منت کی کہ بعد صحت صدقہ کروں گا مگر بعد صحت کامل کے وہ بچہ رہ گئی یہاں تک کہ وہ بڑی ہو کر حاملہ ہو گئی، ایک مولوی صاحب نے فرمایا کہ جو بچہ جنے اس کو صدقہ کرو، شرعاً کیا حکم ہے؟

جواب: کتب فقہ میں یہ تحقیق کی گئی ہے کہ جب تک یہ نہ کہے کہ ذبح کر کے فقراء کو صدقہ کروں گا اس وقت تک نذر شرعی نہیں ہوتی، پس جب کہ نذر نہیں ہوئی تو صدقہ کرنا اس بچہ کا اور اس کی اولاد کا ضروری نہیں ہے۔

مسجد میں رقم خرچ کرنے کی نذر

سوال (۱۸۵) ہندہ بیمار ہوا اور مبلغ سات سو روپیہ کسی مسجد میں لگانے کی منت مانی، اب بفضل خداوند صحت یاب ہو گیا اور منت کا روپیہ مسجد میں لگانا چاہتا ہے تو جائز ہے یا نہیں؟ مسلمانوں کیلئے قریب مسجد کے اس سے کنواں کھدوانا اور اس سے وضو وغیرہ جائز ہے یا نہیں؟

جواب: وہ روپیہ مسجد کی ضروریات میں اور مسجد میں صرف کرنا درست ہے اور چونکہ منت اور نذر مسجد میں لگانے کی تھی تو مسجد میں ہی اس کو صرف کرنا چاہئے اور جائز یہ بھی ہے کہ حسب ضرورت مسجد کے قریب کنواں کھدوا دیا جاوے اور اس کنوئیں کا پانی مسلمانوں کو پینا اور اس سے وضو وغیرہ کرنا درست ہے۔

نذر کا صحیح طریقہ

سوال (۱۸۶) اگر کوئی شخص بکرا پالے اور کہے کہ میں بڑے پیر صاحب کی نیاز دلاؤں گا، تو پیر صاحب کے نام پر کھانا کھلاؤں، کیا کھانا حلال ہے یا حرام؟

جواب: اگر غرض اس کی یہ ہے کہ اس بکرے کو اللہ کے نام پر ذبح کر کے صدقہ کروں گا اور ثواب اس کا بڑے پیر صاحب کی روح کو پہنچاؤں گا [illegible]

فتاویٰ دار العلوم دیوبند مدلل و مکمل (جلد دوازدہم) ۱۰۳ باب النذر

جانور چھوڑنے کی نذر صحیح نہیں

سوال (۱۸۷) ایک شخص بیمار ہوا اور اس کے والد نے حالت بیماری میں منت مانی کہ اگر میرے لڑکے کو خداوند کریم صحت کی عطا فرماوے تو اپنے لڑکے کی طرف سے ایک جانور خدا کے نام پر چھوڑ دوں گا۔ بعد صحت اس کے والد نے ایک جانور اہل محلہ کے حوالہ کر کے اور مالک بنا کر چھوڑ دیا، وہ جانور گاؤں کی کھیتی چرتا رہا، اسی طرح تین چار سال تک پرورش پائی، اب اس جانور کو گاؤں والے ذبح کر کے کھا سکتے ہیں یا نہیں اور منت ادا ہوگی یا نہیں اور اس جانور کے چمڑے کی قیمت مسجد میں لگانا درست ہے یا نہیں؟

جواب: یہ نذر صحیح نہیں ہوئی اور وہ جانور چھوڑنے والے کی ہی ملک میں ہے، وہ خود یا جس کو وہ اجازت دے اس کو ذبح کر کے کھا سکتے ہیں اور اس کے چمڑے کی قیمت جہاں چاہے صرف کرے۔

نذر کی مدت ختم ہونے پر کام ہوا تو اس کا ایفاء لازم نہیں ہے

سوال (۱۸۸) ایک شخص نے نذر مانی کہ اگر میرا فلاں حق جائز دس دن میں وصول ہو جاوے تو میں کچھ اللہ کے نام پر دوں گا، اس کا دعویٰ کچھ عرصہ میں ہوا اور تھوڑا تھوڑا بعد میعاد کے وصول ہوا تو اس صورت میں ایفاء نذر لازم ہے یا نہیں؟

جواب: اس صورت میں جب کہ وقت معین سے بعد میں روپیہ وصول ہوا تو ایفاء نذر اس کے ذمہ لازم نہیں ہے اور کچھ دینا ضروری نہیں ہے۔

اگر بچ گیا تو ذبح کر کے نمازیوں کو کھلاؤں گا

سوال (۱۸۹) ایک شخص کے بچھڑے کو کتے نے کاٹا اور اس شخص نے کہا کہ اگر یہ بچھڑا بچ گیا تو میں …

☆ ہم اہلسنت بھی تو اسی طرح جانور ذبح کر کے بزرگوں کو اس کا ثواب ایصال کرتے ہیں پھر ہم اہلسنت پر فتویٰ کیوں لگایا جاتا ہے؟

دارالعلوم دیوبند کا فتویٰ: بعد نماز بلند آواز سے کلمہ طیبہ پڑھنا جائز ہے

فتاویٰ دارالعلوم دیوبند

جلد دوم

کتاب الصلوۃ (ربع اول)

افادات

مفتی اعظم عارف باللہ حضرت مولانا مفتی عزیز الرحمٰن عثمانیؒ (مفتی اول دارالعلوم دیوبند)

زیر سرپرستی

حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیبؒ (مہتمم دارالعلوم دیوبند)

مرتبہ

مولانا محمد ظفیر الدینؒ (شعبۂ ترتیب فتاویٰ دارالعلوم دیوبند)

ٹی بی ہسپتال روڈ ملتان پاکستان

درود میں سیدنا کا اضافہ کیسا ہے

مقتدی کے بعد درود کی دعا پڑھنے سے پہلے امام سلام پھیر دے تو وہ کیا کرے

بعد نماز لا الٰہ الا اللہ بلند آواز سے کہنا کیسا ہے

رکوع میں تطبیق کی روایت

قعدۂ نماز میں مختلف دعا

تسبیحات رکوع میں جو عظیم نہ کہہ سکے وہ کریم کہے یا نہیں

☆ جبکہ دوسری جانب دیوبندی مولوی منبر پر بیٹھ کر اس عمل کو بدعت قرار دیتا ہے، کیا یہ منافقت نہیں؟

دارالعلوم دیوبند کا فتویٰ: سورۂ فاتحہ کے بعد آمین آہستہ کہنا مسنون ہے

مکمل و مدلل
فتاویٰ دارالعلوم دیوبند
جلد دوم
کتاب الصلوٰۃ (ربع اول)
افادات
مفتی اعظم عارف باللہ حضرت مولانا مفتی عزیز الرحمٰن عثمانیؒ (مفتی اول دارالعلوم دیوبند)
حسب ہدایت
حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیبؒ (مہتمم دارالعلوم دیوبند)
ترتیب و تحشیہ
مولانا محمد ظفیر الدینؒ (شعبۂ ترتیب فتاویٰ دارالعلوم دیوبند)
ناشر
مکتبہ حقانیہ
ٹی بی ہسپتال روڈ
ملتان پاکستان

فتاویٰ دارالعلوم مدلل و مکمل (جلد دوم) ۱۵۶ سنن و کیفیت نماز

الشمال فلا یزال کذالک حتی یرکع سے یہ معلوم ہوا کہ وضع یمین علی الشمال قبل الرکوع تک ہوتا تھا۔ بہر حال حنفیہ کثرہم اللہ تعالیٰ اور جمہور سلف و خلف کا یہی مذہب ہے کہ بعد الرکوع ہاتھ چھوڑے جاتے ہیں۔ پھر تعجب ہے کہ آپ بندہ کی رائے دریافت کرتے ہیں۔ بندہ کی رائے اپنے ائمہ اور جمہور کے خلاف کیسے ہو سکتی ہے۔ فقط

آمین آہستہ کہی جائے

سوال (۳۱۲) آمین آہستہ کہنا مسنون ہے یا جہر سے؟

جواب: آمین آہستہ کہنا مسنون ہے حنفیہ کے نزدیک عن علقمة بن وائل عن ابیه ان النبی صلی اللّٰه علیه وسلم قرأ غیر المغضوب علیهم ولا الضالین فقال آمین و خفض بها صوته ولما اختلف فی الحدیث عدل صاحب الهدایة الی ماروی عن ابن مسعود انه کان یخفی فانه یفید ان المعلوم منه علیه السلام الا خفاء قلت مع انه الاصل فی الدعاء لقوله تعالی ادعوا ربکم تضرعاً و خفیة ولا شک ان آمین دعاء فعند التعارض ترجح الاخفاء بذلک وبالقیاس علی سائر الاذکار والادعیة ولان آمین لیس من القرآن اجماعا فلا ینبغی ان یکون فیه صوت القرآن کما لایجوز کتابته فی المصحف[1]۔

رفع یدین

سوال (۳۱۳) رفع یدین کرنا کیسا ہے؟

جواب: رفع یدین سوائے تکبیر اولیٰ کے حنفیہ کے نزدیک منسوخ ہے اس واسطے کہ جلیل القدر صحابہؓ نہیں کرتے تھے۔ عن البراء بن عازب قال کان النبی صلی اللّٰه علیه وسلم اذا کبر لافتتاح الصلوٰة رفع یدیه حتی یکون ابهاماه قریبا من شحمتی اذنیه ثم لا یعود۔ عن الاسود قال رأیت عمر بن الخطاب یرفع یدیه فی اول تکبیرة ثم لا یعود۔ قال ابو جعفر فهذا عمر رضی اللّٰه عنه لم یکن یرفع یدیه ایضاً الا فی التکبیرة الاولی فی هذا الحدیث وهو حدیث صحیح وفعل عمر هذا وترک

[1] و امن الامام سرا کما موم و منفرد (الدر المختار علی هامش رد المحتار باب صفة الصلوٰة ص ۴۵۹ ج ا۔ سعید ج اص ۴۹۲) ظفیر۔

☆ جبکہ اس کے برعکس مساجدِ دیوبند میں سورۂ فاتحہ کے بعد زور سے آمین کہی جاتی ہے جو کہ احناف کے قول کے خلاف ہے

دارالعلوم دیوبند کا فتویٰ: اولیاء اللہ کی کرامات اور تصرفات بعد از وصال بھی ثابت ہیں

فتاویٰ دارالعلوم مدلل و مکمل (جلد سوم) — ۱۵۷ — باب الامامت

جواب: نماز اس کی صحیح ہے اور اس کے پیچھے نماز ہو جاتی ہے۔ فقط

لنگڑے کی امامت

سوال: (۸۱۸) لنگڑا آدمی اگر عالم ہو اور دوسرا آدمی مسائل نماز سے واقف ہو تو اس حالت میں اس لنگڑے عالم کی امامت جائز ہے یا نہیں، صاحب ہدایہ نے امامت اعمٰی کو مکروہ لکھا ہے، باوجود یکہ عبداللہ ابن ام مکتوم کو حضرت ﷺ نے امام بنایا ہے، لوگوں کی نفرت کی وجہ سے مکروہ فرمایا ہے؟

جواب: ایسا لنگڑا کہ بعض قدم پر کھڑا ہوتا ہے اس کی امامت مکروہ تحریمی لکھا ہے ...

بعد وفات اولیاء کی حیات کا جو قائل نہ ہو اس کی امامت

سوال: (۸۱۹) جس شخص کا یہ عقیدہ ہو کہ اولیائے کرام بعد از وفات حیات نہیں رہتے اور ان سے امداد طلب کرنے والے مشرک ہیں اس کے پیچھے نماز جائز ہے یا نہیں؟

جواب: اولیاء اللہ کی کرامات اور تصرفات بعد ممات بھی ثابت ہیں ... اس کو شرک کہنا بھی غلط ہے۔ فقط

فتاویٰ دارالعلوم مدلل و مکمل (جلد سوم) — ۱۵۸ — باب الامامت

... تعالیٰ کے کسی سے مدد نہ مانگی جاوے ... نستعین میں مذکور ہے۔ فقط

جو امام مسجد کا مال اپنی ذات پر خرچ کرے اس کی امامت کیسی ہے

سوال: (۸۲۰) طاعون کے زمانہ میں لوگوں نے امام مسجد کو ... مسجد میں لگانے کیلئے دیا، لیکن امام نے اس کو مسجد میں صرف نہیں کیا بلکہ ... اس امام کے پیچھے نماز ... امامت ہے یا نہیں؟

جواب: یہ صریح خیانت ہے ... امام تو بہ کرے اور ... امام رکھنے کے لائق نہیں ہے۔ فقط

جھوٹ بولنے والے گھڑی ساز کی امامت

سوال: (۸۲۱) ایک مولوی صاحب نے ایک حافظ امام مسجد کو جو گھڑی ساز بھی ہیں اپنی گھڑی دی ... اس حافظ کیلئے کیا حکم ہے، نماز اس کے پیچھے ہو جاتی ہے یا نہیں؟

جواب: اس کے پیچھے نماز مکروہ ہے۔ فقط

بغیر ثبوت جس امام پر تہمت لگائی جائے اس کی امامت

سوال: (۸۲۲) یہاں پر ... صاحب کے امام کسی شخص نے ایک حافظ کو مسجد کے پیش امام پر الزام لگایا ... اس امام مذکور کے پیچھے نماز پڑھنی جائز ہے یا نہیں؟

☆ اولیاء اللہ کے تصرفات کو تسلیم کرنے والوں کو مشرک کہنے والے

اپنے مرکزی دارالعلوم دیوبند کے اس فتوے کو غور سے پڑھیں

دار العلوم دیوبند کا فتویٰ: موت کے وقت صرف محمد رسول اللہ کہہ دیوے تو بھی کچھ حرج نہیں

فتاویٰ دار العلوم مدلل و مکمل (جلد پنجم) ۲۱۲ مسائل قریب

فھذہ دلالۃ صریحۃ ان التوجہ مع شقہ الایمن لانص فی الحدیث علیہ الخ

غسل اور موت کے وقت قبلہ رو کر دینے کی حدیث

سوال (۲۷۴۰): کوئی حدیث اس مضمون کی جس سے یہ ثابت ہو کہ میت کو غسل دیتے وقت قبلہ تختہ پر رکھنا چاہیے اور قریب المرگ شخص کو رو بقبلہ کر دینا چاہیے بیان فرمائی جائے۔

جواب: قریب المرگ شخص کو متوجہ الی القبلہ کرنے کے بارہ میں شرح منیہ میں یہ حدیث براء بن معرور کی وصیت کے قصے میں و اوصی ان یوجھہ الی القبلۃ لما احتضر فقال الصلوۃ والسلام اصاب الفطرۃ الحدیث رواہ الحاکم وقال صحیح وال یکون علی شقہ الایمن کما ھو السنۃ فی النوم الخ ص ۵۳۳ کبیری۔ اور غسل کے وقت رو بقبلہ کرنا کسی حدیث میں نظر نہیں آیا اور فقہاء کرام بھی کوئی حدیث اس بارے نہیں فرماتے اسی وجہ سے اختلاف بھی ہے۔ در مختار اور شامی میں ہے کہ اصح یہ ہے کہ جس طرح سہل اور آسان ہو اس طرف غسل کے لئے لٹادیں اور بعض فقہاء نے فرمایا ہے کہ قبلہ کی طرف لٹادیں اور بعض نے فرمایا کہ عرضاً لٹادیں جیسا کہ قبر میں رکھتے ہیں۔ در مختار میں ہے ویوضع کما تیسر فی الاصح علی سریر الخ وقیل یوضع الی القبلۃ طولا وقیل عرضا کما فی القبر الخ شامی ص ۳۹۲ اور شرح منیہ میں ہے قال فی المبسوط والمرغینانی یوضع علی التخت طولاً الی القبلۃ وقال الاسبیجابی لا روایۃ عن اصحابنا والعرف ان یوضع علی قفاہ طولا نحو القبلۃ ھذا ان تیسر الا فالاصح ان یوضع کما تیسر قالہ صاحب البدائع والمرغیناني الخ فقط۔

تلقین لا الٰہ الا اللہ کے ساتھ محمد رسول اللہ کی بحث

سوال (۲۷۴۱): حدیث لقنوا موتاکم لا الٰہ الا اللہ کا مطلب کیا ہے، آیا صرف لا الٰہ الا اللہ کی تلقین کی جاوے یا محمد رسول اللہ کی بھی۔

جواب: محمد رسول اللہ بھی کہہ دیوے تو کچھ حرج نہیں ہے اور اگر صرف لا الٰہ الا اللہ پر اکتفاء کرے تو یہ بھی جائز ہے ا۔ فقط۔

ا۔ ویلقن ندبا وقیل وجوبا بذکر الشہادتین لان الاولی لاتقبل بدون الثانیۃ عندہ قبل الغرغرۃ (در مختار) قال فی الامداد وانما اقتصرت علی ذکر الشہادۃ تبعا للحدیث (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

مکمل و مدلل

فتاویٰ دار العلوم دیوبند

جلد پنجم

کتاب الصلوٰۃ (ربع چہارم)

افادات

مفتی اعظم عارف باللہ حضرت مولانا مفتی عزیز الرحمن عثمانی (مفتی اول دار العلوم دیوبند)

حسب ہدایت

حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیب (مہتمم دار العلوم دیوبند)

ترتیب و تحشیہ

مولانا محمد ظفیر الدین (شعبہ ترتیب فتاویٰ دار العلوم دیوبند)

ناشر

مکتبہ حقانیہ

ٹی بی ہسپتال روڈ
ملتان پاکستان

دار العلوم دیو بند کا فتویٰ: غائبانہ نمازِ جنازہ ناجائز ہے

فتاویٰ دار العلوم مدلل و مکمل (جلد پنجم) ۲۹۸ مسائل نماز جنازہ

تعزیت کے دنوں میں صاحب تعزیت کے گھر سے کھانا کھانا کیسا ہے

سوال (۲۹۴۱): درایام ہائے ثلثہ تعزیت خوردونوش از خانہ صاحب تعزیت جائز است یانہ، در حکم طعام سلطانان مساوی دانند. قال فی الدر المختار ویحل لمن طال مقامه او مسافته لمن لم یطل مسئلہ مذکورہ متفق بیاست یانہ۔

جواب: علامہ شامی دریں موقع فرمودہ اقول قدمنا ان القول الاول وھو الاباحۃ ظاھرہ الاطلاق ویؤیدہ ما فی اخر الجنائز من فتح القدیر حیث قال ویکرہ اتخاذ الضیافۃ من الطعام اھل المیت لانہ شرع فی السرور لا فی الشرور وھی بدعۃ مستقبحۃ ا الخ پس معلوم شد کہ حکم ویحل لمن طال مقامه الخ متفرع بر قول غیر است وحسب تصریح علامہ صاحب فتح القدیر ایں اتخاذ طعام مکروہ و بدعت مستقبحہ است۔فقط۔

نماز جنازہ میں بین الصفوف فاصلہ

سوال (۲۹۴۲): نماز جنازہ میں بین الصفوف کس قدر بعد لازمی ہے؟

جواب: نماز جنازہ کی صفوف کے درمیان زیادہ فاصلہ چھوڑنے کی ضرورت نہیں ہے بلکہ قریب قریب صفوف کرنی چاہئیں ۲ے۔فقط۔

آنحضرت ﷺ کی نجاشی پر غائبانہ نماز جنازہ

سوال (۲۹۴۳): جنازہ کی نماز غائبانہ پڑھنی جائز ہے یا نہیں؟

جواب: غائبانہ جنازہ کی نماز پڑھنی درست نہیں ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو نماز جنازہ غائبانہ پڑھی تھی تو جنازہ نجاشی کا سامنے کر دیا گیا تھا۔ یا وہ خصوصیت تھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی۔ دوسروں کے لئے یہ جائز نہیں ہے۔ کذا فی الدر المختار ۳ے۔فقط۔

اگر تیسری تکبیر کے بعد سورۂ فاتحہ پڑھی جائے کیا حکم ہے دعا کی جگہ یا رب یا رب کافی ہے

سوال (۲۹۴۴): فاتحہ کو صلوٰۃ جنازہ میں بعد تکبیر ثالث کے اگر بجائے دعا پڑھے دعا

لے ردالمحتار باب صلاۃ الجنائز [illegible] ظفیر [illegible]
[illegible] فلا تصح علی غائب الخ وصلاۃ النبی صلی اللہ علیہ
وسلم علی النجاشی لغویۃ وخصوصیۃ (الدر المختار) بقولہ لغویۃ ای المراد بھا مجرد الدعاء وھو بعید [illegible]
رفع سریرہ حتی رآہ علیہ الصلوٰۃ والسلام بحضرتہ فتکون صلاۃ من خلفہ علی میت یراہ الامام وبحضرتہ
المأمومین [illegible] الدر المختار باب صلاۃ الجنائز [illegible] ظفیر [illegible]

مکمل و مدلل

فتاویٰ دار العلوم دیوبند

جلد پنجم

کتاب الصلوٰۃ (ربع چہارم)

افادات

مفتی اعظم عارف باللہ حضرت مولانا مفتی عزیز الرحمٰن عثمانیؒ (مفتی اول دار العلوم دیوبند)

حسب ہدایت

حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیبؒ (مہتمم دار العلوم دیوبند)

ترتیب و تحشیہ

مولانا محمد ظفیر الدینؒ (شعبۂ ترتیب فتاویٰ دار العلوم دیوبند)

ناشر

مکتبہ حقانیہ

ٹی بی ہسپتال روڈ ملتان پاکستان

☆ کیا اب بھی دیوبندی تنظیمیں اور ان کے قائدین روڈ بلاک کر کے غائبانہ نماز جنازہ پڑھیں گے؟

دارالعلوم دیوبند کا فتویٰ: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مزار پر قبے کو ہٹانے کا حکم نہیں دیا

مکمل مدلل
فتاویٰ دارالعلوم دیوبند
جلد پنجم
کتاب الصلوٰۃ (ربع چہارم)
افادات
مفتی اعظم عارف باللہ حضرت مولانا مفتی عزیز الرحمن عثمانیؒ (مفتی اول دارالعلوم دیوبند)
زیر سرپرستی
حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیبؒ (مہتمم دارالعلوم دیوبند)
ترتیب و تحشیہ
مولانا محمد ظفیر الدینؒ (شعبہ ترتیب فتاویٰ دارالعلوم دیوبند)
ناشر
مکتبہ حقانیہ
نئی ہسپتال روڈ ملتان پاکستان

فتاویٰ دارالعلوم مدلل و مکمل (جلد پنجم) ۳۳۵ مسائل قبر و دفن وغیرہ

مردہ کے جسم پر مٹی ڈال دینا خلاف سنت ہے

سوال (۳۰۳۴) اس اطراف میں میت کو اس طرح دفن کرتے ہیں کہ ایک گڑھا تیار کر کے اس میں جنازہ رکھ دیتے ہیں اور لحد یا شق وغیرہ نہیں کرتے بلکہ ویسے ہی مٹی ڈالتے ہیں ایسا کرنا درست ہے؟

جواب: درمختار میں ہے ویلحد الخ قوله ویلحد لانه السنة الخ شامی[1] پس معلوم ہوا کہ مسنون ہے لحد ... کی صورت میں شق ہونا چاہیے بلا لحد اور شق کے میت پر مٹی ڈال دینا خلاف سنت ہے۔ پس جو لوگ ایسا کرتے ہیں وہ تارک سنت ہیں ان کو ... اور آئندہ کو نصیحت کرنی چاہیے کہ ایسا نہ کریں بلکہ طریقہ سنت کے موافق کریں۔ جاہلوں کو احکام شریعت کی تعلیم کرنا علماء کے ذمہ ہے۔ یہ غفلت ان علماء کی ہے ... طریقہ مسنونہ سے ان کی تعلیم نہ کی ہو۔ فقط۔

قبر پختہ کرنے اور قبہ بنانے کے متعلق شریعت کیا کہتی ہے

سوال (۳۰۳۵) قبر کو پختہ بنانے اور اس پر قبہ وغیرہ بنانا احادیث سے ثابت ہے یا نہیں اور ایک دو گز کے برابر اگر بطور آثار بنادی جائے تو اس میں کچھ حرج تو نہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا روضہ مبارک کب سے بنایا گیا ہے اور پختہ ہونے کو کتنا عرصہ گزرا ہے؟

جواب: قبر کو پختہ بنانے اور اس پر گنبد وغیرہ کرنے کی ممانعت حدیث شریف میں آئی ہے۔ حدیث شریف یہ ہے: نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن تجصيص القبور وان يقعد عليها وان يبنى عليها. رواه مسلم[2] اور شامی میں نقل کیا ہے وقيل لا يكره البناء اذا كان الميت من المشائخ والعلماء والسادات[3] الخ لیکن قبور کے اوپر بعض فقہاء رحمہم اللہ نے مکروہ نہیں کہا اور بعض آثار سے ثبوت قبہ کا معلوم ہوتا ہے چنانچہ ... یہ کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ علی نبینا وعلیہ السلام کی قبر پر پہنچے اور

[illegible]

فتاویٰ دارالعلوم مدلل و مکمل (جلد پنجم) ۳۳۶ مسائل قبر و دفن وغیرہ

وہاں دو رکعت نفل پڑھی اور انہدام قبہ کا حکم نہیں فرمایا ... اور قبر پر کوئی علامت، کنکنا خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فعل سے ثابت ہے ... الصحاح ... اور اثر حضرت عمرؓ سے معلوم ہوا کہ ان کے زمانہ میں بھی وجود قبہ کا تھا ... فی کتب السیر۔ فقط۔

قبر کے سرہانے اور پائتانے بعض مخصوص آیتوں کا پڑھنا کیسا ہے

سوال (۳۰۳۶) جب مردہ کو قبر میں رکھ دیتے ہیں اور قبر تیار ہو جاتی ہے اس وقت ایک مردہ کے سر کی طرف کھڑا ہو کر سورہ بقرہ کی اول تین آیتیں پڑھتا ہے اور انگلی سے اشارہ کرتا ہے اور دوسرا اس کے پاؤں کی طرف کھڑا ہو کر سورہ بقرہ کا آخر رکوع پڑھتا ہے۔ اس سے مردہ کو کچھ ثواب ہوتا ہے یا نہیں۔ حدیث سے اس کا ثبوت ہے یا نہیں۔ انگلی سے اشارہ کرنا کیسا ہے۔ جو لوگ نہیں پڑھتے وہ مورد عتاب ہیں یا نہیں ... ہیں وہ کچھ گنہگار ہیں یا نہیں؟

جواب: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ قبور کے سرہانے سورہ بقرہ کی اول کی آیتیں اور پاؤں کی طرف سورہ بقرہ کی اخیر کی آیتیں پڑھنا مستحب ہے۔ شامی میں ہے وعن ابن عمر يستحب ان يقرأ على القبر بعد الدفن اول سورة البقرة وخاتمتها[1] اور مشکوۃ شریف میں ہے اس روایت کو مرفوع کیا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ... کیا بیہقی نے کہ صحیح یہ ہے کہ روایت موقوف ہے ابن عمر پر[2]۔ بہرحال اس روایت سے استحباب ثابت ہوا لیکن انگلی رکھنے کا قبر پر کچھ ثبوت نہیں ہے اور جب کہ یہ معلوم ہوا کہ مستحب ہے تو اگر کوئی نہ کرے تو موجب طعن و عتاب نہیں ہے اور تارک گنہگار نہیں ہے۔ فقط۔

حاملہ عورت مرجائے تو کس طرح دفن کیا جائے

سوال (۳۰۳۷) جب عورت حاملہ کا انتقال ہو جائے تو اس کو مع بچہ کے دفن کیا جائے یا پیٹ چاک کر کے بچہ نکالا جائے؟

[illegible]

☆ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مزار پر قبہ نہ مٹائے تو پھر سعودیوں نے کس کے حکم پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے مزارات سے قبے ختم کروائے اور بے حرمتی کی

دار العلوم دیو بند کا فتویٰ: میت کی تدفین کے بعد تلقین کرنا جائز ہے

بعد دفن تلقین درست ہے یا نہیں

سوال (۳۰۳۰/۲): بعد دفن کے تلقین کرنا جائز ہے یا نہ، اگر جائز ہے تو کس طرح؟

جواب (۱): درست نہیں۔ کذا فی الشامی ۱۔

(۲): تلقین بعد الدفن کو فقہاء نے جائز رکھا ہے ۲۔ فقط۔

عذاب قبر

سوال (۳۰۳۱): عذاب قبر حق ہے یا نہیں اور عذاب قبر کب ہوتا ہے؟

جواب: عذاب قبر حق ہے اور اس وقت شروع ہو جاتا ہے جس وقت دفن کر کے واپس آتے ہیں ۳۔ فقط۔

بعد دفن دعا

سوال (۳۰۳۲): میت کے لئے دعا کرنا کہ جواب منکر نکیر میں ثابت قدم رہے اور تخفیف کے کلمہ پڑھنا بعد دفن کے جائز ہے یا نہ؟

جواب: یہ جائز ہے کلمہ پڑھتے رہیں اور میت کے لئے جواب منکر نکیر میں ثابت قدم رہنے کی دعا کرتے رہیں ۴۔ فقط۔

اگر کسی گھر میں ہندو مسلمان جل کر مر جائیں اور تمیز نہ رہے تو کیا کیا جائے

سوال (۳۰۳۳): ایک گھر میں دس پانچ ہندو اور دس پانچ مسلمان تھے، آگ لگ کر سب

---

۱ في الاقتصار على ما ذكر من الوارد اشارة الى انه لا يسن الاذان عند ادخال الميت في قبره كما هو المعتاد الآن وقد صرح ابن حجر في فتاويه بانه بدعة (رد المحتار باب صلاة الجنائز ص ۸۳۷ ج ۱ ظفير) سعيد ج ۲ ص ۲۳۵۔ ۲ قال في شرح المنية ان الجمهور على ان المراد مجازه ثم قال وانما لا ينهى عن التلقين بعد الدفن لانه لا ضرر فيه بل فيه نفع الخ (رد المحتار باب صلاة الجنائز مطلب في التلقين بعد الموت ص ۷۹۵ ج ۱ ظفير) سعيد ج ۲ ص ۱۹۱۔ ۳ وضغطة القبر حق الخ وعذابه اي ايلامه حق للكفار كلهم اجمعين وبعض المسلمين اي عصاة المسلمين فقد ورد ان القبر روضة من رياض الجنة او حفرة من حفر النيران رواه الترمذي (شرح فقه اكبر ص ۱۲۲) ظفير۔ ۴ ويستحب حثيه من قبل رأسه ثلاثا وجلوس ساعة بعد دفنه لدعاء وقراءة بقدر ما ينحر الجزور ويفرق لحمه (در مختار) لما في سنن ابي داؤد كان النبي صلى الله عليه وسلم اذا فرغ من دفن الميت وقف على قبره وقال استغفروا لاخيكم واسألوا الله التثبت فانه الآن يسئل (رد المحتار باب الجنائز) سعيد ج ۲ ص ۲۳۶۔

مکمل و مدلل

فتاویٰ دار العلوم دیو بند

جلد پنجم

کتاب الصلوٰۃ (ربع چہارم)

افادات

مفتی اعظم عارف باللہ حضرت مولانا مفتی عزیز الرحمٰن عثمانیؒ (مفتی اول دار العلوم دیو بند)

حسب ہدایت

حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیبؒ (مہتمم دار العلوم دیو بند)

ترتیب و تحشیہ

مولانا محمد ظفیر الدینؒ (شعبۂ ترتیب فتاویٰ دار العلوم دیو بند)

ناشر

مکتبہ حقانیہ
ٹی بی ہسپتال روڈ
ملتان پاکستان

☆ جبکہ دوسری جانب دیو بندی مولوی مسلمانوں کو تلقین سے روکتے ہیں، کیا یہ منافقت نہیں؟

دارالعلوم دیوبند کا فتویٰ: قبہ بنانا سوائے انبیاء کے کسی کو جائز نہیں

فتاویٰ دارالعلوم مدلل و مکمل (جلد پنجم) ۳۳۰ مسائل قبر و دفن

مزارات و قبے بنانا اور اندرون مکان دفن کرنا کیسا ہے

سوال (۳۰۴۷): مزارات سلاطین و اولیاء کرام پر جو قبے تعمیر ہیں موافق کتاب کے ہیں یا ان میں کچھ کلام ہے۔ اگر باجاح قبر مزار پر انوار آنحضرت ﷺ کے بزرگوں کے مزار پر قبے قائم کرنا جائز ہوگا یا ناجائز اور میت کو یا کسی بزرگ کو اندرون مکان مسقف دفن کرنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: قبہ بنانا یا مکان میں دفن کرنا سوائے انبیاء کے اور کسی کو جائز نہیں شامی جلد اول ص ۸۳۹

ینبغی ان یدفن المیت فی الدار ولو کان صغیرا لاختصاص هذه السنة بالانبیاء الخ ویهال التراب علیه وتکره الزیادة علیه من التراب لانه بمنزلة البناء ۱؎ فی صحیح مسلم عن جابر قال نهی رسول الله صلی الله علیه وسلم ان یجصص القبر وان یبنی علیه ۲؎۔

قبر کی حفاظت کی غرض سے چہار دیواری بنوانا کیسا ہے

سوال (۳۰۴۸): اگر کسی بزرگ کا مزار مبارک ایسی جگہ پر واقع ہو کہ وہاں پر راستہ عوام الناس و مویشیان وغیرہ ہو ایسی صورت میں اگر اس کی حفاظت کے لئے چہار طرف دیوار پختہ بنوا دی جائے یا چبوترہ بنوا دیا جائے اس طور سے کہ اس کے چاروں کونوں پر ستون پختہ ہو جائیں اور درمیان میں لکڑی لگا دی جائے تو یہ دونوں صورتیں جائز ہیں یا نہیں، اگر جائز ہے تو کونسی صورت اولیٰ ہے اور دیگر ضروریات کی وجہ سے اس کے چہار طرف فرش پختہ بھی بنوانا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: شامی میں ہے وعن ابی حنیفة یکره ان یبنی علیه بناء من بیت او قبة او نحو ذلک لما روی جابر نهی رسول الله صلی الله علیه وسلم عن تجصیص القبور وان یکتب علیها وان یبنی علیها رواه مسلم وغیره انتهی ۳؎۔ پس قبر کے گرد چہار دیواری پختہ یا چبوترہ پختہ یا ستون پختہ بنانا مکروہ ہے۔

قبر میں کیچڑ بنوا کر دفن کرنا غلط ہے

سوال (۳۰۴۹): ایک مسلمان میت کی قبر کے اندر یعنی لحد میں پانی ڈالا گیا اور پھر مٹی ڈال

۱؎ الدر المختار علی هامش رد المحتار باب صلاۃ الجنائز ص ۸۳۹ ج ۱، ظفیر و سعید ج ۲ ص ۲۳۵۔
۲؎ مشکوٰۃ باب دفن المیت ص ۱۴۸ ج ۱، ظفیر۔
۳؎ رد المحتار باب صلاۃ الجنائز مطلب فی دفن المیت ص ۸۳۹ ج ۱، ظفیر و سعید ج ۲ ص ۲۳۷۔

مدلل و مکمل

فتاویٰ دارالعلوم دیوبند

جلد پنجم

کتاب الصلوٰۃ (ربع چہارم)

افادات

مفتی اعظم عارف باللہ حضرت مولانا مفتی عزیز الرحمٰن عثمانیؒ (مفتی اول دارالعلوم دیوبند)

حسب ہدایت

حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیبؒ (مہتمم دارالعلوم دیوبند)

ترتیب و تحشیہ

مولانا محمد ظفیر الدینؒ (شعبہ ترتیب فتاویٰ دارالعلوم دیوبند)

ناشر

مکتبہ حقانیہ
ٹی بی ہسپتال روڈ
ملتان پاکستان

☆ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ آپ نے انبیاء کرام کے لئے قبہ کو تسلیم کرلیا

دارالعلوم دیوبند کا فتویٰ: ایصالِ ثواب میں حضور ﷺ کا واسطہ دینا جائز ہے

مکمل و مدلل

فتاویٰ دارالعلوم دیوبند

جلد پنجم

کتاب الصلوٰۃ (ربع چہارم)

افادات

مفتی اعظم عارف باللہ حضرت مولانا مفتی عزیز الرحمٰن عثمانیؒ (مفتی اول دارالعلوم دیوبند)

حسب ہدایت

حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیبؒ (مہتمم دارالعلوم دیوبند)

ترتیب و تحشیہ

مولانا محمد ظفیر الدینؒ (شعبہ ترتیب فتاویٰ دارالعلوم دیوبند)

ناشر

مکتبہ حقانیہ ٹی بی ہسپتال روڈ ملتان پاکستان

فتاویٰ دارالعلوم مدلل و مکمل (جلد پنجم) ۳۷۶ مسائل زیارت قبور و ایصال ثواب

نقد دے کر ثواب میت کو پہنچادیا جاسکے گا۔

قرآن پڑھوانے کا رواج

سوال (۳۱۴۳): اس طرف رواج عام ہے کہ اگر کوئی شخص مرجائے تو بعد دفن کے قرآن شریف پڑھواتے ہیں جمعہ تک، اور ملانے یہ فتویٰ دیا ہے کہ قیامت تک حساب منکر نکیر و ضغطہ قبر سے بچ رہے ہے آیا بعد دفن کے قبر پر قرآن پڑھوانا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: اجرت معروفہ یا مشروطہ پر جو قرآن شریف میت کے لئے پڑھواتے ہیں اس میں علماء نے لکھا ہے کہ میت کو ثواب نہیں پہنچتا کیونکہ جب پڑھنے والے کو ثواب نہ ہوا بوجہ نیت اجرت کے تو میت کو کہاں سے پہنچے گا[1] البتہ اگر کوئی شخص للّٰہ قرآن شریف پڑھ کر میت کو ثواب بخشے تو انشاء اللہ تعالیٰ اس کا ثواب میت کو ملے گا۔ خواہ مکان پر پڑھ کر ثواب پہنچاوے یا قبر پر۔

ایصالِ ثواب میں آنحضرت ﷺ کا واسطہ

سوال (۳۱۴۴): ایصالِ ثواب میں واسطہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دیوے یا نہیں؟ واسطہ کہے ہوئے ثواب طعام یا کلام کا مردہ کو پہنچتا ہے یا نہیں؟

جواب: ایصالِ ثواب ہر دو طرح جائز ہے، ہر طرح پر ثواب پہنچتا ہے۔ فقط۔

کیا ایصالِ ثواب سے تمام گناہ معاف ہوجاتے ہیں

سوال (۳۱۴۵): جو شخص فوت ہوچکا ہو اور زندگی میں صغائر و کبائر کا مرتکب تھا۔ اب اگر اس کی اولاد اس کو بے شمار قرآن شریف کے ختم اور دوسرے برکت والے کلاموں کے چند لاکھ پڑھوادے اور صدقہ خیرات بہت سا کرے تو کیا اس شخص کے صغائر و کبائر معاف ہوجائیں گے یا صرف صغائر معاف ہوں گے؟

جواب: درمختار میں ہے وقال عیاض اجمع اھل السنۃ والجماعۃ ان الکبائر لایکفرھا الا التوبۃ ولا قائل بسقوط الدین ولو حقاً للّٰہ تعالیٰ کدین صلاۃ وزکوٰۃ

[1] صرح علماءنا فی باب الحج عن الغیر بان للانسان ان یجعل ثواب عملہ لغیرہ صلاۃ او صدقۃ او غیرھا (رد المحتار باب صلاۃ الجنائز ص ۸۴۳ ج ۱) ظفیر و سعید یہ ج ۲ ص ۲۴۳۔ [2] وان القراءۃ من الدنیا لا تجوز وان الآخذ والمعطی آثمان الخ (رد المحتار مطلب فی بطلان الوصیۃ بالختمات والتھالیل ج ۵) ظفیر و سعید یہ ج ۶ ص ۵۶۔

☆ الحمد للہ ہم اہلسنت میں ایصالِ ثواب کا یہی طریقہ رائج ہے، جس کی تائید دارالعلوم دیوبند نے بھی کردی۔

دارالعلوم دیوبند کا فتویٰ: قبر پر قرآن مجید پڑھ کر ایصال ثواب کرنا درست ہے، ایصال ثواب کرتے وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے لے کر تمام مسلمانوں کو پہنچانا جائز ہے

فتاویٰ دارالعلوم دیوبند مدلل و مکمل

جلد پنجم

کتاب الصلوٰۃ (ربع چہارم)

افادات

مفتی اعظم عارف باللہ حضرت مولانا مفتی عزیز الرحمٰن عثمانیؒ (مفتی اول دارالعلوم دیوبند)

سرپرست

حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیبؒ (مہتمم دارالعلوم دیوبند)

ترتیب و تحشیہ

مولانا محمد ظفیر الدینؒ (شعبہ ترتیب فتاویٰ دارالعلوم دیوبند)

ناشر

مکتبہ حقانیہ

ٹی بی ہسپتال روڈ ملتان پاکستان

فتاویٰ دارالعلوم مدلل و مکمل (جلد پنجم) ۳۶۶ مسائل زیارت قبور و ایصال ثواب

تعالیٰ کے سوا کسی کا کوئی تصرف اور اختیار نہیں۔

آیت لیس للانسان الا ما سعی کا صحیح مفہوم اور ایصال ثواب

سوال (۳۱۶۷) آیت لیس للانسان الا ما سعی اور قد خلت لها ما کسبت ولکم ما کسبتم. من عمل صالحا فلنفسه ومن اساء فعليها. کیا ان آیات سے ... ثواب کرنے کا بطلان ثابت ہو سکتا ہے یا نہیں؟

جواب ...

قبر پر قرآن پڑھنا کیسا ہے

سوال (۳۱۶۸) قبر پر قرآن شریف پڑھنا جائز ہے یا نہ؟

جواب ایصال ثواب میت کے لئے قبر پر قرآن شریف پڑھ کر میت کو ثواب پہنچانا درست ہے کذا فی الشامی ج ... فقط۔

فتاویٰ دارالعلوم مدلل و مکمل (جلد پنجم) ۳۶۷ مسائل زیارت قبور و ایصال ثواب

... کرنے والے کا مرنے والے کے گھر اسی دن کھانا کھانا کیسا ہے

تمام مسلمانوں کو ایصال ثواب کرنا درست ہے

سوال (۳۱۷۰) زید بعد تلاوت قرآن مجید ثواب اس کا جو عطا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم و ازواج ...

جواب یہ طریقہ ایصال ثواب کا جس طرح زید کرتا ہے اچھا ہے اس میں کچھ حرج نہیں ہے ... فقط۔

... مرتبہ قل ھو اللہ پڑھ کر بخشدے تو کیا ختم قرآن کا ثواب ملے گا

دارالعلوم دیوبند کا فتویٰ: شعبان کی پندرہویں شب کو شب بیداری اور دن کو روزہ رکھنا مستحب ہے

مکمل ومدلل

فتاوی دار العلوم دیوبند

جلد ششم

کتاب الزکوٰۃ، کتاب الصوم، کتاب الحج

افادات

مفتی اعظم عارف باللہ حضرت مولانا مفتی عزیز الرحمٰن عثمانی (مفتی اول دارالعلوم دیوبند)

زیر ہدایت

حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیب (مہتمم دارالعلوم دیوبند)

ترتیب و تحشیہ

مولانا محمد ظفیر الدین (شعبہ ترتیب فتاوی دارالعلوم دیوبند)

ناشر

مکتبہ حقانیہ

ٹی بی ہسپتال روڈ ملتان پاکستان

فتاوی دارالعلوم جلد ششم ۳۶۳ مسائل متفرقات

افضل الصلوٰۃ بعد الفریضۃ صلوٰۃ اللیل رواہ مسلم[1] ۔ فقط۔

(یعنی رمضان کے روزوں کے بعد محرم کے روزوں کا درجہ ہے اور فرض نمازوں کے بعد رات کی نفل نمازوں کا۔ ظفیر)

افطار کا وقت کیا ہے

سوال (۲۸۵): ماہ رمضان شریف کا روزہ کس وقت افطار کرنا چاہئے؟

جواب: روزہ غروب آفتاب کے بعد افطار کرنا چاہئے، گھڑی سے اس کا وقت مختلف ہوتا رہتا ہے، اس سے کوئی مستقل وقت کی تعیین نہیں ہوسکتی[2]۔

شعبان میں کونسا روزہ ضروری ہے اور کب سے ممنوع

سوال (۲۸۶): شعبان میں کس تاریخ کا روزہ فرض ہے یا مسنون ہے۔ نیز یہ روایت کہ اس ماہ میں سوائے ۱۳ تاریخ کے اور روزہ رکھنا جائز ہے یا ممنوع ہے، کہاں تک صحیح ہے؟

جواب: ماہ شعبان میں کسی تاریخ اور دن کا روزہ فرض اور واجب نہیں ہے اور تیرہ شعبان کے روزے کی کوئی خاص فضیلت حدیث شریف سے ثابت نہیں ہے البتہ یہ حدیث شریف میں وارد ہے کہ شعبان کی پندرھویں شب کو بیدار رہ کر عبادت میں مشغول رہو اور پندرھویں تاریخ کا روزہ رکھو، پس پندرھویں شعبان کا روزہ مستحب ہے، اگر کوئی رکھے تو ثواب ہے اور نہ رکھے تو کچھ حرج نہیں ہے[3]۔ فقط۔

[1] مشکوٰۃ باب صیام التطوع فصل اول ۱۲ ظفیر۔ [2] ھو امساک عن المفطرات حقیقۃ او حکما فی وقت مخصوص وھو الیوم (درمختار) وقال فی ردالمحتار ای الیوم الشرعی من طلوع الفجر الی الغروب الخ (ص [illegible] ج ۲) [illegible] سعید۔ [3] عن علی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا کانت لیلۃ نصف شعبان فقوموا لیلہا وصوموا یومہا الترغیب والترہیب کتاب الصوم ص [illegible] ج ۲ ظفیر غفرلہ۔

☆ہم اہلسنت بھی تو یہی کہتے ہیں پھر نہ جانے کیوں دیوبندی مولوی پندرہویں شب کی عبادات کو بدعت کہتے ہیں، اپنی مساجد کو عشاء کی نماز کے بعد فوراً تالے لگا دیتے ہیں، کیا یہ منافقت نہیں؟

دار العلوم دیوبند کا فتویٰ: جمعہ کے دن کا حج ستر حج سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے

مکمل
فتاویٰ دار العلوم دیوبند
جلد ششم
کتاب الزکوۃ، کتاب الصوم، کتاب الحج
افادات
مفتی اعظم عارف باللہ حضرت مولانا مفتی عزیز الرحمٰن عثمانیؒ
سرپرستی
حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیبؒ (مہتمم دار العلوم دیوبند)
ترتیب
مولانا محمد ظفیر الدینؒ (شعبہ ترتیب فتاویٰ دار العلوم دیوبند)
ناشر
مکتبہ حقانیہ
ٹی بی ہسپتال روڈ
ملتان پاکستان

فتاویٰ دار العلوم جلد ششم — ۳۳۶ — مسائل حج

نہیں ہو حج کریں، اب اس آدمی کو خود حج کرنا چاہئے یا اپنے باپ کو بھیج کر حج کراوے، اگر باپ کو حج کراوے گا تو اس کے ذمہ سے فرض ادا ہو جاوے گا یا نہیں؟

جواب: اس کو خود حج کرنا چاہئے۔ اگر باپ کو حج کراوے گا تو پھر بھی اس کو خود اپنا حج کرنا لازم ہے۔ فقط۔

حج سے پہلے بعد زنا کرنے والے کا حج ہوا یا نہیں

سوال: (۵۷) ایک شخص نے ایک شوہر دار عورت کو بہکا کر اپنے گھر میں ڈال لیا اور زنا کرتا رہا...

جواب: حج اس کا صحیح ہو گیا...

یوم عرفہ اگر جمعہ کے دن پڑے تو کیا یہ ستر حج سے افضل ہے

سوال: (۵۸) یوم عرفہ اگر جمعہ کے دن ہو تو حج کا ثواب ستر حج سے افضل ہے یا جو غیر جمعہ میں ہو برابر ہے یا نہیں؟

چنانچہ کتاب ... میں ہے وافضل الایام یوم عرفة اذا وافق یوم جمعة وهو افضل من سبعین حجة فی غیر یوم الجمعة کما ورد فی الحدیث الشریف انتهی۔ لیکن صاحب ... لکھتے ہیں ولکن نقل المناوی عن بعض الحفاظ ان هذا حدیث باطل لا اصل له انتهی۔ ... عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم ان الله عز وجل خلق الایام واختار منها یوم الجمعة ...

فتاویٰ دار العلوم جلد ششم — ۳۳۷ — مسائل حج

حدیث صحیح ہے یا نہیں؟

جواب: صاحب در مختار نے اس کو اختیار فرمایا ہے کہ جمعہ کے روز اگر وقوف عرفہ ہو تو وہ حج ستر حج سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے جو کہ غیر جمعہ میں ہوں اور یہ مسئلہ ہے کہ فضائل اعمال میں حدیث ضعیف پر بھی عمل ہو سکتا ہے کما فی الدر المختار ... الاعمال ... اور حدیث ... جمعہ کے وقوف کی فضیلت ضرور ہے ... فضائل الاعمال واللہ عندہ علم الکتاب وهو اعلم بالصواب۔ فقط۔

عورت خود بھی بیمار ہو اور اس کا محرم بھی تو کیا کرے

سوال: (۵۹) ایک شخص پر فرض حج ادا کرنا ہے مگر اس کی بیوی کے نہیں...

جواب: جب کہ اس کی زوجہ پر حج فرض ہے ...

قرضدار بغیر قرض ادا کئے حج کو جا سکتا ہے یا نہیں

سوال: (۶۰) اگر کوئی شخص حج کو جانا چاہتا ہے اور وہ قرضدار ہے تو اس کو حج کو جانے سے پہلے ...

☆ یہی وجہ ہے کہ ہم اہلسنت جمعہ کے دن ہونے والے حج کو حجِ اکبر کہتے ہیں۔

دار العلوم دیوبند کا فتویٰ: انبیاء کرام اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو جس قدر اللہ نے علم دیا ہے، اس سے وہ غیب جانتے ہیں

مکمل

فتاویٰ دار العلوم دیوبند

جلد ۱۲

کتاب الایمان، کتاب القصاص والحدود، کتاب السیر
عشر وخراج، جزیہ، احکام، مرتد، کتاب اللقطۃ

افادات

مفتی اعظم عارف باللہ حضرت مولانا مفتی عزیز الرحمن عثمانی دیوبندی رحمۃ اللہ علیہ

زیر نگرانی

حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیبؒ (مہتمم دار العلوم دیوبند)

ترتیب وتحشیہ

مولانا محمد ظفیر الدینؒ (شعبہ ترتیب فتاویٰ دار العلوم دیوبند)

ناشر

مکتبہ حقانیہ
ٹی بی ہسپتال روڈ
ملتان پاکستان

فتاویٰ دار العلوم دیوبند مدلل و مکمل (جلد دواز دہم) ۳۱ مکتبہ حقانیہ

جواب: بندہ نے پہلے اس مسئلہ کا جواب بعض لوگوں کو لکھا ہے کہ شرک کہ اس طرح کلمات مذکورہ کے لکھنے کی گنجائش ہے اور اس کے کفر ہونے اور لکھنے والے کو کافر کہنے کی کوئی دلیل نہیں ہے۔ لیکن بہ ضرور ہے کہ اس طرح غیر مرتب نہ لکھنا چاہئے۔ بلکہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اول لکھنا چاہئے اس کے بعد خلفاء راشدین کے اسمائے گرامی ترتیب لکھنا چاہئے۔ مثلاً ابوبکر، عمر، عثمان، علی رضی اللہ عنہم اجمعین۔ فقط

جو شخص نماز میں شریک ہو گیا تو کافر نہیں ہوا

سوال: (۶۵۸) زید دات وکُشم ہو کر مسجد کو کفتہ لگایا اور نہ فجر کی نماز پڑھی بلکہ ظہر کے وقت بدوں غسل کے بغیر غسل جماعت میں شریک ہو گیا تو وہ دائرہ اسلام سے خارج ہوا یا نہیں اور تجدید نکاح کی ضرورت ہے یا نہیں، عصر کے وقت غسل کر کے نماز فجر وظہر ادا کی اور توبہ واستغفار کیا؟

جواب: اس صورت میں حکم یہ ہے کہ وہ کافر نہیں ہوا اور توبہ واستغفار سے اس کا گناہ معاف ہو گیا۔ احتیاطاً تجدید ایمان وتجدید نکاح کر لینا بہتر ہے۔ کذا فی الدر المختار۔ فقط

خنزیر کھاؤں گا کلمہ نہ پڑھوں گا اس سے مرتد ہو گیا

سوال: (۶۵۹) عمر نے زید سے چند مسلمانوں کے سامنے یہ کہا کہ تم نماز روزہ کرتے ہو نماز پڑھتے ہو تو کر کے پڑھا بھی نہیں جاتے اگر جاتے ہو تو پڑھو اس پر زید نے کہا ہم نہیں پڑھیں گے بلکہ اس سے کلمہ پڑھنے کیلئے اصرار کیا گیا تو عمر کا کہتا ہے کہ ہم سور کا گوشت کھائیں اگر ہم کلمہ پڑھیں یا نہیں، آیا زید دائرہ اسلام سے خارج ہو گیا یا نہیں؟

جواب: اس صورت میں زید دائرہ اسلام سے خارج ہو گیا اور کافر ہو گیا۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ اس کو تجدید ایمان کرنا اور توبہ کرنا لازم ہے۔ فقط

شیطان کا علم وسیع ہے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا

سوال: (۶۶۰) جس نے مجمع عام میں یہ کہا کہ شیطان کا علم رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے علم سے وسیع ہے آیا یہ کلمہ کفر ہے اور کہنے والا کافر ہے یا نہیں؟

فتاویٰ دار العلوم دیوبند مدلل و مکمل (جلد دواز دہم) ۳۲ مکتبہ حقانیہ

جواب: نصوص میں وارد ہے کہ علم غیب سوائے اللہ تعالیٰ کے کسی کو نہیں ہے اور انبیاء علیہم السلام اور حضرت خاتم الانبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام کو جس قدر حق تعالیٰ نے مغیبات کا علم دیا ہے وہ ان کو معلوم ہو گیا جیسا کہ شرح فقہ اکبر میں ہے۔ ثم اعلم ان الانبیاء علیہم السلام لم یعلموا من المغیبات الا ما اعلمہم اللہ تعالیٰ احیانا الخ اور شیطان کو اللہ تعالیٰ نے قیامت تک مہلت دی کہ وہ لوگوں کو بہکائے۔ قال رب فانظرنی الی یوم یبعثون قال فانک من المنظرین الی یوم الوقت المعلوم اور حدیث شریف میں ہے ان الشیطان یجری من الانسان مجری الدم اور دوسری آیت میں ہے انہ یراکم ہو وقبیلہ من حیث لا ترونہم اور جو شخص ایسا کہتا ہے کہ جواب سوال میں درج ہے تو اس سے دریافت کیا جائے کہ اس کا کیا مطلب ہے بدون تحقیق مطلب کے حکم نہ کیا جائے۔ فقط

ہم جہنم میں رہیں گے تم جنت میں رہنا یہ کلمہ کفر ہے

سوال: (۶۶۱) جو شخص یہ کہتا ہے کہ ہم جہنم میں رہیں گے تم جنت میں رہنا وہ مسلمان رہا یا نہیں؟

جواب: یہ کلمات کفر کے ہیں اس کو چاہئے کہ توبہ کرے اور تجدید اسلام وتجدید نکاح کرے۔ فقط

کہنا کہ حلال وحرام سے کچھ غرض نہیں

سوال: (۶۶۲) زید کا یہ کہنا ہے کہ حرام وحلال سے کچھ غرض نہیں اور علماء پر اکثر طعن وتحقیر کرے، اور کوئی کہے کہ آپ مسلمان ہیں آپ کو ایسی بے باکانہ گستاخانہ کلام نہ کرنا چاہئے تو یہاں تک کہہ گزرتا ہے کہ مجھے مسلمان ہی نہ سمجھو میں تو عیسائی ہوں وغیرہ وغیرہ تو زید کیلئے کیا حکم ہے؟

جواب: زید کے کلمات حد کفر کو پہنچے ہوئے ہیں اور بعض فسق ومعصیت ہیں اس کو توبہ کرنا لازم ہے اور تجدید اسلام اور تجدید نکاح ضروری ہے۔ فقط

۱؎ شرح فقہ اکبر ص ۱۵۱ ظفیر
۲؎ سورۂ ص، رکوع ۵ ظفیر
۳؎ مشکوٰۃ ظفیر
۴؎ الاعراف، رکوع ۲، ظفیر
۵؎ من اعتقد الحرام حلالاً او علی القلب یکفر (شرح فقہ اکبر ص ۱۸۲) ظفیر
۶؎ من اعتقد ان الایمان والکفر واحد فہو کافر ومن لم یرض بالایمان فہو کافر ومن رضی بکفر نفسہ فقد کفر (عالمگیری مصری موجبات الکفر ص ۲۶۸، ج ۲) ظفیر

۱؎ وکذا لو صلی بغیر طہارۃ متعمدا یکفر (شرح فقہ اکبر ص ۱۸۸) ظفیر
۲؎ یکفر اذا وصف اللہ تعالیٰ بما لا یلیق ... (شرح فقہ اکبر ص ۱۹۰) ظفیر

☆ عقیدۂ اہلسنت بھی یہی ہے کہ جتنا غیب کا علم اللہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور انبیاء کرام علیہم السلام کو عطا کیا، اس قدر علم یہ جانتے ہیں

مفتی تقی عثمانی دیوبندی نے موئے مبارک اور تبرکات کی اہمیت وحقیقت کو قبول کیا

لحاظ سے راحت کے انتظامات ہوا کرتے تھے۔

موئے مبارک

رات کو عشاء کے بعد ہم شیخ سعید بازنجگی کی کھانے کی دعوت قبول کر چکے تھے، بعد میں معلوم ہوا کہ اُس رات کی یہ دعوت دراصل ادیب بازنجگی صاحب کی طرف سے تھی، مگر شیخ سعید بازنجگی کے مکان پر۔ ادیب بازنجگی صاحب کو یہ سعادت حاصل ہے کہ اُن کے پاس حضور سرورِ دو عالم ﷺ کا ایک موئے مبارک محفوظ ہے۔ عثمانی خلیفہ سلطان عبدالحمید تک اس کی سند متصل بھی وہ بیان کرتے ہیں، سلطان عبدالحمید کے بارے میں یہ بات معروف ہے کہ انہیں حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے تبرکات جمع کرنے کا خاص ذوق تھا، اور پوری سند متصل تو شاید اُن کے پاس بھی نہ ہو، لیکن انہوں نے جس اہتمام اور تحقیق سے یہ تبرکات جمع کئے تھے، اس کے پیشِ نظر ان کی صحت مستبعد نہیں ہے۔ یہ بات بھی معلوم ہے کہ ان کے پاس متعدد موئے مبارک تھے جن کی حفاظت اور برکت کے خیال سے انہوں نے مختلف قابلِ اعتماد حضرات کو دیئے بھی تھے۔ اس طرح اُن کے بعد تین واسطوں سے ایک موئے مبارک ادیب بازنجگی صاحب کے والد کے پاس پہنچا۔ وہ ایک مخیر اور صاحبِ ثروت تاجر تھے، جب ان کا انتقال ہوا تو ادیب بازنجگی صاحب نے ان کے تمام ورثاء سے یہ درخواست کی کہ موئے مبارک اُن کو عطا ہو جائے، اس کے بعد وہ اپنے والد کے ترکے میں اپنے حصے سے دستبردار ہو جائیں گے۔ اور اس طرح یہ عظیم تبرک ان کی طرف منتقل ہو گیا۔ وہ سال میں ایک مرتبہ اس کی عمومی زیارت کراتے ہیں، لیکن میری درخواست پر انہوں نے یہ کرم کیا کہ شیخ سعید بازنجگی صاحب کے مکان پر ایک چھوٹا سا اجتماع کر کے موئے مبارک کی زیارت کرانے کا بھی اہتمام کیا۔ انہوں نے یہ عظیم تبرک ایک شیشی میں مشک و عنبر بھر کر رکھا ہوا ہے۔ رات کے کھانے کے بعد انہوں نے تمام حاضرین کو اس کی زیارت کرائی، اور ہم سب اس نعمت سے مشرف ہوئے۔

موئے مبارک کی زیارت کی شرعی حیثیت

بات یہاں تک پہنچی تو مناسب ہے کہ موئے مبارک کی زیارت اور اس سے تبرک کی شرعی حیثیت بھی واضح کر دی جائے، کیونکہ اس معاملے میں خاصی افراط و تفریط پائی جاتی ہے۔ یہ بات صحیح احادیث سے ثابت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے اپنے موئے مبارک خود صحابہؓ میں تقسیم فرمائے، اور صحابۂ کرامؓ نے ان کو محفوظ رکھے اور ان سے برکت حاصل کرنے کا اہتمام فرمایا۔ اس سلسلے میں چند احادیث درج ذیل ہیں:۔

۶۰

مفتی تقی عثمانی (دیوبندی) نے تسلیم کیا کہ تبرکات سے حضور ﷺ کی نسبت ہی کافی ہے، سند کی ضرورت نہیں

جہانِ دیدہ

مُفتی محمد تقی عُثمانی

مکتبہ معارف القرآن کراچی
(Quranic Studies Publishers)

اس کے علاوہ اس کمرے میں انہوں نے حفاظِ قرآن کو مقرر کیا کہ وہ چوبیس گھنٹے یہاں تلاوت کرتے رہیں، حفاظ کی ڈیوٹیاں مقرر تھیں اور ایک جماعت کا وقت ختم ہونے سے پہلے دوسری جماعت آکر تلاوت شروع کر دیتی تھی۔ اس طرح یہ سلسلہ بعد کے خلفاء نے بھی جاری رکھا۔ اس طرح دنیا میں شاید یہ واحد جگہ ہے جہاں چار سو سال تک مسلسل تلاوتِ قرآن ہوتی رہی ہے، اور اس دوران ایک لمحے کے لیے بھی بند نہیں ہوئی۔ خلافت کے خاتمے کے بعد یہ سلسلہ موقوف ہوا۔

ان تبرکات کو انتہائی نفیس لکڑی کے صندوقوں میں رکھا گیا ہے، اور سال بھر میں صرف ایک بار رمضان کی ستائیسویں شب میں انہیں باہر نکال کر ان کی زیارت کرائی جاتی ہے، عام دنوں میں یہ تبرکات صندوقوں میں بند رہتے ہیں، اور صرف صندوق ہی دیکھے جاسکتے ہیں۔ لہٰذا ہم ان تبرکات کی زیارت نہ کرسکے۔ صرف صندوق دور سے نظر آئے۔ یہ گنہگار آنکھیں یقیناً ان تبرکات کے لائق نہ تھیں، ان کے لئے اُس ظرف کی زیارت بھی ایک نعمت عظمیٰ تھی جسے ان کی صحبت ومساس کا شرف حاصل ہے۔

درجۂ استناد کے لحاظ سے ان تبرکات کی جو بھی حیثیت ہو، لیکن ایک اُمتی کے لئے اس نسبت کی سچائی کا احتمال، اور صرف احتمال بھی کیا کم ہے۔

اسی کمرے میں کچھ اور تبرکات بھی رکھے ہوئے ہیں جو شوکیسوں میں محفوظ ہیں، اور شفاف شیشوں کے واسطے سے ان کی زیارت کی جاسکتی ہے۔ ان میں ایک تلوار حضرت داؤد علیہ السلام کی طرف منسوب ہے، چار تلواریں چاروں خلفائے راشدینؓ کی طرف منسوب ہیں، ان کے علاوہ حضرت خالد بن ولیدؓ، حضرت جعفر طیارؓ، حضرت عمار بن یاسرؓ اور حضرت ابوالحسینؓ کی طرف منسوب تلواریں بھی رکھی ہوئی ہیں۔ ایک حصے میں کعبہ شریف کے دروازے کا ایک ٹکڑا، کعبہ شریف کا قفل اور چابیاں، میزابِ رحمت کے دو ٹکڑے، اور وہ تھیلا بھی محفوظ ہے جس میں کسی زمانے میں حجر اسود رکھا گیا تھا۔ سرکار دو عالم ﷺ کے روضۂ اقدس کی مٹی بھی موجود ہے۔ لیکن محققین کا کہنا ہے کہ تلواروں کی نسبت مشکوک ہے۔

☆موئے مبارک کی زیارت کی دعوت کے وقت سند طلب کرنیوالے دیوبندی حضرات مفتی تقی عثمانی کے اس پیغام پر غور کریں

مفتی تقی عثمانی دیوبندی نے تبرکات رسول علیہ ﷺ کی حقیقت و برکات کو تسلیم کیا

جہانِ دیدہ

مفتی محمد تقی عثمانی

تبرکات

چنانچہ ہم سب سے پہلے اس کمرے میں پہنچے جہاں سرکار دوعالم ﷺ کے تبرکات محفوظ کیے گئے ہیں، یوں تو دنیا کے مختلف حصوں میں آنحضرت ﷺ کی طرف منسوب تبرکات پائے جاتے ہیں، لیکن مشہور یہ ہے کہ استنبول میں محفوظ تبرکات زیادہ مستند ہیں۔ ان میں سرور دوعالم ﷺ کا جبہ مبارک، آپ ﷺ کی دو تلواریں، آپ ﷺ کا وہ جھنڈا جس کے بارے میں مشہور یہ ہے کہ وہ غزوۂ بدر میں استعمال کیا گیا تھا، موئے مبارک، دندان مبارک، مقوقس شاہ مصر کے نام آپ ﷺ کا مکتوب گرامی اور آپ ﷺ کی مہر مبارک شامل ہیں۔

تاریخی روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ تبرکات بنوعباس کے خلفاء کے پاس موجود تھے، چنانچہ یہ آخری عباسی خلیفہ المتوکل کے حصے میں بھی آئے تھے، وہ آخر میں مصر کے اندر مملوک سلاطین کے زیر سایہ زندگی بسر کر رہا تھا، اقتدار و اختیار میں اس کا کوئی حصہ نہ تھا۔ دسویں صدی ہجری میں جب حجاز اور مصر کے علاقوں نے عثمانی سلطان سلیم اول کی سلطنت تسلیم کر لی اور اسے "خادم الحرمین الشریفین" کا منصب عطا کیا گیا تو عباسی خلیفہ المتوکل نے "خلافت" کا منصب بھی سلطان سلیم کو سونپ دیا، اور مقامات مقدسہ و حرمین شریفین کی کنجیاں اور یہ تبرکات بھی بطور سند خلافت اُن کے حوالے کر دیئے۔ اسی کے بعد سے سلاطین عثمانیہ کو "خلیفہ" اور "امیر المومنین" کا لقب مل گیا اور پوری دنیائے اسلام نے اُن کی یہ حیثیت کسی اختلاف کے بغیر تسلیم کر لی۔

اس طرح سلطان سلیم دسویں صدی ہجری میں یہ تبرکات مصر سے استنبول لے کر آئے اور یہ اہتمام کیا کہ "توپ کاپے سرائے" میں ان کو محفوظ رکھنے کیلئے ایک مستقل کمرہ تعمیر کیا۔ سلطان کی طرف سے ان تبرکات کی قدردانی اور ان سے عشق و محبت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ جب تک سلطان سلیم زندہ رہے استنبول میں مقیم رہنے کے دوران اس کمرے میں خود اپنے ہاتھ سے جھاڑو دیتے اور اس کی صفائی کیا کرتے تھے۔

۳۳۸

مکتبہ معارف القرآن کراچی ۱۴
(Quranic Studies Publishers)

دیوبندیوں کے رسالے میں تبرکات رسول ﷺ کی عظمت کو بیان کیا گیا

زیر ادارت و سرپرستی

حضرت مولانا محمد عزیز الرحمن

مدیر منتظم

مولانا حافظ محمد زکریا عزیز صاحب

کمپوزنگ

جناب منصور احمد عباسی صاحب

مجلس مشاورت

حضرت مولانا مفتی فیض الدین صاحب

حضرت مولانا ممتاز احمد صاحب

حضرت مولانا عبدالغفار صاحب

صاحبزادہ قاری عتیق الرحمن عزیز صاحب

حضرت مولانا حافظ نثار احمد الحسینی صاحب

حضرت مولانا مفتی منصور احمد صاحب

حضرت مولانا مفتی ظہور احمد عباسی صاحب

حضرت قاری حفیظ الرحمن صاحب

جناب پروفیسر ریاض صاحب

رابطے کے لئے: مکتبہ دارالایمان گلی نمبر 5 الہ آباد روڈ ویسٹریج 3 راولپنڈی
0321-8523383
0300-8523383
0300-9803080
فون آفس 051-5465558

ماہنامہ زکریا

آثار و تبرکات (آخری قسط)

حضرت مولانا ارسلان زید مجدہ مسترشد حضرت مولانا حکیم محمد اختر صاحب دامت برکاتہم

حضرت ابوطلحہ ؓ اور حضور ﷺ کے بال مبارک

صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں حضرت انس ؓ سے مروی ہے:

یعنی نبی کریم ﷺ نے حجام کو بلا کر سر مبارک کے دائیں جانب کے بال مونڈنے کا حکم فرمایا۔ پھر ابوطلحہ انصاری ؓ کو بلا کر وہ سب بال انہیں عطا فرما دیئے۔ پھر بائیں جانب کے بالوں کو حکم فرمایا اور وہ ابوطلحہ ؓ کو دیے کہ انہیں لوگوں میں تقسیم کر دو۔

حضرت انس ؓ اور حضور ﷺ کا پسینہ مبارک

ثمامہ کہتے ہیں کہ جب انس ؓ کی وفات ہوئی تو انہوں نے وصیت کی تھی کہ تجہیز و تکفین کے موقع پر انہیں وہ خوشبو لگائی جائے جو ام سلیم نے حضور ﷺ کے پسینہ کو شیشی میں جمع کی تھی جس کی خوشبو سے معطر ہے۔ چنانچہ ایسا ہی کیا گیا۔

انس بن مالک ؓ اور آثار مصطفی ﷺ کی تعظیم

حضرت عبداللہ بن عمر و انس بن مالک اور دیگر کئی صحابہ کرام ؓ سے ثابت ہے کہ وہ آثار مصطفی ﷺ سے تبرک حاصل کرتے تھے اور نبی کریم ﷺ کی نماز کی جگہوں کا قصد کیا کرتے تھے اور ان راستوں کو ڈھونڈتے جن راستوں پر اللہ کے پیارے محبوب ﷺ کے مبارک کے قدم لگے ہوئے تھے اور آپ ﷺ کے پیالے میں بطور تبرک پانی پیتے تھے اور حضرت انس ؓ کے پاس آپ ﷺ کا پیالہ تھا۔

حضرت عائشہ ؓ اور حضور ﷺ کا جبہ مبارک

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آپ ﷺ کا لباس تھا اور صحابہ کی ایک جماعت جن میں حضرت معاویہ ؓ بھی ہیں کے پاس نبی کریم ﷺ کے موئے مبارک تھے حتیٰ کہ انہوں نے وصیت کی کہ یہ بال مبارک ان کے ساتھ ان کی قبر میں تبرکاً دفن کر دیے جائیں اور وہ ان بالوں کے ساتھ تبرک اور

جون 2009ء | ۵۲ | جمادی الثانی ۱۴۳۰ھ

☆ جبکہ دوسری جانب دیوبندی مولوی تبرکات کو بے معنی اور بے اصل کہتے ہیں، کیا یہ منافقت نہیں؟

دیوبندیوں کے رسالے میں موئے مبارک کی برکتیں اور فتح ونصرت کا اقرار کیا

مدیر منتظم
مولانا حافظ محمد زکریا عزیز صاحب
کمپوزنگ
جناب منصور احمد عباسی صاحب

مجلس مشاورت
حضرت مولانا مفتی فیض الدین صاحب
حضرت مولانا ممتاز احمد صاحب
حضرت مولانا عبدالغفار صاحب
صاحبزادہ قاری عتیق الرحمٰن عزیز صاحب
حضرت مولانا حافظ نثار احمد الحسینی صاحب
حضرت مولانا مفتی منصور احمد صاحب
حضرت مولانا مفتی ظہور احمد عباسی صاحب
حضرت قاری حفیظ الرحمٰن صاحب
جناب پروفیسر ریاض صاحب

0321-8523383
0300-8523383
0300-9803060
051-5465558

ماہنامہ زکریا

موئے مبارک کی برکت سے فتح

حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ خوش قسمتی سے رحمت عالم ﷺ کی مبارک پیشانی کے بال میرے پاس تھے۔ میں نے ان کو ٹوپی میں آگے کی طرف سی رکھا تھا۔ ان بالوں کی برکت سے عمر بھر جنگ میں مجھ کو فتح و نصرت حاصل ہوتی رہی۔ (حسن ورنہ صحابہ)

بچے خالد میں بیٹے ٹوپی اندر
طفیل انہاندی فتح ہوندی میسر

جنگ یرموک میں حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ اپنی شجاعت بیان فرماتے ہیں کہ وہ لشکر کفار کی طرف بڑھے، ادھر سے ایک پہلوان نکلا جس کا نام نسطور تھا۔ دونوں کا دیر تک سخت مقابلہ ہوتا رہا کہ حضرت خالد کا گھوڑا ٹھوکر کھا کر گر گیا اور حضرت خالد اس کے سر پر آ گئے اور ٹوپی زمین پر جا پڑی۔ نسطور موقع پا کر آپ کی پشت پر آ گیا۔ اس وقت حضرت خالد پکار پکار کر اپنے رفقاء سے فرما رہے تھے کہ میری ٹوپی مجھے دو، خدا تم پر رحم کرے۔ ایک شخص جو آپ کی قوم بنی مخزوم میں سے تھا، وہ دوڑ کر آیا اور ٹوپی آپ کو دی۔ آپ نے اسے پہن لیا اور نسطور کا مقابلہ کیا، یہاں تک کہ اس کو قتل کر دیا۔ لوگوں نے اس واقعہ کے بعد آپ سے پوچھا کہ آپ نے وہ حرکت کیا کی کہ دشمن تو پشت پر آ پہنچا اور آپ ٹوپی کی فکر میں لگ گئے۔ جو شاید وہ جا رہے تھے کی ہوگی۔

حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس ٹوپی میں حضور فخر کونین ﷺ کے پیشانی مبارک کے بال ہیں، جو مجھے اپنی جان سے زیادہ محبوب ہیں۔ ہر جنگ میں ان مبارک بالوں کی برکت سے فتح یاب ہوتا ہوں۔ اسی لئے میں بے قراری سے اپنی ٹوپی کی طلب میں تھا کہ مبادا ان کی برکت میرے پاس نہ رہے اور کافروں کے ہاتھ لگ جائے۔ (الاذریعہ حضرت ۔۔۔)

حضور ﷺ کے خادم خاص حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے بارے میں حضرت ثابت بنانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ انہوں نے مجھ سے کہا کہ یہ رسول اللہ ﷺ کے مبارک بالوں میں سے ایک بال ہے۔ جب میں مر جاؤں تو اس کو میری زبان کے نیچے رکھ دینا۔ چنانچہ حسب وصیت ان کی زبان کے نیچے رکھ

جون 2009ء ۵۵ جمادی الثانی ۱۴۳۰ھ

☆ جبکہ دوسری جانب دیوبندی مولوی عوام اہلسنت کو موئے مبارک کی زیارت سے روکتے ہیں، کیا یہ منافقت نہیں؟

دیوبندیوں نے بھی اپنے مولویوں کے آگے پیر اور نقشبندی اور خانقاہ کے! الفاظ لکھنا شروع کر دیا

ماہنامہ تدریس القرآن کراچی
TADRIS-UL-QURAN

جلد نمبر 22
شمارہ نمبر 9
ماہ ستمبر 2005ء

اس شمارے میں

مدیر اعلیٰ
محمد رفیع قاسمی

ناشر
محمد رفیع قاسمی

بدل اشتراک
فی پرچہ ——— 10 روپے
سالانہ ——— 80 روپے
مستقل معاونت ——— 500 روپے

بیرونِ ممالک
——— 13 امریکی ڈالر
——— 10 امریکی ڈالر
——— 75 ریال
——— 75 درہم

اکاؤنٹ نمبر 1088-96
حبیب بینک

مقامِ اشاعت
ٹرسٹ جمعیت تعلیم القرآن
عالمگیر مسجد بہادرآباد کراچی
فون: 4932283-4935824
فیکس: 4936542

ہزاروں جہاں دے کے وہ سمجھے یہ خوش رہا
ہاں آپ کی یہ شرم کہ تکرار کیا کریں

ترجمہ: تم میں سے ایک ایسی جماعت ہونی چاہیئے جو بھلائی کی طرف بلائے اور اچھے کاموں کا حکم دے اور برے کاموں سے روکے اور یہی لوگ کامیاب ہونے والے ہیں۔

☆ اہلسنت کریں تو فتویٰ، اپنے لئے سب جائز ہے؟

اکابرِ دیوبند کی کتاب سے ثبوت: دعا اور سلام کے وقت حضور علیہ وسلم کی قبرِ انور کی طرف رخ کر کے ان سے وسیلے سے مانگے

فضائل درود شریف

مؤلفہ

شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا صاحب نور اللہ مرقدہ

کتب خانہ فیضی لاہور

(پاکستان)

فضائل درود شریف ۲۲ فصل اول

فضائل درود شریف ۲۳ فصل اول

☆ اللہ کرے کہ موجودہ دیوبندی اپنے دیوبندی شیخ کی اس بات کو مان لیں اور قبرِ انور کی طرف رخ کر کے حضور علیہ وسلم کے وسیلے سے دعا مانگیں

اکابرِ دیوبند کی کتاب سے ثبوت: خواب میں تشریف لاکر سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ورم دور کردیا

اے ایمان والو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر درود اور خوب سلام بھیجو

فضائلِ درود شریف

مؤلفہ

شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا صاحب
نور اللہ مرقدہ

کتب خانہ فیضی لاہور
(پاکستان)

دینار اس نومولود کے والد کو دیئے اس کے بعد سو اور نکالے تاکہ شیخ ابو بکرؒ کو دے شیخ نے ان کے لینے سے انکار کیا وزیر نے اصرار کیا کہ ان کو لے لیجئے اس لئے کہ یہ اس بشارت کی وجہ سے ہے جو آپ نے مجھے اس واقعہ کے متعلق سنائی اس لئے کہ یہ واقعہ یعنی ایک ہزار درود والا ایک راز ہے جس کو میرے اور اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ پھر سو دینار اور نکالے اور یہ کہا کہ اس خوشخبری کے بدلہ میں ہیں کہ تم نے مجھے اس کی بشارت سنائی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو میرے درود شریف پڑھنے کی اطلاع ہے۔ اور پھر سو اشرفیاں اور نکالیں اور یہ کہا کہ یہ اس مشقت کے بدلہ میں ہے جو تم کو یہاں آنے میں ہوئی اور اسی طرح سو سو اشرفیاں نکالتے رہے یہاں تک کہ ایک ہزار اشرفیاں نکالیں مگر انھوں نے یہ کہہ کر انکار کر دیا کہ ہم اس مقدار یعنی سو دینار سے زائد نہیں لیں گے جن کا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا (بدیع)

یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّھِمِ

(۴۰) عبد الرحیم بن عبد الرحمٰنؒ کہتے ہیں کہ ایک دفعہ غسل خانے میں گرنے کی وجہ سے میرے ہاتھ میں بہت ہی سخت چوٹ لگ گئی اس کی وجہ سے ہاتھ پر ورم ہو گیا میں نے رات بہت بے چینی میں گذری، میری آنکھ لگ گئی تو میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت کی۔ میں نے اتنا ہی عرض کیا تھا کہ یا رسول اللہ! حضورؐ نے ارشاد فرمایا کہ تیری کثرتِ درود نے مجھے گھبرا دیا۔ میری آنکھ کھلی تو تکلیف بالکل جاتی رہی تھی اور ورم بھی جاتا رہا تھا (بدیع)

یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا ۔ عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّھِمِ

(۴۱) علامہ سخاوی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ مجھ سے شیخ احمد بن رسلانؒ کے شاگردوں میں سے ایک معتمد نے کہا کہ ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت ہوئی اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں یہ کتاب قولِ بدیع فی الصلوٰۃ علی الحبیب الشفیع جو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر درود کے بیان میں علامہ سخاویؒ کی مشہور تالیف ہے اور اس رسالہ کے اکثر مضامین اسی سے لئے گئے ہیں۔ حضورؐ کی خدمت میں یہ کتاب پیش کی گئی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکو قبول فرمایا بہت طویل خواب ہے جسکی وجہ سے مجھے انتہائی مسرت ہوئی اور میں اللہ کے اور اس کے پاک رسولؐ کی طرف سے اس کی قبولیت کی امید رکھتا ہوں اور انشاء اللہ دارین میں زیادہ سے زیادہ ثواب کا امیدوار ہوں بس تو بھی اے مخاطب
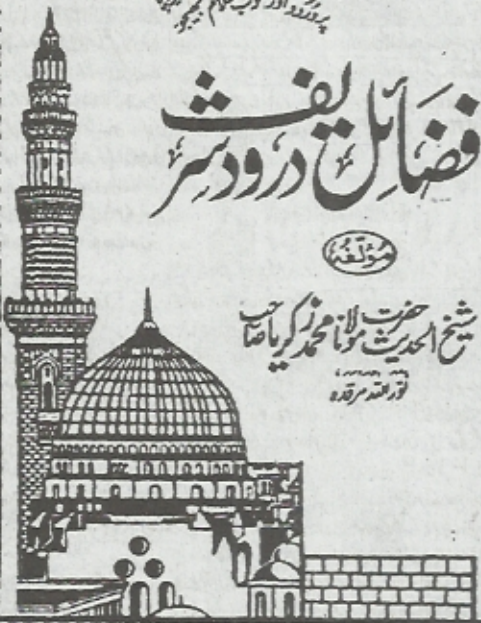
☆ یہ واقعہ نقل کر کے دیوبندی شیخ الحدیث نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو فریاد رس تسلیم کر ہی لیا

دیوبندیوں کی مرکزی کتاب میں تحریر ہے کہ مدرسہ دیوبند میں بعد از وصال حضور ﷺ تشریف لائے اور فیض پہنچایا۔

المہند علی المفند

یعنی

عقائد علماء اہل سنت دیوبند

فخر المحدثین
حضرۃ مولانا خلیل احمد سہارنپوری قدس سرہ العزیز
المتوفی ۱۳۴۶ھ

المیزان ناشران و تاجران کتب
الکریم مارکیٹ اُردو بازار لاہور پاکستان فون: ۷۲۱۲۷۶۳-۴۲ - ۷۱۲۲۹۸۱

دار العلوم دیوبند کی بنیاد:

انگریزی حکومت کے عزائم اور اس کے فرعونی اقتدار کے خوفناک نتائج کو حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی نے اپنی قوت قدسیہ سے پہلے ہی ادراک کر لیا تھا۔ ۱۸۵۷ء کی ناکامی کی تلافی اور اسلامی علوم و نظریات کے تحفظ کے لیے دیوبند میں ایک دینی عربی مدرسہ کی بنیاد رکھی گئی۔ اس وقت کے اکابر اولیاء اللہ کی دعائیں اس مدرسہ کے شامل حال تھیں۔ چنانچہ اس عظیم الشان مدرسہ کا افتتاح بتاریخ ۱۵ محرم ۱۲۸۳ھ مسجد چھتہ میں انار کے مشہور درخت کے نیچے ہوا۔ اس تاریخی درسگاہ کے سب سے پہلے معلم حضرت مولانا محمود صاحب اور پہلے متعلم محمود الحسن تھے جو بعد میں شیخ الہند حضرت مولانا محمود الحسن صاحب اسیر مالٹا کی تاریخی شخصیت سے جہان میں مشہور ہوئے۔ خداوند عالم کی رحمت و نصرت سے یہ دینی درسگاہ بعد میں دار العلوم دیوبند کے نام سے عالم اسلامی کے لیے سرچشمہ علوم و معارف بنی، جس کے فیوض و برکات سے آج تک ایک عالم مستفید ہو رہا ہے۔ "تاریخ دیوبند" میں لکھا ہے کہ حضرت مولانا رفیع الدین صاحب نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ مہتمم دار العلوم دیوبند کو خواب میں سرور کائنات ﷺ کی زیارت ہوئی۔ آنحضرت ﷺ مدرسہ کے کنوئیں پر تشریف فرما ہیں اور کنواں دودھ سے بھرا ہوا ہے۔ ایک بڑا ہجوم لوگوں کا سامنے ہے۔ لوگوں کے پاس چھوٹے بڑے برتن ہیں اور ساقی کوثر ﷺ سب کے برتنوں کو دودھ سے بھر رہے ہیں۔ اس خواب کی تعبیر بزرگوں نے یہ نکالی کہ انشاء اللہ اس مدرسہ سے شریعت محمدیہ کے علوم و فیوض کے چشمے جاری ہوں گے جن سے ایک جہان سیراب ہوگا، چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ بعض محققین نے فرمایا ہے کہ اس دور میں دار العلوم دیوبند ایک مجدد کی حیثیت رکھتا ہے اور واقعہ بھی یہی ہے کہ اس دار العلوم کے ذریعہ کتاب و سنت کے علوم و معارف کا جو فیضان اطراف عالم میں پھیلا ہے اس کی نظیر اس زمانہ میں نہیں مل سکتی۔ عالم اسباب کے پیش نظر اگر دار العلوم کا وجود نہ ہوتا تو متحدہ ہندوستان میں مذہب اہل السنت والجماعت کا صرف نام ہی باقی رہ جاتا۔ لیکن اکابر دار العلوم کی اصلاحی اور تجدیدی مساعی سے شرک و الحاد کی ظلمتیں چھٹ گئیں اور توحید و سنت کے انوار پھیل گئے۔ بانی دار العلوم حضرت نانوتوی نے دار العلوم اور دیگر دینی مدارس کے لیے آٹھ بنیادی اصول وضع فرمائے تھے جن پر دار العلوم کی علمی و دینی ترقیات موقوف

علمائے دیوبند کی مرکزی کتاب میں تحریر ہے کہ دیوبندیوں کا سلسلہ تصوف میں قادریہ، نقشبندیہ، سہروردیہ اور چشتیہ کے ساتھ منسلک ہے

المُهَنَّد عَلَى المُفَنَّد

یعنی

عقائد علماء اہل سنت دیوبند

فخر المحدثین
حضرت مولانا خلیل احمد سہارنپوری قدس سرہ العزیز
المتوفی ۱۳۴۶ھ

المیزان ناشران و تاجران کتب

الکریم مارکیٹ اردو بازار لاہور پاکستان فون: ۷۲۱۲۷۶۳-۷۲۲۹۸۱

ازمة التحقيق.

حامدًا ومصليًا ومسلمًا

ليعلم اولا قبل ان نشرع فى الجواب انا بحمدالله ومشائخنا رضوان الله عليهم اجمعين وجميع طائفتنا و جماعتنا مقلدون لقدوة الانام وذروة الاسلام امام الهمام الامام الاعظم ابى حنيفة النعمان رضى الله تعالىٰ عنه فى الفروع و متبعون للامام الهمام ابى الحسن الاشعرى و الامام الهمام ابى منصور الماتريدى رضى الله تعالىٰ عنهما فى الاعتقاد و الاصول ومنتسبون من طرق الصوفية الى الطريقة العلية المنسوبة الى السادة النقشبندية و الطريقة الزكية المنسوبة الى السادة الجشتية و الى الطريقة البهية المنسوبة الى السادة القادرية والى الطريقة المرضية المنسوبة الى السادة السهروردية رضى الله تعالىٰ عنهم اجمعين.

قبضہ میں ہیں تحقیق کی باگیں۔

حمد وصلوٰۃ وسلام کے بعد

اس سے پہلے کہ ہم جواب شروع کریں، جاننا چاہیے کہ ہم اور ہمارے مشائخ اور ہماری ساری جماعت بحمد اللہ فروعات میں مقلد ہیں مقتدائے خلق حضرت امام ہمام امام اعظم ابو حنیفہ نعمان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے، اور اصول و اعتقادیات میں پیرو ہیں امام ابوالحسن اشعری اور امام ابومنصور ماتریدی رضی اللہ عنہما کے اور طریق ہائے صوفیہ میں ہم کو انتساب حاصل ہے سلسلہ عالیہ حضرات نقشبندیہ، اور طریقہ زکیہ مشائخ چشت، اور سلسلہ بہیہ حضرات قادریہ اور طریقہ مرضیہ مشائخ سہروردیہ رضی اللہ عنہم کے ساتھ۔

ثم ثانياً انا لا نتكلم بكلام ولا نقول قولا فى الدين الا وعليه عندنا دليل من الكتاب اوالسنة او اجماع الامة او قول من ائمة المذهب ومع

دوسری بات یہ کہ ہم دین کے بارے میں کوئی بات ایسی نہیں کہتے جس پر کوئی دلیل نہ ہو، قرآن مجید کی یا سنت کی، یا اجماع امت یا قول کسی امام کا۔ اور بایں ہمہ ہم دعویٰ نہیں کرتے کہ قلم کی غلطی

☆ اگر واقعی یہ بات سچ ہے تو پھر موجودہ دور کے دیوبندیوں میں یہ چار سلسلے نظر کیوں نہیں آتے؟

علمائے دیوبند کا عقیدہ ان کی مستند کتاب سے: قبر رسول ﷺ کی زیارت کی نیت سے سفر کرنا افضل ہے، جہاں حضور ﷺ آرام فرما ہیں وہ حصہ کعبہ، عرش و کرسی سے بھی افضل ہے

المُهنَّد علی المُفنَّد

یعنی

عقائد علماء اہل سنت دیوبند

تحفۃ المحدثین

حضرت مولانا خلیل احمد سہارنپوری قدس سرہ العزیز

المتوفی ۱۳۴۶ھ

المیزان ناشران و تاجران کتب

الفضل مارکیٹ اردو بازار لاہور پاکستان فون: ۷۳۲۴۷۳۲-۷۳۲۹۸۱۰

توضیح الجواب

عندنا وعند مشائخنا زيارة قبر سيد المرسلين (روحي فداه) من اعظم القربات واهم المثوبات و انجح لنيل الدرجات بل قريبة من الواجبات و ان كان حصوله بشد الرحال وبذل المهج والاموال و ينوي وقت الارتحال زيارته عليه الف الف تحية وسلام وينوي معها زيارة مسجده صلى الله عليه وسلم وغيره من البقاع و المشاهد الشريفة بل الاولى ما قال العلامة الهمام ابن الهمام ان يجرد النية لزيارة قبره عليه الصلوٰة والسلام ثم يحصل له اذا قدم زيارة المسجد لان في ذلك زيادة تعظيمه واجلاله صلى الله عليه وسلم ويوافقه قوله صلى الله عليه وسلم من جاءني زائرا لا تحمله حاجة الا زيارتي كان حقا علي ان اكون شفيعا له يوم القيمة وكذا نقل عن العارف السامي الملا جامي انه افرز الزيارة عن الحج وهو اقرب الى مذهب المحبين واما ما قالت الوهابية من ان المسافر الى المدينة المنورة على

جواب کی توضیح

ہمارے نزدیک اور ہمارے مشائخ کے نزدیک زیارت قبر سید المرسلین (ہماری جان آپ پر قربان) اعلیٰ درجہ کی قربت اور نہایت ثواب اور سبب حصول درجات ہے بلکہ واجب کے قریب ہے گو شد رحال اور بذل جان و مال سے نصیب ہو اور سفر کے وقت آپ کی زیارت کی نیت کرے اور ساتھ میں مسجد نبوی اور دیگر مقامات و زیارت گاہ ہائے متبرکہ کی بھی نیت کرے بلکہ بہتر یہ ہے کہ جو علامہ ابن ہمام نے فرمایا ہے کہ خالص قبر شریف کی زیارت کی نیت کرے پھر جب وہاں حاضر ہوگا تو مسجد نبوی کی بھی زیارت حاصل ہوجائے گی۔ اس صورت میں جناب رسالت مآب ﷺ کی تعظیم زیادہ ہے اور اس کی موافقت خود حضور ﷺ کے ارشاد سے ہو رہی ہے کہ جو میری زیارت کو آیا کہ میری زیارت کے سوا کوئی حاجت اس کو نہ لائی ہو تو مجھ پر حق ہے کہ قیامت کے دن اس کا شفیع بنوں۔ اور ایسا ہی عارف ملا جامی رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ انہوں نے زیارت کے لیے حج سے علیحدہ سفر کیا اور یہی طرز مذہب عشاق سے زیادہ ملتا ہے۔ اب رہا وہابیہ کا یہ کہنا کہ مدینہ منورہ کی جانب سفر کرنے والے کو صرف مسجد نبوی کی نیت کرنی

ساكنها الف الف تحية لا ينوي الا المسجد الشريف استدلالا بقوله عليه الصلوٰة والسلام لا تشد الرحال الا الى ثلثة مساجد فمردود لان الحديث لا يدل على المنع اصلاً بل لو تامله ذو فهم ثاقب لعلم انه بدلالة النص يدل على الجواز فان العلة التي استثنى بها المساجد الثلاثة من عموم المساجد او البقاع هو فضلها المختص بها و هو مع الزيادة موجود في البقعة الشريفة فان البقعة الشريفة و الرحبة المنيفة التي ضم اعضاءه صلى الله عليه وسلم افضل مطلقاً حتى من الكعبة ومن العرش و الكرسي كما صرح به فقهاؤنا رضي الله عنهم ولما استثنى المساجد لذلك الفضل الخاص فاولى ثم اولى ان يستثنى البقعة المباركة لذلك الفضل العام و قد صرح بالمسئلة كما ذكرناه بل بابسط منها شيخنا العلامة شمس العلماء العاملين مولانا رشيد احمد الجنجوهي قدس الله سره العزيز في رسالته زبدة المناسك في فضل زيارة المدينة المنورة وقد طبعت

چاہیے اور اسی قول پر اس حدیث کو دلیل لانا کہ کجاوے نہ کسے جائیں مگر تین مسجدوں کی جانب سو یہ قول مردود ہے اس لیے کہ حدیث کہیں بھی ممانعت پر دلالت نہیں کرتی۔ بلکہ صاحب فہم اگر غور کرے تو یہی حدیث بدلالۃ النص جواز پر دلالت کرتی ہے کیونکہ جو علت ان مساجد کے دیگر مسجدوں اور مقامات سے مستثنیٰ ہونے کی قرار پائی ہے وہ ان مساجد کی فضیلت ہی تو ہے اور یہ فضیلت زیادتی کے ساتھ قبر شریف میں موجود ہے اس لیے کہ وہ حصہ زمین جو جناب رسول اللہ ﷺ کے اعضاء مبارک کو مس کیے ہوئے ہے علی الاطلاق افضل ہے یہاں تک کہ کعبہ اور عرش و کرسی سے بھی افضل ہے چنانچہ فقہاء نے اس کی تصریح فرمائی ہے اور جب فضیلت خاصہ کی وجہ سے تین مسجدیں عموم نہی سے مستثنیٰ ہوگئیں تو بدرجہ اولیٰ ہے کہ قبر مبارک فضیلت عامہ کے سبب مستثنیٰ ہو۔ ہمارے بیان کے موافق بلکہ اس سے بھی زیادہ بسط کے ساتھ اس مسئلہ کی تصریح ہمارے شیخ شمس العلماء حضرت مولانا مولوی رشید احمد گنگوہی قدس سرہ نے اپنے رسالہ زبدۃ المناسک کی فصل زیارت مدینہ منورہ میں فرمائی جو بارہا طبع ہو چکا ہے نیز اس بحث میں ہمارے شیخ المشائخ مفتی صدر الدین دہلوی قدس سرہ کا ایک رسالہ تصنیف

☆ جبکہ موجودہ دیوبندی مولوی اور عوام اس عقیدے کے خلاف عقیدہ رکھتے ہیں، آخر ایسا کیوں؟

علمائے دیوبند کا عقیدہ ان کی مستند کتاب سے: بعد از وصال یا حیات میں انبیاء، صلحاء، اولیاء کا وسیلہ پکڑنا جائز ہے، حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی قبرِ انور میں زندہ ہیں

المهند على المفند

یعنی

عقائد علماء اہل سنت دیوبند

فخر المحدثین
حضرت مولانا خلیل احمد سہارنپوری قدس سرہ العزیز
المتوفی ۱۳۴۶ھ

المیزان ناشران و تاجران کتب
نشتر مارکیٹ اردو بازار لاہور پاکستان فون: ۷۲۳۶۷۹۳۰-۷۱۲۲۹۸۱-۷۴۶۳۲

مرارًا و ايضاً فى هذا المبحث الشريف رسالة لشيخ مشائخنا مولانا المفتى صدر الدين الدهلوى قدس الله سره العزيز اقام فيها الطامة الكبرى على الوهابية ومن وافقهم واتى ببراهين قاطعة وحجج ساطعة سماها احسن المقال فى شرح حديث لا تشد الرحال طبعت و اشتهرت فليراجع اليها والله تعالىٰ اعلم.

کیا ہوا ہے جس میں مولانا نے وہابیوں اور ان کے موافقین پر قیامت اعادی اور پختہ کن دلائل ذکر فرمائے ہیں۔ اس کا نام "احسن المقال فی شرح حدیث لا تشد الرحال" ہے، وہ طبع ہو کر مشتہر ہو چکا ہے اس کی طرف رجوع کرنا چاہیے۔

السوال الثالث والرابع

(۳) هل للرجل ان يتوسل فى دعواته بالنبى صلى الله عليه وسلم بعد الوفاة ام لا؟

(۴) ايجوز التوسل عندكم بالسلف الصالحين من الانبياء والصديقين و الشهداء و اولياء العالمين ام لا؟

تیسرا اور چوتھا سوال

کیا وفات کے بعد رسول اللہ ﷺ کا توسل لینا دعاؤں میں جائز ہے یا نہیں؟

تمہارے نزدیک سلف صالحین یعنی انبیاء و صدیقین اور شہداء و اولیاء اللہ کا توسل بھی جائز ہے یا ناجائز؟

الجواب

عندنا وعند مشائخنا يجوز التوسل فى الدعوات بالانبياء والصالحين من الاولياء والشهداء والصديقين فى حياتهم وبعد وفاتهم بان يقول فى دعائه اللهم انى اتوسل اليك بفلان ان تجيب دعوتى وتقضى حاجتى الى

جواب

ہمارے نزدیک اور ہمارے مشائخ کے نزدیک دعاؤں میں انبیاء و صلحاء و اولیاء و شہداء و صدیقین کا توسل جائز ہے، ان کی حیات میں یا بعد وفات، بایں طور کہ کہے یا اللہ میں بوسیلہ فلاں بزرگ کے تجھ سے دعا کی قبولیت اور حاجت براری چاہتا ہوں اسی جیسے اور کلمات کے چاہیے

غير ذلك كما صرح به شيخنا ومولانا الشاه محمد اسحٰق الدهلوى ثم المهاجر المكى ثم بينه فى فتاواه شيخنا ومولانا رشيد احمد الجنجوهى رحمة الله عليهما وفى هذا الزمان شائعة مستفيضة بايدى الناس وهذه المسئلة مذكورة على صفحه۹۳ من الجلد الاول منها فليراجع اليها من شاء.

اس کی تصریح فرمائی ہے ہمارے شیخ مولانا شاہ محمد اسحاق دہلوی ثم مکی نے، پھر مولانا رشید احمد گنگوہی نے بھی اپنے فتاویٰ میں اس کو بیان فرمایا ہے جو چھپا ہوا آج کل لوگوں کے ہاتھوں میں موجود ہے اور یہ مسئلہ اس کی پہلی جلد کے صفحہ ۹۳ پر مذکور ہے، جس کا جی چاہے دیکھ لے۔

السوال الخامس

ما قولكم فى حيوة النبى عليه الصلوٰة و السلام فى قبره الشريف هل ذلك امر مخصوص به ام مثل سائر المومنين رحمة الله عليهم حيوته برزخية.

پانچواں سوال

کیا فرماتے ہو جناب رسول اللہ ﷺ کی قبر میں حیات کے متعلق کہ کوئی خاص حیات آپ کو حاصل ہے یا عام مسلمانوں کی طرح برزخی حیات ہے۔

الجواب

عندنا وعند مشائخنا حضرة الرسالة صلى الله عليه وسلم حى فى قبره الشريف وحيوته صلى الله عليه وسلم دنيوية من غير تكليف وهى مختصة به صلى الله عليه وسلم وبجميع الانبياء صلوات الله عليهم والشهداء لا برزخية كما هى حاصلة لسائر المؤمنين بل لجميع الناس كما

جواب

ہمارے نزدیک اور ہمارے مشائخ کے نزدیک حضرت ﷺ اپنی قبر مبارک میں زندہ ہیں اور آپ کی حیات دنیا کی سی ہے بلا مکلف ہونے کے اور یہ حیات مخصوص ہے آں حضرت ﷺ اور تمام انبیاء علیہم السلام اور شہداء کے ساتھ برزخی نہیں ہے، جو حاصل ہے تمام مسلمانوں بلکہ سب آدمیوں کو چنانچہ علامہ سیوطی نے اپنے

علمائے دیوبند کا عقیدہ ان کی مستند کتابوں سے:

انبیاء وشہداء کی قبر میں حیات ایسی ہے، جیسی دنیا میں تھی

المُهنَّد علی المُفنَّد

یعنی

عقائد علماء اہل سنت دیوبند

فخر المحدثین
حضرۃ مولانا خلیل احمد سہارنپوری قدس سرہ العزیز
المتوفی ۱۳۴۶ھ

المیزان ناشران و تاجران کتب
الکریم مارکیٹ اُردو بازار لاہور پاکستان فون: ۷۲۱۲۷۶۳-۷۳۲۹۸۷-۰۴۲

نص علیه العلامة السیوطی فی رسالته "انباء الاذکیاء بحیوة الانبیاء" حیث قال قال الشیخ تقی الدین السبکی حیوة الانبیاء و الشهداء فی القبر کحیوتهم فی الدنیا ویشهد له صلوة موسی علیه السلام فی قبره فان الصلوة تستدعی جسدا حیا الی اخر ماقال فثبت بهذا ان حیوته دنیویة برزخیة لکونها فی عالم البرزخ ولشیخنا شمس الاسلام والدین محمد قاسم العلوم علی المستفیدین قدس الله سره العزیز فی هذه المبحث رسالة مستقلة دقیقة الماخذ بدیعة المسلک لم یر مثلها قد طبعت وشاعت فی الناس و اسمها "آب حیات" ای ماء الحیوة.

السوال السادس

هل للداعی فی المسجد النبوی ان یجعل وجهه الی القبر المنیف ویسئل من المولی الجلیل متوسلا بنبیه الفخیم النبیل.

الجواب

اختلف الفقهاء فی ذلک کما ذکره الملا علی القاری رحمه الله تعالیٰ فی المسلک والمتقسط فقال ثم اعلم

رسالہ "انباء الاذکیا بحیوۃ الانبیاء" میں بتصریح لکھا ہے۔ چنانچہ فرماتے ہیں کہ علامہ تقی الدین سبکی نے فرمایا ہے کہ انبیاء وشہداء کی قبر میں حیات ایسی ہے جیسی دنیا میں تھی اور موسیٰ علیہ السلام کا اپنی قبر میں نماز پڑھنا اس کی دلیل ہے کیونکہ نماز زندہ جسم کو چاہتی ہے الخ۔ پس اس سے ثابت ہوا کہ حضرت محمد ﷺ کی حیات دنیوی ہے اور اس معنے کر برزخی بھی ہے کہ عالم برزخ میں حاصل ہے اور ہمارے شیخ مولانا محمد قاسم صاحب قدس سرہ کا اس بحث میں ایک مستقل رسالہ بھی ہے نہایت دقیق اور انوکھے طرز کا بے مثل، جو طبع ہوکر لوگوں میں شائع ہو چکا ہے۔ اس کا نام "آب حیات" ہے۔

چھٹا سوال

کیا جائز ہے مسجد نبوی میں دعا کرنے والے کو یہ صورت کہ قبر شریف کی طرف منہ کر کے کھڑا ہو اور حضرت محمد ﷺ کا واسطہ دے کر حق تعالیٰ سے دعا مانگے۔

جواب

اس میں فقہاء کا اختلاف ہے جیسا کہ ملا علی قاریؒ نے مسلک متقسط میں ذکر کیا ہے۔ فرماتے ہیں معلوم کرو کہ ہمارے بعض مشائخ ابو اللیث اور ان

☆ ہمارا سوال: مولوی اسمٰعیل دہلوی دیوبندی نے اپنی کتاب تقویۃ الایمان کے ص 40 پر حضور ﷺ پر افتراء باندھا کہ "حضور ﷺ نے فرمایا کہ میں بھی ایک دن مر کر مٹی میں ملنے والا ہوں" اب اسمٰعیل دہلوی پر کیا فتویٰ لگے گا؟

جبکہ دوسری جانب دیوبندی اکابر اسمعیل دہلوی نے حضور ﷺ پر افتراء باندھا کہ حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ میں بھی ایک دن مر کر مٹی میں ملنے والا ہوں (معاذ اللہ)

اور مٹنے پر آتی اور بعضے بزرگوں پر آدمی کو اس کی کچھ سند نہیں کچھ نہیں بات بلکہ آدمی ویسی ہی تعظیم
کرے کہ اللہ نے بتلائی ہو اور شرع میں جائز ہو خلاف قبروں پر مجاور بنا کر شرع میں منع
بتایا سو ہرگز نہ بنے اور کسی کی قبر پر کوئی شیر رات دن جیسا رہتا ہو تو اس کی سند پکڑے
کہ آدمی کو جانور کی ریس کرنی نہ چاہیے اخرج ابو داود عن قیس بن سعد قال اتیت
الحیرۃ فرأیتہم یسجدون لمرزبان لہم فقلت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
احق ان یسجد لہ فاتیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقلت انی اتیت
الحیرۃ فرأیتہم یسجدون لمرزبان لہم فانت احق ان نسجد لک فقال
لی ارأیت لو مررت بقبری اکنت تسجد لہ فقلت لا فقال لا تفعلوا
ترجمہ مشکوٰۃ کے باب عشرۃ النساء میں لکھا ہے کہ ابوداؤد نے ذکر کیا کہ قیس بن سعد سے
نقل کیا گیا کہ گیا میں ایک شہر میں جس کا نام حیرہ ہے سو دیکھا میں نے وہاں کے لوگوں کو
کہ سجدہ کرتے تھے اپنے راجہ کو تو کہا میں نے البتہ پیغمبر خدا زیادہ لائق ہیں کہ سجدہ کیجیے ان کو
پھر آیا میں پیغمبر خدا کے پاس پھر کہا میں نے کہ گیا تھا میں حیرہ میں سو دیکھا میں نے ان لوگوں کو
کہ سجدہ کرتے ہیں اپنے راجہ کو سو تم بہت لائق ہو کہ سجدہ کریں ہم تم کو تو فرمایا مجھ کو بھلا خیال
تو کرو جو گزرو تم میری قبر پر کیا سجدہ کرو گے تم اس کو کہا میں نے نہیں فرمایا تو مت کرو
یعنی میں بھی ایک دن مر کر مٹی میں ملنے والا ہوں تو کب سجدہ کے لائق ہوں سجدہ تو
اسی پاک ذات کو ہے کہ نہ مرے کبھی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سجدہ نہ کسی زندہ کو کیجیے نہ
کسی مردہ کو نہ کسی قبر کو کیجیے نہ کسی تھان کو کیونکہ جو زندہ ہے سو ایک دن مرنے والا ہے اور
جو مر گیا سو کبھی زندہ تھا اور بشریت کی قید میں گرفتار پھر مر کر کچھ خدا نہیں بن گیا ہے
بندہ ہی ہے اخرج مسلم عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم لا یقولن احدکم عبدی وامتی کلکم عبید اللہ وکل نسائکم اماء اللہ
ولا یقل العبد لسیدہ مولای فان مولاکم اللہ ترجمہ مشکوٰۃ کے باب [illegible]
میں لکھا ہے کہ مسلم نے ذکر کیا کہ ابوہریرہ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا نے فرمایا کہ کوئی تم میں
یوں نہ بولے کہ میرا بندہ اور میری بندی تم سب اللہ کے بندے ہو اور تمہاری [illegible]

علمائے دیوبند کا عقیدہ ان کی مستند کتابوں سے: افضل یہ ہے کہ قبرِ انور کی زیارت اور دعا کے وقت چہرہ، رخ، قبر انور کی طرف ہو، دلائل الخیرات کا پڑھنا نہایت موجب اجر وثواب ہے

المهند على المفند

یعنی

عقائد علماء اہل سنت دیوبند

فخر المحدثین
حضرت مولانا خلیل احمد سہارنپوری قدس سرہ العزیز
المتوفی ۱۳۴۶ھ

المیزان ناشران و تاجران کتب
الکریم مارکیٹ اردو بازار لاہور پاکستان فون: ۷۲۱۲۷-۷۱۲۳۹۸۸-۰۴۲

المهند على المفند — ٣٢

له ذكر بعض مستحقا كبير الليث ومن تبعه كالكرماني والسروجي انه يقف الزائر مستقبل القبلة كذا رواه الحسن عن ابي حنيفة رضي الله عنهما ثم نقل عن ابن الهمام ما نقل عن ابي الليث مردود بما روى ابو حنيفة عن ابن عمر رضي الله عنه قال من السنة ان تأتي قبر رسول الله صلى الله عليه وسلم فتستقبل القبر بوجهك ثم تقول السلام عليك ايها النبي ورحمة الله وبركاته ثم ايده برواية اخرى اخرجها مجد الدين اللغوي عن ابن المبارك قال سمعت ابا حنيفة يقول قدم ايوب السختياني وانا بالمدينة فقلت لانظرن ما يصنع فجعل ظهره مما يلي القبلة ووجهه مما يلي وجه رسول الله صلى الله عليه وسلم وبكى غير متباك فقام مقام فقيه ثم قال العلامة القاري بعده وفيه تنبيه على ان هذا هو مختار الامام بعد ما كان مترددا في مقام المرام ثم الجمع بين الروايتين ممكن الخ كلام الشريف فظهر بهذا انه يجوز كلا الامرين لكن المختار ان يستقبل وقت الزيارة مما يلي وجهه

کے بعد کرمانی و سروجی وغیرہ نے ذکر کیا ہے کہ زیارت کرنے والا قبلہ کی طرف منہ کرکے کھڑا ہونا چاہیے جیسا کہ امام حسن نے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔ اس کے بعد ابن ہمام سے نقل کیا ہے کہ ابو اللیث کی روایت کا احتمال ہے۔ اس لیے کہ امام ابو حنیفہ نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ سنت یہ ہے کہ جب تم قبر شریف پر حاضر ہو تو قبر مطہر کی طرف منہ کرکے اس طرح کہو کہ آپ پر سلام نازل ہو اے نبی اور اللہ تعالیٰ کی رحمت و برکات نازل ہوں پھر اس کی تائید میں دوسری روایت لائے ہیں جس کو مجدالدین لغوی نے ابن المبارک سے نقل کیا ہے۔ وہ فرماتے ہیں میں نے امام ابو حنیفہ کو اس طرح فرماتے سنا کہ جب ایوب سختیانی مدینہ منورہ میں آئے تو میں وہیں تھا میں نے کہا کہ میں ضرور دیکھوں گا کیا کرتے ہیں۔ سو انہوں نے قبلہ کی طرف پشت کی اور رسول اللہ ﷺ کے چہرہ مبارک کی طرف اپنا منہ کیا اور بلا تصنع روئے تو ایک فقیہ کی طرح قیام کیا۔ اس کے بعد علامہ قاری فرماتے ہیں اس سے صاف ظاہر ہے کہ یہی صورت امام صاحب کی پسند کردہ ہے۔ ہاں پہلے ان کو تردد تھا۔ پھر علامہ نے یہ بھی کہا کہ دونوں روایتوں میں تطبیق ممکن ہے۔ غرض اس سے ظاہر ہو گیا کہ جائز دونوں صورتیں ہیں مگر اولیٰ یہی ہے کہ زیارت کے وقت چہرہ مبارک کی طرف منہ کرکے کھڑا ہونا چاہیے اور یہی ہمارے

المهند على المفند — ٣٣

الشريف صلى الله عليه وسلم وهو المأخوذ به عندنا وعليه عملنا وعمل مشايخنا وهكذا الحكم في الدعاء كما روي عن مالك رحمه الله تعالى لما سأله بعض الخلفاء وقد صرح به مولانا الگنگوهي رحمة الله عليه في رسالته "زبدة المناسك" واما مسئلة التوسل فقد مرت في نمرة ٣، ٤، ص ٦

السؤال السابع

ما قولكم في تكثير الصلوة على النبي صلى الله عليه وسلم وقراءة دلائل الخيرات والاوراد.

الجواب

يستحب عندنا تكثير الصلوة على النبي صلى الله عليه وسلم وهو من ارجى الطاعات واحب المندوبات سواء كان بقراءة الدلائل والاوراد الصلواتية المؤلفة في ذلك او بغيرها ولكن الافضل عندنا ما صح بلفظه صلى الله عليه وسلم ولو صلى بغير ما ورد عنه صلى الله عليه وسلم لم يخل عن الفضل ويستحق بشارة من صلى علي صلوة صلى الله عليه عشرا

نزدیک معتبر ہے اور اسی پر ہمارا اور ہمارے مشائخ کا عمل ہے اور یہی حکم دعا مانگنے کا ہے جیسا کہ امام مالک سے مروی ہے جب کہ ان سے کسی خلیفہ نے یہ مسئلہ دریافت کیا تھا اور اس کی تصریح مولانا گنگوہی نے اپنے رسالہ "زبدۃ المناسک" میں کر دی ہے اور توسل کا مسئلہ بھی صفحہ ۶ نمبر ۳، ۴ میں گذر چکا ہے۔

ساتواں سوال

کیا فرماتے ہو جناب رسول اللہ ﷺ پر کثرت درود بھیجنے اور دلائل الخیرات اور دیگر اوراد کے پڑھنے کی بابت؟

جواب

ہمارے نزدیک حضرت ﷺ پر درود شریف کی کثرت مستحب اور نہایت موجب اجر و ثواب طاعت ہے خواہ دلائل الخیرات پڑھ کر ہو یا درود شریف کے مؤلفہ رسائل پڑھ کر ہو یا کسی اور طرح سے ہو۔ لیکن افضل ہمارے نزدیک وہ درود ہے جس کے لفظ بھی حضرت سے منقول ہیں گو غیر منقول کا پڑھنے والا بھی فضیلت سے خالی نہیں اور اس بشارت کا مستحق ہو ہی جائے گا کہ جس نے مجھ پر ایک بار درود پڑھا حق تعالیٰ اس پر دس رحمتیں بھیجے گا۔ خود ہمارے شیخ حضرت مولانا گنگوہی قدس

☆ جبکہ یہی دیوبندی مدینے جاکر سعودی عقیدے کی حمایت کرتے ہوئے قبرِ انور کی زیارت کرتے وقت دعا کے لئے رخ قبلہ کی طرف کر لیتے ہیں اور پیٹھ روضہ انور کی طرف کرتے ہیں۔ کیا یہ بے ادبی نہیں؟

علمائے دیو بند کا عقیدہ ان کی مستند کتاب سے:
کامل شیخ کے ہاتھ پر بیعت کرنا مستحب عمل ہے

یعنی

عقائد علماء اہل سنت دیوبند

فخر المحدثین
حضرۃ مولانا خلیل احمد سہارنپوری قدس سرہ العزیز
المتوفی ۱۳۴۶ھ

المیزان ناشران و تاجران کتب
الکریم مارکیٹ اردو بازار لاہور پاکستان فون: ۷۲۱۲۷۶۳، ۷۱۲۲۹۸۱-۴۲

مقلدون في الاصول والفروع لامام المسلمين ابي حنيفة رضي الله عنه اماتنا الله عليه وحشرنا في زمرته ولمشائخنا في ذلك تصانيف عديدة شاعت واشتهرت في الآفاق.

ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کے مقلد ہیں۔ خدا کرے اسی پر ہماری موت ہو، اور اسی زمرہ میں ہمارا حشر ہو، اور اس بحث میں ہمارے مشائخ کی بہترین تصانیف دنیا میں مشہور و شائع ہو چکی ہیں۔

السوال الحادي عشر

وهل يجوز عندكم الاشتغال باشغال الصوفية وبيعتهم وهل تقولون بصحة وصول الفيوض الباطنية عن صدور الاكابر و قبورهم وهل يستفيد اهل السلوك من روحانية المشائخ الاجلة ام لا؟

گیارھواں سوال

کیا صوفیہ کے اشغال میں مشغول ہونا اور ان سے بیعت ہونا تمہارے نزدیک جائز اور اکابر کے سینہ اور قبر کے باطنی فیضان پہنچنے کے تم قائل ہو یا نہیں اور مشائخ کی روحانیت سے اہل سلوک کو نفع پہنچتا ہے یا نہیں؟

الجواب

يستحب عندنا اذا فرغ الانسان من تصحيح العقائد وتحصيل المسائل الضرورية من الشرع ان يبايع شيخا راسخ القدم في الشريعة زاهدا في الدنيا راغبا في الآخرة قد قطع عقبات النفس و تمرن في المنجيات وتبتل عن المهلكات كاملا مكملا ويضع يده في يده ويحبس نظره في نظره ويشتغل باشغال الصوفية من الذكر و الفكر والفناء الكلي فيه ويكتسب النسبة التي هي النعمة العظمى

جواب

ہمارے نزدیک مستحب ہے کہ انسان جب عقائد کی درستی اور شرع کے مسائل ضروریہ کی تحصیل سے فارغ ہو جائے تو ایسے شیخ سے بیعت ہو جو شریعت میں راسخ القدم ہو، دنیا سے بے رغبت ہو، آخرت کا طالب ہو، نفس کی گھاٹیوں کو طے کر چکا ہو، خوگر ہو نجات دہندہ اعمال کا اور علیحدہ ہو تباہ کن اعمال سے، خود بھی کامل ہو دوسروں کو بھی کامل بنا سکتا ہو ایسے مرشد کے ہاتھ میں ہاتھ دے کر اپنی نظر اس کی نظر میں محبوس رکھے اور صوفیہ کے اشغال یعنی ذکر و فکر اور اس میں فنا تام کے ساتھ مشغول ہو اور اس نسبت کا اکتساب جو نعمت عظمیٰ اور غنیمت کبریٰ

علمائے دیوبند کا عقیدہ ان کی مستند کتاب سے:

شیخ محمد بن عبد الوہاب نجدی کے متعلق اکابرِ دیوبند سے پوچھا گیا؟

المُهَنَّد عَلَی المُفَنَّد

یعنی

عقائد علماء اہل سُنّت دیوبند

فخر المحدثین

حضرۃ مولانا خلیل احمد سہارنپوری قدس سرہ العزیز

المتوفی ۱۳۴۶ھ

المیزان ناشران و تاجران کتب

الکریم مارکیٹ اردو بازار لاہور پاکستان فون: ۷۲۱۲۷۶۳، ۷۱۲۲۹۸۱-۰۴۲

والغنيمة الكبرى وهى المعبر عنها بلسان الشرع بالاحسان واما من لم يتيسرله ذلك ولم يقدر له ماهنالك فيكفيه الانسلاك بسلكهم و الانخراط فى حزبهم لقد قال رسول الله صلى الله عليه وسلم المرء مع من احب اولئك قوم لايشقى جليسهم وبحمدالله تعالىٰ وحسن انعامه نحن و مشائخنا قد دخلوا فى بيعتهم واشتغلوا باشغالهم وقصدوا للارشاد و التلقين والحمدلله على ذلك واما الا ستفادة من روحانية المشائخ الاجلة و وصول الفيوض الباطنية من صدورهم او قبورهم فيصح على الطريقة المعروفة فى اهلها و خواصها لا بما هو شائع فى العوام.

ہے جس کو شرع میں احسان کے ساتھ تعبیر کیا گیا ہے اور جس کو یہ نعمت میسر نہ ہو اور یہاں تک نہ پہنچ سکے اس کو بزرگوں کے سلسلہ میں شامل ہو جانا ہی کافی ہے کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ آدمی اس کے ساتھ ہے جس کے ساتھ اسے محبت ہو۔ وہ ایسے لوگ ہیں جن کے پاس بیٹھنے والا محروم نہیں رہ سکتا اور بحمد للہ ہم اور ہمارے مشائخ ان حضرات کی بیعت میں داخل اور ان کے اشغال کے شاغل اور ارشاد و تلقین کے درپے رہے ہیں والحمد لله على ذالک۔ اب رہا مشائخ کی روحانیت سے استفادہ اور ان کے سینوں اور قبروں سے باطنی فیوض پہنچنا، سو بے شک صحیح ہے مگر اس طریق سے جو اس کے اہل اور خواص کو معلوم ہے نہ اس طرز سے جو عوام میں رائج ہے۔

السوال الثانى عشر

قد كان محمد بن عبدالوهاب النجدى يستحل دماء المسلمين واموالهم واعرضهم وكان ينسب الناس كلهم الى الشرك ويسب السلف فكيف ترون ذلك وهل تجوزون تكفير السلف والمسلمين

بارھواں سوال

محمد بن عبد الوہاب نجدی حلال سمجھتا تھا مسلمانوں کے خون اور ان کے مال و آبرو کو اور تمام لوگوں کو منسوب کرتا تھا شرک کی جانب اور سلف کی شان میں گستاخی کرتا تھا، اس کے بارے میں تمہاری کیا رائے ہے اور کیا سلف اور اہل قبلہ کی تکفیر کو تم جائز

نجدیوں کا پیشوا محمد بن عبدالوہاب نجدی، نجد سے نکل کر حرمین شریفین پر قابض ہوا، اس کا عقیدہ یہ تھا کہ بس وہی مسلمان ہیں اور جو، ان کے عقیدے کے خلاف ہو، وہ مشرک ہے

المُهنّد علی المُفنّد

یعنی

عقائد علماء اہل سنت دیوبند

تالیف فخر المحدثین
حضرۃ مولانا خلیل احمد سہارنپوری قدس سرہ العزیز
المتوفی ۱۳۴۶ھ

المیزان ناشران و تاجران کتب
الکریم مارکیٹ اردو بازار لاہور پاکستان فون ۷۲۱۲۷۳۰-۷۱۳۴۹۸۹-۰۴۲

وعن القبلة ام كيف مشربكم.

الجواب

الحكم عندنا فيهم ما قال صاحب الدر المختار وخوارج هم قوم لهم منعة خرجوا عليه بتأويل يرون انه على باطل كفر او معصية توجب قتاله بتأويلهم يستحلون دماءنا واموالنا و يسبون نساءنا الى ان قال و حكمهم حكم البغاة ثم قال و انما لم نكفرهم لكونه عن تأويل و ان كان باطلا. وقال الشامي في حاشيته كما وقع في زماننا في اتباع عبدالوهاب الذين خرجوا من نجد وتغلبوا على الحرمين و كانوا ينتحلون مذهب الحنابلة لكنهم اعتقدوا انهم هم المسلمون و ان من خالف اعتقادهم مشركون واستباحوا بذلك قتل اهل السنة وقتل علمائهم حتى كسر الله شوكتهم ثم اقول ليس هو و لا احد من اتباعه وشيعته من مشائخنا في سلسلة من سلاسل العلم من الفقه والحديث والتفسير و التصوف واما استحلال دماء المسلمين واموالهم واعراضهم فاما ان يكون بغير حق او

سمجھتے ہو یا کیا مشرب ہے؟

جواب

ہمارے نزدیک ان کا حکم وہی ہے جو صاحب درمختار نے فرمایا ہے اور خوارج ایک جماعت ہے شوکت والی جنہوں نے امام پر چڑھائی کی تھی ایسی تاویل سے کہ امام کو باطل یعنی کفر یا ایسی معصیت کا مرتکب سمجھتے تھے جو قتال کو واجب کرتی ہے اس تاویل سے یہ لوگ ہماری جان و مال کو حلال سمجھتے اور ہماری عورتوں کو قید بناتے ہیں۔ آگے فرماتے ہیں ان کا حکم باغیوں کا ہے اور پھر یہ بھی فرمایا کہ ہم ان کی تکفیر صرف اس لیے نہیں کرتے کہ یہ فعل تاویل سے ہے اگرچہ باطل ہی سہی اور علامہ شامی نے اس کے حاشیہ میں فرمایا ہے جیسا کہ ہمارے زمانہ میں عبدالوہاب کے تابعین سے سرزد ہوا کہ نجد سے نکل کر حرمین شریفین پر متغلب ہوئے اپنے کو حنبلی مذہب بتاتے تھے مگر ان کا عقیدہ یہ تھا کہ بس وہی مسلمان ہیں اور جو ان کے عقیدہ کے خلاف ہو وہ مشرک ہے اور اسی بناء پر انہوں نے اہل سنت اور علماء اہل سنت کا قتل مباح سمجھ رکھا تھا، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی شوکت توڑ دی۔ اس کے بعد میں کہتا ہوں کہ عبدالوہاب اور اس کا تابع کوئی شخص بھی ہمارے کسی سلسلہ مشائخ میں نہیں، نہ تفسیر و فقہ و حدیث کے علمی سلسلہ میں نہ تصوف میں۔ اب رہا

بحق فان كان بغير حق فاما ان يكون من غير تأويل فكفر و خروج عن الاسلام و ان كان بتأويل لا يسوغ في الشرع ففسق واما ان كان بحق فجائز بل واجب واما تكفير السلف من المسلمين فحاشا ان نكفر احدا منهم بل هو عندنا رفض وابتداع في الدين و تكفير اهل القبلة من المبتدعين لا نكفرهم ما لم ينكروا حكما ضروريا من ضروريات الدين فاذا ثبت انكار امر ضروري من الدين نكفرهم و نحتاط فيه وهذا دابنا ودأب مشائخنا رحمهم الله تعالىٰ عليهم.

السؤال الثالث عشر والرابع عشر

ماقولكم في امثال قوله تعالىٰ الرحمن على العرش استوى هل تجوزون اثبات جهة ومكان للبارى تعالىٰ ام كيف رأيكم فيه؟

الجواب

قولنا في امثال تلك الآيات انا نؤمن بها و لا يقال كيف و نؤمن بالله

مسلمانوں کی جان و مال و آبرو کا حلال سمجھنا سو یہ یا تو ناحق ہوگا یا حق۔ پھر اگر ناحق ہے تو یا بلا تاویل ہوگا جو کفر اور خروج از اسلام ہے اور اگر ایسی تاویل سے ہے جو شرعاً جائز نہیں تو فسق ہے اور اگر حق ہو تو جائز بلکہ واجب ہے۔ باقی رہا سلف اہل اسلام کو کافر کہنا سو حاشا ہم ان میں سے کسی کو کافر کہتے یا سمجھتے ہیں بلکہ یہ فعل ہمارے نزدیک رفض اور دین میں اختراع ہے۔ ہم تو ان بدعتیوں کو بھی جو اہل قبلہ ہیں جب تک دین کے کسی ضروری حکم کا انکار نہ کریں، کافر نہیں کہتے۔ ہاں جس وقت دین کے کسی ضروری امر کا انکار ثابت ہو جائے گا تو کافر سمجھیں گے اور احتیاط کریں گے۔ یہی طریقہ ہمارا اور ہمارے جملہ مشائخ رحمہم اللہ کا ہے۔

تیرھواں اور چودھواں سوال

کیا کہتے ہو حق تعالیٰ کے اس قسم کے قول میں کہ رحمٰن عرش پر مستوی ہوا، کیا جائز سمجھتے ہو باری تعالیٰ کے لیے جہت و مکان کا ثابت کرنا یا کیا رائے ہے؟

جواب

اس قسم کی آیات میں ہمارا مذہب یہ ہے کہ ان پر ایمان لاتے ہیں اور کیفیت سے بحث نہیں

☆ جبکہ دیوبندی اکابر رشید گنگوہی نے فتاویٰ رشیدیہ میں شیخ محمد بن عبدالوہاب نجدی کو توحید پرست اور اچھا آدمی لکھا ہے، کیا یہ منافقت نہیں؟

دیوبندی اکابر رشید احمد گنگوہی نے محمد بن عبدالوہاب نجدی کو اچھا آدمی، عمدہ عقائد رکھنے والا اور شرک وبدعت کو روکنے والا قرار دیا

ملفوظات

(۱) جو لوگ شیعہ کو کافر کہتے ہیں ان کے نزدیک تو اس کی نعش کو ویسے ہی کپڑے میں لپیٹ کر دبا دینا چاہیے اور جو لوگ فاسق کہتے ہیں ان کے نزدیک اس کی تجہیز و تکفین حسب قاعدہ ہونا چاہیے اور بندہ بھی ان کی تکفیر نہیں کرتا۔

(۲) جب کسی زمین میں غیر وقت میں میت کے استخوان بوسیدہ ہو کر مٹی ہو جاویں تو زراعت اور بنا اس پر درست کہتے ہیں تو درخت کا لگانا چلنا پھرنا سب درست ہوا اور زمین کا کھودنا بھی درست ہوا البتہ اس کی کوئی حد معین نہیں شور زمین میں جلد مردہ بوسیدہ ہو جاتا ہے غیر شور زمین میں دیر فقط واللہ تعالیٰ اعلم کتبہ الاحقر رشید احمد گنگوہی عفی عنہ

550

واقف ہیں اور اس خاندان سے مستفید اور ان کے عقائد و خیالات پر پورا اطلاع رکھتے ہیں مرحوم کو جناب مولانا محمد اسمٰعیل صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے جس قدر استعمال فرمایا ہے حق تعالیٰ ان کو جزائے خیر دے بعض موضوعات اس میں تمام وغیرہ کی نسبت بار بار لکھا گیا ہے دوبارہ لکھنے کی ضرورت نہیں فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

محمد عبدالوہاب نجدی کا مذہب

سوال۔ عبدالوہاب نجدی کیسے شخص تھے۔

جواب۔ محمد بن عبدالوہاب کو لوگ وہابی کہتے ہیں وہ اچھا آدمی تھا سنا ہے کہ مذہب حنبلی رکھتا تھا اور عامل بالحدیث تھا بدعت و شرک سے روکتا تھا مگر تشدید اس کے مزاج میں تھی واللہ تعالیٰ اعلم۔

وہابی کا عقیدہ

سوال۔ وہابی کون لوگ ہیں اور عبدالوہاب نجدی کا کیا عقیدہ تھا اور کون مذہب تھا اور وہ کیسا شخص تھا اور وہابی نجد کے عقائد میں اور سنی حنفیوں کے عقائد میں کیا فرق ہے۔

جواب۔ محمد بن عبدالوہاب کے مقتدیوں کو وہابی کہتے ہیں ان کے عقائد عمدہ تھے اور مذہب ان کا حنبلی تھا البتہ ان کے مزاج میں شدت تھی مگر وہ اور ان کے مقتدی اچھے ہیں مگر ہاں جو حد سے بڑھ گئے ان میں فساد آگیا ہے اور عقائد سب کے متحد ہیں اعمال میں فرق حنفی، شافعی، مالکی، حنبلی کا ہے۔

551

☆ کیا یہ منافقت نہیں؟

اکابرِ دیوبند کی کتابوں سے ثبوت:

حضور ﷺ اور انبیاء کرام اپنی قبور میں زندہ ہیں اور نماز پڑھتے ہیں

☆ ہمارا سوال: مولوی اسمٰعیل دہلوی دیوبندی نے اپنی کتاب تقویۃ الایمان کے ص 40 میں حضور ﷺ پر افتراء باندھا کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ "میں بھی ایک دن مر کر مٹی میں ملنے والا ہوں" اسمٰعیل دہلوی پر کیا فتویٰ لگے گا؟

اشرف علی تھانوی نے نقشِ نعلِ پاک کو دعاؤں کی قبولیت کا ذریعہ اور باعثِ شفا لکھا

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا

زادُ السَّعِيد

فِي الصَّلٰوة

عَلَى النَّبِيِّ الْوَحِيدِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مع

نَيْلُ الشِّفَا بِنَعْلِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

واضافاتِ جدیدہ

تمام المقال فی بعض احکام التمثال

از افاداتِ قطبِ عالم حکیم الامت حضرت مولانا محمد اشرف علی صاحب

محمد شبیر علی تھانوی غفرلہٗ

از

دار الاشاعت مولوی مسافر خانہ اردو بازار کراچی

زاد السعید — ۴۸

سے چند برکات اور کچھ ابیات مشتمل بر ذوق و شوق نقل کیے جاتے ہیں کہ ان کے پڑھنے سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عشق اور محبت پیدا ہو اور بوجہ غلبہ محبت بلا تکلف آپ کا اتباع نصیب ہو جو اصل مقصود اور سرمایہ نجات دنیوی و اخروی ہے۔

طریق توسل بہتر ہے کہ آخر شب میں اٹھ کر وضو کر کے تہجد جس قدر ہو سکے پڑھے اس کے بعد گیارہ بار درود شریف گیارہ بار کلمہ طیبہ گیارہ بار استغفار پڑھ کر اس نقشہ کو با ادب اپنے سر پر رکھے اور تضرع تمام جناب باری تعالیٰ میں عرض کرے کہ الٰہی میں جس مقدس پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے نقشہ نعل شریف کو سر پر رکھے ہوں ان کا ادنیٰ درجے کا غلام ہوں الٰہی اس نسبت غلامی پر نظر فرما کر برکت اس نعل شریف کے میری فلاں حاجت پوری فرمائیے مگر خلاف شرع کوئی حاجت طلب نہ کرے پھر سر سے اس کو اتار کر اپنے چہرے پر ملے اور اس کو محبت بوسہ دے اشعار ذوق و شوق بغرض ازدیاد عشق محمدی پڑھے انشاء اللہ تعالیٰ عجیب کیفیت پائے گا۔

بعض آثار و خواص نقشہ نعل شریف

علامہ محدث حافظ تلمسانی کتاب فتح المتعال فی مدح خیر النعال میں

۴۹

فرماتے ہیں کہ اس نقشہ شریف کے منافع ایسے کھلے ہیں کہ بیان کی حاجت نہیں منجملہ ان کے ابو جعفر کہتے ہیں کہ میں نے ایک طالب علم کو یہ نقشہ بنا دیا تھا وہ میرے پاس ایک روز آ کر کہنے لگا کہ میں نے شب گذشتہ میں اس کی عجیب برکت دیکھی کہ میری بی بی کے اتفاقاً ایسا سخت درد ہوا کہ قریب بہلاکت ہو گئی میں نے یہ نقشہ شریف درد کی جگہ رکھ کر عرض کیا کہ یا الٰہی مجھ کو صاحب نعل شریف کی برکت دکھلا دیجئے اللہ تعالیٰ نے اسی وقت شفا عنایت فرمائی۔ قاسم بن محمد کا قول ہے کہ اس کی آزمائی ہوئی برکت یہ ہے کہ جو شخص اس کو تبرکاً اپنے پاس رکھے ظالموں کے ظلم سے دشمنوں کے غلبے سے شیطان سرکش سے حاسد کی نظر بد سے امن و امان میں رہے اور اگر حاملہ عورت دردِ زہ کی شدت کے وقت اس کو اپنے داہنے ہاتھ میں رکھے بفضلہ تعالیٰ اس کی مشکل آسان ہو۔ شیخ ابن حبیب الہٰی روایت فرماتے ہیں کہ ان کے ایک دنبل نکلا کہ کسی کی سمجھ میں نہیں آتا تھا نہایت سخت درد ہوا کسی طبیب کی سمجھ میں اس کی دوا نہ آئی انہوں نے یہ نقش شریف درد کی جگہ رکھ دیا فوراً ایسا سکون ہو گیا کہ گویا کبھی درد ہی نہ تھا ایک اور خود ابو الیمن صاحب فتح المتعال کا مشاہدہ کیا ہوا ہے کہ ایک بار سمندر دریائے شور کا اتفاق ہوا ایک دفعہ ایسی حالت ہوئی کہ سب ہلاکت

☆ دوسری جانب دیوبندی مولوی اور دیوبندی عوام نقشِ نعلِ پاک کی مخالفت کرتے ہیں، کیا یہ منافقت نہیں؟

دیوبندیوں کی کتاب میں حضرت حافظ شیرازی کا مشہورِ زمانہ کلام نقل کیا جس میں حضور ﷺ کو "یا" حرفِ ندا کے ساتھ مخاطب کیا گیا

نبی اکرم شفیعِ اعظم دُکھے دلوں کا پیام لے لو
تمام دنیا کے ہم ستائے کھڑے ہوئے ہیں سلام لے لو

دُرُود و سلام پر مفصّل گفتگو

پسند فرمودہ:

شفیق الاُمّۃ حضرت مولانا محمد فاروق صاحب مدظلہم العالی

از: محمد جاوید عثمان میمن

ناشر: مکتبۃ النُّور پوسٹ بکس نمبر ۱۲-۱۳۰ - کراچی

۳۸

حسنت جميع خصاله صلوا عليه واله

ترجمہ: "حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنے کمال کی وجہ سے بلندی پر پہنچے، اپنے جمال سے تاریکیوں کو روشن کیا، اُن کی سب ہی عادتیں بھلی ہیں، حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آپ کی اولاد پر درود وسلام پڑھو"۔

حضرت حافظ شیرازی رحمہ اللہ تعالیٰ کا اظہار عقیدت

ذکر محبوب ﷺ

يا صاحب الجمال ويا سيد البشر	من وجهك المنير لقد نور القمر
لا يمكن الثناء كما كان حقه	بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

ترجمہ: "اے صاحب حسن وجمال اور اے انسانوں کے سردار صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے نورانی چہرے سے تو چاند کو روشنی بخشی گئی ہے جیسا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف کا حق ہے ایسی تعریف کسی سے ممکن نہیں اللہ تعالیٰ کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہی سب سے بڑے ہیں یہ ہی مختصری بات ہے"۔

حضرت شیخ محمد بن سلیمان جزولی رحمہ اللہ تعالیٰ کا درود وسلام

"قصیدہ بردہ شریف"

محمد سيد الكونين والثقلين	والفريقين من عرب ومن عجم
يا رب صل وسلم دائما ابدا	على حبيبك خير الخلق كلهم

دیوبندیوں کی کتاب میں اکابر دیوبند کے پیر امداد اللہ نے نعتیہ کلام تحریر لکھا جس میں انہوں نے "یارسول اللہ ﷺ" پکار کر حضور ﷺ سے مدد مانگی ہے

نبی اکرم شفیع اعظم دُکھے دلوں کا پیام لے لو
تمام دنیا کے ہم ستائے کھڑے ہوئے ہیں سلام لے لو

درُود و سلام پر مفصّل گفتگو

پسند فرمودہ:

شفیق الاُمّۃ حضرت مولانا محمد فاروق صاحب مدظلہم العالی

از: محمد جاوید عثمان میمن

ناشر: مکتبۃ النور پوسٹ بکس نمبر ۱۳۰۱۲ - کراچی

۳۹

شیخ العرب والعجم حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمہ اللہ تعالیٰ کا حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے اظہار عشق

"فریاد امداد"

ذرا چہرہ سے پردے کو اٹھاؤ یا رسول اللہ
مجھے دیدار تک اپنا دکھاؤ یا رسول اللہ
کرو روئے منور سے مری آنکھوں کو نورانی
مجھے فرقت کی ظلمت سے چھڑاؤ یا رسول اللہ
شفیع عاصیاں ہو تم وسیلہ بیکساں ہو تم
تمہیں چھوڑ اب کہاں جاؤں بتاؤ یا رسول اللہ
خدا عاشق تمہارا اور ہو محبوب تم اس کے
ہے ایسا مرتبہ کس کا بتاؤ یا رسول اللہ
پھنسا ہوں بے طرح گرداب غم میں ناخدا ہو کر
مری کشتی کنارے پر لگاؤ یا رسول اللہ
حبیب کبریا ہو تم امام انبیاء ہو تم
ہمیں بہر خدا حق سے ملاؤ یا رسول اللہ
پھنسا کر اپنے دام عشق میں امداد عاجز کو
بس اب قید دوعالم سے چھڑاؤ یا رسول اللہ
(صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

حجۃ الاسلام حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمہ اللہ تعالیٰ بانی دار العلوم دیوبند کا حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عشق محبت کا اظہار

"قصیدہ بہاریہ"

نہ ہووے نغمہ سرا کس طرح سے بلبل زار
کہ آئی ہے تیرے سرے چمن چمن میں بہار
فلک پہ عیسیٰ و ادریس ہیں تو خیر سہی
زمیں پہ جلوہ نما ہیں محمد مختار
فلک پہ سب سہی پر ہے نہ ثانی احمد
زمیں پہ کچھ نہ ہو پر ہے محمدی سرکار

جبکہ دوسری طرف دیوبندی مفتی نے اپنی کتاب میں مصیبت کے وقت "یارسول اللہ" کہنا کفر لکھا، کیا یہ منافقت نہیں؟

یا حی   برحمتك نستغيث   یا قیوم

اس کتاب کا پڑھنا اور اپنے بچوں کو پڑھانا ہر مسلمان کیلئے ضروری ہے۔
☆ اسمیں اجمالی اہم مسائل آسان الفاظ میں بیان کئے گئے ہیں۔ ☆

عقیدہ
اہلِ سنّت والجماعۃ

مؤلف:

مولانا مفتی ابو محمد ندیم فاروقی ایم اے ﴿ جامعہ کراچی ﴾
فاضل جامعہ خیر المدارس ملتان۔ رفیق : دار الافتاء۔
خطیب: جامع مسجد رحمانیہ ﴿ ٹرسٹ ﴾
فاطمہ جناح کالونی جمشید روڈ نمبر ۳، کراچی نمبر ۷۴۸۰۰

ترتیب جدید:

مفتی احمد ندیم فاروقی ۔ فاضل جامعہ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن (وفاق المدارس پاکستان)
☆☆☆ نائب امام و خطیب جامع مسجد رحمانیہ ☆☆☆

(۵)

اگر کوئی اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی انسان، جن، فرشتہ، نبی یا ولی کو یہ سمجھے کہ وہ مشکل سے نجات دے سکتے ہیں اور حاجت پوری کر سکتے ہیں۔ اولاد دے سکتے ہیں تو یہ شرک ہے اور ایسے آدمی کو شرک کہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کو شرک ناپسند ہے۔ ہر گناہ کو اللہ تعالیٰ بخش سکتے ہیں لیکن شرک کو کبھی معاف نہیں کریں گے۔ شرک کرنے والا اسلام سے نکل جاتا ہے۔ مسلمان نہیں رہتا وہ دوزخ میں جائیگا۔

پیارے بچو!

بعض جاہل مصیبت میں "یا علی مدد" "یا غوث اعظم" "یارسول اللہ" پکارتے ہیں یہ کفر ہے حالانکہ یا اللہ مدد کہنا ضروری ہے کیونکہ مدد تو اللہ تعالیٰ ہی کر سکتے ہیں اسی لیے ہر نماز میں سورۃ فاتحہ کی تلاوت ہوتی ہے اس میں ایاك نستعین پڑھ کر اقرار کرتے ہیں کہ اے اللہ ہم صرف تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں یعنی تیرے سوا کوئی مدد نہیں کر سکتا۔ حضرت علیؓ بھی نماز میں اسی طرح مدد مانگتے تھے جو خود محتاج ہو وہ کسی کی مدد کیا کر سکتا ہے۔؟

پیارے بچو!

بعض لوگ کاروبار میں نقصان یا اولاد نہ ہونے، مصیبت اور

دیوبندیوں کی کتاب میں اشرف علی تھانوی کا کلام نقل کیا گیا ہے

جس میں تھانوی صاحب نے عرض کی "دستگیری کیجئے میرے نبی ﷺ"

نبی اکرم شفیع اعظم دُکھے دلوں کا پیام لے لو
تمام دنیا کے ہم ستائے کھڑے ہوئے ہیں سلام لے لو

دُرُود و سَلام پر مفصّل گفتگو

پسند فرمودہ:

شفیق الامۃ حضرت مولانا محمد فاروق صاحب مدظلہم العالی

از: محمد جاوید عثمان میمن

ناشر: مکتبۃ النور پوسٹ بکس نمبر ۱۳۰۱۲ - کراچی

۳۰

نہ کر اس کی نقل قائم اور سب کو چھوڑ
الٰہی کس سے بیاں ہو سکے ثنا اس کی
طفیل آپ کے ہے کائنات کی ہستی
جہاں کے سارے کمالات ایک تجھ میں ہیں
پہنچ سکا تیرے رتبہ تلک نہ کوئی نبی
جو انبیاء ہیں وہ آگے تیری نبوت کے
لگا ہاتھ نہ پہنچے کو ابوالبشر کے خدا
خدا کے طالب دیدار حضرت موسیٰ
کہاں بلندی طور اور کہاں تری معراج
جمال کو ترے کب پہنچے حسن یوسف کا
رہا جمال پہ تیرے حجاب بشریت
ادب کی جا ہے یہ چپ ہو تو اور زباں بند کر
بس اب درود پڑھ اس پر اور اس کی آل پہ تو
الٰہی اس پہ اور اس کی تمام آل پہ بھیج

کہاں کا سبزہ کہاں کا چمن کہاں کی بہار
کہ جس پہ ایسا تیری ذات خاص کا ہو پیار
بجا ہے کہئے اگر تم کو مبدء الآثار
ترے کمال کسی میں نہیں مگر دو چار
ہوئے ہیں معجزہ والے بھی اس جگہ ناچار
کریں ہیں امتی ہونے کا یا نبی اقرار
اگر ظہور نہ ہوتا تمہارا آخر کار
تمہارا لیجئے خدا آپ طالب دیدار
کہیں ہوئے ہیں زمین آسمان بھی ہموار
وہ دلربائے زلیخا تو شاہد ستار
تمہارا کون ہے کچھ بھی کسی نے جز ستار
وہ جانے چھوڑ اسے پر نہ کر تو کچھ اصرار
جو خوش ہو تجھ سے وہ اور اس کی عترت اطہار
وہ رحمتیں کہ عدد کر سکے نہ ان کا شمار

حکیم الامت حضرت مولانا شاہ محمد اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ تعالیٰ بارگاہ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم میں گلہائے عقیدت نچھاور فرماتے ہیں

ذکر حبیب ﷺ

دستگیری کیجئے میرے نبی — کشمکش میں تم ہی ہو میرے نبی
بجز تمہارے ہے کہاں میری پناہ — فوج کلفت مجھ پہ آ غالب ہوئی
ابن عبداللہ زمانہ ہے خلاف — اے مرے مولیٰ خبر لیجئے مری

دیوبندیوں کی کتاب میں ڈاکٹر عبدالحیٔ دیوبندی کا نعتیہ کلام نقل کیا گیا جس میں انہوں نے "یا رحمۃ للعالمین" اے رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم لکھا

نبی اکرم شفیع اعظم دُکھے دلوں کا پیام لے لو
تمام دنیا کے ہم ستائے کھڑے ہوئے ہیں سلام لے لو

دُرُود و سلام پر مفصّل گفتگو

پسند فرمودہ:

شفیق الامۃ حضرت مولانا محمد فاروق صاحب مدظلہم العالی

از: محمد جاوید عثمان میمن

ناشر: مکتبۃ النور پوسٹ بکس نمبر ۱۳۰۱۲ - کراچی

۳۵

حضرت ڈاکٹر محمد عبدالحیٔ عارفی صدیقی رحمہ اللہ کا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں سلام عقیدت

ہدیۂ درود و سلام

السلام اے راز حسن زندگی

السلام اے ذکر تو روح رواں — السلام اے یاد تو جانان جاں
السلام اے جلوۂ نور احد — السلام اے مظہر ذات صمد
السلام اے مایۂ راز حیات — السلام اے وجہ خلق کائنات
السلام اے شاہکار رب العلی — السلام اے صدر [illegible]
السلام اے رحمۃ للعالمین — السلام اے ہادی دنیا و دیں
السلام اے عالم امی لقب — السلام اے سید والا نسب
السلام اے پیکر خلق عظیم — السلام اے آیت رب کریم
السلام اے عظمت حب اتم — السلام از خدا جان عزیزت راحم
السلام اے رہبر راہ ہدیٰ — السلام اے مجتبیٰ و مصطفیٰ
السلام اے رونق بزم زمیں — السلام اے زینت عرش بریں
السلام اے راز حسن زندگی — السلام اے ناز عجز و بندگی
السلام اے مونس بیچارگی — السلام اے دستگیر بیکساں
السلام اے مامن بیچارۂ ما — السلام اے والی و مولائے ما
آنکہ در عظم نہ گنجد شان تست — در گمانم آنچہ آید آن تست
ایں قدر دانم کہ رب ذوالجلال — آفریدت منتہائے پر کمال

یارسول اللہ ہر دم صبح و شام
بے شمار از من درود است و سلام

اشرف علی تھانوی دیوبندی نے اپنی کتاب میں ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا واقعہ تحریر کیا جس میں آپ نے اپنی بیوی کے پیٹ میں موجود لڑکی (جو کہ غیب ہے) اس کو دیکھ لیا

کراماتِ صحابہؓ

صحیح اور مستند احادیث سے صحابہ کرامؓ کی کرامات جمع کی گئی ہیں عربی احادیث کے ساتھ اردو ترجمہ دیا گیا ہے

از حکیم الامۃ مولانا اشرف علی تھانویؒ

مرتبہ مولانا احمد حسن صاحب سنبھلیؒ

دار الاشاعت
مقابل مولوی مسافر خانہ، اردو بازار، کراچی ۱
فون ۲۱۳۷۶۸

۱۱

کرامات حضرت سیدنا ابوبکر صدیقؓ

(۱) أَخْرَجَ مَالِكٌ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ نَحَلَهَا جَادَّ عِشْرِينَ وَسْقًا مِنْ مَالِهِ بِالْغَابَةِ فَلَمَّا حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ قَالَ يَا بُنَيَّةُ وَاللّٰهِ مَا مِنَ النَّاسِ أَحَدٌ أَحَبُّ إِلَيَّ غِنًى مِنْكِ وَلَا أَعَزُّ عَلَيَّ فَقْرًا بَعْدِي مِنْكِ وَإِنِّي كُنْتُ نَحَلْتُكِ جَادَّ عِشْرِينَ وَسْقًا فَلَوْ كُنْتِ جَدَدْتِيهِ وَاحْتَزْتِيهِ كَانَ لَكِ وَإِنَّمَا هُوَ الْيَوْمَ مَالُ وَارِثٍ وَإِنَّمَا هُوَ أَخَوَاكِ وَأُخْتَاكِ فَاقْتَسِمُوهُ عَلَى كِتَابِ اللّٰهِ قَالَتْ يَا أَبَتِ وَاللّٰهِ لَوْ كَانَ كَذَا وَكَذَا لَتَرَكْتُهُ إِنَّمَا هِيَ أَسْمَاءُ فَمَنِ الْأُخْرَى قَالَ ذُو بَطْنِ ابْنَةِ خَارِجَةَ أُرَاهَا جَارِيَةً وَأَخْرَجَهُ ابْنُ سَعْدٍ وَقَالَ فِي آخِرِهِ:

۱۲

قَالَ ذَاتُ بَطْنِ ابْنَةِ خَارِجَةَ قَدْ أُلْقِيَ فِي رُوعِي أَنَّهَا جَارِيَةٌ فَاسْتَوْصِي بِهَا خَيْرًا فَوَلَدَتْ أُمَّ كُلْثُومٍ۔ (تاریخ الخلفاء ص ۶۱ مطبوعہ مطبع الطابع لکھنؤ)

ترجمہ: امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت کی ہے کہ حضرت صدیق اکبرؓ نے جناب عائشہؓ کو بیس وسق (یعنی ساٹھ صاع تقریباً پانچ من) کھجوریں جو دو حصوں میں لگی تھیں ہبہ کی تھیں اور اپنی وفات سے پہلے ہی فرمایا اے میری پیاری بیٹی! مال و دولت کے باب میں مجھے تم سے زیادہ کوئی پیارا نہیں اور مجھے تمہاری احتیاج مندی بھی ناپسند ہے۔

لاریب جیسی وسق کھجوریں میں نے تمہیں ہبہ کی تھیں۔ اگر تم نے انھیں توڑ کر اکٹھا کر لیا ہوتا تو وہ تمہاری ملک ہو جاتیں لیکن اب وہ تمام وارثوں کا مال ہے جس میں تمہارے دو بھائی اور تمہاری دو بہنیں شریک ہیں۔ پس اس کو تم قرآن کریم کے احکام کے موافق تقسیم کر لو جس پر حضرت عائشہؓ نے کہا: ابا جان اگر بہت زیادہ بھی ہوتیں تب بھی میں اس سے دستبردار ہو جاتی لیکن یہ تو فرمائیے کہ میری بہن تو صرف (۱) اسماء ہے یہ دوسری کون؟ حضرت صدیق اکبرؓ نے جواب دیا کہ بنت خارجہ کے پیٹ میں مجھے لڑکی دکھائی دے رہی ہے۔

اس واقعہ کو ابن سعدؓ نے اس طرح روایت کیا ہے کہ بنت خارجہ کے پیٹ کی لڑکی کو میرے دل میں القاء کیا گیا ہے یعنی میری بیوی بنت خارجہ کے پیٹ میں لڑکی ہی ہے۔ پس میری اس نصیحت وصیت کو قبول کرو۔ بالآخر جناب ام کلثوم پیدا ہوئیں۔

اس وصیت سے سیدنا ابوبکر صدیقؓ کی الہامی کرامت ثابت ہوتی ہے کہ انھوں نے اپنی بیوی کے پیٹ ہی میں جناب ام کلثوم کے وجود کو معلوم کر کے حضرت عائشہؓ سے فرمایا کہ تمہاری بہن موجود ہے۔

(۲) أَخْرَجَ أَبُو يَعْلَى عَنْ عَائِشَةَ قِصَّةً وَفِيهَا أَنَّهُ قَالَ (تَعْنِي أَبَا بَكْرٍ) فِي أَيِّ يَوْمٍ تُوُفِّيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ قَالَ أَرْجُو فِيمَا بَيْنِي

ترجمہ: ابو یعلیٰؒ نے حضرت عائشہؓ سے ایک قصہ کے تحت میں نقل کیا ہے کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے جناب عائشہؓ سے دریافت فرمایا کہ رسول اللہ نے اس دنیا سے کس دن رحلت فرمائی؟

اشرف علی تھانوی دیوبندی نے اپنی کتاب میں لکھا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے قتل سے پہلے ہی اپنے قاتل کا نام (جو کہ غیب ہے) بتادیا تھا

کراماتِ صحابہؓ

صحیح اور مستند احادیث سے صحابہ کرامؓ کی کرامات جمع کی گئی ہیں عربی احادیث کے ساتھ اردو ترجمہ دیا گیا ہے

از حکیم الامۃ مولانا اشرف علی تھانویؒ

مترجم مولانا احمد حسن صاحب سنبھلیؒ

دارالاشاعت

مقابل مولوی مسافر خانہ○ اردو بازار، کراچی، فون ۲۱۳۷۶۸

۲۷۰

کرامات سیدنا علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ

(۲۵) قَالَ عَلِیٌّ اَمَا اِنَّ ھٰذَا فَایُّ قِیْلَ لَمَّا یَمْنَعُکَ مِنْہُ قَالَ اِنَّہٗ لَمْ یَقْتُلْنِیْ بَعْدُ

استیعاب صفحہ ۴۸۳ ج ۲)

ترجمہ:- حضرت شیرِ خداؓ نے ابن ملجم کی طرف اشارہ کرکے فرمایا آگاہ ہو جاؤ یہ شخص مجھے قتل کرے گا۔ اس پر لوگوں نے کہا کہ اس کے قصاص کے بارہ میں کیا چیز مانع ہے؟ آپؓ نے فرمایا کہ اس نے ابھی تک مجھ کو قتل نہیں کیا ہے اس لئے اس سے قصاص لینا کسی طرح جائز نہیں ہے۔ آخرکار جیسا کہ آپؓ نے فرمایا وہی شیطنت پیش آئی یعنی بدبخت ابن ملجم نے آپؓ کو شہید کیا۔ دیکھئے ان صحابہ کرام کی ہر گفتگو میں الہام کشفی ہوا کرتا تھا جو ان حضرات کی کرامات ہیں۔

(۲۶) اَخْرَجَ الطَّبْرَانِیُّ فِی الْاَوْسَطِ وَ اَبُوْ نُعَیْمٍ فِی الدَّلَائِلِ عَنْ زَاذَانَ اَنَّ عَلِیًّا حَدَّثَ بِحَدِیْثٍ فَکَذَّبَہٗ رَجُلٌ فَقَالَ لَہٗ عَلِیٌّ اَدْعُوْ عَلَیْکَ اِنْ کُنْتَ کَاذِبًا قَالَ اُدْعُ فَدَعَا عَلَیْہِ فَلَمْ یَبْرَحْ حَتّٰی ذَھَبَ بَصَرُہٗ

(تاریخ الخلفاء ص ۱۲۵، ۱۲۶)

ترجمہ:- طبرانیؒ نے کتاب الاوسط میں اور ابو نعیم نے کتاب الدلائل میں جناب زاذان سے روایت کی ہے کہ جناب حیدر کرارؓ نے کسی سے گفتگو فرمائی جس نے دورانِ گفتگو ہی میں آپ کو جھٹلایا اس پر جناب شیرِ خداؓ نے فرمایا کہ جھوٹا تو در اصل تو ہے اور کیا تیرے جھوٹ کے اظہار کے لئے میں جناب باری

اشرف علی تھانوی دیوبندی نے اپنی کتاب میں لکھا کہ مولیٰ علی رضی اللہ عنہ نے اپنی شہادت کا وقت (جو کہ غیب ہے) پہلے ہی بتا دیا تھا

کراماتِ صحابہ رض

صحیح اور مستند احادیث سے صحابہ کرام رض کی کرامات جمع کی گئی ہیں عربی احادیث کے ساتھ اردو ترجمہ دیا گیا ہے

از حکیم الامۃ مولانا اشرف علی تھانوی رح

مرتبہ مولانا احمد حسن صاحب سنبھلی رح

دارُ الاشاعت
مقابل مولوی مسافر خانہ ○ اردو بازار، کراچی ۱
فون ۲۱۳۷۶۸

۴۱

نَفْسِكَ رَوَاهُ ابْنُ اَبِي الدُّنْيَا وَابْنُ عَسَاكِرَ (کنز العمال ص ۹۰ ج ۲)

ہی کچھ معلومات ہو چکی تھیں آپ رض نے فرمایا تو جو منافقانہ مدح سرائی کر رہا ہے میں تو اس سے بہت زیادہ بلند ہوں یعنی تو جس قدر میرا مرتبہ سمجھتا ہے اس سے کہیں زیادہ اللہ تعالیٰ نے مجھے سربلندی اور ذی مرتبہ کیا ہے اس واقعہ کو ابن ابی الدنیا اور ابن عساکر نے بھی بیان کیا ہے۔

حیدرِ کرار رض کو اس جھوٹے مدح سرائی خوشامد کا کشف و ذریعہ الہام ہو جانا کرامت ہے۔

(۴۱) عَنْ جَعْفَرٍ لَمَّا دَخَلَ رَمَضَانُ كَانَ عَلِيٌّ رض يُفْطِرُ عِنْدَ الْحَسَنِ رض لَيْلَةً وَعِنْدَ الْحُسَيْنِ لَيْلَةً وَلَيْلَةً عِنْدَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ لَا يَزِيْدُ عَلَى اللُّقْمَتَيْنِ اَوْ ثَلٰثًا فَقِيْلَ لَهٗ فَقَالَ اِنَّمَا هِيَ لَيَالٍ قَلَائِلُ يَاْتِيْ اَمْرُ اللّٰهِ وَاَنَا خَمِيْصٌ فَقُتِلَ مِنْ لَيْلَتِهٖ رَوَاهُ الْعَسْكَرِيُّ۔

(کنز العمال ص ۴۱۲ ج ۶)

ترجمہ:- امام جعفر صادق رح سے روایت ہے کہ رمضان کا مہینہ تھا اور جناب شیرِ خدا رض ایک ایک دن جناب امام حسن رض جناب امام حسین رض اور حضرت عبد اللہ بن جعفر رض کے پاس روزہ افطار کرتے تھے۔ آپ دو تین لقموں سے زیادہ تناول نہیں کرتے تھے آپ رض کی کم خوردنی دیکھ کر لوگوں نے کہا کہ آپ اس قدر کم کیوں کھا رہے ہیں آپ رض نے جواب دیا میری زندگی تو بہت تھوڑی سی رہ گئی ہے وہ وقت قریب ہے کہ میں بھوکا رہوں گا اور موت کا فرشتہ آجائے گا آپ رض اسی شب میں شہید کر دیے گئے۔

اشرف علی تھانوی دیوبندی کی کتاب سے ثبوت: حضرت سفینہ رضی اللہ عنہ نے سرکار ﷺ کی غلامی پر فخر کیا، مدینے پر قحط آیا تو سیدہ عائشہ، صحابہ کرام کو مزار رسول پر لے گئیں

کراماتِ صحابہؓ

صحیح اور مستند احادیث سے صحابہ کرامؓ کی کرامات جمع کی گئی ہیں عربی احادیث کے ساتھ اردو ترجمہ دیا گیا ہے

از حکیم الامۃ مولانا اشرف علی تھانویؒ

مترجمہ مولانا احمد حسن صاحب سنبھلیؒ

دار الاشاعت
مقابل مولوی مسافر خانہ، اردو بازار، کراچی نمبر ۱
فون ۲۱۳۷۶۸

۴۲

کرتے ہوئے آپ کے جسد مبارک کو ملتے جاتے تھے۔ دلائل نبوت میں علامہ بیہقی نے بھی یہی بیان کیا ہے۔

کرامات حضرت سفینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(٧٧) عن ابن المنكدر أن سفينة مولى رسول الله صلى الله عليه وسلم أخطأ الجيش بأرض الروم أو أسر فانطلق هاربا يلتمس الجيش فإذا هو بالأسد فقال يا أبا الحارث أنا مولى رسول الله صلى الله عليه وسلم كان من أمري كيت وكيت فأقبل الأسد له بصبصة حتى قام إلى جنبه كلما سمع صوتا أهوى إليه ثم أقبل يمشي إلى جنبه حتى بلغ الجيش ثم رجع الأسد۔

(مشکوٰۃ جلد دوم ص ۵۴۵)

ترجمہ:- ابن منکدر سے روایت ہے کہ حضرت سفینہ جو رسول اللہ کے غلام تھے ایک مرتبہ سرزمین روم میں اپنے اسلامی لشکر کا راستہ بھول گئے۔ وہ راستہ تلاش کر رہے تھے کہ دشمنان اسلام نے انھیں گرفتار کر لیا ایک دن وہ قید سے بھاگ کر راستہ ڈھونڈ رہے تھے کہ ان کی ایک شیر سے مڈبھیڑ ہو گئی۔ چنانچہ حضرت سفینہؓ نے اس شیر کو کنیت سے پکار کر کہا اے ابو الحارث میں رسول اللہ کا غلام ہوں، میرے ساتھ ایسا ایسا معاملہ ہوا ہے جنگل کا شیر یہ سن کر خوشامد میں لگ گیا اور ان کے سامنے کھڑے ہو کر دم ہلانے لگا۔ اور پھر ان کے برابر چلنے لگا۔ اسے جب کوئی آواز سنائی دیتی تو وہ فوراً

۴۳

ادھر کا رخ کر لیتا اور پھر آپ کے ساتھ جنگل میں چلنے لگتا جب حضرت سفینہؓ اپنے اسلامی لشکر میں پہنچ گئے تو شیر ان کو پہنچا کر واپس لوٹ گیا اس واقعہ کو کتاب شرح السنہ میں بیان کیا گیا ہے۔

کرامت سیدتنا ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

(٧٨) عن أبي الجوزاء قال قحط أهل المدينة قحطا شديدا فشكوا إلى عائشة فقالت انظروا قبر النبي صلى الله عليه وسلم فاجعلوا منه كوى إلى السماء حتى لا يكون بينه وبين السماء سقف ففعلوا فمطروا مطرا حتى نبت العشب وسمنت الإبل حتى تفتقت من الشحم فسمي عام الفتق۔ رواه الدارمي۔

(مشکوٰۃ ص ۵۴۵ جلد ۲)

ترجمہ:- حضرت ابو الجوزاء سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ مدینہ منورہ میں سخت کال پڑا تو ان قحط زدہ لوگوں نے حضرت عائشہ صدیقہؓ سے جا کر کہا کہ اس قحط سے ہم لوگ بہت پریشان ہو گئے ہیں اس پر بی بی عائشہؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ کے مزار مبارک کی طرف دیکھو اور گنبد خضرا میں آسمان کی طرف کو ایک آر پار سوراخ کر دو تاکہ دونوں کے بیچ میں کوئی چیز حائل نہ رہے۔ ان لوگوں نے ایسا ہی کیا تھا کہ خوب بارش ہوئی۔ اتنا کہ سبزہ پیدا ہو کر گھاس جم آئی اور اونٹ اتنے موٹے ہو گئے کہ چربی کی وجہ سے پھٹ پڑے اور اس کا نام عام فتق رکھا گیا اس قصہ کو دارمی نے بھی بیان کیا ہے۔

اشرف علی تھانوی دیوبندی نے اپنی کتاب میں لکھا کہ حضرت ربیع رضی اللہ عنہ بعد از وصال بھی زندوں کی طرح کلام کرنے لگے

کراماتِ صحابہؓ

صحیح اور مستند احادیث سے صحابہ کرامؓ کی کرامات جمع کی گئی ہیں عربی احادیث کے ساتھ اردو ترجمہ دیا گیا ہے

از حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانویؒ

مرتبہ مولانا احمد حسن صاحب سنبھلی

دار الاشاعت

مقابل مولوی مسافر خانہ ایم اے جناح روڈ اردو بازار کراچی

فون ٢١٣٧٦٨

٨٥

ضرورت کے مطابق اس کا تھوڑا سا مضمون یہاں نقل کر دیا ہے جس میں حضرت ابوہریرہؓ کا مردود شیطان کو گرفتار کر لینا مذکور ہے شیطان کی گرفتاری خرق عادت اور کرامت ہے۔

کرامت حضرت ربیع رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(١) عن ربعي بن حراش قال كنا أربعة إخوة وكان الربيع أخونا أكثرنا صلاة وأكثرنا صياما في الهواجر وأنه توفي فبينا نحن حوله وقد بعثنا من يبتاع له كفنا إذ كشف الثوب عن وجهه فقال السلام عليكم فقال القوم وعليك السلام يا أخا عبس أبعد الموت قال نعم إني لقيت ربي بعدكم فلقيت ربا غير غضبان فاستقبلني بروح وريحان وإستبرق ألا وإن أبا القاسم صلى الله عليه وسلم ينتظر الصلاة علي فعجلوا بي ولا تؤخروني [illegible] فنمي الحديث إلى عائشة فقالت أما إني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول يتكلم رجل من أمتي بعد الموت [illegible]

ص ٣٠٢

ترجمہ: حضرت ربعی بن حراش کہتے ہیں کہ ہم چار بھائی تھے اور ہمارے بڑے بھائی حضرت ربیعؓ سب سے زیادہ نمازی اور بڑے روزہ دار تھے سخت گرمیوں میں بھی وہ نفلیں پڑھتے اور روزے رکھتے تھے جب ان کا انتقال ہوا تو ہم سب ان کے پاس بیٹھے تھے اور ہم ان کے لئے کفن کا کپڑا لینے آدمی بھیج چکے تھے کہ ایک دم انہوں نے اپنے منہ سے کپڑا ہٹا کر کہا کہ السلام علیکم ہم لوگ جو بیٹھے ہوئے تھے ہم نے جواب دیا وعلیکم السلام برادران عبس! کیا موت کے بعد بھی آپ بات کرتے ہیں

٨٨

کہا کہ ہاں حضرت ربیع نے جواب دیا ہاں آپ سے جدا ہو کر جب میں پروردگار عالم سے ملا تو اس کو غضبناک نہیں دیکھا اس نے مجھے راحتوں کے بادل برسا کر رحمت کی خوشبوؤں میں رحمت کی روزی کے لباس اور دیبا و ریشم کے کپڑے مرحمت فرمائے۔ سنو حضرت محمد ﷺ انتظار فرما رہے ہیں میرے جنازہ پڑھانے کے لئے منتظر ہیں۔ بس اب دیر نہ لگاؤ اور جلدی کرو۔ اس کے بعد وہ اس طرح ہو گئے جیسے کسی طشت میں کوئی کنکری گر جائے یعنی تھوڑی دیر کے لئے ان کی زبان سے حرکت کی اور پھر وہ بالکل خاموش ہو گئے اور پھر ان کے کفن دفن کا انتظام کیا گیا۔ یہ قصہ جب حضرت عائشہ صدیقہؓ کو سنایا گیا تو آپ نے فرمایا۔ اس مجھے یاد ہے۔ ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا کہ میری امت میں ایسے آدمی بھی ہوں گے جو مرنے کے بعد بھی گفتگو کریں گے۔

اس واقعہ کو حدیث میں بھی بیان کیا گیا ہے۔

حضرت ربیع کا اسم گرامی صحابہ کی فہرست میں دیکھا تو نہیں گیا مگر [illegible] قرینوں اور اس واقعہ سے بھی آپ کا صحابی ہونا مستفاد ہوتا ہے۔

☆غلاموں کی حیات کا یہ عالم ہے تو آقا ﷺ کی حیات کا کیا عالم ہوگا؟

تھانوی نے اپنی کتاب میں لکھا:

صحابیہ رضی اللہ عنہا نے بوقتِ مصیبت حضور ﷺ کی صدقے سے مدد طلب کی

کراماتِ صحابہؓ

صحیح اور مستند احادیث سے صحابہ کرامؓ کی کرامات جمع کی گئی ہیں عربی احادیث کے ساتھ اردو ترجمہ دیا گیا ہے

از حکیم الامۃ مولانا اشرف علی تھانوی رح

مرتبہ مولانا احمد حسن صاحب سنبھلی رح

دار الاشاعت
مقابل مولوی مسافر خانہ ○ اردو بازار، کراچی ۱
فون ۲۱۳۷۶۸

۹۵

کرامت حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(۹۹) صحیحین میں حضرت اسامہ سے روایت ہے کہ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں جبریلؑ کو دیکھا۔

(الکلام المبین ص ۸۱)

کرامت زن صالحہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ

(۱۰۰) بیہقیؒ اور ابن عدیؒ نے حضرت انسؓ سے روایت کی ہے کہ ایک اندھی بڑھیا کے ایک نوجوان انصاری بیٹے نے وفات پائی اور بڑھیا نے اس کے منہ پر کپڑا اڑھا دیا۔

ہم اس کو صبر و تسلی دے رہے تھے بیچ میں وہ کہنے لگی۔ اے اللہ تو جانتا ہے کہ میں نے تیرے پیغمبر کی طرف اس امید پر ہجرت کی کہ تو تکلیفوں میں میری مدد کرے۔

آج میری مصیبت کو تو ٹال دے۔ اے اللہ محمد رسول اللہ کا صدقہ میری مدد کر۔ حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ ہم لوگ ابھی وہیں بیٹھے تھے کہ اس مردے نے جو اپنے باپ کے لحاظ سے انصاری تھا اپنے منہ سے کپڑا اٹھایا اور اپنی بڑھی ماں سے کہا اب تم مت گھبراؤ میں اچھا ہو گیا چنانچہ ہم سب نے اس کے ساتھ کھانا کھایا (الکلام المبین ص ۱۰۴، ۱۰۵)۔

☆ہم اہلسنت کا بھی یہی عقیدہ ہے جو کہ صحابیہ رضی اللہ عنہا کا ہے

اشرف علی تھانوی دیوبندی نے لکھا کہ صحابی رسول نے اپنے وصال کا سال و دن (جو کہ غیب ہے) پہلے سے بتا دیا

کراماتِ صحابہؓ

صحیح اور مستند احادیث سے صحابہ کرامؓ کی کرامات جمع کی گئی ہیں عربی احادیث کے ساتھ اردو ترجمہ دیا گیا ہے

از حکیم الامۃ مولانا اشرف علی تھانویؒ

مرتبہ مولانا احمد حسن صاحب سنبھلیؒ

دار الاشاعت

مقابل مولوی مسافر خانہ، اردو بازار، کراچی ۱

فون ۲۱۳۷۶۸

کرامت حضرت حارث بن کلدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(۱۱۱ و ۱۱۲) اَخْرَجَ ابْنُ سَعْدٍ وَالْحَاكِمُ بِسَنَدٍ صَحِيْحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ اَبَابَكْرٍؓ وَالْحَارِثَ بْنَ كَلَدَةَ يَاْكُلَانِ خَزِيْرَةً اُهْدِيَتْ لِاَبِيْ بَكْرٍ اِذْ قَالَ ارْفَعْ يَدَكَ يَاخَلِيْفَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَاللّٰهِ اِنَّ فِيْهَا لَسُمَّ سَنَةٍ وَاَنَا وَاَنْتَ نَمُوْتُ فِيْ يَوْمٍ وَاحِدٍ فَرَفَعَ يَدَهٗ فَلَمْ يَزَالَا عَلِيْلَيْنِ حَتّٰى مَاتَا فِيْ يَوْمٍ وَاحِدٍ عِنْدَ انْقِضَاءِ السَّنَةِ۔
(تاریخ الخلفاء ص۹۰)

ترجمہ۔ ابن سعدؒ اور حاکمؒ نے صحیح سند کے ساتھ ذریعہ ابن شہابؒ سے روایت کی ہے کہ حضرت صدیق اکبرؓ اور حضرت حارثؓ دونوں بیٹھے تھے اور دلیا کھا رہے تھے جو تحفہ کے طور پر آیا تھا دلیا کھاتے کھاتے ایک مرتبہ حضرت حارثؓ نے کہا اے خلیفہ رسولؐ ہاتھ کھینچ لیجئے، اللہ کی قسم اس حریرہ میں وہ زہر ہے جس سے سال بھر میں ہلاکت واقع ہوتی ہے اب آپ اور ہم دونوں ایک دن مریں گے چنانچہ صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وہ دلیا کھانا چھوڑ دیا اور پھر وہ دونوں ایک سال تک بیمار رہ کر ایک ہی دن اس دنیا سے رحلت فرما گئے۔

حضرت حارثؓ کی دو کرامتیں ظاہر ہوئیں ایک تو دلیا کھاتے کھاتے بغیر کسی ظاہری سبب کے یہ معلوم کر لیا کہ اس میں وہ سلو پائزن ملا ہوا ہے۔ جس کا کھانے والا ایک سال میں ہلاک ہو جاتا ہے اور دوسری کرامت یہ کہ

موت سے واپسی کے حیران کن واقعات نامی کتاب پر بنوری ٹاؤن کے فاضل مولوی کا اجازت نامہ

موت سے واپسی کے حیران کُن واقعات

ترجمہ: **من عاش بعد الموت**

گناہگاروں پر مختلف عذاب، نیک لوگوں پر خدائی نوازشات، شہداء پر اللہ کے انعامات اور بدعقیدہ لوگوں پر اللہ کی گرفت کے بارے میں مابعد الموت رونما ہونے والے عبرت انگیز واقعات،

عالمِ برزخ سے واپس آنے والوں کی زبانی

ترجمہ واضافات	تالیف
مفتی محمد عبد الغنی	امام ابوبکر بن ابی الدنیا

نیز مختلف مذاہب سے تعلق رکھنے والوں کے جدید انکشافات پر مبنی تحریر

دنیا کے اُس پار

از حضرت مولانا جسٹس محمد تقی عثمانی مدظلہم

ادارۃ القرآن کراچی

محمد عبد الغنی

ناشر

ادارۃ القرآن والعلوم الاسلامیہ

دیوبندی مولوی کی شائع کردہ کتاب سے ثبوت:

انتقال کے بعد انصاری صحابی نے کپڑا منہ سے ہٹایا اور کھانا کھایا

موت سے واپسی کے حیران کُن واقعات

ترجمہ: **من عاش بعد الموت**

گناہگاروں پر مختلف عذاب، نیک لوگوں پر خدائی نوازشات،
شہداء پر اللہ کے انعامات اور بدعقیدہ لوگوں پر اللہ کی گرفت
کے بارے میں مابعد الموت رونما ہونے والے عبرت انگیز واقعات،

عالمِ برزخ سے واپس آنے والوں کی زبانی

ترجمہ و اضافات	تالیف
مفتی محمد عبید الغنی	امام ابوبکر بن ابی الدنیا

نیز مختلف مذاہب سے تعلق رکھنے والوں کے جدید انکشافات پر مبنی تحریر

دنیا کے اُس پار

از حضرت مولانا جسٹس محمد تقی عثمانی مدظلہم

ادارۃ القرآن کراچی

۳۵

(۱) والدہ کی دعا کی برکت

ثابت بنانی بیان کرتے ہیں کہ حضرت انس بن مالکؓ نے فرمایا:
میں ایک انصاری صحابیؓ کی عیادت کے لئے گیا۔ جانے کے بعد تھوڑی دیر میں ان کا انتقال ہو گیا۔ تو ہم نے ان کی آنکھیں بند کر دیں اور ان پر کپڑا ڈال دیا ایک صحابیؓ نے ان کی والدہ سے کہا کہ اللہ سے ثواب کی امید رکھیں (بے صبری نہ ہوں)۔ عورت نے پوچھا: کیا وہ انتقال کر گیا ہے؟ ہم نے کہا: ہاں۔ عورت نے کہا: کیا تم سچ بول رہے ہو؟ ہم نے کہا بالکل۔ یہ سن کر عورت نے اپنے ہاتھوں کو آسمان کی طرف پھیلا کے یوں اللہ سے مخاطب ہوئی:

اے اللہ: میں تجھ پر ایمان لائی۔ تیرے رسول ﷺ کی طرف ہجرت کی جب بھی تو نے مجھ پر کوئی مصیبت لائی میں نے تجھ سے دعا کی اور تو نے میری مصیبت دور کر دی۔ اب بھی میں تیری ہی جانب دستِ دعا دراز کرتی ہوں کہ اے میرے معبود! آج تو مجھ پر مصیبت کا یہ بوجھ نہ ڈال......

عورت کی اس دعا کے بعد اس انصاری صحابیؓ نے اپنے اوپر سے کپڑا ہٹایا چنانچہ ہم نے کھانا کھایا اس انصاری صحابیؓ نے بھی ہمارے ساتھ کھایا۔

(۲) والدہ کی دعا سے بیٹا دوبارہ زندہ ہو گیا

صالح مری فرماتے ہیں کہ میں نے زیرِ نظر واقعہ حفص بن نضر سلمی کو بتایا تو وہ بڑے متعجب ہوئے دوسرے جمعہ کو وہ مجھ سے ملے تو کہا کہ تمہارا یہ

☆ کیا اب بھی اولیاء اللہ رحمہم اللہ کو مردہ کہو گے؟

دیوبندی مولوی کی شائع کردہ کتاب سے ثبوت:

شہید نے شہادت کے بعد کلام کیا

موت سے واپسی کے حیران کُن واقعات

ترجمہ: **من عاش بعد الموت**

گناہگاروں پر مختلف عذاب، نیک لوگوں پر خدائی نوازشات، شہداء پر اللہ کے انعامات اور بدعقیدہ لوگوں پر اللہ کی گرفت کے بارے میں مابعد الموت رونما ہونے والے عبرت انگیز واقعات،

عالمِ برزخ سے واپس آنے والوں کی زبانی

تالیف
امام ابوبکر بن ابی الدنیا

ترجمہ واضافات
مفتی محمد عبید الغنی

نیز مختلف مذاہب سے تعلق رکھنے والوں کے جدید انکشافات پر مبنی تحریر

دنیا کے اُس پار

از حضرت مولانا جسٹس محمد تقی عثمانی مدظلہم

ادارۃ القرآن کراچی

۳۳

یارسول اللہ ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

حضرت نعمانؓ فرماتے ہیں کہ مجھے کسی نے خبر دی کہ حضرت زید بن خارجہؓ انتقال کے بعد کچھ بول رہے ہیں۔ میں فوراً لوگوں کے ہجوم کو چیرتا ہوا ان کے سرہانے کے پاس جاکے بیٹھا تو میں نے ان کا کلام یہاں سے سنا: درمیان والے (عمرؓ) بڑے بہادر ہیں۔

یہاں تک کہ ان کا (سابقہ روایات میں مذکور) کلام ختم ہوا۔ میں نے اس سے پہلے کے کلام کے بارے میں لوگوں سے پوچھا تو انہوں نے شروع کا کلام بھی مجھے سنایا جو میں نہیں سن سکا تھا۔

(۷) شہید کی گواہی

حضرت عبداللہ بن عبید الانصاری فرماتے ہیں کہ مسیلمہ کذاب کے ہاتھوں شہید ہونے والے ایک شہید نے شہادت کے بعد اس طرح کلام کیا: محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں ابوبکرؓ صدیق ہیں۔ عثمانؓ نرم مزاج اور رحمدل ہیں۔

(۸) شاق گزرتے وقت کی عبادات پر انعامات

حضرت عبدالملک بن عمیر روایت کرتے ہیں کہ حضرت ربعی بن حراش نے فرمایا کہ ہم تین بھائی تھے ہمارے منجھلے بھائی سب سے زیادہ عبادت گذار اور صوم وصلوٰۃ کے پابند تھے ایک دفعہ میں گاؤں گیا ہوا تھا گھر واپس آیا تو گھر والوں نے کہا کہ اپنے منجھلے بھائی کے پاس جلدی جاؤ کیونکہ وہ انتقال

دیوبندی مولوی کی شائع کردہ کتاب سے ثبوت:
تدفین کے بعد قبر سے سوالات کے جوابات کی آواز سنی

موت سے واپسی کے حیران کُن واقعات

ترجمہ: **من عاش بعد الموت**

کفار کا ان پر مختلف عذاب، نیک لوگوں پر خدائی انوارات، شہداء پر اللہ کے انعامات اور بدعقیدہ لوگوں پر اللہ کی گرفت کے بارے میں عالم برزخ سے جڑے ہوئے عبرت انگیز واقعات

عالم برزخ سے واپس آنے والوں کی زبانی

تالیف: امام ابوبکر بن ابی الدنیا

ترجمہ و تحقیق و اضافات: مفتی محمد زبیر الحقی

نیز مختلف مذاہب سے تعلق رکھنے والوں کے جدید انکشافات پر مبنی تحریر

دنیا کے اس پار

از حضرت مولانا جسٹس محمد تقی عثمانی مدظلہم

ادارۃ القرآن کراچی

درمیان ایک لاش ملی۔ ان کے ارد گرد کچھ لڑکیاں تھیں جو ان کے سرہانے جلتے چراغ تھیں۔ جب انہوں نے ہمیں دیکھا تو غصے بھرے چہرے کے ساتھ منتشر ہو گئیں اس کے بعد وہ ہمیں نظر نہیں آئیں۔

(۲۸) حضرت حمزہؓ نے قبر سے سلام کا جواب دیا

حضرت عطاف بن خالدؒ فرماتے ہیں کہ میری خالہ بیان کرتی ہیں کہ شہداء کے مقبرے میں جایا کرتی تھیں ان کا بیان ہے کہ ایک دفعہ میں سواری پر بیٹھ کر مزار شہداء میں گئی تو حضرت حمزہؓ کی قبر کے پاس جا کے اتری۔ وہاں جب تک کچھ نوافل پڑھیں۔ جو کہ بالکل سنسان تھا کہیں کوئی انسان نہیں تھا سوائے میرے ایک غلام کے جو میری سواری کی لگام تھامے کھڑا تھا۔ میں نے نماز سے فارغ ہو کر ہاتھ سے اشارہ کر کے کہا: السلام علیکم۔ تو میں نے اپنے کانوں سے قبر کے اندر سے سلام کا جواب سنا اور قبر سے جواب سننے پر مجھے ایسا یقین ہے جس طرح میرے ذہن میں اللہ کا میرے خالق ہونے کا یقین ہے اسی طرح میں دن اور رات کو پہچانتی ہوں۔

قبر سے اس طرح سلام کا جواب سن کر میرے رونگٹے کھڑے ہو گئے۔

(۲۹) قبر پر کان لگا کے منکر نکیر کے سوالات سنے

حضرت جریر بن طریف فرماتے ہیں کہ میرے ایک بھائی کا انتقال ہو گیا ہمارے لوگ دفنانے سے فارغ ہو کر چلے گئے میں نے اپنا سر ان کی قبر پر رکھ دیا تو میں نے کمزور سی ایک آواز سنی میں یقینی طور پر جانتا ہوں کہ وہ میرے بھائی ہی کی آواز تھی وہ کہہ رہا تھا کہ: اللہ۔ تو کسی نے اس سے پوچھا تمہارا دین کیا ہے؟ اس نے کہا اسلام

(۳۰) قبر سے سوالات و جوابات سنے

حضرت علامہ بن عبدالکریمؒ فرماتے ہیں کہ ایک شخص کا انتقال ہو گیا اس کا ایک بھائی تھا جس کی بینائی کچھ کمزور تھی۔ اس نے بیان کیا کہ میرے بھائی کو ہم نے دفنایا تو لوگ دفنانے کے بعد منتشر ہو کر اپنے اپنے گھروں میں واپس چلے گئے میں نے قبر پر اپنا سر رکھ دیا تو میں نے قبر کے اندر سے سنا کہ کوئی کہہ رہا ہے کہ: تمہارا رب کون ہے؟ پھر کچھ دیر بعد میں نے اپنے بھائی کی آواز سنی میں نے خوب پہچان لیا کہ یہ میرے بھائی ہی کی آواز ہے وہ کہہ رہا تھا کہ: اللہ میرا رب ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم میرے نبی ہیں۔ میں یہ سن رہا تھا کہ اچانک قبر کے اندر سے تیر کی طرح کوئی چیز میرے قریب سے گزری جو میرے کان پر لگی خوف کے مارے میرے رونگٹے کھڑے ہو گئے اور میں واپس آ گیا۔

(۳۱) حضرت یحییٰ علیہ السلام کا خون ابلتا رہا

حضرت عبداللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے حضرت یحییٰ بن زکریا علیہ السلام کو بارہ حواریین کی ایک جماعت کے ساتھ لوگوں کو دین کی تعلیم دینے کے لئے بھیجا ان کی تعلیمات میں یہ بھی شامل تھا کہ اپنی بھانجی سے نکاح حرام ہے۔ اس زمانہ کے بادشاہ کی ایک بھانجی تھی جسکو بادشاہ بہت پسند کرتا تھا اور اس سے شادی کرنا چاہتا تھا۔ وہ روزانہ اپنی

دیوبندی مولوی کی شائع کردہ کتاب سے ثبوت:

قبر والے نے قبر میت سے بدکاری کرنے والے کو روکا

موت سے واپسی کے حیران کُن واقعات

ترجمہ: **من عاش بعد الموت**

گناہگاروں پر مختلف عذاب، نیک لوگوں پر خدائی نوازشات، شہداء پر اللہ کے انعامات اور بدعقیدہ لوگوں پر اللہ کی گرفت کے بارے میں مابعد الموت رونما ہونے والے عبرت انگیز واقعات،

عالمِ برزخ سے واپس آنے والوں کی زبانی

تالیف	ترجمہ و اضافات
امام ابوبکر بن ابی الدنیا	مفتی محمد عبد الغنی

نیز مختلف مذاہب سے تعلق رکھنے والوں کے جدید انکشافات پر مبنی تحریر

دنیا کے اُس پار

از حضرت مولانا جسٹس محمد تقی عثانی مدظلہم

ادارۃ القرآن کراچی

۹۳

کہ حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ اسی وجہ سے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تنہا سفر کرنے کو ناپسند فرمایا۔

(کتاب البعث لہشام بن عمار ص شرح الصدور ص ۱۷۸)

(۵۳) میت نے کہا کیا تمہیں شرم نہیں آتی

شیخ عبد الغفارؒ نے "کتاب التوحید" میں ذکر کیا ہے کہ ایک شخص نے اپنا ذاتی واقعہ یوں بیان کیا کہ میں نے ایک نوجوان کے ساتھ مل کر "قرافہ" کے ایک قبرستان میں بدکاری کا پروگرام بنایا تو اس نوجوان نے کہا کہ علاوہ اس وہاں اللہ کی نافرمانی کبھی نہیں کروں گا کیونکہ میں نے ایک دفعہ ایسا کیا تو ایک قبر پھٹ گئی اور میت نے ہمیں خطاب کر کے کہا کہ کیا تمہیں اللہ سے شرم نہیں آتی؟

(شرح الصدور ص ۲۰۷)

(۵۴) شہید نے کہا رب کعبہ کی قسم! ہم زندہ ہیں

زین الدین بوشی فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ کافی تعداد کو مجاہدین کو دوران جہاد انگریزوں نے گرفتار کر لیا اور سب کو شہید کر دیا تو فقیہ عبد الرحمن نوریؒ یہ آیت تلاوت فرمانے لگے:

ولا تحسبن الذین قتلوا فی سبیل اللہ امواتاً بل احیاء عند ربہم یرزقون۔

ترجمہ: اور جو لوگ اللہ کی راہ میں مارے گئے ان کو ہرگز ہرگز مردہ گمان نہ کرو بلکہ وہ زندہ ہیں اپنے پروردگار کے نزدیک ہیں ان کو رزق اور روزی دی جاتی ہے۔

☆ معلوم ہوا کہ اولیاء اللہ بعد از وصال بھی اپنی قبور میں رہتے ہوئے باہر کے حالات سے باخبر ہوتے ہیں

دیوبندی مولوی کی شائع کردہ کتاب سے ثبوت:
اللہ کے سارے دوست بعد از وصال بھی زندہ ہوتے ہیں

موت سے واپسی کے
حیران کُن واقعات

ترجمہ: **من عاش بعد الموت**

گناہگاروں پر مختلف عذاب، نیک لوگوں پر خدائی نوازشات،
شہداء پر اللہ کے انعامات اور جنتیوں و دوزخیوں پر اللہ کی گرفت
کے بیان میں عالمِ برزخ و جہنم والے عبرت انگیز واقعات،

عالمِ برزخ سے واپس آنے والوں کی زبانی

تالیف: ابوبکر بن ابی الدنیا
ترجمہ و اضافات: مفتی محمد عبد الغنی

مختلف مذاہب سے تعلق رکھنے والوں کے جدید انکشافات پر مبنی تحریر
دنیا کے اُس پار
از حضرت مولانا جسٹس محمد تقی عثمانی مدظلہم

ادارۃ القرآن کراچی

ان کے بعد فقیہ عبد الرحمن نوری کی بھی اپنے شہید بھائیوں سے جا ملنے تو ایک انگریز آپ کی لاش کے پاس ہاتھ میں نیزہ لئے آیا اور آپ کی لاش کو نیزہ سے ہلاتے ہوئے کہا کہ اے مسلمانوں کے مذہبی رہنما! تم تو کہا کرتے تھے کہ تمہارے رب نے کہا ہے کہ تم لوگ اپنے رب کے پاس زندہ ہو اور کھاتے پیتے ہو کہاں ہے تمہارے رب کا یہ کلام؟ [illegible] فرماتے ہیں کہ فوراً فقیہ عبد الرحمن شہید نے اپنا سر اٹھا کر فرمایا: رب کعبہ کی قسم! ہم زندہ ہیں۔ آپ نے دو مرتبہ اس طرح فرمایا۔ یہ دیکھ کر انگریز اپنے گھوڑے سے اترا، آپ کے چہرے کو بوسہ دیا اور اپنے غلام کو حکم دیا کہ وہ اس لاش کو اس کے ساتھ اس کے ملک میں پہنچا دے۔

(شرح الصدور ص ۲۰۷)

(۵۵) میت نے کہا زندہ لوگ زندہ ہی رہتے ہیں

شیخ ابو سعید خراز فرماتے ہیں کہ میں مکہ مکرمہ میں قلعہ بنی شیبہ میں ایک نوجوان کی لاش نظر آئی میں اسکے پاس جا کے اسکو دیکھنے لگا تو اس نے مسکراتے ہوئے کہا کہ اے ابو سعید! کیا تم کو معلوم نہیں کہ زندہ لوگ زندہ ہی رہتے ہیں اگرچہ مر جائیں وہ تو صرف ایک جہان سے دوسرے جہان میں منتقل ہوتے ہیں۔ (شرح الصدور ص ۲۰۷، ۲۰۸)

(۵۶) اللہ کے سارے دوست زندہ ہی ہوتے ہیں

حضرت ابو علی روذباری فرماتے ہیں کہ میں نے ایک درویش کو دفنایا قبر میں رکھنے کے بعد جب ان کے کفن کی گرہ کھولی گئی تو میں نے ان کا [illegible] چاہا میں نے ان کو رکھا تو انہوں نے آنکھیں کھول دیں اور مجھے خطاب کر کے فرمایا کہ اے ابو علی! تم مجھے اس کے سامنے ذلیل نہ کرو جو کہ مجھے لاڈ کیا کرتا تھا۔ میں نے کہا: حضرت! موت کے بعد زندگی؟ کہا: میں تو زندہ ہوں اور اللہ کے سارے دوست زندہ ہی ہوتے ہیں۔ انشاء اللہ کل (قیامت کے دن) میں تمہاری نصرت کروں گا۔

(شرح الصدور ص ۲۰۸)

(۵۷) کفن چور نے توبہ کرلی

ایک کفن چور کا بیان ہے کہ ایک عورت کا انتقال ہوا تو لوگوں نے اس کی نماز جنازہ پڑھی میں بھی اس میں شریک ہوا تاکہ اس کی قبر معلوم کرلوں۔ رات کے وقت میں نے جا کر اس کی قبر کھودی اس کے جسم سے کفن اتارنے لگا تو اس نے کہا: سبحان اللہ! ایک جنتی (مغفور) شخص ایک جنتی عورت کا کفن چرا رہا ہے! اس نے کہا کہ میں مسلمان ہوں اور تم کو اللہ نے معاف کردیا ہے لیکن مجھے اللہ نے معاف کردیا ہے، یہ تم کیسے کہتی ہو؟ اس نے کہا: اللہ نے مجھے بھی بخش دیا ہے اور میری نماز جنازہ میں شرکت کرنے والے تمام افراد کو بھی بخش دیا ہے اور میری نماز جنازہ میں تم بھی شریک تھے۔ یہ سن کر میں نے کفن پہلے کی حالت میں چھوڑ کر قبر کو ٹھیک کیا اور سچے دل سے توبہ کرلی۔ (شرح الصدور ص ۲۰۸)

دیوبندی مولوی کی شائع کردہ کتاب سے ثبوت:

شہداء کو دوبارہ زندہ کر کے عمر بن عبدالعزیز کے جنازہ میں شرکت کی اجازت دی

موت سے واپسی کے حیران کن واقعات

ترجمہ: من عاش بعد الموت

گناہگاروں پر مختلف عذاب، نیک لوگوں پر رحمتیں اور بشارتیں، شہداء پر اللہ کے انعامات اور جنتی لوگوں پر اللہ کی کرامت کے بارے میں عالم برزخ سے متعلق دلچسپ و عبرت انگیز روایات،

عالم برزخ سے واپس آنے والوں کی زبانی

تالیف: امام ابوبکر بن ابی الدنیا

ترجمہ و اضافات: مفتی محمد سعید الغنی

نیز مختلف مذاہب سے تعلق رکھنے والوں کے حیرت انگیز مشاہدات پر مبنی تحریر

دنیا کے اس پار

از حضرت مولانا جسٹس محمد تقی عثمانی مدظلہ

ادارۃ القرآن کراچی

وہ بھی میں اپنے آٹھ دیگر مجاہدین کے ساتھ رومیوں کے ہاتھوں گرفتار ہو گیا ہمیں شاہ روم کے سامنے پیش کیا گیا تو میرے دوسرے مجاہد ساتھیوں کو شاہ روم کے حکم سے شہید کر دیا گیا مجھے بھی گردن زدنی کے لئے آگے کیا گیا تو ایک رومی بزرگ شاہ روم کی طرف بڑھا اور اس کے سر اور قدموں کو چوم کر التجا کرنے لگا کہ اس مسلمان کو مجھے دے دیں بادشاہ نے آخر مجھے اس کے حوالے کر دیا وہ مجھے اپنے گھر لے گیا جہاں اس نے اپنی نہایت خوب صورت ایک بیٹی کو بلایا اور مجھے کہا کہ یہ میری بیٹی ہے تم ہمارا دین اختیار کرو تاکہ میں تم سے اپنی اس بیٹی کی شادی کر دوں اور تم کو اپنا مال تقسیم کر دوں۔ تم نے تو بادشاہ کے پاس میرے سلوک کو دیکھ لیا ہے لہذا التجا ہے کہ سب قبول کرو۔

میں نے کہا کہ میں دنیا کی خاطر اپنا دین نہیں چھوڑ سکتا وہ بزرگ کئی دنوں تک مجھے یہ پیشکش کرتا رہا ایک رات اس کی بیٹی نے مجھے اپنے ایک خوب صورت باغ میں بلا کر کہا کہ تم میرے ابو کی بات کیوں نہیں مان لیتے؟ میں نے کہا کہ میں کسی عورت یا کسی اور چیز کیلئے اپنا دین نہیں چھوڑ سکتا اس نے کہا کہ پھر تم یہاں سے بھاگنا پسند کرتے ہو یا ہمارے پاس ٹھہرو گے؟ میں نے کہا: مجھے یہاں سے نکل جانا پسند ہے۔ تو اس نے ایک ستارے کی طرف اشارہ کر کے کہا کہ اس ستارے کے رخ پر چلتے رہو، دن کو چھپے رہو رات کو سفر کرتے رہو۔ تم اپنے ملک پہنچ جاؤ گے۔

پھر کر اس نے مجھے کچھ توشہ دیا۔ میں اس کی ہدایت کے مطابق تین دن تک اسی طرح چلتا رہا کہ رات کو چلتا اور دن کو چھپا رہتا۔ چوتھے دن میں ایک جگہ چھپا ہوا تھا کہ اچانک گھوڑے کی ٹاپوں کی آواز سنائی دی۔ میں نے دل ہی دل میں کہا کہ اب تو پکڑا گیا۔ وہ میرے پاس پہنچے تو میں نے دیکھا کہ وہ سب میرے شہید ہونے والے مجاہد ساتھی ہیں وہ سواریوں پر سوار تھے۔ دوسرے کچھ اور بھی لوگ ان کے پیچھے تھے جو سفید رنگ کی سواریوں میں سوار تھے۔ انھوں نے کہا: تم عمیر ہو؟ میں نے کہا: جی ہاں عمیر ہوں۔ کیا تم لوگ شہید نہیں ہو گئے تھے؟ انھوں نے کہا: ہم شہید تو ہو گئے تھے لیکن اللہ جل جلالہ نے شہیدوں کو دوبارہ زندہ کر کے حضرت عمر بن عبدالعزیز کے نماز جنازہ میں شرکت کرنے کی اجازت دی ہے۔ اس کے بعد ان میں سے کسی نے مجھے کہا کہ اپنا ہاتھ لاؤ عمیر! میں نے اس کی طرف کر دیا اس نے میرا ہاتھ پکڑ کر اپنے ساتھ سواری پر بٹھا لیا تھوڑی دیر چلنے کے بعد مجھے اچانک جھٹکا دیا گیا مجھے سواری سے اوپر سے نیچے پھینک دیا تو میں اپنے گھر کے پاس ایک جزیرے میں جا گرا اور مجھے کسی قسم کی خراش تک نہ آئی اور تکلیف نہیں ہوئی۔

(تاریخ مدینہ دمشق جلد ۴۶، شرح الصدور ۲۱۴۔۲۱۵)

(۶۱) شہید ساتھی زندہ ہو کر شہید ہونے والے مجاہد کا کفن پہنانے پہنچ گئے

امام ابن الجوزی نے "عیون الحکایات" میں اپنی سند سے یہ واقعہ نقل

☆ جب بعد از وصال شہداء آ سکتے ہیں تو انبیاء کرام علیہم السلام اپنے رب جل جلالہ کی عطاء سے کیوں نہیں آ سکتے؟

دیوبندی مفتی کا اکابر علمائے اسلام کے خلاف فتویٰ:
”حضور علیہ السلام اپنے روضے سے باہر نہیں آسکتے“

یا حی　　　برحمتک نستغیث　　　یا قیوم

اس کتاب کو پڑھنا اور اپنے بچوں کو پڑھانا ہر مسلمان کیلئے ضروری ہے۔
☆ بعض اہم مسائل آسان الفاظ میں بیان کئے گئے ہیں۔ ☆

عقیدہ
اہل سنت والجماعۃ

مؤلف:

مولانا مفتی ابو محمد ندیم فاروقی ایم۔ اے ﴿جامعہ کراچی﴾
فاضل جامعہ خیر المدارس ملتان۔ رئیس: دار الافتاء
خطیب جامع مسجد رحمانیہ ﴿ٹرسٹ﴾
فاطمہ جناح کالونی جمشید روڈ نمبر ۳ کراچی نمبر ۵

ترتیب جدید:

مفتی احمد ندیم فاروقی۔ فاضل جامعہ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن (وفاق المدارس پاکستان)
☆☆☆ نائب امام و خطیب جامع مسجد رحمانیہ ☆☆☆

(۸)

مثال کے طور پر حضرت ابراہیم علیہ السلام اللہ کے نبی تھے اور انھوں نے اللہ کے حکم پر اپنے بیٹے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کے گلے پر چھری چلادی۔ اگر انھیں علم غیب ہوتا کہ وہ ذبح نہیں ہونگے تو وہ چھری کیوں چلاتے اور چھری پر غصہ کیوں کرتے۔ اس سے معلوم ہوا کہ انھیں علم نہیں تھا۔ اسی لیے غیر مسلم، بریلوی لوگوں کا مذاق اڑاتے ہیں کہ تمھارا عقیدہ کیا ہے؟ تمھارے نبی بھی ڈرامہ کرتے ہیں جھوٹ موٹ کام کرتے ہیں اسی طرح ہمارے نبی ہے۔ بعض کافروں نے سازش کر کے ستر صحابہ کو تبلیغ کے بہانے لے جاکر شہید کردیا۔ اگر نبی پاک کو علم غیب ہوتا تو کبھی نہ بھیجتے۔ اور اپنے صحابہ کو قتل نہ کراتے اس سے معلوم ہوا کہ علم غیب صرف اللہ تعالیٰ کی ذات کو ہے۔ اور سب سے زیادہ علم اللہ نے ہمارے نبی کو دیا۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ ہی ہر جگہ موجود ہیں اور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم اپنے روضے میں آرام فرما ہیں۔ اپنے روضے سے باہر نہیں آسکتے۔

پیارے بھو!
یا اللہ کا ورد کثرت سے کرنا چاہیے۔ ہمیں زبان پر یا حی یا قیوم۔ جاری کرلو۔

☆ جبکہ دوسری جانب دیوبندی مولویوں ہی کی کتابوں سے حضور علیہ السلام اور اولیاء اللہ کا تصرف ثابت ہے۔

دیوبندی مولوی کی شائع کردہ کتاب سے ثبوت:

اللہ کے ولی کو بعد از وصال تسبیح کرتے اور انگلیاں ہلاتے دیکھا گیا

موت سے واپسی کے حیران کُن واقعات

ترجمہ: **من عاش بعد الموت**

گناہگاروں پر مختلف عذاب، نیک لوگوں پر خدائی نوازشات، شہداء پر اللہ کے انعامات اور بدعقیدہ لوگوں پر اللہ کی گرفت کے بارے میں بعد الموت پیش آنے والے عبرت انگیز واقعات،

عالمِ برزخ سے واپس آنے والوں کی زبانی

ترجمہ و اضافات	تالیف
مفتی محمد عبید الغنی	امام ابوبکر بن ابی الدنیا

نیز مختلف مذاہب سے تعلق رکھنے والوں کے جدید انکشافات پر مبنی تحریر

دنیا کے اُس پار

از حضرت مولانا جسٹس محمد تقی عثمانی مدظلہم

ادارۃ القرآن کراچی

١٠٣

شام پہنچ وہیں دونوں نے اقامت اختیار کی۔ اس وقت ان دونوں کا قصہ شام میں بہت مشہور ہوا بعض شعراء نے ان دونوں کے بارے میں اشعار بھی کہے ہیں ان میں سے ایک شعر یہ ہے:

سیعطی الصادقین بفضل صدق　　　نجاة فی الحیوة وفی الممات

سچوں کو سچائی کے بدلے میں زندگی میں بھی اور مرنے کے بعد بھی نجات نصیب ہوگی۔

(شرح الصدور ص ٢١٥-٢٦٦)

(٦٢) میت نے تسبیحات شمار کرتے ہوئے انگلیوں کو ہلایا

حضرت سلمہؒ فرماتے ہیں کہ حضرت خالد بن معدانؒ روزانہ چالیس ہزار مرتبہ تسبیح (سبحان اللہ) پڑھتے اور اس کے علاوہ تلاوتِ قرآن کی کثرت تو تھی ہی۔ ان کے انتقال کے بعد جب غسل دینے کے لئے ان کو چارپائی پر رکھا گیا تو تسبیح (سبحان اللہ، سبحان اللہ) پڑھتے وقت جس طرح انسان انگلیوں کو ہلا کر شمار کرتا ہے اس طرح وہ انگلیوں سے اشارہ کرنے لگے۔ (تاریخ مدینة دمشق جلد ١٦ص ٢٠١ حلیة الأولیاء وطبقات الأصفیاء ٥/ ٢١٠ بغیة الطلب فی تاریخ حلب ٧/ ٣١٠٨)

(٦٣) جنگِ یمامہ کے شہید کا شہادت کے بعد کلام کرنا

حضرت عبداللہ بن عتبہ انصاریؓ فرماتے ہیں کہ صحابہ کرامؓ مسیلمہ کذاب کے لوگوں کے ہاتھوں شہید ہونے والے صحابہؓ کو دفنا رہے تھے تو شہید ہونے والے ایک انصاری صحابیؓ نے دوسرے شہداء کے درمیان سے

☆ معلوم ہوا کہ اہل اللہ مرتے نہیں، فقط ایک جگہ سے دوسری جگہ جاتے ہیں

دیوبندی مولوی کی شائع کردہ کتاب سے ثبوت:
مسلمان نے وصال کے بعد قبر میں سے آواز دی

موت سے واپسی کے حیران کن واقعات

ترجمہ: من عاش بعد الموت

گناہگاروں پر مختلف عذاب، نیک لوگوں پر حق تعالیٰ کی نوازشات، شہدائے راہِ اللہ کے انعامات اور جنتیوں دوزخیوں پر اللہ کی گرفت کے بارے میں عالمِ برزخ سے واپس آنے والوں کے حیرت انگیز واقعات

عالمِ برزخ سے واپس آنے والوں کی زبانی

تالیف: امام ابوبکر بن ابی الدنیا

ترجمہ و اضافات: مفتی محمد حسین القاسمی

غیر مختلف مذاہب سے تعلق رکھنے والوں کے جدید انکشافات پر مبنی تحریر

دنیا کے اس پار

از حضرت مولانا جسٹس محمد تقی عثمانی مدظلہم

ادارۃ القرآن کراچی

تم کو وصیت ہے ... تو میں نے ... کرنے والی امانت کو اس کی اپنی جگہ رکھ دیا

(روض الریاحین للیافعی / شرح الصدور ص ۲۶۰)

(۷۴) ایک گورکن کا واقعہ

ایک دفعہ گورکن نے بیان کیا کہ ایک دفعہ اس نے کسی کے لیے قبر کھودی، دیکھا کہ ساتھ والی قبر میں ایک شخص چارپائی پر بیٹھا ہاتھ میں قرآن پاک لئے پڑھ رہا ہے اس کے نیچے ایک نہر جاری ہے یہ دیکھ کر وہ اس کی کھودی ہوئی قبر میں بے ہوش ہو کر گر پڑا لوگوں نے اس کو قبر سے نکالا مگر کوئی پتہ نہ چل سکا کہ ہوا کیا تھا اس کے بعد تیسرے دن اس کا ہوش واپس آیا

(روض الریاحین / شرح الصدور ص ۲۶۰)

(۷۵) والدہ کی سفارش کام کر گئی

ابو علی وراق فرماتے ہیں کہ حضرت ابو عمرو بیکندی ایک کوچے سے گزرے، دیکھا کہ کچھ لوگ ایک نوجوان کو اس کی شرارتوں کی وجہ سے علاقہ بدر کر رہے تھے۔ نوجوان کی والدہ رو رہی تھی اور ان لوگوں کی منت کر رہی تھی۔ تو ابو عمرو بیکندی نے فرمایا کہ اس مرتبہ تم اس کو میری ذمہ داری میں چھوڑ دو۔ کچھ دنوں بعد ابو عمرو نے نوجوان کی والدہ کو دیکھا تو پوچھا کہ لڑکے کا کیا حال ہے؟ اس نے کہا کہ اس کا انتقال ہو گیا ہے اس نے انتقال کے وقت مجھے وصیت کی کہ اس کی موت کی اطلاع پڑوسیوں کو نہ دوں تاکہ وہ اس پر خوشی نہ منائیں۔ اور کہا کہ مجھے دفنانے کے بعد آپ اللہ سے میرے لیے دعا و استغفار کر دینا کہتی ہے کہ میں نے اس طرح کیا اور اس کی قبر کے پاس سے واپس آنے لگی تو قبر سے اس کی آواز آئی کہ وہ کہہ رہا ہے کہ اماں جان تشریف لے جائیں۔ میں اپنے رب سے اس حال میں ملا کہ وہ مجھ پر کرم اور مہربان ہے۔

(شرح الصدور ص ۲۰۸-۲۰۹)

(۷۶) حضرت علیؓ سے اہل قبر کا مکالمہ

حضرت سعید بن مسیبؒ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ ہم حضرت علیؓ کے ساتھ مدینہ منورہ کے ایک قبرستان میں گئے تو حضرت علیؓ نے اس طرح آواز دی کہ اے قبر کے باشندو! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ ہم تمہیں اپنے حالات سے آگاہ کریں یا تم ہمیں اپنے حالات بتلاؤ گے؟ تو ہم نے قبر کے اندر سے یوں آواز سنی: وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ یا امیر المومنین! آپ ہمیں ہمارے بعد کے حالات سنائیں۔ حضرت علیؓ نے فرمایا: تمہاری بیویاں دوسری شادی کر چکی ہیں، تمہارے اموال تقسیم ہو چکے ہیں، تمہارے بچے یتیموں میں شامل ہو گئے ہیں اور تم نے جن مکانوں کو خوب مضبوط کر کے بنایا تھا تمہارے دشمن ان کے مکین بن گئے ہیں۔ یہ ہیں ہمارے (زندہ لوگوں) کے احوال، اب تم تمہارے حالات بتلاؤ۔ تو ایک میت نے جواب دیا: ہمارے کفن کے کپڑے ریزہ ریزہ ہو چکے ہیں، بال (جسم سے الگ ہو کر) بکھر گئے ہیں، جسم کے چمڑے ٹکڑے ٹکڑے ہو چکے

یہ دیوبندی اکابر رشید احمد گنگوہی کے خطوط کی کتاب ہے جس میں حاجی امداد اللہ کو اعلیٰ حضرت لکھا

مکاتیب رشیدیہ

استاذ المحدثین فقیہ النفس قطب الارشاد

امام ربانی حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی قدس سرہٗ

کے گرانقدر مکاتیب کا ذخیرہ

جمع اول : حضرت مولانا محمد عاشق الٰہی میرٹھی نور اللہ مرقدہ

اضافہ : مولانا عبد الملک حسینی

ترتیب نو زیر نگرانی جناب محمود اشرف عثمانی دامت برکاتہم

ادارہ اسلامیات ٥ انارکلی لاہور پاکستان

٧٣٢٤٧٨٥ ٧٢٢٣٩١ ٧٣٥٣٢٥٥

٤٧

کرامت نامجات اعلیٰحضرت حاجی صاحب بنام حضرت مولانا گنگوہی قدس اللہ اسرارہما

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مکتوب ۱

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم۔ از فقیر امداد اللہ عفی اللہ عنہ بخدمت فیض درجت سراپا خیر و برکت عزیزم مولوی رشید احمد صاحب سلمہم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ الحمد للہ فقیر بفضلہ تعالیٰ مع الخیر ہوں اور آپ کی صلاح و فلاح دارین کی دعا کرتا ہوں۔

اول معذرت یہ ہے کہ اب فقیر باعث زیادہ ہو جانے ضعف بصر کے اپنے ہاتھ سے لکھنے سے معذور ہے ورنہ آپ کا خط اپنے آپ لکھنا ضرور تھا۔ آپ کا نامہ آیا تھا اس کا جواب روانہ ہو چکا ہے لیکن آپ نے اس خط میں مفصل کیفیت مزاج فیض امتزاج الحمد للہ دیگر حالات رقم نہ فرمایا اس لئے تعلق باقی ہے۔ اس تحریر کے لکھنے کی یہ ضرورت ہوئی کہ فقیر کو معلوم ہوا ہے کہ یہاں سے کسی نے آپ کی خدمت میں بی بی خیر النساء صاحبہ کو یہاں بھیج دینے کو لکھا ہے اس سے یہ عرض ہے کہ آپ اپنی طرف سے کسی طرح کا اشارہ و تحریک اس بارے میں نہ فرمائیں کیونکہ فقیر خود پانچوں وقت ہے ایسی حالت میں کسی کو تکلیف اس دور دراز سفر کی دینی مناسب نہیں ہے۔ اس سے قبل مولوی محمود علی نے بہت سے فقیر کے راحت و آرام کے خیال سے بلا استمزاج فقیر کے اس بارے میں مولوی عزیز الرحمٰن و مولوی عبداللہ صاحبان کو لکھا تھا لیکن جب فقیر کو اس کی خبر ہوئی تو دونوں صاحبوں کو اس بارہ میں کچھ اپنی طرف سے تحریک و اشارہ کرنے کی ممانعت لکھ دی گئی ہے۔ اس بارہ میں جو کوئی تحریر جائے تو فقیر کے خلاف مرضی سمجھنا چاہئے۔ ہاں البتہ یہ حال ہے یا اس کے ماقبل سے سنتا ہوں کہ بی بی صاحبہ موصوفہ یہاں آنے کے تمنی میں ہیں تو اگر وہ خود آنے والی ہوں اور قریب الروانہ ہونے کے باعث مستحق ہوں تو ایسی صورت میں آپ ان کے زاد راہ وغیرہ کا سامان فرما کر فقیر کو خبر دیں۔ الحمد للہ اور سب طرح خیریت ہے و شکر الٰہی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فقیر کا اور آپ کا خاتمہ بالخیر فرما کر اپنے

☆ہمارا سوال: جب حاجی امداد اللہ کو "اعلیٰ حضرت" لکھنا جائز ہے تو امام احمد رضا خان بریلوی علیہ الرحمہ کو اعلیٰ حضرت لکھنے پر فتویٰ کیوں؟

دیوبندی اکابر رشید احمد گنگوہی نے فتویٰ دیا کہ قربانی کا گوشت کافر اور بھنگی کو دینا درست ہے

مکاتیبِ رشیدیہ

استاذ المحدثین فقیہ النفس قطب الارشاد

امام ربانی حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی قدس اللہ سرہٗ

کے گرانقدر مکاتیب کا ذخیرہ

جمع اول : حضرت مولانا محمد عاشق الٰہی میرٹھی نور اللہ مرقدہٗ

جمع ثانی : مولانا عبد الملک عتیق

ترتیب جدید : جناب محمود اشرف عثمانی دامت برکاتہم

ادارۂ اسلامیات ○ انارکلی لاہور ، پاکستان

۷۳۲۴۷۸۵ ۷۲۴۳۹۹۱ ۷۳۵۳۲۵۵

۱۸۰

نیز کر سکتا ہے۔

۳- اس کی اولاد پر ضروری ہے کہ حصہ داروں کا حصہ الگ کر کے مالکوں کو دے دیں۔ فقط

۴- ہبہ مشاع کا درست نہیں۔ اگرچہ شریک کو ہو، لیکن شریک کے ہاتھ بیع کر کے ثمن ہبہ کر سکتا ہے۔

۵-۶- عورتوں کی جماعت مکروہ ہے لیکن اگر کریں امام وسط میں کھڑی ہو اور جہریہ نمازوں میں جہر کرے۔ فقط

۷- مسافر کو تراویح و دیگر سنن نہ پڑھنے کی رخصت ہے۔ فقط

کتبہ رشید احمد عفی عنہ ۱۳ شعبان سنہ نامعلوم

۲۱ رجب [illegible]

مکتوب نمبر ۱۷۷

از بندہ رشید احمد عفی عنہ گنگوہی۔ بعد سلام مسنون مطلع فرمایند کارڈ پہنچا، حال معلوم ہوا۔ جواب مسئلہ یہ ہے کہ ایسا شخص جس کے صفات آپ نے سوال میں لکھے ہیں فاسق ہے۔ ایسے شخص کی تعظیم کرنا گناہ ہے اور جو شخص ایسے شخص کی تعظیم کرے وہ گناہگار ہے۔ فقط والسلام

۱۵ شوال [illegible]

مکتوب نمبر ۱۷۸

الجواب : قربانی کا گوشت کافر کو دینا اور بھنگی اور چمار کو درست ہے اور اس کا چمڑہ فروخت کر کے مسکین کو دینا واجب ہے اور بطور تنخواہ دینا اس کا بھی درست نہیں اور روٹی کھلا دینا بھی درست نہیں۔ ہاں روٹی اگر بازار سے خرید کر روٹی کا مالک کر دیا یہ درست ہے۔

یہ صحت جو سوال میں لکھا ہے اس میں قربانی واجب نہیں۔ اگر چار پانچ حاجت سے زائد ہوں تو قربانی واجب ہوگی۔

ایسے مقام پر جمعہ ادا نہیں ہوتا۔ ظہر جماعت سے پڑھنا چاہیے۔ فقط والسلام

بندہ رشید احمد گنگوہی عفی عنہ

۱۶ اپریل [illegible]

مدرسہ [illegible] گنگوہ

ف اس کے لئے [illegible]۔ محمد عاشق الٰہی عفی عنہ

اشرف علی تھانوی نے اپنے خط میں رشید احمد گنگوہی کو سراپا برکت وردمندوں کا رہنما اور دستگیر لکھا

مکاتیب رشیدیہ

استاذ المحدثین فقیہ النفس قطب الارشاد

امام ربانی حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی قدس سرہ

کے گرانقدر مکاتیب کا ذخیرہ

جمع اول : حضرت مولانا محمد عاشق الٰہی میرٹھی رحمۃ اللہ علیہ

باہتمام : مولانا عبد الملک حسینی

ترتیب جدید حضرت مولانا احمد محمود اشرف عثمانی دامت برکاتہم

ادارہ اسلامیات ٭ انارکلی لاہور پاکستان

۷۲۲۲۸۵ ۷۲۲۳۹۱ ۷۳۵۳۲۵۵

۱۶۲

ما نواور مصلحت سمجھو اس کی تحریر کرو۔ غرض خلیق خدا کو ہمیشہ رنگ کے پیچھے ہے جو اپنا منظور ہے جس طرح حاصل ہو اور جو نسخہ ذکر موجب فساد ہو اس سے بچنا مناسب ہے۔

اس مرتبہ کے جو معتقدات و حالات آپ کے جو ظاہر ہوئے ہیں سب سن کر بندہ بہت خوش ہوا اور تمہارے واسطے دعا کرتا ہوں۔ فقط

اس تحریر میں اگر کوئی بات آپ کو شبہ ہو تو اس کے اظہار کی اجازت ہے ہرگز شرم نہ کریں بندہ ہرگز ناخوش نہ ہوگا۔ اگر مجھ سے کوئی خطا ہوئی ہوگی تو شرح حال ہم اس کے قبول کرنے میں دریغ نہ ہوگا۔ انشاء اللہ تعالے

۱۸ محرم الحرام

تیسرا خط از حضرت مولانا اشرف علی صاحب مدظلہ

از کمترین خدام محمد اشرف علی صاحب۔ بخدمت حضرت سراپا برکت دستگیر درماندگان رہنمائے راہ گم گشتگان حضرت مولانا الحاج المولوی رشید احمد صاحب دامت برکاتہم۔ بعد تسلیم نیاز مندانہ التماس ہے کہ والا نامہ بحین انتظار میں شرف صدور لایا۔ حضور نے جو اس نادان نا کارہ کی دستگیری فرمائی اگر ہر بن مو سے اس کا شکر ادا کروں تو محال ہے پس بجز اس کے کیا عرض کروں۔

شعر: شکر نعمت ہائے تو چندانکہ نعمت ہائے تو

بالخصوص کلمات محبت و شفقت آمیز سے جو کچھ مسرت و طمانیت ہوئی شاید عمر بھر کبھی مجھ کو میسر نہیں ہوئی اللہ تعالیٰ حضور کی ذات اقدس کو ہمیشہ با افادہ ہم نیازمندوں کے سر پر سلامت رکھے چونکہ حضور کے ارشاد سے مجھ استفسار کی اجازت عطا ہوئی ہے اس لئے بہت ادب سے بجرأت اپنے بعض خیالات بغرض استفادہ عرض کرتا ہوں۔

امر اول میں ارشاد عالی اچھی طرح سمجھ میں آگیا مگر ابھی اس قدر شبہ باقی ہے کہ شخص کو اگر ذریعہ حصول ایک امر مستحب کا سمجھا جاوے تو ممکن ہے جیسے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر شریف کرنا اور آپ کی محبت و عظمت کا دل میں جگہ دینا ضرور مستحب ہے۔ زمان سابق میں بوجہ شوق و ذوق [illegible] رہتا تھا اور عظمت و محبت سے قلوب بھی لبریز تھے بعد چندے لوگوں کو ذہول ہوا مجوزین رحمہم اللہ تعالے نے آپ کے اخلاق شمائل و معجزات و فضائل مجمع احادیث مدون کئے تاکہ اس کے مطالعہ سے وہ غرض حاصل ہو۔ پھر یہی مضامین بہیئت اجتماعیہ منابر پر بیان کئے جانے لگے پھر اہل ذوق نے اور کچھ قیود و تخصیصات بڑھائیں بعض سے سہولت عمل مقصود تھی بعض سے ترغیب سامعین بعض سے اظہار فرح و سرور بعض سے توقیر و تعظیم اس ذکر و صاحب ذکر کی منظور تھی۔ غرض ان سب کا حاصل حب و تعظیم نبوی صلی اللہ علیہ وسلم یا اس کو حصول حب و عظمت کا موقوف اس بہیئت خاصہ پر سمجھا [illegible] ثابت ہے مگر [illegible] بعض طبائع میں بھی [illegible] یہاں بھی وہ توقف ہی ترتب ہے یا [illegible] سو اس کی [illegible] مقصد میں بھی ہے کیونکہ ترتب تو ظاہر ہے اور حد انتقال امتناع عادی کی

☆ غوث اعظم علیہ الرحمہ کو دستگیر لکھنے پر شرک کا فتویٰ لگانے والے گنگوہی کو دستگیر لکھ رہے ہیں

اکابر دیوبند رشید احمد گنگوہی نے خط میں لکھا کہ حضرت مجدد کے مزار پر حاضری ہو تو سلام عرض کرنا اور ناکارہ کا خیال رکھنا

مکاتیب رشیدیہ

استاذ المحدثین فقیہ النفس قطب الارشاد

امام ربانی حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی قدس سرہٗ

کے گرانقدر مکاتیب کا ذخیرہ

جمع اول : حضرت مولانا محمد عاشق الٰہی میرٹھی رحمۃ اللہ علیہ

اضافہ : مولانا عبد الملک عتیقی

ترتیب جدید : جناب محمود اشرف عثمانی دامت برکاتہم

ادارہ اسلامیات ○ انارکلی لاہور پاکستان

۷۳۵۳۲۵۵ ۷۲۴۲۳۹۱ ۷۳۶۲۷۸۵

۵۶

حالات میں لکھا ہے۔

جواب امر ثالث یہ ہے کہ نسبت تمام نہیں ہوئی۔ اگر نسبت تمام ہو جاوے تو اگلا راہ مفتوح ہو۔ بندہ کے نزدیک ابتداء میں نقصان ہو جاتا ہے [illegible] ذکر نے قیام نہیں پایا۔ والغیب عند اللہ [illegible] رات کو ذکر کرنا مناسب معلوم ہوتا ہے۔ فقط

اسحاق محمود الحسن کا پیام مولوی [illegible] سے کہہ دیا ہے۔ فقط 13[illegible]ھ

مکتوب نمبر ۳۱

مولوی صدیق احمد صاحب مکرم السلام علیکم۔ خط آیا آپ کے حالات دلیل رجوع الی اللہ ہیں موجب مزید سرور ہوئے [illegible] سب حالات [illegible] ذاتی کے ہیں مگر [illegible] کمال اس کا نہیں [illegible] قریب کامل ہوتی ہے اور خوابیں جو ہیں وہ نشان آپ کے صراط مستقیم پر ہونے کے ہیں۔ حق تعالیٰ استقامت عطا فرماوے اور اس احقر کو اور سب دوستوں کو اور سب مسلمانوں کو نصیب فرماوے آمین۔ زیادہ والسلام۔

دعا کا امیدوار اپنے سب دوستوں سے ہوں اور محمود صاحب کے لئے دعا کرتا ہوں۔ راقم بندہ رشید احمد عفی عنہ از گنگوہ رمضان المبارک 13[illegible]ھ۔

مکتوب نمبر ۳۲

مولوی صدیق احمد صاحب مکرم السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپ کا خط موجب فرحت ہوا [illegible] انشاء اللہ [illegible] خطرہ سے کوئی حالی ہوتا ہے۔ اگر خطرہ نہ ہو تو تمام کار و بار بند ہو جاویں۔

بہر حال شکر کی جگہ ہے کہ پروردگار عالم اپنے کسی بندہ کو اپنے ذکر سے مشرف فرماوے اور [illegible] چاہیے [illegible]

اب بھی بلند ہیں [illegible] ہونے کی وجہ سے اور [illegible] ہونے کے سبب سے کچھ معلوم ہوتی ہے [illegible]

سب قوت اور نسبت [illegible] زیادہ ہے [illegible] معلوم ہو گا۔ مزار حضرت مجدد پر حاضری ہو تو [illegible]

کے واسطے [illegible] اور [illegible] اپنی مزار مبارک پر بہ نشان نام سلام عرض کر دینا۔ زیادہ کیا لکھوں۔ منشی [illegible] محمد کو

بعد سلام [illegible] کا التزام [illegible] مولوی عبد الصمد کو بھی سلام مسنون فرما دیں۔ حافظ [illegible]

صاحب اگر ہوں سلام پہنچے اور مولوی [illegible] محمود الحسن کو بھی۔ فقط 13[illegible]ھ۔

مکتوب نمبر ۳۳

مولوی صدیق احمد [illegible] السلام علیکم۔ بندہ بخیریت ہے مطمئن رہیں۔ آپ کا خط آیا۔ صحت [illegible] سے فرحت و سرور ہوا۔ حق تعالیٰ تندرست اور [illegible] رکھے۔ [illegible] کے انتقال کی خبر [illegible] حق تعالیٰ کسی مسلمان کو [illegible] فرماوے۔ [illegible] ناکارہ [illegible] کے واسطے [illegible] کروں کی ایک دعا [illegible] کا ہو

دار العلوم دیوبند کا فتویٰ:

نماز کے آداب میں سے ہے کہ حی علی الفلاح کے وقت سب مقتدی کھڑے ہوجائیں

جواب: اذان اور تکبیر فرائض کیلئے ہیں سنتوں کیلئے نہیں۔ هكذا في الدر المختار [1] ۔ فقط

تکبیر کب شروع کی جائے

سوال (۱۵۷) بوقت جماعت قبل کھڑے ہونے امام کے مصلے پر تکبیر شروع کی جاوے یا وقت عدم موجودگی ہی۔ کیا رسول اللہ ﷺ حجرہ میں سے تکبیر سن کر تشریف لاتے تھے اور یہی معمول تھا یا کبھی ایسا ہوا ہے؟

جواب: یہ ضروری نہیں کہ جب امام مصلے پر کھڑا ہو جب تکبیر شروع کی جائے بلکہ امام جب کہ مسجد میں موجود ہے تکبیر کہنا درست ہے۔ امام تکبیر سن کر خود مصلے پر آ جائے گا۔ جیسا در مختار میں اس عبارت سے ظاہر ہے۔ ويقوم الامام والمؤتم حين حي على الفلاح ان كان الامام بقرب المحراب والا فيقوم كل صف ينتهي اليه الامام على الاظهر الخ [2] ۔ فقط

مقتدی و امام کب کھڑے ہوں

سوال (۱۵۸) تکبیر کے وقت مقتدیوں کو اور امام کو کس وقت کھڑا ہونا چاہیے۔ ایک مولوی صاحب نے حی علی الفلاح کے وقت مقتدیوں کے کھڑے ہونے کو مستحب فرمایا ہے؟

جواب: نماز کے آداب میں سے فقہاء نے لکھا ہے کہ حی علی الفلاح کے وقت سب کھڑے ہو جائیں لیکن ظاہر ہے کہ اگر پہلے سے مقتدی کھڑے ہو جاویں تو کچھ گناہ اور حرج نہیں ہے کیونکہ ترک استحباب اور ترک ادب پر کچھ طعن نہیں ہو سکتا۔ البتہ بہتر یہی ہے جیسا کہ فقہاء نے لکھا ہے اور در مختار میں یہ بھی لکھا ہے کہ اگر امام آگے کی طرف سے یعنی سامنے سے آوے تو جس وقت امام پر نظر پڑے مقتدی کھڑے ہو جاویں۔ بہرحال اس میں ہر طرح وسعت ہے۔ مگر اتباع تصریحات فقہاء کا اولیٰ و افضل ہے [3] ۔ فقط

[1] والاقامة كالاذان فيما مر (الدر المختار ... [illegible]
[2] الدر المختار على هامش رد المحتار باب صفة الصلاة آداب الصلاة [illegible]
[3] [illegible] ويقوم الامام والمؤتم حين قيل حي على الفلاح [illegible] ان كان الامام بقرب المحراب والا فيقوم كل صف ينتهي اليه الامام على الاظهر [illegible] الدر المختار على هامش رد المحتار باب صفة الصلاة [illegible]

مدلل و مکمل

فتاویٰ دار العلوم دیوبند

جلد دوم

کتاب الصلوٰۃ (باب اول)

افادات

مفتی اعظم عارف باللہ حضرت مولانا مفتی عزیز الرحمن عثمانی (مفتی اول دار العلوم دیوبند)

سرپرست

حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیب (مہتمم دار العلوم دیوبند)

ترتیب و حواشی

مولانا محمد ظفیر الدین (شعبہ ترتیب فتاویٰ دار العلوم دیوبند)

ناشر

مکتبہ حقانیہ

ٹی بی ہسپتال روڈ
ملتان پاکستان

☆ کیا اب بھی "حی علی الفلاح" پر کھڑے ہونے والوں پر بدعتی ہونے کا فتویٰ لگاؤ گے؟

دیوبندیوں کی مستند کتاب میں ہے کہ جب مکبر حی علی الصلوۃ کہے تو امام اور مقتدی کھڑے ہوجائیں

(مکمل و مدلل)

امام اور امامت نماز سے متعلقہ مسائل و احکام کا جامع مجموعہ
حضرات مفتیان کرام دارالعلوم دیوبند کی تصدیق و تائید کے ساتھ

مؤلف

مولانا مفتی محمد رفعت قاسمی

مکتبہ مدنیہ

امام و مقتدیوں کو کب کھڑا ہونا چاہیے؟

اگر امام پہلے سے مصلے کے قریب ہے تو جب مکبر (تکبیر کہنے والا) حی علی الصلوٰۃ کہے، امام صاحب اور مقتدی سب کھڑے ہو جائیں۔ اور اگر امام صاحب صفوف کی طرف سے آئیں تو جس صف پر امام پہنچتا جائے اس صف کے نمازی کھڑے ہوتے جائیں، یہاں تک کہ جب امام مصلے پر پہنچے تو سب کھڑے ہو چکے ہوں۔

اگر امام صاحب سامنے سے آئیں تو جیسے ہی امام پر نظر پڑے سب نمازی کھڑے ہو جائیں، مصلے تک پہنچنے کا انتظار نہ کریں۔

پہلی صورت میں حی علی الصلوٰۃ پر کھڑے ہونے کو لکھا گیا ہے، تو اس کا مطلب یہ ہے کہ اس کے بعد نہ بیٹھا رہے (مثلاً کوئی شخص تسبیح پڑھ رہا ہے اور ختم ہونے سے پہلے تکبیر شروع ہو گئی تو وہ مکبر کے حی علی الصلوٰۃ پر پہنچنے تک اگر پوری کر سکے تو پوری کرلے، اس کے بعد نہ بیٹھا رہے) پس اگر شروع اقامت ہی کے وقت کھڑا ہو جائے تب بھی مضائقہ نہیں۔ (فتاویٰ محمودیہ ج ۷ ص ۱۵۱)

اصل یہ ہے کہ جس وقت مکبر حی علی الفلاح کہے اس وقت کھڑا ہونا چاہیے۔ لیکن احادیث میں تو صفیں سیدھی کرنے کی نیز درمیان میں جگہ نہ چھوڑنے کی بہت تاکید آئی ہے اور عام طور پر لوگ مسائل سے ناآشنا ہیں۔ اس لیے تکبیر شروع ہونے سے پہلے ہی صفیں سیدھی کرلی جائیں، بلکہ تکبیر بھی سب سکون سے سن سکیں، اور اس وقت کسی قسم کا شور نہ ہو (فتاویٰ محمودیہ ج ۳ ص ۳۲۲)

☆ دیوبندی مولوی کتنی ہی وضاحتیں کرلیں وہ "حی علی الصلوٰۃ" پر کھڑا ہونے کو بدعت ثابت نہیں کر سکتے

مفتی تقی عثمانی دیوبندی نے شبِ برأت کے اعمال میں غسل، رات کے نوافل، شب بیداری اور دن کو روزہ رکھنے کی تعلیم دی

شب برأت کے فضائل و احکام — ۳۱

دستور العمل برائے شب برأت

☆ ...اس مبارک شب میں عبادت کرنے اور ذکر و تلاوت کرنے کیلئے غسل کرلینا مستحب ہے۔

☆ ...عشاء اور فجر کی نماز باجماعت ادا کریں۔

☆ ...جتنا سہولت اور آسانی سے ممکن ہو اس رات کو نوافل اور ذکر و تلاوت میں گزاریں۔

☆ ...کوئی شخص منکرات سے بچتے ہوئے قبرستان جانا چاہے تو جاسکتا ہے۔

☆ ...صحت و عافیت، رحمت و مغفرت اور جملہ مقاصد حسنہ کے لئے خوب دعا کریں۔

☆ ...شعبان کی پندرہ تاریخ کا روزہ رکھیں۔

☆ ...جن گناہوں کی نحوست اس مبارک رات کی برکات سے محروم کر دیتی ہے، ان سے مکمل پرہیز، اور صدق دل سے توبہ کریں، ان کی تفصیل پچھلی حدیث میں گزری، اور دیگر گناہوں سے بھی توبہ و استغفار کریں۔

قابل توجہ

واضح ہو کہ اس رات میں نوافل پڑھنے کا کوئی خاص طریقہ ثابت نہیں ہے، عام نوافل جس طرح پڑھے جاتے ہیں، اسی طرح اس شب میں پڑھنے چاہئیں، نوافل پڑھنے کے جو خاص خاص طریقے عوام میں رائج ہیں اور ان کے عجیب و غریب فضائل اور فوائد بیان کئے جاتے ہیں، وہ سب گھڑت اور اپنے ایجاد کردہ ہیں ان سے بچنا چاہئے۔

☆ جبکہ دوسری جانب مساجدِ دیوبند شبِ برأت میں عشاء کے بعد فوراً بند کردی جاتی ہیں،

آخر دیوبندی فرقے میں اتنی منافقت کیوں؟

جامعہ احتشامیہ کراچی کا ترجمان

ماہنامہ حق نوائے احتشام

MAKTABA-E-EHTISHAMIA

جلد نمبر ۱۰ شمارہ ۱۲-۱ سلسلہ نمبر ۸۹-۹۰ ذوالحجہ محرم الحرام ۱۴۲۸-۲۹ھ جنوری فروری 2008ء

حج و حرمین نمبر

مدیر اعلیٰ
حضرت مولانا تنویر الحق تھانوی

مدیر منتظم
مولانا محمد صدیق ارکانی

اعزازی مدیر مسئول
جناب سید فہیم الحسن تھانوی

قیمت فی پرچہ 15 روپے
سالانہ زرِ تعاون 150 روپے

بنام ماہنامہ حق نوائے احتشام
اکاؤنٹ نمبر 9-1924 الائیڈ بینک آف پاکستان
تاج کمپلیکس برانچ کراچی

خط و کتابت کے لئے
شعبہ تصنیف و تالیف جامعہ احتشامیہ جیکب لائن کراچی
پوسٹ بکس نمبر 8552 صدر 74400 کراچی
فون UNA- 021-111-1960-91

سالانہ بدل اشتراک بذریعہ ہوائی ڈاک
امریکہ، آسٹریلیا، جنوبی افریقہ، برطانیہ، تھائی لینڈ، برما، ویسٹ انڈیز وغیرہ 35 امریکی ڈالر
سعودی عرب، ہندوستان، متحدہ عرب امارات، بحرین، ایران، بنگلہ دیش وغیرہ 23 امریکی ڈالر

تنویر الحق تھانوی نے ایجوکیشنل پریس سے چھپوا کر 56 جیکب لائن سے شائع کیا

دیوبندیوں کے مرکزی رسالے میں تحریر ہے کہ اللہ نے چھ کے طفیل چھ لاکھ افراد کا حج قبول فرمایا

(93) ماہنامہ بینات ، اشاعت خاص ، ختم نبوت نمبر ● ذوالحجہ ، محرم ۲۹-۱۴۲۸ھ / جنوری ، فروری 2008ء

لقب پڑ گیا ہے انہی کے بارے میں مقولہ مشہور ہے: "ما فہم القرآن الا الاثنان الزمخشری و الجرجانی، الشیخ عبد القاہر الجرجانی" یعنی دو شخصوں کے علاوہ کسی اور نے قرآن سمجھا نہیں، ایک علامہ جار اللہ زمخشری اور ایک شیخ عبدالقاہر جرجانی ہیں۔

اس قسم کے واقعات کتب تاریخ و حدیث میں بہت ہیں، بطور نمونہ صرف چند واقعات پیش خدمت ہیں۔ (ادارہ)

چھ کے طفیل میں چھ لاکھ کا حج قبول

علی بن موفق کہتے ہیں کہ میں عرفہ کی شب میں منیٰ کی مسجد میں ذرا سو یا تو میں نے خواب میں دیکھا کہ دو فرشتے سبز لباس میں پہنے ہوئے آسمان سے اترے، ایک نے دوسرے سے پوچھا اس سال کتنے آدمیوں نے حج کیا؟ دوسرے نے جواب دیا کہ مجھے تو معلوم نہیں تو اس پوچھنے والے نے خود ہی کہا کہ چھ لاکھ آدمی ہیں اس نے پھر سوال کیا کہ تمہیں معلوم ہے کہ ان میں سے کتنے آدمیوں کا حج قبول ہوا؟ اس نے جواب دیا کہ مجھے تو معلوم نہیں۔ اس نے خود ہی بتایا کہ ان میں سے صرف چھ آدمیوں کا حج قبول ہوا، یہ کہہ کر دونوں آسمان کی طرف چلے گئے۔ ابن موفق کہتے ہیں کہ اس خواب کی وجہ سے گھبرا کر میری آنکھ کھل گئی اور مجھے بہت سخت فکر اور غم سوار ہو گیا، خود اپنے بارہ میں سوچ میں پڑ گیا کہ چھ آدمی کل ہیں جن کا حج قبول ہوا، میں بھلا ان میں کیسے ہو سکتا ہوں۔ اس کے بعد عرفات سے واپسی پر بھی میں مجمع کو دیکھ رہا تھا اور سخت فکر میں تھا کس قدر مجمع اور اس میں سے صرف چھ آدمیوں کا حج قبول ہوا ہے۔ مزدلفہ میں اسی سوچ میں میری آنکھ لگ گئی تو وہی دو فرشتے پھر نظر آئے اور وہی سوال و جواب جو اوپر گزرے آپس میں کئے۔ اس کے بعد اس فرشتے نے کہا کہ تمہیں معلوم ہے کہ اللہ جل شانہ نے اس میں کیا حکم فرمایا؟ دوسرے نے کہا مجھے تو معلوم نہیں، تو اس نے کہا یہ فیصلہ ہوا ہے کہ ان چھ میں سے ہر ایک کے طفیل میں ایک ایک لاکھ کا حج قبول کر لیا جائے۔ ابن موفق کہتے ہیں کہ پھر جو میری آنکھ کھلی تو مجھے اتنی خوشی ہو رہی تھی کہ بیان سے باہر ہے۔ (فضائل حج سے ماخوذ)۔

سید رفاعی کے لئے روضۂ اقدس سے ظہور دست مبارک

امام سید احمد کبیر رفاعی بن سید سلطان علی مولود: 15 رجب 512ھ / اکتوبر 1118ء متوفی: 12 جمادی الاولیٰ 578ھ / ستمبر 1182ء نے 555ھ / 1160ء میں مکہ مدینہ کی زیارت کا قصد فرمایا یہ آپ کا پہلا حج تھا۔ جب حج کے فریضہ سے فراغت پائی تو آپ نے سید الکونین صاحب مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کے لئے مشتاقانہ چلے، جب مدینہ منورہ کے قریب ہوئے تو جوتا اتار دیا، ننگے پیر روضۂ اطہر پر حاضر ہوئے۔ قبر اطہر کے پاس مواجہ شریف میں تنکیل و کھڑے عرض پرداز ہوئے: "السلام علیک یا جدی" اے دادا جان! آپ پر سلامتی ہو۔ جواب مرحمت ہوا: "و علیک السلام یا ولدی" اے بیٹے تم پر بھی سلامتی ہو۔

اس جواب گرامی پر آپ کو وجد آ گیا، آپ پر گریہ طاری ہو گیا، بے ساختہ والہانہ طور پر آپ نے ایک رباعی پڑھی:

فی حالة البعد روحی کنت ارسلها	تقبل الارض عنی وهی نائبتی
وهذه دولة الاشباح قد حضرت	فامدد یمینک کی تحظی بها شفتی

"دوری مجبوری کی حالت میں اپنی روح کو روضۂ اطہر بھیج دیتا تھا کہ میری نائب بن کر آستانہ بوسی کا شرف حاصل

☆ سید احمد کبیر رفاعی علیہ الرحمہ مدینہ منورہ میں ننگے پیر چلتے تھے

دیوبندیوں کے مرکزی رسالے میں تحریر ہے کہ
قبر رسول ﷺ سے ہاتھ ظاہر ہوا، شیخ کبیر نے بوسہ دیا

(84) ماہنامہ دو ماہی لمظاہر ۔۔۔ 22 ، خصوصی نمبر ● ذوالحجہ ، محرم ۲۹، ۱۴۲۸ھ / جنوری ، فروری 2008ء

کرے۔ اب اصالۃً حاضری کا موقع ملا ہے۔ اپنا دست مبارک عنایت فرمائیے تاکہ اس کا بوسہ لے کر میرے ہونٹ لطف اندوز ہوں۔"

فوراً قبر شریف سے ایک ہاتھ ظاہر ہوا جس سے پوری مسجد منور ہوگئی۔ یہ دن جمعرات کا تھا اور وقت عصر کا۔ آپ نے لاکھوں زائرین کے سامنے اور موجودگی میں دست بوسی کی اور حاضرین یہ سب منظر دیکھ رہے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز مبارک سن رہے تھے۔

حاضرین میں وقت کے اکابر، صوفیا اور علماء بالخصوص حضرت جدی سید عبدالقادر جیلانی قدس سرہ بھی موجود تھے۔ تذکرہ نویسوں نے آپ کی دست بوسی کو عظیم کرامتوں میں شمار کیا ہے۔ حضرت مولانا اشرف علی تھانوی لکھتے ہیں کہ: "فوراً قبر شریف سے ایک منور ہاتھ جس کے روبرو آفتاب بھی ماند تھا باہر نکلا۔ انہوں نے بے ساختہ دوڑ کر اس کو بوسہ لیا اور بے خود ہوگئے۔" (حضرت رفاعی ارشادات میں بحوالہ اشرف الجواب حصہ دوم: 140۔ تذکرہ حضرت رفاعی از سید مصطفٰی شاہ عرف چاند پاشاہ)

شیخ جامی اور عشق رسول کی وجہ سے نعت خوانی و گرفتاری

صاحب نفحات الانس و شرح جامی مولانا عبدالرحمن جامی (مولود 23 شعبان المعظم 817ھ/1419ء ، متوفی 18 محرم 898ھ/1500ء) تصوف اور عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں بہت بلند مقام رکھتے تھے۔ ان کی شاعری میں ان کا یہ عشق صاف دکھائی دیتا ہے جو درج ذیل اشعار میں ملاحظہ فرمائیں۔

نسیما جانب بطحا گذر کن ۔۔۔۔ ز احوالم محمد ﷺ را خبر کن

ترجمہ: اے نسیم بہاری تو بطحا کی جانب گزر کر اور میرے محبوب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو میرے احوال سے آگاہ کر۔

حضرت مولانا عبدالرحمن جامی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی زندگی دین کی خدمت اور خلق خدا کی منفعت کے لئے وقف کر رکھی تھی۔ 867ھ میں ان کو خیال پیدا ہوا کہ جامی تم نے پچاس سال کی زندگی محبوب کے کوچے سے دور دور گزار دی۔ اس خیال کا آنا تھا کہ عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا شعلہ اور تیز ہوگیا۔ ذوق و شوق انتہا کو پہنچا تو سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر کوئے دوست کی طرف روانہ ہوگئے۔ اس زمانے میں سفر حج بڑے خطروں سے بھرا ہوتا تھا۔ یہ بغیر کچھ پرواہ کئے چند رفیقوں کے ساتھ خراسان سے روانہ ہوگئے۔ وہاں سے سبزوار، بطام، سمنان، قزوین، ہمدان ہوتے ہوئے بغداد پہنچے، چند دن بغداد میں قیام کرنا پڑا۔ لیکن ایک ایک لمحہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے شوق و اشتیاق میں بے چینی سے کٹتا۔ ایک دن دجلہ کے کنارے بیٹھے ہوئے اس ذوق و شوق کا اظہار اس طرح کرنے لگے۔

ہر کنار دجلہ ام افتادہ دور از خانماں ۔۔۔۔ نز در دیدہ دجلہ خوں در کنار من رواں

پاے بوسے کے کردمے بر خاک بغداد از رکاب ۔۔۔۔ گرنہ پیچیدے ہوائے یثرب ام این سو عناں

یعنی میں گھر سے دور دریائے دجلہ کے کنارے آ پڑا ہوں۔ اور میری دونوں آنکھوں سے خون کا دجلہ بہہ رہا ہے۔ میں بغداد کی زمین پر اپنی رکاب سے پاؤں کیوں نکالتا اگر یثرب (مدینہ) سے آنے والی ہوا نے میری سواری کی لگام اس سمت نہ موڑ دی ہوتی۔ اس کے بعد ان کے صبر کا پیمانہ لبریز ہوگیا، اور کوچہ محبوب کی طرف روانہ ہوگئے مدینہ کا سفر اختیار کرنے

دیوبندیوں کے رسالے میں تحریر ہے کہ
امام جامی نے حضور ﷺ کو یا رسول اللہ، یا شفیع المذنبین ﷺ کہہ کر پکارا

(95) ماہنامہ دیوبندی الحفاظ، جلد ۲، شمارہ نمبر ● ذوالحجہ۔محرم ۱۴۲۸،۲۹ھ/جنوری، فروری 2008ء

میں ان کے دلی شوق کا اظہار ان اشعار سے ہوتا ہے جو انہوں نے بغداد سے روانگی کے وقت تحریر فرمائے۔

محمل رحلت بہ بندا اے ساربان کز شوق یار — می کند ہر دم بر دم قطرہ ہائے خون قطار
زود تر آہنگ رہ کن کاز و لے او مرا — بردہ است از سینہ صبر و دیدہ خواب و از دل قرار

اے ساربان! تو محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے کوچے کے لئے محمل کس لے کیونکہ میری آنکھوں سے محبوب کی فرقت میں میرے چہرے پر خون کی قطاریں بہہ رہی ہیں۔ جلدی سفر تیز کرنے کا گیت (حدی) شروع کر کیونکہ (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دیدار کی تشنگی اس قدر شدید ہے کہ میرا سینہ صبر سے، میری آنکھیں نیند سے اور میرا دل قرار سے محروم ہے۔

دو مہینے کی دشوار گزار مسافت طے کر کے یہاں مقام پر پہنچ گئے جس کے نظارے کا اشتیاق برسوں سے دل میں لئے پھرتے تھے جس کے دیکھنے کے لئے آنکھیں منتظر اور دل بے تاب تھا۔ مدینۃ الرسول صلی اللہ علیہ وسلم اب نظروں کے سامنے تھا۔ روضہ اطہر کی زیارت سے جو سوز و گداز کی کیفیت ان کے دل پر طاری ہوئی اس کا اندازہ ان اشعار سے ہوتا ہے۔ چنانچہ فرمانے لگے۔

یا شفیع المذنبین بار گناہ آوردہ ام — بر درت این بارہا پشت دو تاہ آوردہ ام
چشم رحمت بر کشا موئے سفید من نگر — گرچہ از شرمندگی روئے سیاہ آوردہ ام
عجز و بے خویشی و درویشی و درد — این ہمہ بر دعوی عشقت گواہ آوردہ ام

اے گنہگاروں کی شفاعت فرمانے والے! میں گناہوں کا بوجھ لے کر آیا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے در پر حاضر ہوا ہوں، جب کہ گناہوں کے اس بوجھ سے میری کمر دوہری ہو گئی ہے۔ اپنی رحمت کی آنکھ کھولئے اور میرے ان سفید بالوں کو دیکھئے۔ اگرچہ میں شرمندگی سے کالا منہ لے کر آیا ہوں مگر آپ کے لئے جو عشق کا دعویٰ ہے اس کے گواہ کے طور پر عشق، درد، عجز اور بے خودی کو لے کر حاضر ہوا ہوں، پھر فرمایا!

یا رسول اللہ ﷺ نمی گویم کہ مہمان توام — یا فقیر طعمہ جو از ریزہ خوان توام
بہ لب افتادہ زبان گر گیں سگے ام تشنہ جان — آرزو مندی نمے از بحر احسان توام
گر نہ دارم افسر شاہی بسر این بس کہ ہست — گردن تسلیم زیر طوق فرمان توام

یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں یہ نہیں کہتا کہ میں آپ کا مہمان ہوں۔ یا آپ کے دسترخوان سے گرے ہوئے لقمہ کا خواستگار ہوں۔ میں تو اس کتے کی طرح ہوں جو پیاس سے زبان نکالے ہانپ رہا ہے، میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے احسان کے سمندر سے ذرا سی نمی کا آرزومند ہوں، میرے سر پر شاہی تاج نہ سہی میری گردن تسلیم میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی کا طوق میرے لئے کافی ہے۔

یہ سچا عاشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ کی گلیوں کا نظارہ کرتا ہے تو چپہ چپہ پر جمال رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا نظارہ کرتا ہے، مدینہ کا ایک ایک سنگریزہ اس کو لعل و جواہر سے زیادہ قیمتی لگتا ہے۔ یہاں کے ہر در و دیوار کو چومتا ہے، گلی کوچوں کی خاک آنکھوں میں لگاتا ہے اور کہتا ہے۔

این زمینے ست کہ سر منزل جاناں بودہ است — مطرح نور رخ آں مہ تاباں بودہ است

دیوبندیوں نے تسلیم کرلیا کہ اب بھی حضور ﷺ حرمین کے اردگرد کے حالات سے واقف ہیں

(152) ماہنامہ دو ماہی الفضل حج و عمرہ نمبر ● ذوالحجہ ۔محرم ۱۴۲۹،۱۴۲۸ھ / جنوری و فروری 2008ء

خوب دل کھول کر اپنے اور ملک و ملت کے لئے دعائیں مانگیں۔

کعبۃ اللہ پر قبضہ اور اشارۂ غیبی کے تحت پاک فوج کی سعودیہ عرب آمد

ویسے تو پاکستان اور سعودی عرب کے درمیان شروع ہی سے مثالی تعلق اور گہری دوستی ہے، جس کی تفصیل الگ عنوان کے تحت ہے، البتہ حرمین شریفین کی حفاظت کی خاطر پاک فوج کا استعمال بے حد خوش آئند بات ہے، اس کا باقاعدہ آغاز یوں ہوا کہ ذوالحجہ 1399ھ/22 نومبر 1979ء کے لگ بھگ (اختتام صدی اور آغاز صدی) میں کچھ سعودی شہریوں نے حرم پاک کے اندر گھس کر حرم پاک کے دروازے مقفل کر دیئے' زائرین کو یرغمال بنالیا اور سعودی حکومت کے سامنے چند مطالبات پیش کئے' وہ مطالبات کیا ہیں؟ اور یہ اقدام کس نوعیت کا ہے؟ اس سے قطع نظر حرم پاک کو ان حضرات سے خالی کروانا اور زائرین کو رہائی دلانا سعودی حکومت کے بس کی بات نہیں تھی' وہاں گولیاں چلا کر یا بم گرا کر حرم پاک کو خالی کرانا مسئلہ کا حل نہ تھا کیونکہ اس میں خون خرابہ بھی ہوتا اور حرم پاک میں توڑ پھوڑ ہونے کی بناء پر تقدس پامال ہوتا۔ اس نازک وقت میں پاکستانی فوج وہاں پہنچی' حرم پاک کے اندر پانی بھر دیا اور کرنٹ چھوڑ دیا اس حکمت عملی کو اپنانے کی وجہ سے یرغمالیوں کو حرم پاک خالی کرنا پڑا۔ بعد میں سعودی حکومت نے ان سب کو قتل کر دیا۔

اس کے بعد پاک فوج حرمین شریفین کی حفاظت کے لیے بھیجی گئی تھی، یہ پاک فوج اشارۂ غیبی اور حیثیت ایزدی کے تحت بھیجی گئی تھی' مؤرخین کے مطابق ایک مرتبہ مولانا ابوالحسن علی ندوی روضۂ اطہر کے قریب بین النوم والیقظہ کی حالت میں تھے کہ حضور کا دیدار نصیب ہوا حضورؐ نے پوچھا کہ حرمین کے اردگرد یہودیوں نے جال بچھا رکھے ہیں اس کے توڑ اور میری حفاظت کی خاطر ضیاء الحق نے کیا کیا؟ اسی طرح تین مرتبہ ہوا اس کے بعد علامہ ندوی ایمرجنسی میں پاکستان آئے اور پاکستان آ کر پتہ چلا کہ جنرل ضیاء الحق عمرے پر گئے ہوئے ہیں' علامہ ندوی پھر دوبارہ سعودیہ چلے گئے اور وہیں جنرل ضیاء کو حضور ﷺ کا پیغام پہنچایا۔

جنرل ضیاء الحق نے کہا کہ علامہ ندوی صاحب اگر خواب میں دوبارہ حضور ﷺ کا دیدار نصیب ہو جائے اور حضور ﷺ دوبارہ یہ پوچھیں کہ ضیاء الحق نے حرمین شریفین کی حفاظت کے لیے کیا اقدامات کئے تو میری طرف سے سلام کے بعد یہ پیغام پہنچا دیں کہ حرمین شریفین کی حفاظت کی خاطر پاکستان کا ایک ایک فوجی کٹ مرے گا۔ اس کے بعد آرمی کے تقریباً دو بریگیڈ سعودی عرب بھیجے گئے' 1981ء میں پرانی نفری کی جگہ نئی نفری بھیجی گئی، 1987ء میں یہ سلسلہ ختم ہوا۔ ہمیں نہیں معلوم کہ اور پھر دونوں ممالک کے درمیان کیا گیا ہو گا؟ یہ اقدام حرمین شریفین کی حفاظت کے لیے پاک فوج بھیجا اچھا اقدام ہے جو قابل تحسین ہے۔

اولیات مسجد حرم

○ عبدالمطلب وہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے زمانہ جاہلیت میں کعبۃ اللہ میں سونے کے دو ہرن رکھے تھے۔ (نور الیقین مع الہامش از شیخ محمد خضری بک' تاریخ حرمین شریفین' تاریخ ازرقی)

○ ولید بن عبدالملک وہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے اسلام میں کعبہ کو سونے سے مزین کیا اور وہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے سنگ مرمر سے کعبۃ اللہ کا فرش بنایا اور وہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے مسجد میں نقش و نگار کیا۔ (تاریخ حرمین شریفین صفحہ 86)

○ عقبہ بن الازرق بن عمرو الغسانی وہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے طائفین کی سہولت کے لئے روشنی کا انتظام کیا' ان کا گھر بیت

دیوبندیوں نے اپنے مرکزی رسالے میں مقام ولادت رسول ﷺ کو مقدس مقام تسلیم کرلیا

(165) ماہنامہ دو ماہی الحقائق/ توحید نمبر ● ذوالحجہ - محرم ۲۹-۱۴۲۸ھ/ جنوری فروری 2008ء

نشان ثبت کئے قدرت خداوندی سے وہاں زمزم کا ایسا چشمہ پھوٹا جو رہتی دنیا تک تشنگی فرو کرتا رہے گا۔ یہ رب تبارک کی ایک ایسی نعمت ہے۔ جس پر مکہ معظمہ ہمیشہ نازاں و شاداں رہے گا۔ (ماہنامہ نقیب ختم نبوت ملتان فروری 2004ء)

مطاف سے نیچے کی طرف بیرزمزم میں جانے کے لئے سب سے پہلے 1379ھ/ 1959ء میں راستہ بنایا گیا ہے۔ (المسجد الحرام تاریخی مقام ابراہیم، تاریخ العرب والقدس) سعودی حکمران سلطان خالد (مدت حکومت 13 ربیع الاول 1395ھ/ 25 مارچ 1975ء تا شعبان 1402ھ/ 1982ء) وہ پہلے شخص ہیں جنھوں نے 17 جمادی الاولیٰ 1399ھ/ 1978ء کو انجینئر یحییٰ کوشک کے ذریعہ آب زمزم کی صفائی کی اور تصویر اتاری۔ (ہمدرد نونہال 1991ء۔ تاریخ العرب والقدس)

مکۃ المکرمہ اور اس کی ارد گرد چند مقدس مقامات

(۱) **مولد النبی ﷺ:** یہ وہ مقام ہے جہاں سرورِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت ہوئی۔ جو محلہ "شعب ابی طالب" میں سوق الیل نامی گلی میں واقع ہے قریب ہی نئی سڑک کا نام شارع ملک سعود ہے۔ یہاں اب سعودی حکومت نے ایک لائبریری قائم کر دی ہے۔ اندر قالین بچھا ہوا ہے اور کسی کو جوتا اندر لے جانے کی اجازت نہیں۔ صفا اور مروہ سے باہر کھڑے ہو کر پہاڑی کی جانب دیکھیں تو پیلے رنگ کا چھوٹا سا مکان نظر آئے گا، یہی مولد النبی صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔

(۲) **بیت ابو بکر رضی اللہ عنہ:** محلہ مسفلہ زقاق صواغین (زرگروں کی گلی) میں واقع ہے۔ صحابہ کرام کی ایک جماعت جن میں حضرت عثمان، حضرت طلحہ اور حضرت زبیر رضوان اللہ تعالیٰ اجمعین شامل ہیں بھی اسی مکان میں مشرف بہ اسلام ہوئے۔ یہی مقام ہجرت ہے۔ اب وہاں مسجد بنا دی گئی ہے۔

(۳) **جنت المعلیٰ:** مکہ مکرمہ کا قدیم قبرستان ہے۔ دو احاطوں میں واقع ہے۔ اس مقدس قبرستان میں ام المومنین حضرت خدیجہ الکبریٰ، حضرت اسماء بنت ابی بکر الصدیق، حضرت عبدالرحمٰن بن ابو بکر الصدیق، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دادا جناب عبدالمطلب اور چچا جناب ابو طالب، حضرت عبداللہ بن زبیر، حضرت فضیل بن عیاض، حضرت عبداللہ بن عمرؓ، حضرت محمد قاسم بن رسول اللہ کے مزارات ہیں۔ ان کے علاوہ بے شمار تابعین اور اولیائے مقام دفن ہیں۔ فی الحال اس قبرستان کے دو حصے کر دیئے گئے ہیں اور ان دونوں کے درمیان سڑک نکالی گئی ہے۔

(۴) **جبل نور:** اس کو کوہ حرا بھی کہتے ہیں۔ جنت المعلیٰ قبرستان سے آگے منیٰ کو جاتے ہوئے راستے میں مکہ سے تقریباً تین میل دور ہے۔ اس کی چوٹی پر وہ غار ہے جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعلان نبوت سے قبل اعتکاف فرمایا کرتے تھے اور یہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر پہلی وحی نازل ہوئی تھی۔ اس کو فاران کی چوٹی بھی کہتے ہیں۔

(۵) **جبل ثور ۔ غار حرا:** مکہ مکرمہ سے تقریباً تین چار میل دور وہ پہاڑی ہے جس کے ایک غار (مقام غار حرا) میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجرت کے موقع پر حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ قیام فرمایا تھا۔ اور غار کے منہ پر مکڑی نے جالا تانا تھا۔ اس پر چڑھنا بہت خطرناک ہے۔ اس لئے سعودی حکومت نے ممنوع قرار دے دیا ہے۔ اس پر چڑھتے وقت تقریباً دو گھنٹے صرف ہوتے ہیں۔ بلندی تقریباً ڈیڑھ میل ہے۔

(۶) **جبل ابو قبیس:** یہ پہاڑ حرم شریف کے جنوب میں کوہ صفا کے بالکل قریب ہی واقع ہے۔ مورخین

دیوبندیوں نے اپنے مرکزی رسالے میں اس بات کو تسلیم کرلیا کہ انبیاء کرام قبروں میں زندہ ہیں اور نماز بھی پڑھتے ہیں

187 ماہنامہ دو ماہی لعطار ـ ۳۲ و ترمیم نمبر ● ذوالحجہ ـ محرم ۲۹،۱۴۲۸ھ / جنوری فروری 2008ء

○ بخاری شریف کی روایت میں اہل مدینہ کو ایذا دینے کی مذمت بیان کرتے ہوئے فرمایا گیا کہ جو شخص اہل مدینہ کو تکلیف پہنچانے کی سازش کرے گا وہ ایسے پگھل جائے گا جیسے پانی میں نمک پگھل جاتا ہے۔

○ ترمذی شریف میں حدیث ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو مدینہ منورہ میں مرنے کی طاقت رکھے وہ یہیں مرنے کی کوشش کرے۔ اس لئے کہ جو شخص مدینہ منورہ میں وفات پائے گا، میں اس کے لئے سفارش کروں گا۔

○ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ مقدس بستی وباؤں سے اور دجال کے فتنہ سے محفوظ رہے گی اور اس کے دروازوں پر فرشتے حفاظت کے لئے مقرر رہیں گے۔ (مسلم ج:1 ص:444)

○ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص صبح کو مدینہ کی وادی کی سات کھجوریں کھالے تو شام تک اس پر کوئی نقصان دہ چیز اثر نہ کرے گی۔ (متفق علیہ)

○ حضور نے فرمایا کہ حضرت ابراہیم نے مکۃ المکرمہ کو حرام قرار دیا یعنی بعض مباح امور یہاں حرام ہیں اور میں مدینہ منورہ کو حرام قرار دیتا ہوں۔ یہاں کسی کا خون بہانا، اسلحہ اٹھانا اور درخت وغیرہ کاٹنا حرام ہے۔ علامہ عینی لکھتے ہیں حرمت مکہ اور حرمت مدینہ میں فرق ہے۔ (عینی ج:5 ص:370) مزید تفصیل کے لئے شیخ نورالدین سمہودی کی کتاب "وفا الوفا" ج:1 ص:73 تا 79 ملاحظہ ہو۔

فضائل زیارت روضۂ اقدس و مسجد نبوی علیہ السلام

○ حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "میری اس مسجد میں ایک نماز دوسری مسجدوں کی ایک ہزار نماز سے افضل ہے مسجد الحرام کے سوا اور مسجد الحرام کی ایک نماز دوسری مسجدوں کی ایک لاکھ نماز سے افضل ہے۔" (مسلم، احمد و ابن ماجہ، ابن خزیمہ و ابن حبان)

○ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "صرف تین مسجدوں کی طرف سفر کیا جائے، مسجد الحرام [illegible] اور مسجد اقصیٰ"

○ حدیث پاک میں ہے کہ جس نے میری قبر کی زیارت کی اس کے لئے میری شفاعت واجب ہوگئی۔ (بزار اور دار قطنی)

○ حدیث پاک میں ہے کہ جو شخص میری زیارت کو آئے اس طرح کہ اس کا مقصد میری زیارت کے سوا کچھ اور نہ ہو تو مجھ پر حق ہے کہ میں قیامت کے دن اس کا شفیع ہوں۔

○ حدیث پاک میں ہے کہ جس شخص نے حج کیا اور میری قبر کی زیارت کی میرے انتقال کے بعد تو ایسا ہے کہ جیسے میری حیات میں زیارت سے مشرف ہوا۔ (دار قطنی اور بیہقی)

○ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس نے بالقصد میری زیارت کی وہ قیامت کے دن میری پناہ میں ہوگا اور جس نے مدینہ میں سکونت اختیار کرلی میں قیامت کے دن اس کا گواہ اور شفیع ہوں گا۔ (بیہقی)

○ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انبیاء اپنی قبروں میں زندہ ہیں اور نماز پڑھتے ہیں۔

بعض آئمہ نے مدینہ طیبہ کی حاضری کو قریب واجب قرار دیا ہے۔

○ جذب القلوب میں سیدنا امام اعظم ابوحنیفہؒ کا مسلک اس طرح منقول ہے "زیارت آنحضرت نزد ابی حنیفہ از افضل مندو بات واو کد مستحبات است قریب بہ درجۂ واجبات"

○ امام قاضی عیاض مالکی نے شفاء شریف میں امام ابو عمروؒ سے نقل فرمایا "قبر اقدس کی طرف سفر کر کے جانا واجب ہے۔"

صرف درودِ ابراہیمی کی رٹ لگانے والے ان صیغوں کے ساتھ درود و سلام کو احادیث سے ثابت کر کے دکھائیں

189 ماہنامہ دوماہی المختار - 22 و توحید نمبر ● ذوالحجہ - محرم ۱۴۲۸-۲۹ھ / جنوری و فروری 2008ء

○ جذب القلوب میں ہے "صاحب مواہب گفتہ این ظاہر است در حرمت ترک زیارت زیرا کہ در وی جفا و ایذائے آں دوست وفا انداز ائے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حرام است باجماع، پس واجب باشد ازالۂ جفا آں بزیارت خواہد بود پس زیارت واجب باشد۔"

○ امام قسطلانی فرماتے ہیں "بالجملہ باوجود قدرت جو ترک زیارت کرے اس نے حضور اقدس پر جفا کی اور حضور کا ہم پر یہ حق نہ تھا۔"

○ امام ابن حجر مکی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں "خبردار ہو حضور اقدس ؐ نے تجھے ترک زیارت سے حد درجہ ڈرایا اور اس کی آفتوں سے وہ کچھ بیان فرمایا کہ اگر تو غور کرے تو تجھے اپنے اوپر ہلاکت و بدانجامی کا خوف ہونے لگے گا۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے صاف فرما دیا کہ ترک زیارت جفا ہے۔

○ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس نے حج کیا اور میری زیارت نہیں کی اس نے مجھ پر جفا کی۔ (ابن عدی) مزید تفصیل کے لئے شیخ نورالدین سمہودی کی کتاب "وفا الوفا" ملاحظہ ہو۔

روضۂ اقدس پر حاضری کی دعا

مسئلہ: مدینہ منورہ میں مسجد نبوی اور روضۂ اقدس ہیں، جب حجاج کرام روضۂ اقدس کے سامنے حاضر ہو جائیں تو خوب عاجزی و انکساری کے ساتھ درج ذیل درود و سلام پڑھیں اور دعائیں مانگیں۔

الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ — الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللهِ

الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا شَفِيْعَ الْمُذْنِبِيْنَ — الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ

وَمَا اَنَا يَا سَيِّدِيْ قَدْ جِئْتُكَ هَارِبًا مِّنْ ذَنْبِيْ — وَمِنْ عَمَلِيْ مُسْتَشْفِعًا وَّمُسْتَجِيْرًا

بِكَ اِلٰى رَبِّيْ فَاشْفَعْ لِيْ يَا شَفِيْعَ الْاُمَّةِ — اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَنَا اَبَا بَكْرِ نِ الصِّدِّيْقِ

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَلِيْفَةَ رَسُوْلِ اللهِ عَلَى التَّحْقِيْقِ — اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَاطِقًا بِالْعَدْلِ وَالصَّوَابِ

اجسادِ رسولؐ و ابوبکرؓ و عمرؓ کی بے حرمتی کی ناکام کوششیں

یہود و نصاریٰ اور دشمنانِ اسلام نے عہد نبوت میں بھی حضور اور صحابہ کرام کو ایذائیں دیں اور بعد الانتقال بھی جسد اطہرؐ کو نکال کر غائب کرنے اور حضرت ابوبکر صدیق و عمر فاروقؓ کے اجساد مبارک کو روضۂ اقدس سے لے جانے کی متعدد مرتبہ کوششیں کیں لیکن اللہ تعالیٰ نے ہر کوشش ناکام بنا دی اور مجرمین کو عبرتناک سزائیں دیں۔ ایسے ہی چند واقعات بطور نمونہ عبرت پیش خدمت ہیں۔

روضۂ اطہر سے جسم اطہر کو نکالنے کی یہودی سازش

یہ واقعہ 557ھ/1162ء میں رونما ہوا۔ ایک رات جب کہ ملک العادل نورالدین زنگی (مولود 511ھ/1118ء، متوفی 569ھ/1174ء) سو رہے تھے، انہیں خواب میں سرور کونین ﷺ کی زیارت ہوئی۔ اس وقت

بعد از وصال حضور ﷺ شرپسندوں کے شر پر خبردار ہیں

(189) ماہنامہ سوہنا حضور لاہور، شمارہ ۶۲ ● ذوالحجہ ۔محرم ۱۴۲۸،۲۹ھ / جنوری، فروری 2008ء

آنحضرت ﷺ کے ساتھ دو آدمی اور بھی تھے۔ آپ ﷺ نے نور الدین زنگی کو مخاطب کر کے کہا "نورالدین! یہ دو آدمی ہمیں ستا رہے ہیں، ان کے شر کا خاتمہ کر دے۔"

نور الدین زنگی اسی وقت بیدار ہو گئے، وضو کیا، نفل پڑھے اور پھر سو گئے۔ انہوں نے دوبارہ خواب میں وہی کچھ دیکھا، پھر دوبارہ اٹھے وضو کیا اور نفل ادا کئے۔ پھر لیٹنے کے بعد انہوں نے تیسری بار پھر وہی خواب دیکھا۔ اب کی بار انہوں نے دشمنانِ رسول کو نہایت گہری نظر سے دیکھا اور ان کی تمام شناختیں اچھی طرح ذہن میں محفوظ کر لیں۔ اب انہوں نے جان لیا کہ ہو نہ ہو مدینہ منورہ میں کوئی امرِ غریب پیدا ہوا ہے، جس کی سرکوبی اس کا فرض ہے۔ لہٰذا جب وہ تیسری بار بیدار ہوا تو آمادۂ عمل تھا۔

اس نے اپنے وزیر جمال الدین کو طلب کیا اور مدینہ منورہ ﷺ کے لئے تیاری کرنے کا حکم دیا۔ چنانچہ تیاریاں مکمل ہوتے ہی یہ تاریخ ساز سلطان مدینہ منورہ کی طرف روانہ ہو گیا اور دو ہفتوں میں وہاں پہنچ گیا۔ مدینہ منورہ میں قیام کے بعد انہوں نے وہاں کے حکام کو حکم دیا کہ شہر کی کل آبادی سے وہ فرداً فرداً ملاقات کرنا چاہتے ہیں اور کوئی فرد بھی اس سے بالاتر نہ سمجھا جائے اور اس کے لئے جملہ تدابیر بروئے کار لائی جائیں۔ چنانچہ تمام تدابیر آزمائی گئیں، اہلِ مدینہ سے ملاقاتیں کی گئیں، دعوتیں ہوئیں، انعامات کی بارش ہوئی مگر سلطان کو مطلوبہ تا حال شکل دکھائی نہ دیئے۔ آخر ایک دن سلطان نے حکامِ مدینہ سے دریافت کیا "کیا کوئی ایسا شخص رہ گیا جس نے ہم سے ملاقات نہ کی ہو؟" جواب ملا ایسا تو کوئی نہیں رہ گیا، البتہ دو مغربی کہ نہایت ہی درویش، جواد اور عفیف ہیں، اپنے حجرے میں ہی رہتے ہیں اور ذکر الٰہی میں مصروف رہتے ہیں اور لوگوں سے میل جول سے ہر طرح گریز کرتے ہیں۔

سلطان نے سختی کے ساتھ انہیں حاضر کرنے کا حکم دیا اور جیسے ہی وہ سلطان کے روبرو لائے گئے، اس نے چشمِ زدن میں شناخت کر لیا کہ مطلوبہ اشرار تو یہی ہیں۔ سلطان نے انہیں بحیثیت مجرمین کے شناخت کیا، مگر رائے عامہ کا اصرار تھا کہ یہ درویش ہیں اور بے ضرر ہیں۔ سلطان بلا توقف انہیں ساتھ لے کر ان کے حجرے میں پہنچ گئے۔ انہیں حجرے کے باہر کھڑا کر کے خود اندر گئے، کہتے ہیں وہاں سلطان کو ایک طاقچے پر قرآن حکیم کا ایک نسخہ ملا، کچھ پند و نصائح کی کتابیں ملیں۔ ایک طرف مال کا ڈھیر ملا، جسے وہ فقرائے مدینہ پر صرف کیا کرتے تھے۔ سلطان تو کمرے میں کچھ تلاش کر رہا تھا، آخر اس نے فرش پر بچھی ہوئی چٹائیاں اٹھوائیں اور فرش کا چپہ چپہ غور سے دیکھا۔ ایک سل اپنی جگہ سے اکھڑی ہوئی اپنی داستان اپنی زبان سے سنا رہی تھی۔ یہ سل اٹھائی گئی تو معلوم ہوا کہ اس کے نیچے ایک سرنگ کا سرا آغاز ہے اور اس کا دوسرا سرا روضۂ اطہر کے اندر پہنچ رہا تھا۔

ایک روایت کے مطابق روضۂ اطہر میں نقب لگانے والے حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے جسدِ مبارک تک پہنچ چکے تھے اور آپ رضی اللہ عنہ کا پاؤں نظر آ رہا تھا۔ نور الدین زنگی رحمۃ اللہ علیہ جب یہ سب کچھ دیکھنے کے بعد باہر نکلے تو ان کی زبان پر ایک ہی جملہ رواں تھا "آقائے نامدار ﷺ نے اپنے غلام کو ایسے وقت میں یاد فرمایا۔"

درویش صورت اور شیطان سیرت مجرمین دھر لئے گئے۔ تحقیق پر یہ راز منکشف ہوا کہ دونوں یہودی تھے اور روضۂ اطہر سے بذریعہ سرنگ آنحضرت ﷺ کے جسدِ مبارک نکال کر لے جانے کا منصوبہ بنا کر آئے تھے۔ دن بھر حجرے میں عبادت کرتے اور رات کے وقت سرنگ کھودنے کا کام کرتے اور مٹی کو مشکیزوں میں بھر کر پھینک آتے۔ نور الدین زنگی رحمۃ اللہ علیہ نے انہیں قتل کروا دیا، اور ان کی لاشوں کو نذرِ آتش کر دیا، اور روضۂ اطہر کے اردگرد سیسہ پلائی ہوئی دیوار بنا کر

دیوبندیوں کے مرکزی رسالے سے ثبوت، روضۂ اطہر کی توہین و بے ادبی ہلاکت ہے

190 ماہنامہ حق چار یار، لاہور... خصوصی نمبر ● ذوالحجہ، محرم ۲۹، ۱۴۲۸ھ / جنوری و فروری 2008ء

روضۂ اقدس کو ہمیشہ کے لئے محفوظ کر دیا۔ (جذب القلوب۔ شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ۔ ص ۱۸۳، ۱۸۵۔ نور علی نور، اکتوبر 2002ء، اسلام کراچی 10 محرم الحرام 1427ھ)

روضۂ اطہر پر پیشاب کی کوشش کرنے والا ہلاک

ولید بن عبدالملک اموی خلیفہ نے اپنے عہد حکومت میں روم کے عیسائی بادشاہ کی طرف خط لکھا کہ ہم سرورِ کائنات کی مسجد کو دوبارہ تعمیر کرنا چاہتے ہیں اس لئے کچھ کاریگر اور سنگ مرمر بھیج کر ہماری امداد کرو۔ چنانچہ اس نے کچھ سنگ مرمر اور بیس سے زائد کاریگر اور اسی ہزار دینار کی رقم ارسال کی۔ بعض روایات میں کاریگروں اور نقدی کی رقم میں کم و بیش کا ذکر بھی آیا ہے۔

جب مذکورہ رقم اور کاریگر وہاں پہنچ گئے تو خلیفہ عمر بن عبدالعزیز نے 91ھ/709ء میں حضور کی ازواج مطہرات کے حجروں کو منہدم کر کے مسجد میں داخل کر دیا اور معماروں اور مزدوروں کو مسجد کی تعمیر پر لگا دیا۔ ایک دن کا واقعہ ہے کہ مسلمان معمار کچھ آرام کرنے کے لئے مسجد سے باہر چلے گئے اور صرف چند عیسائی معمار مسجد میں رہ گئے۔ ان میں سے ایک خبیث کہنے لگا کہ میں مسلمانوں کے نبی کی قبر پر پیشاب کرتا ہوں اس کے ساتھیوں نے اسے روکا اور کہا یہ بات نامناسب ہے کہ ہم مسلمانوں کے نبی کی قبر پر پیشاب کریں۔ لیکن وہ خبیث اپنی ضد پر اڑا رہا اور اپنے ناپاک عزم سے باز نہ آیا۔ چنانچہ جب اس نے قبر پر آنے کا ارادہ کیا تو اسے غیبی طاقت نے ٹانگوں سے پکڑ کر سر کے بل اٹھا کر زمین پر پھینک دیا۔ جس سے اس کا دماغ پھٹ گیا اور ہلاک ہو گیا اس واقعہ کو دیکھ کر کئی عیسائی مسلمان ہو گئے۔ (وفاء الوفا جلد: 2، ص: 519)

گنبد خضراء میں آگ لگنے سے عیسائیوں کی خوشی اور عذاب الٰہی

جب 886ھ/1483ء میں مسجد نبوی پر آسمان سے بجلی گری اور اس سے مسجد کی چھت، مینار اور گنبد خضراء کا کچھ حصہ جل گیا تو مسلمانوں کو اس کا بے حد رنج و ملال ہوا۔ لیکن اس کے برعکس عیسائیوں نے اس روز خوشی کے شادیانے بجائے، اور گھر گھر مسرت و شادمانی کی لہر دوڑ گئی۔ چنانچہ جب روڈس کے عیسائیوں کو اس واقعہ کی خبر ہوئی تو وہ خوشی میں پھولے نہ سمائے۔ عمدہ اور خوبصورت لباس زیب تن کیا، ناقوس بجائے۔ گویا ان کے لئے یہ عید اور خوشی کا دن تھا۔

لیکن اللہ تعالیٰ کو ان کی یہ حرکت ناگوار گزری اور فوراً اسی دن ایک زلزلۂ عظیم آیا جس سے شہر کی فصیل گر گئی اور بے شمار مکانات زمین بوس ہوئے اور لاکھوں جانیں تلف ہوئیں اور یہ زلزلے کئی دن تک آتے رہے۔ جس کی وجہ سے وہ لوگ وہاں سے منتقل ہونے پر مجبور ہوئے اور پھر باقی ماندہ جو دیواروں وغیرہ کے نیچے آ کر ہلاک ہو گئے ان کی نعشیں کئی روز تک نکالتے رہے۔ (وفاء الوفا جلد: 2، ص: 639) مزید تفصیل کے لئے تاریخ حرمین شریفین ملاحظہ ہو۔

دیوار مسجد نبویؐ میں سور کی تصویر بنانے والا ہلاک

یہودی اور عیسائی مسلمانوں کے قدیمی دشمن ہیں۔ ان کی دشمنی ان کے اقوال و افعال سے واضح ہے اور جو بغض و عناد ان کے دلوں میں اللہ تعالیٰ اس سے خوب باخبر ہے۔ انہیں عیسائی معماروں میں سے ایک معمار کو شرارت سوجھی۔ اس نے بیل بوٹے کا کام مسجد میں کرتے ہوئے قبلہ کی دیوار میں پانچ جگہ پر خنزیر کی صورت بنا دی۔ خلیفہ عمر بن عبدالعزیز کو جب اس کا علم ہوا تو اس نے اسے بلا کر حکم دیا کہ اس کی گردن اڑا دی جائے، چنانچہ اس کے حکم کی فوراً تعمیل ہوئی۔

اس واقعہ کو دیکھ کر بعض عیسائی کہنے لگے کہ ہم نے تو اس میں جنت کے درختوں کی تصویریں بنائی تھیں۔ مسلمان تو خواہ مخواہ ناراض ہو گئے ہیں۔ (وفاء الوفا جلد: 2، ص: 519)

اشرف علی تھانوی دیوبندی نے حاجی امداداللہ کے نام کے ساتھ قادری، چشتی، نقشبندی اور سہروردی لکھا

☆ جبکہ دوسری جانب اہلسنت کے قادری، چشتی اور سہروردی لکھنے پر علمائے دیوبند کیوں فتویٰ لگاتے ہیں

اشرف علی تھانوی دیوبندی نے دیوبندیوں کو نصیحت کی کہ اولیاء کے مزارات سے مستفید ہوتے رہیں

☆ سوال: تھانوی صاحب مزارات پر جانے کی نصیحت کرتے ہیں اور علمائے دیوبند مزارات پر حاضری کو شرک کہتے ہیں

کیا یہ منافقت نہیں؟

اشرف علی تھانوی دیوبندی نے مناجات میں قاسم نانوتوی دیوبندی کا شجرہ تحریر کیا جو کہ شجرہ چشتیہ کے نام سے ہے

☆ہمارا سوال: ہمارے بزرگوں کے شجروں پر بدعت کا فتویٰ لگانے والو اب تھانوی اور نانوتوی پر کیا فتویٰ لگاؤ گے؟

اشرف علی تھانوی دیوبندی نے مناجاتِ مقبول میں اللہ کی بارگاہ میں سب کا صدقہ پیش کیا

مناجاتِ مقبول

☆جبکہ دوسری جانب دیوبندی مولوی منبر پر بیٹھ کر وسیلے کا انکار کرتے ہیں، کیا یہ منافقت نہیں؟

اشرف علی تھانوی دیوبندی نے مناجات میں آل رسول کا صدقہ پیش کیا

مناجاتِ مقبول

☆سوال: جبکہ دوسری طرف دیوبندی مولوی منبر پر بیٹھ کر وسیلے کا انکار کرتے ہیں، کیا یہ منافقت نہیں؟

اشرف علی تھانوی دیوبندی نے مناجات میں غوث وخواجہ اور دیگر بزرگوں کے وسیلے سے دعا کی

مناجاتِ مقبول

☆ جبکہ دوسری طرف دیوبندی مولوی منبر پر بیٹھ کر بزرگوں کے وسیلے کو پکڑنے کا انکار کرتے ہیں، کیا یہ منافقت نہیں؟

اشرف علی تھانوی دیوبندی نے مناجات میں "اشفعی یارسول اللہ" کہہ کر حضور ﷺ سے مدد مانگی

☆ جبکہ دیوبندی مولوی "یارسول اللہ" کہنے اور حضور ﷺ سے مدد مانگنے کو شرک کہتے ہیں، کیا یہ منافقت نہیں؟

اشرف علی تھانوی دیوبندی نے مناجات میں اللہ تعالیٰ سے انبیاء کرام کا صدقہ مانگا

☆ سوال: جبکہ دوسری طرف دیوبندی مولوی منبر پر بیٹھ کر وسیلے کا انکار کرتے ہیں، کیا یہ منافقت نہیں؟

دوسری طرف دیوبندی مفتی نے اپنی کتاب میں ''الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ'' کہنے کو جہالت وحماقت لکھا۔ کیا یہ منافقت نہیں؟

یا حی   برحمتک نستغیث   یاقیوم

اس کتاب کا پڑھنا اور اپنے بچوں کو پڑھانا ہر مسلمان کیلئے ضروری ہے۔
☆ اس میں اہم مسائل آسان الفاظ میں بیان کئے گئے ہیں۔ ☆

عقیدہ
اہلِ سنّت والجماعۃ

مؤلف:

مولانا مفتی ابو محمد ندیم فاروقی ایم اے (جامعہ کراچی)
فاضل جامعہ خیر المدارس ملتان۔ رئیس: دار الافتاء۔
خطیب: جامع مسجد رحمانیہ (ٹرسٹ)
ناظم رحمان کالونی جمشید روڈ نمبر ۳ کراچی نمبر ۵

ترتیب جدید:

مفتی احمد ندیم فاروقی۔ فاضل جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن (دارالافتاء والمدارس پاکستان)
☆☆☆ نائب امام و خطیب جامع مسجد رحمانیہ ☆☆☆

۵۵

لیے یہ چھوڑ دینا چاہیے۔ صحابہ کرام نے ایسا کوئی عمل نہیں کیا ورنہ یہ عام بات ہوتی محدثین اور ائمہ مجتہدین سے بھی ایسا عمل ثابت نہیں۔

اصلی درود شریف:

پیارے بچو! سب سے افضل درود شریف درود ابراہیمی ہے جو ہم التحیات کے بعد نماز میں پڑھتے ہیں۔ اس سے زیادہ مرتبہ کسی درود کا نہیں۔ اسی لیے تو اللہ تعالیٰ نے اسی درود (اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی الخ۔) کو نماز میں مقرر فرمایا۔ آج بعض جاہلوں نے مسلمانوں میں اختلاف پیدا کرنے کے لیے نقلی درود بنا لیے ہیں اور الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ کو درود افضل بتاتے ہیں۔ حالانکہ یہ تو حضور کی زندگی میں آپ کو ادب سے سلام کرنے کا طریقہ تھا یا اب روضۂ نبی پر حاضری کے وقت اسطرح سلام کیا جاتا ہے اس لیے کہ نبی وہاں موجود ہیں لیکن یہاں کہنا تو جہالت اور حماقت ہے۔ **بچو!** ایک غلط بات یہ بھی بعض لوگ کرتے ہیں کہ شمال کی طرف منہ کرکے

☆ دیوبندی مفتی کے فتوے کی روشنی میں ''یارسول اللہ ﷺ'' کہنے والے اشرف علی تھانوی پر کیا فتویٰ لگے گا؟

تھانوی نے لکھا کہ اس شجرہ کا نام شجرۂ طیبہ، چشتیہ، صابریہ، قدوسیہ، امدادیہ ہے

مناجاتِ مقبول

☆شجرۂ قادریہ، رضویہ طیبہ پر اعتراض کرنے والے اپنا شجرہ بڑی جرأت کے ساتھ پیش کر رہے ہیں

اشرف علی تھانوی دیوبندی نے مناجات میں شیخ محمد دیوبندی کا وسیلہ وطفیل پیش کیا

مناجاتِ مقبول

☆امام احمد رضا خان علیہ الرحمہ کے وسیلے کو بدعت کہنے والے اپنے مولوی کے وسیلے سے دعا مانگ رہے ہیں

اشرف علی تھانوی دیوبندی نے اپنے مرشد کے شجرہ میں بیس مشائخ کا وسیلہ پیش کیا

مناجاتِ مقبول

اشرف علی تھانوی دیوبندی نے مناجات میں اکابر دیوبند کا وسیلہ پیش کیا

مناجاتِ مقبول

علمائے دیوبند نے اپنے مرکزی رسالے میں اشرف علی تھانوی کی مناجات مقبول کو انمول شاہکار، عظیم احسان و تحفہ قرار دیا

کتاب "مناجات مقبول" کا تعارف

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ○

نحمدہ ونصلی ونسلم علی رسولہ الکریم و خاتم النبیین وعلی آلہ وازواجہ واصحابہ وذریاتہ اجمعین۔

حکیم الامت مجدد الملت حضرت مولانا محمد اشرف علی صاحب تھانوی رحمہ اللہ مرقدہ کو اللہ تعالیٰ جل شانہ نے جو بلند پایہ مقام عطا فرمایا وہ سب پر واضح ہے۔ جہاں اللہ تعالیٰ جل شانہ نے حضرت حکیم الامت رحمہ اللہ سے بڑے بڑے کام لیے وہاں یہ "مناجات مقبول" کتاب کی تالیف ہے جو عظیم انمول شاہکار ہے۔ پوری کائنات میں تمام انسانیت کے لیے تاقیامت عظیم احسان و تحفہ ہے۔ اس کتاب کی تعریف کے لیے ڈھونڈنے سے بھی الفاظ نہیں مل سکتے اور اس کتاب کو پڑھنے کی جو لذت ہے دنیا جہاں کے کسی کونے میں ایسی لذت نہ مل سکے گی کیوں کہ اس میں قرآنی آیات (دعائیں) اور احادیث مبارکہ میں آئی ہوئی تمام چھوٹی بڑی دعاؤں کو جمع کر دیا گیا ہے۔ گویا اس چھوٹی سی کتاب میں قرآن بھی ہے اور احادیث مبارکہ بھی ہیں۔

یہ کتاب ہر گھر کی نہیں بلکہ ہر فرد کی ضرورت ہے۔ اس چھوٹی سی کتاب کی سات منزلیں ساری کی ہیں، ہر منزل پر دن لکھ دیا گیا ہے کہ اس دن یہ منزل پڑھ لی جائے، یہ ضروری نہیں، کوئی شخص ایک دن یا دو دن میں ساری کتاب بھی پڑھ سکتا ہے۔ یعنی جس دن کی جو منزل لکھی ہے اسی دن اس منزل کو پڑھنا ضروری نہیں۔ بلاناغہ پڑھ کے دیکھئے اور مزا آئے تو بتایئے۔

پاکستان کے ہر شہر کے تمام (دینی) کتابوں کے ملنے کی جگہوں سے یہ کتاب "مناجات مقبول" باآسانی مل جاتی ہے۔

ازراہ کرم اس کتاب کو جلد فرصت میں خریدیے اور خود بھی پڑھیے اور اپنے بچوں کو بھی پڑھنے کے لیے کہیے۔ پڑھنے میں لطف آئے تو مدیر ماہنامہ "علم و عمل" لاہور کے لیے بلا استحقاق بلا حساب بخشش کی دعا فرما دیجئے۔ شکریہ

نوٹ: یہ کتاب چھوٹے بڑے سائز میں مع ترجمہ اور بغیر ترجمہ کے بھی مل جاتی ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں پڑھنے کی توفیق عطا فرمائیں۔ آمین ثم آمین وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ محمد وآلہ وازواجہ واصحابہ واتباعہ اجمعین۔

از مدیر ماہنامہ "علم و عمل" لاہور

دیوبندیوں کے مرکزی رسالے میں اس بات کو تسلیم کرلیا گیا کہ معراج کی رات حضور ﷺ نے دیدار الٰہی کا شرف حاصل کیا، جبکہ علمائے دیوبند منبر پر بیٹھ کر دیدار الٰہی کا انکار کرتے ہیں

مفتی تقی عثمانی (دیوبندی) نے عرب شریف میں صحابہ کرام کے مزارات کی مسماری پر احتجاج نہ کیا بلکہ تھانوی کی قبر کی مسماری پر احتجاج کیا

تھانہ بھون میں قبرستان کی بے حرمتی کا شر انگیز واقعہ

پچھلے دنوں بھارت کے ضلع مظفر نگر کے عالمی شہرت کے حامل مشہور قصبے تھانہ بھون میں ایک متعصب ہندو تنظیم کی طرف سے یہ شر انگیز واقعہ پیش آیا کہ اس قصبے کے قبرستان میں —— جہاں اپنے وقت کے اولیاء اللہ مدفون ہیں اور جہاں حکیم الامت مجدد الملت حکیم مفسر محدث اور فقیہ حضرت مولانا

محرم ۱۴۲۱ھ مصدر پاکستان کا معدوم نقش

اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کا بھی مرقد ہے —— مسلمانوں کے خلاف تعصب رکھنے والے اوباش ہندو اس قبرستان میں گھس گئے اور قبروں کو مسمار کر دیا۔

قبروں کی بے حرمتی کے اس سنگین واقعے کی خبر جنگل کی آگ کی طرح اطراف میں پھیل گئی اور دیکھتے ہی دیکھتے چالیس پچاس ہزار مسلمان اس پر احتجاج کرنے کیلئے جمع ہو گئے جو شر پسندوں کی گرفتاری اور ان کو عبرتناک سزا دینے کا مطالبہ کر رہے تھے۔
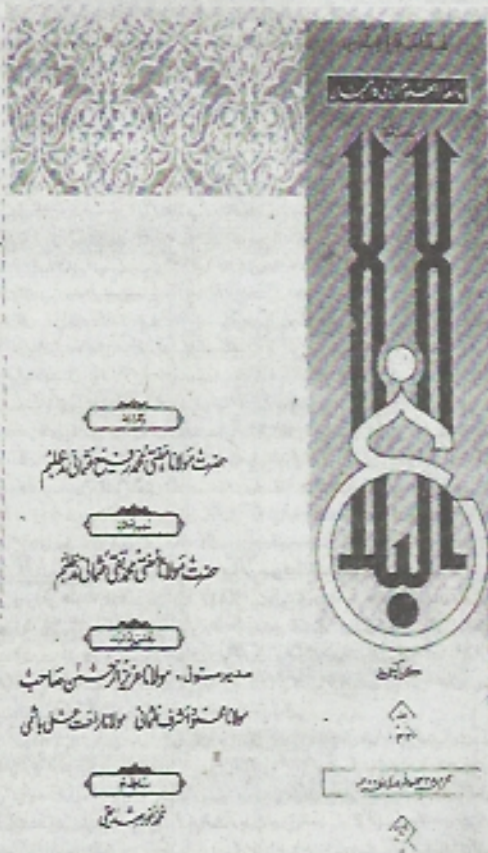
دار العلوم دیوبند کے پہلے مہتمم قاری طیب نے حضورﷺ کی بارگاہ میں عرض کی

"سناؤں ان کو میں حالِ دل کا"

سلام بحضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

(حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب رحمۃ اللہ علیہ)

نبی اکرم شفیع اعظمؐ دکھے دلوں کا پیام لے لو
تمام دنیا کے ہم ستائے کھڑے ہوئے ہیں سلام لے لو

شکستہ کشتی ہے تیز دھارا نظر سے روپوش ہے کنارا
نہیں کوئی ناخدا ہمارا خبر تو حالی مقام لے لو

قدم قدم پہ ہے خوف رہزن، زمیں بھی دشمن فلک بھی دشمن
زمانہ ہم سے ہوا ہے بدظن، تمہی محبت سے کام لے لو

کبھی تقاضا وفا کا ہم سے، کبھی مذاق جفا ہے ہم سے
تمام دنیا خفا ہے ہم سے خبر تو خیر الانام لے لو

یہ کیسی منزل پہ آگئے ہیں، نہ کوئی اپنا نہ ہم کسی کے
تم اپنے دامن میں آج آقا تمام اپنے غلام لے لو

یہ دل میں ارماں ہے اپنے طیب، مزار اقدس پہ جا کے اک دن
سناؤں ان کو میں حالِ دل کا کہوں میں ان سے سلام لے لو

نبی اکرم شفیع اعظمؐ دکھے دلوں کا پیام لے لو
تمام دنیا کے ہم ستائے کھڑے ہوئے ہیں سلام لے لو

حسب خواہش حاجی آدم عبداللطیف وبکری والا

☆ہمارا سوال: جب دیوبندیوں کے عقیدے کے مطابق حضورﷺ بعد از وصال کچھ نہیں کر سکتے تو پھر مزار پر جا کر حالِ دل کیوں بیان کیا جائے؟

دیوبندی مولوی ادریس فاروقی نے کلام نقل کیا جس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے امداد طلب کی گئی ہے

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ

بلاشبہ تمہارے لئے رسول اللہ کی سیرت طیبہ میں بہترین نمونہ ہے

اُسوۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

مولانا محمد ادریس فاروقی

ناشر: مسلم پبلیکیشنز سوہدرہ (گوجرانوالہ)

(۲)

ہماری دنیا میں بڑا ہے کون حضرت کے سوا

(جناب پیر محبوب علی عاشق)

رحمۃ للعالمین داماں رحمت کے سوا | کچھ میسر حشر میں کیا ہو شفاعت کے سوا
اور مخبر البشر ماہ ہدایت کے سوا | لاتعد و لاتحصیٰ ہیں ان میں نبوت کے سوا

ہماری دنیا میں بڑا ہے کون حضرت کے سوا

رشک حسن حور ہے حسن حسیناں کا بہار | رشک غلماں ہیں غلامان حبیب کردگار
رشک شوق ہے قدر دنے شاہ روزگار | خلد والے دیکھنے میں آگئے یثرب کی بہار

ایک جنت اور بھی ہے باغ جنت کے سوا

خواہش دیدار حبیب پاک کی امداد کر | جذبۂ الفت تمنائے دلی امداد کر
وحشت قلب حزیں وارفتگی امداد کر | اے تصور لیلیٰ نگاہ شوق کی امداد کر

کچھ نظر آئے نہ اس کو ان کی صورت کے سوا

وقت ملتا ہو پارہ ہے وحشت کا دیکھئے | تنگ آیا ہوں تمنائے رخ پر نور سے
قلب میں حسرت درماں کے جلتے ہوئے | اپنی حسرت کے بلائیں آپ کے در پر مجھے

داغ فرقت بھی ہے دل میں درد الفت کے سوا

بادشاہ دوسرا ہے کون کوئی بھی نہیں | شافع روز جزا ہے کون کوئی بھی نہیں
صدر بزم انبیاء ہے کون کوئی بھی نہیں | اور محبوب خدا ہے کون کوئی بھی نہیں

میرے آقا کے علاوہ ... حضرت کے سوا

نوٹ: شاعرانہ تخیل اور محبت کا رحش ہے

☆ واضح رہے کہ دیوبندی فرقے کے نزدیک غیر اللہ سے مدد طلب کرنا شرک ہے، جبکہ دوسری طرف امداد طلب کی جارہی ہے

دیوبندی مولوی ادریس فاروقی نے اپنی کتاب میں سلام لکھتے ہوئے حضور ﷺ کے ذکر کو مشکلات کا حل تسلیم کرلیا

بجملہ حقوق محفوظ ہیں

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ

بلاشبہ تمہارے لئے رسول اللہ کی سیرت طیبہ میں بہترین نمونہ ہے۔

اُسوۂ رسول ﷺ

مولانا محمد ادریس فاروقی

ناشر: مسلم پبلیکیشنز سوہدرہ (گوجرانوالہ)

۶

گلہائے عقیدت

(۲)

اُسے مرا سلام ہو

(جناب محوی صدیقی)

وہی نبی کہ جس کا فیض ایک فیضِ عام ہے
وہی نبی کہ جس کا لطف رحمتِ دوام ہے
وہی نبی کہ جس کی ذات نازشِ انام ہے
وہی نبی جو دو جہاں کا سرور و امام ہے
وہی نبی کہ جس کا ذکر لب پہ صبح و شام ہے
وہی نبی زباں کا ورد جس کا پاک نام ہے
وہی نبی ہدایت و ارشاد جس کا کام ہے
وہی کہ محوی حزیں بھی جس کا اک غلام ہے

اُسے مرا سلام ہو، اُسے مرا سلام ہو

وہی نبی جو حامل لوائے ذوالجلال تھا
وہی کہ جو حبیب خدائے لایزال تھا
وہی نبی جو مظہر صفات بے مثال تھا
جو صاحب جلال تھا جو صاحب جمال تھا
وہی نبی جو بدر[1] اور بہر نبی ہلال[2] تھا
ہدایت و رشاد میں جسے عروج کمال تھا
جہاں ہو پاک حضرت مسیح اک نبی جلیل تھا
غم فلاح قوم میں عجیب اس کا حال تھا

اُسے مرا سلام ہو، اُسے مرا سلام ہو

وہی نبی کہ جس کا ذکر حل مشکلات ہے
وہی نبی کہ جانفزا ہر اک جس کی بات ہے
وہی نبی کہ جس کا عشق نازش حیات ہے
وہی نبی کہ جس کی ذات وجہ کائنات ہے

---

[1] چودھویں رات کا چاند۔ [2] پہلی رات کا چاند

جلد: ۱۰۔ شمارہ: ۱۲۔ سلسلہ نمبر ۱۰۱۔ ذو الحجہ ۱۴۲۹ھ / دسمبر ۲۰۰۸ء

خطیب پاکستان حضرت مولانا احتشام الحق تھانوی نے فرمایا:

یہ جو رگوں میں لہو دوڑ رہا ہے اور آپ کے خون دوڑ رہا ہے یہ جو رگ رگ میں بھی خون دوڑ رہا ہے خون ناپاک ہے اسلام میں۔ اسلام میں خون ناپاک ہے۔ جب چونگ جائے تو بدن ناپاک" کپڑے سے لگ جائے تو کپڑا ناپاک اس سے نماز نہیں ہوتی" جب معلوم ہوا کہ خون ناپاک ہے اگر یہ خون جسم سے نکلتا نہیں اور رگوں میں اندر ہی اندر جم جائے اس کا مطلب یہ ہے کہ جن رگوں میں نجاست جم گئی ہے وہ جانور حلال نہیں ہے" کیونکہ وہ جانور نجس ہے تو ذبح کا یہ مطلب یہ ہوتا ہے کہ اس کی رگوں سے وہ خون قدرتی طور پر نکل جائے جو نجاست کا ذریعہ تھا اور جب وہ نجاست اس کے جسم سے نکل گئی ہے تو اب وہ جانور پاک ہو گیا ہے اور اب پرمیشن (Permission) بھی اللہ کی طرف سے ہو گئی ہے کہ ہم نے اللہ کا نام اس کے اوپر پکارا ہے تو کھا لو گیا کہ یہ جو خدا نے مارا وہ حلال ہے اور جو تم نے مارا نہیں۔ موت میں اور ذبح میں فرق ہے موت میں خون جسم سے نکلتا نہیں ہے ذبیحے کے ذریعے سے خون نکل جاتا ہے یہی وجہ ہے کہ جھٹکا جائز نہیں۔ شاک (Shock) دے کر اگر آپ اس کو مار دیں جان نکالیں تو وہ حلال نہیں ہے چونکہ اس کا خون اس کے جسم کے اندر جم کے رہ گیا ہے میں جو تھا یا کچھ دن سال ہے۔ آسٹریلیا گیا تھا وہاں کے بعض دوستوں نے مجھے بتایا کہ یہاں ڈاکٹروں کی یہ رائے ہے کہ یہ جو عام طور سے گاؤٹ (Gaout) گٹھیا کی بیماری جو لوگوں کو ہوتی ہے فرمایا اس گوشت کے کھانے سے ہوتی ہے جس گوشت کے اندر جانور کا خون نکلتا نہیں ہے بلکہ جسم کے اندر رہ جاتا ہے تو قربان جائیے اسلام کے قانون کے کہ تمہاری صحت کے لیے مضر ہے۔ ناپاک بھی ہے اس لیے جب تک ذبیحہ نہ ہو اور ذبح بھی ایسا کہ جس پر اللہ کا نام پکارا ہو جسم سے خون نہ نکل جائے اگر اللہ نے تم نے اجازت نہیں دی تو بغیر اجازت کے ذبیحہ کسی کی طرح حلال نہیں ہے تم بھی جاندار وہ بھی جاندار اس کی جان لینے کے لیے اللہ سے خاص اجازت کی ضرورت ہے اور وہ ہے اللہ اکبر بسم اللہ اللہ اکبر یہ اجازت اور منظوری ہے۔

مدیر اعلیٰ
حضرت مولانا تنویر الحق تھانوی
مدیر منتظم
مولانا محمد صدیق ارکانی
اعزازی مدیر
جناب سید فہیم الحسن تھانوی
قیمت فی پرچہ 15 روپے سالانہ تعاون 150 روپے
فون UNA-021-111-1960-91

شعبہ تصنیف و تالیف جامعہ احتشامیہ جیکب لائن کراچی
پوسٹ بکس نمبر 8552 صدر 74400 کراچی

اکاؤنٹ نمبر: 9-924 الائیڈ بینک
آف پاکستان ٹاؤن کمپلیکس برانچ کراچی

سالانہ بدل اشتراک بذریعہ ہوائی ڈاک
امریکہ، آسٹریلیا، جنوبی افریقہ، برطانیہ، تھائی لینڈ، برما، ویسٹ انڈیز وغیرہ 35 امریکی ڈالر
سعودی عرب، ہندوستان، متحدہ عرب امارات، بحرین، ایران، بنگلہ دیش وغیرہ 23 امریکی ڈالر

تنویر الحق تھانوی نے ایجوکیشنل پریس سے چھپوا کر 56 جیکب لائن سے شائع کیا

دیوبندیوں کے رسالے ماہنامہ احتشامیہ نے تسلیم کر لیا کہ حضور ﷺ بعد از وصال بھی حیات ہیں کیونکہ زندہ شخص ہی اپنے مزار سے ہاتھ باہر نکال سکتا ہے

REGISTERED NO. SS1022 | ZUL HAJJA 1429 /DECEMBER 2008

TRUTH TIDINGS FROM EHTISHAM

سید رفاعیؒ کے لئے روضۂ اقدس سے ظہورِ دستِ مبارک

امام سید احمد کبیر رفاعیؒ بن سید سلطان علی مولود: 15 رجب 512ھ / اکتوبر 1118ء متوفی: 12 جمادی الاولیٰ 578ھ / ستمبر 1182ء نے 555ھ / 1160ء میں مکہ و مدینہ کی زیارت کا قصد فرمایا۔ یہ آپ کا پہلا حج تھا۔ جب حج کے فریضہ سے فراغت پائی تو آپ نے جدِ اعلیٰ صاحبِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کے لئے عاشقانہ چلے، جب مدینہ منورہ کے قریب ہوئے تو جوتا نکال دیا، ننگے پیر روضۂ اطہر پر حاضر ہوئے۔ قبر اطہر کے پاس مواجہ شریف میں قبلہ رو کھڑے عرض پرداز ہوئے: "اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا جَدِّیْ" اے دادا جان! آپ پر سلامتی ہو۔ جواب مرحمت ہوا: "وَعَلَیْکَ السَّلَامُ یَا وَلَدِیْ" اے بیٹے! تم پر بھی سلامتی ہو۔

اس جواب گرامی پر آپ کو وجد آ گیا، آپ پر گریہ طاری ہو گیا، بے ساختہ والہانہ طور پر آپ نے ایک رباعی پڑھی:

فِیْ حَالَۃِ الْبُعْدِ رُوْحِیْ کُنْتُ اُرْسِلُھَا — تُقَبِّلُ الْاَرْضَ عَنِّیْ وَھِیَ نَائِبَتِیْ
وَھٰذِہٖ دَوْلَۃُ الْاَشْبَاحِ قَدْ حَضَرَتْ — فَامْدُدْ یَمِیْنَکَ کَیْ تَحْظٰی بِھَا شَفَتِیْ

"دوری مجبوری کی حالت میں اپنی روح کو روضۂ اطہر بھیج دیتا تھا تاکہ میری نائب بن کر آستانہ بوسی کا شرف حاصل کرے، اب اصالۃً حاضری کا موقع ملا ہے۔ اپنا دستِ مبارک عنایت فرمائیے تاکہ اس کا بوسہ لے کر میرے ہونٹ لطف اندوز ہوں۔"

فوراً قبر شریف سے ایک ہاتھ ظاہر ہوا جس سے پوری مسجد منور ہو گئی، یہ دن جمعرات کا تھا اور وقت عصر کا۔ آپ نے نوے ہزار حاضرین کے سامنے اور موجودگی میں دست بوسی کی اور حاضرین یہ سب منظر دیکھ رہے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز مبارک سن رہے تھے۔

حاضرین میں وقت کے اکابر صوفیاء اور علماء بالخصوص حضرت جیلانی سید عبدالقادر جیلانی قدس سرہٗ بھی موجود تھے۔ تذکرہ نویسوں نے آپ کی دست بوسی کو عظیم کرامتوں میں شمار کیا ہے۔ حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ لکھتے ہیں کہ: "فوراً قبر شریف سے ایک منور ہاتھ جس کے روبرو آفتاب بھی ماند تھا باہر نکلا، انہوں نے بے ساختہ دوڑ کر اس کو بوسہ لیا اور بے خود گر گئے۔" (حضرت رفاعیؒ ارشادات ص: 8۔ اشرف الجواب حصہ دوم: 140۔ تذکرۂ حضرت رفاعیؒ از سید مصطفیٰ شاہ عرف چاند پاشاہ)

دیوبندی شیخ الحدیث نے تسلیم کرلیا کہ اللہ کے ولی اپنے مریدین کے حالات سے باخبر ہوتے ہیں اور وہیں سے مدد کرتے ہیں

افضل اعمال کیا ہیں؟

منتخب وظائف

دیوبندی شیخ الحدیث شاہ جلیل احمد نے اولیاء اللہ کی کرامات کو برحق مان لیا

کتاب کا اصل عکس ملاحظہ فرمائیں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سلسلہ مواعظ حسنہ نمبر ا

افضل اعمال کیا ہیں؟

مع اضافہ

منتخب وظائف

شیخ الحدیث مولانا الشاہ جلیل احمد اخون صاحب دامت برکاتہم

خلیفہ مجاز بیعت عارف باللہ حضرت مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب دامت برکاتہم

ناشر: خانقاہ اشرفیہ اختریہ جامع العلوم عیدگاہ بہاولنگر

Ph:063-2272378 - 2274100

ولی اللہ کی کرامت

یہ نجم الدین کبریٰ کی کرامت تھی اس میں عقل کے گھوڑے نہ دوڑاؤ، دیکھو قرآن مجید میں حضرت یوسف علیہ السلام کے قصہ میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ وَلَمَّا فَصَلَتِ الْعِيرُ قَالَ أَبُوهُمْ إِنِّي لَأَجِدُ رِيحَ يُوسُفَ لَوْلَا أَنْ تُفَنِّدُونِ (الآیۃ ۹۴ پارہ ۱۳ سورۃ یوسف) وَلَمَّا فَصَلَتِ الْعِيرُ جب حضرت یوسف علیہ السلام کی قمیص لے کر مصر سے قافلہ چلا تو ہزاروں میل دور حضرت یعقوب علیہ السلام فرمارہے ہیں اِنِّي لَأَجِدُ رِيحَ يُوسُفَ لَوْلَا أَنْ تُفَنِّدُونِ مجھے یوسف کی خوشبو آرہی ہے اگر تم لوگ مجھے سٹھیایا ہوا نہ سمجھو۔ میرے دوستوں یہ ہوا ئیں بھی اللہ تعالیٰ کے تابع ہیں وہ اگر چاہے تو ایک ایک لفظ کو دنیا کے کونے کونے میں پہنچادے۔

ابراہیم علیہ السلام آواز لگارہے ہیں کہ لوگو حج کرو تو پوری دنیا میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آواز گونجی اگر اللہ تعالیٰ کے کسی ولی پر کوئی کرامت ظاہر ہوجائے تو اپنی عقل مت لڑاؤ، اس لئے کہ نبی کا جو معجزہ ہوتا ہے وہی اللہ تعالیٰ ولی کے ہاتھ پر کرامت بنا دیتے ہیں۔

معیت صادقین:

تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے! كُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ سچوں کی صحبت اختیار کرو، دیکھو نیک لوگوں کیساتھ جڑے رہو گے تب ہی ایمان بچے گا ورنہ شیطان اور نفس تباہ و برباد کردے گا۔ وَحَسُنَ أُولَٰئِكَ رَفِيقًا یہ بہترین دوست ہیں اللہ تعالیٰ ہمیں اور آپ کو عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

(وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین)

اشرف علی تھانوی کے پسندیدہ واقعات دار العلوم دیوبند کے استاد نے جمع کر کے علمائے دیوبند کی آرزو پوری کردی

اخلاص کے استحضار۔ زندگی میں صالح انقلاب
اور تقریر میں دلچسپی کے لئے

حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ
کے
پسندیدہ واقعات

مرتبہ
مولانا ابو الحسن اعظمی

شخصیت کا بھی اثر تھا، مگر زیادہ دلچسپی لوگوں کو انداز بیان کی وجہ سے ہوتی تھی۔ آپ دقیق سے دقیق مضامین تمثیلات، قصص و حکایات اور چیدہ اشعار و امثال کے ذریعہ سمجھاتے تھے، اس لئے لوگ خوب محظوظ ہوتے تھے۔ اور دامن مراد بھر کر لوٹتے تھے الغرض حضرت قدس سرہ کے مواعظ میں حکایات برائے حکایات یا برائے دراز نفسی نہیں ہوتی تھیں، بلکہ وہ ایک انوکھا انداز خطابت تھا، جو لوگوں کے لئے نہایت مرغوب تھا۔

میری عرصہ سے یہ خواہش تھی کہ کوئی جواں ہمت بیڑا اٹھاتا اور حضرت تھانوی قدس سرہ کے مواعظ کے ہزاروں صفحات میں پھیلی ہوئی حکایات کو جمع کرتا، تاکہ دیندار لوگوں کے لئے اور پند و موعظت سے دلچسپی رکھنے والوں کے لئے وہ حکایتیں خوان یغما ثابت ہوتیں اور مقررین ان سے استفادہ کرتے۔ مجھے بے حد خوشی ہے کہ میرے دوست مکرم و محترم جناب مولانا قاری ابو الحسن صاحب اعظمی زید مجدہم استاذ شعبۂ تجوید و قراءت دار العلوم دیوبند نے ہمت کی اور میری دیرینہ آرزو پوری کی۔ انہوں نے حضرت تھانوی کے مواعظ کا وسیع مطالعہ کیا اور ان میں سے عام دلچسپی کی حکایات کا ایک مجموعہ مرتب کیا۔ جو قارئین کرام کی خدمت میں پیش ہے۔ قاری صاحب موصوف نے ہر حکایت پر ایک نہایت دلچسپ عنوان بھی قائم کیا ہے۔ جس سے اس حکایت سے حاصل ہونے والا سبق بھی بیک نظر سامنے آجاتا ہے۔

مجھے امید ہے کہ لوگ حکایتوں کا یہ گلدستہ ہاتھوں ہاتھ لیں گے، اور مقررین ان حکایتوں سے اپنے وعظوں کو دلچسپ بنائیں گے۔ اللہ تعالیٰ سب لوگوں کو اس مجموعہ سے استفادہ کی توفیق نصیب فرمائیں۔ وہو الموفق۔

اشرف علی تھانوی کا پسندیدہ واقعہ:
امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ نے اللہ تعالیٰ کو خواب میں دیکھا

اخلاص کے استحضار، زندگی میں صالح انقلاب
اور تقریر میں دلچسپی کے لئے

حضرت تھانویؒ کے پسندیدہ واقعات

مرتبہ
مولانا ابوالحسن اعظمی

دارالاشاعت
اردو بازار ایم اے جناح روڈ کراچی پاکستان 2213768

بلگرام کے ایک بزرگ کا قصہ

بلگرام میں ایک بزرگ تھے ان کو فاقہ تھا۔ ایک مرید کو آثار سے یہ بات محسوس ہو گئی کہ شیخ کو آج فاقہ ہے۔ وہ اٹھ کر گئے اور ایک خوان میں کھانا لا کر شیخ کی خدمت میں لائے۔ شیخ نے ان کے لینے سے عذر کیا۔ انہوں نے کہا کہ حضرت ایک تو ہدیہ ہے اور بغیر سوال کے آیا ہے اس کو قبول کر لینے میں کیا حرج ہے۔ شیخ صاحب نسبت بھی تھے۔ نرا مولوی ایسا نہیں کر سکتا۔ صاف کہہ دیا کہ بے شک یہ ہدیہ ہے اور خلوص سے بھی ہے مگر اس وقت کا قبول کرنا سنت کے خلاف ہے۔ مَا اَتَاكَ مِنْ غَيْرِ اِشْرَافِ نَفْسٍ فَخُذْهُ (جو چیز بغیر انتظار نفس کے تمہارے پاس آوے اس کو لے لو) اور اس وقت یہ ہدیہ اشراق نفس کے بعد آیا ہے۔ کیونکہ جس وقت تم اٹھ کر چلے تھے میں اسی وقت سمجھ گیا تھا کہ کھانا لینے گئے ہو اس وقت سے نفس کو اشتیاق اور انتظار لگا ہوا تھا یہی اشراق نفس ہے۔ مرید بھی سمجھدار اور مخلص تھا اس نے کچھ اصرار نہیں کیا اور کھانے کا خوان اٹھا کر واپس لے چلے۔ شیخ کے حکم کے سامنے اور حدیث کے سامنے انہوں نے کوئی تاویل نہیں کی اور خوان واپس لے گئے۔ حتیٰ کہ پیر صاحب کی نظر سے غائب ہو گئے اور وہاں سے پھر لوٹا کر لے آئے اور سامنے رکھ دیا کہ حضرت اب تو لے لیجئے اب تو اشراق نفس جاتا رہا۔ شیخ نے مرید کو گلے سے لگایا اور یہ قبول کر لیا۔

فائدہ: "دیکھئے شریعت سے عقل کیسی درست ہو جاتی ہے"۔

عربی خواں اور انگریزی خواں کا سوال جواب

ایک عربی مدرسہ کے طالب علم سے ایک سائنسداں اسکول کے طالب علم نے پوچھا بتاؤ آسمان میں کل کتنے ستارے ہیں؟ اس نے جواب دیا کہ تم یہ بتاؤ کہ سمندر میں مچھلیاں کتنی ہیں؟ اس نے کہا یہ تو مجھے معلوم نہیں۔ تو کہا افسوس ہے کہ تمہیں تو زمین کی چیزوں کا بھی پورا علم نہیں جس میں تم رہتے ہو اور مجھ سے آسمان کی چیزوں کی تعداد پوچھتے ہو جو تم سے ہزاروں کوس دور ہے۔ بس وہ چپ ہی تو رہ گئے۔ دیکھئے ان دونوں میں کون زیادہ عقلمند تھا۔

فائدہ: "عقل اور تجربہ دو الگ الگ چیزیں ہیں۔ دونوں کو ایک سمجھنا غلطی ہے"۔

امام احمد بن حنبل" کا واقعہ

حضرت امام احمد بن حنبل نے اللہ تعالیٰ کو خواب میں دیکھا عرض کیا کوئی عمل ایسا ارشاد ہو جس سے آپ کا خاص قرب حاصل ہو۔ ارشاد ہوا۔ تلاوت قرآن۔ انہوں نے عرض کیا

اشرف علی تھانوی کا پسندیدہ واقعہ:

حضور ﷺ نے مزار پر انوار سے اپنا دست حق پرست نکالا، جسے شیخ رفاعی نے بوسہ دیا

اخلاص کے استحضار، زندگی میں صالح انقلاب
اور تقریر میں دلچسپی کے لئے

حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے پسندیدہ واقعات

مرتبہ
مولانا ابو الحسن اعظمی

دار الاشاعت
اردو بازار ایم اے جناح روڈ کراچی پاکستان 2213768

آپ کو مٹاتے ہیں اور حق تعالیٰ بھی ان کے واسطے ایسا ہی سامان کرتے ہیں کہ ان کی ہستی بالکل مٹ جائے"۔

قصہ سید احمد رفاعی

ایک بزرگ تھے سید احمد رفاعی یہ سیدنا حضرت غوث پاک کے معاصرین میں سے بڑے شخص ہیں کہ جب مدینہ طیبہ پہنچے وہاں روضہ اقدس کے اوپر ذوق و شوق کی حالت میں یہ شعر پڑھے

فی حالۃ البعد روحی کنت ارسلہا — تقبل الارض عنی وھی نائبتی
وھذہ نوبۃ الاشباح قد حضرت — فامدد یمینک کی تحظی بھا شفتی

جس کا مطلب یہ ہے کہ جب ہم دور تھے تو اپنی روح کو بھیج دیا کرتے تھے وہ روضہ اقدس پر زمین بوس ہو جایا کرتی تھی اب جسم کے حاضر کرنے کی نوبت آگئی ذرا اپنے دستِ مبارک کو بڑھایئے تاکہ میرے لب اس سے بہرہ ور ہو سکے ہونٹوں کو یہ دولت نصیب ہو جائے۔

جلال الدین سیوطیؒ نے نقل کیا ہے کہ روضہ منور کے اندر سے ایک نہایت نورانی ہاتھ ظاہر ہوا اور وہ حضور اقدس ﷺ کا ہاتھ تھا انہوں نے دوڑ کر بوسہ لیا اور بے ہوش ہو گئے بس ہاتھ غائب ہو گیا۔ مگر کیفیت یہ ہوئی کہ تمام مسجد نبوی میں نور ہی نور پھیل گیا ایسا نور کہ اس کے سامنے آفتاب کی بھی کوئی حقیقت نہ تھی اور واقعی آفتاب کی اس نور کے سامنے کیا حقیقت ہوتی جب ان کو افاقہ ہوا تو خیال ہوا کہ میری بڑی عظمت ظاہر ہوگی جس سے میں ہلاک ہو جاؤں گا۔ بس کیا کیا کہ دروازہ پر جا کر زمین پر لیٹ گئے اور پکار کر کہا کہ میں سب کو قسم دیتا ہوں کہ میرے اوپر سے پھاندتے ہوئے اور روندتے ہوئے جائیں۔ یہ اس واسطے کیا کہ عجب پیدا نہ ہو جائے کہ میں ایسا ہوں کہ میرے واسطے ایسا ہوا۔ چنانچہ کوتاہ نظر عوام الناس نے ایسا ہی کیا کہ سب ان کے اوپر کو پھاندتے ہوئے گئے ان کو اس میں لطف آتا تھا اور اس کی کچھ بھی پرواہ نہ تھی کہ ابھی کیا شان تھی اور ابھی کیا گت بن رہی ہے۔

ایک بزرگ سے جو اس مجمع میں موجود تھے اس قصے کے بعد کسی نے پوچھا کہ آپ بھی ان کے اوپر پھاند کر گئے کہا توبہ توبہ یہ کیسے ہو سکتا ہے خدا کا غضب فوراً نازل ہو اگر میں ایسا کرتا عوام تو معذور ہیں کیوں کہ ان کو پہچانتے نہ تھے اور جو ان کو پہچانتا ہو وہ بے ادبی کرے تو فوراً پکڑ لیا جائے گا۔

اشرف علی تھانوی کا پسندیدہ واقعہ:

خواب میں حضور ﷺ نے حاجی امداد اللہ مکی کی رہنمائی فرمائی

اخلاص کے استحضار، زندگی میں صالح انقلاب
اور تفریح، دلچسپی کے لیے

حضرت تھانویؒ کے پسندیدہ واقعات

مرتب
مولانا ابوالحسن اعظمی

دارالاشاعت
اردو بازار، ایم اے جناح روڈ
کراچی پاکستان 2213768

جیسے حافظ صاحب کو شیخ نے دیر سے بیعت کیا تھا ایسے ہی وہ بھی بہت دیر میں بیعت کرتے تھے انہوں نے اپنے مریدوں سے اس کی کسر نکالی۔ چنانچہ عمر بھر میں آٹھ سے زیادہ آپ کے مرید نہیں ہیں۔

حضرت حاجی صاحبؒ

حضرت حاجی صاحب پہلے شاہ نصیر الدین صاحب سے بیعت ہوئے تھے مگر تکمیل سے پہلے ہی ان کا وصال ہو گیا تھا تو حضرت کو دوسرے شیخ کی تلاش تھی۔ اور اس تلاش میں بے چین تھے اور شاہ سلیمان صاحب سے بھی بیعت ہونے کا ارادہ ہوتا تھا کیونکہ اس وقت وہ مشہور تھے اسی عرصہ میں حضور ﷺ کو یا اپنے مشائخ میں سے کسی کو (الشک منی) آپ نے خواب میں دیکھا کہ حضور ﷺ کے ساتھ ایک بزرگ ہیں اور حضور ﷺ نے حاجی صاحب کا ہاتھ ان کے ہاتھ میں دے کر فرمایا کہ یہ تمہارے شیخ ہیں حاجی صاحب خواب سے بیدار ہوئے تو بہت پریشان تھے کہ یا اللہ یہ کون بزرگ ہیں اور کہاں رہتے ہیں۔ کیوں کہ خواب میں پتہ کچھ نہیں بتلایا گیا آخر ایک دن کسی شخص سے میاں جی صاحب کا تذکرہ سنا تو قلب میں میاں جی کی طرف ایک خاص کشش پائی پھر معلوم ہوا کہ وہ تو یہاں سے قریب ہی لوہاری میں رہتے ہیں۔ حضرت نے زیارت کا ارادہ کیا اب حالت یہ تھی کہ جوں جوں لوہاری کی طرف بڑھتے جاتے اسی قدر دل میں کشش بڑھتی جاتی جیسے کوئی کھینچ رہا ہو جب لوہاری پہنچے اور میاں جی صاحب کی صورت دیکھی تو بعینہ وہی صورت تھی۔ جو خواب میں دکھائی گئی تھی اب تو حاجی صاحب کی اور ہی حالت ہوئی۔ قریب جا کر سلام عرض کیا تو میاں جی نے فرمایا صاحبزادے کیسے آنا ہو گیا۔ بس حاجی صاحب پر گریہ طاری ہو گیا اور جوش میں عرض کیا۔ کیا حضرت کو معلوم نہیں؟ نہ معلوم اس وقت حاجی صاحب کی کیا حالت تھی۔ اس کے جواب میں میاں جی صاحب نے ارشاد فرمایا کہ صاحبزادے خواب وخیال کا کیا اعتبار۔ اس میں خواب کی طرف اشارہ تھا حاجی صاحب کو اور بھی یقین ہو گیا۔ اور زیادہ گریہ طاری ہو گیا میاں جی صاحب نے تسلی فرمائی کہ آپ گھبرائیں نہیں جو تم چاہتے ہو وہی ہو گا چنانچہ فوراً بیعت فرما لیا۔ حضرت حاجی صاحب پر یہی اثر غالب تھا کہ طالب کو پریشان نہیں کرتے تھے مگر دونوں صاحب کی نیت بخیر تھی حضرت حاجی صاحب کی نظر وسعت رحمت پر تھی۔ اس لیے فیض کو عام کر رکھا تھا۔ اور حافظ صاحب کی نظر اس پر تھی کہ سلسلہ کی بے قدری نہ کرنی چاہیے بلکہ اچھی طرح مرید کا امتحان کرنے کے بعد بیعت کرنا چاہیے۔

غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ کی کرامات والا واقعہ، اشرف علی تھانوی کا پسندیدہ واقعہ ہے

حضرت تھانوی کے پسندیدہ واقعات

مرتب

دارالاشاعت

شیخ عبدالقادرؒ کا مقام

جائیں تو جائیں کہاں

اشرف علی تھانوی کے پسندیدہ واقعات:

محدثین کی اکثر مزارات پر حاضری اور بعد از وصال شیخ سعدی کا تشریف لانا

اخلاص کے استحضار، زندگی میں صالح انقلاب
اور تقریر میں دلچسپی کے لئے

حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے پسندیدہ واقعات

مرتب
مولانا ابوالحسن اعظمی

دارالاشاعت
اردو بازار ایم اے جناح روڈ
کراچی پاکستان 2213768

انھوں نے دیکھا تو کہا کہ فقط صبوری اپ کے صبر نے صبر نے قتل کر دیا۔
اسی لئے ایک نیم مجذوب نے یہ نصیحت کی کہ جب تمہیں کوئی برا کہے تو نہ انتقام لو اور نہ صبر کرو مطلب یہ ہے کہ پہلا تو انتقام ہے دوسرا صبر کہ یہ بھی ایک کھلا کر عظیم غلطی سے بچ جائے۔

ایک واعظ کی دلیری

ایک واعظ کی مجلس میں امام احمد بن حنبلؒ اور یحییٰ بن معین شریک تھے۔ واعظ نے بہت سی احادیث غلط سلط امام احمد بن حنبلؒ کے حوالہ سے بیان کیں۔ یہ دونوں بزرگ ایک دوسرے کو دیکھ کر ہنستے رہے کہ کیا کہہ رہا ہے۔ جب واعظ ختم ہوا تو امام احمد بن حنبلؒ آگے بڑھے اور واعظ سے پوچھا کہ آپ احمد بن حنبلؒ کو جانتے ہیں؟ تو کہا ہاں جانتا ہوں۔ پھر فرمایا کہ مجھے بھی جانتے ہو؟ کہا کہ نہیں۔ امام صاحب نے فرمایا کہ میں ہی احمد بن حنبلؒ ہوں۔ واعظ نے بڑی دلیری سے کہا کہ خوب کہا آپ یہ سمجھتے ہیں کہ احمد بن حنبلؒ ایک آپ ہی ہیں معلوم نہیں کتنے آپ جیسے احمد بن حنبل دنیا میں موجود ہیں۔

بزرگوں کی روحانیت

حضرت شاہ عبدالرحیم دہلوی ـــ والد ماجد حضرت شاہ ولی اللہؒ یہ دونوں حضرات حضرت نظام الدین اولیاء کے مزار پر اکثر حاضر ہوتے تھے ایک مرتبہ شاہ عبدالرحیم صاحب کو یہ خیال ہوا کہ میں تو یہاں کثرت سے حاضر ہوتا ہوں معلوم نہیں کہ حضرت نظام الاولیاء کو ہمارے آنے کی خبر بھی ہوتی ہے یا نہیں؟ اس کے بعد ایک روز مزار پر تشریف لے گئے اور مزار کی طرف متوجہ ہوئے تو حضرت سلطان الاولیاء کی روحانیت کو متشکل موجود دیکھا کہ وہ یہ شعر نظامی کا پڑھ رہے ہیں۔

مرا زندہ پندار چوں خویشتن
من آیم بجاں گر تو آئی بہ تن

شاہ عبدالرحیم صاحب موصوف میر زاہد کے شاگرد تھے زمانہ تعلیم میں ایک روز شیخ سعدی کا ایک قطع پڑھتے ہوئے جا رہے تھے مگر تین مصرعے یاد تھے چوتھا یاد نہ آتا تھا کہ یکایک ایک بزرگ صورت آدمی سامنے آئے اور ان کا بھولا ہوا مصرعہ پڑھ دیا وہ یہ تھا لاغرے کردہ گفت عمامہ جہالت ست، اور آگے چل دیئے۔ شاہ صاحبؒ نے دوڑ کر ان کا ہاتھ پکڑا اور پوچھا آپ کا اسم شریف؟ تو فرمایا شیخ مصلح الدین شیرازی۔

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کے والد شاہ عبدالرحیم محدث دہلوی ہر سال میلاد النبی کے دن خوشی میں کھانا کھلاتے تھے

[illegible]

دُرُّ الثمین

فی مبشرات النبی الامین

تصنیف لطیف

حضرت مولانا شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

بالحواشی

مولانا شاہ محمد اسحٰق صاحب دہلوی

ترتیب و ترجمہ

حضرت علامہ مولانا غلام رسول صاحب

الناشر

سنی دار الاشاعت علویہ رضویہ ڈجکوٹ روڈ لائل پور

(**بائیسویں حدیث**: میرے والد بزرگوار نے مجھے خبر دی فرمایا کہ میں میلاد النبی کے روز کھانا پکوایا کرتا تھا میلاد پاک کی خوشی میں۔ ایک سال تنگ دستی تھی کہ میرے پاس کچھ نہ تھا مگر چنے بھنے ہوئے تھے وہی میں نے لوگوں کو تقسیم کئے تو کیا دیکھتا ہوں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے روبرو وہ چنے بھنے رکھے ہوئے ہیں اور آپ بہت شاد و بشاش ہیں)

تیئیسویں حدیث

خبر دی مجھے والد بزرگوار نے فرمایا دیکھا میں نے خواب میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اور سوال کیا اپنے قلب کی نسبت کا، اور عرض کیا کہ آپ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس سے کس نسبت کو حاصل کیا کرتے تھے۔ آپ نے فرمایا اپنے دل کی طرف توجہ کر اور اسی نسبت کا استحضار کر تو میں نے اسی نسبت کو مستحضر کیا پھر آپ نے فرمایا بس یہی ہے۔

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی فرماتے ہیں:

عید میلاد النبی کے دن مکہ کے لوگ مقامِ ولادت پر جمع ہو کر صلوٰۃ و سلام بھیجتے ہیں

مشاہدات و معارف

فیوض الحرمین (اردو)

مصنفہ

حضرت شاہ ولی اللہؒ

ترجمہ

پروفیسر محمد سرور

مقدمہ:۔ جمیل نقوی صاحب

دار الاشاعت

اردو بازار، کراچی ۱ فون ۲۶۳۱۸۶۱

۱۱۵

رُوح کی آنکھ سے دیکھتا ہوں۔ چنانچہ جب میں نے اس پر غور کیا اور سوچنے لگا کہ آخر اس نُور کی نوعیت کیا ہے۔ مجھے معلوم ہوا کہ یہ نُور انوارِ رحمت میں سے ہے۔ بعد ازاں جب میں نے مقام بصفراء میں اس قبر کی زیارت کی جو حضرت ابوذر غفاریؓ کی بتائی جاتی ہے (اس کی اصل حقیقت اللہ ہی بہتر جانتا ہے) الغرض جب میں اس قبر کے پاس بیٹھا۔ اور میں نے حضرت ابوذر غفاریؓ کی رُوح کی طرف توجہ کی تو اُن کی رُوح میرے سامنے تیسری رات کے چاند کی طرح ظاہر ہوئی۔ میں نے جب اس میں مزید غور کیا تو مجھ پر یہ کھلا کہ حضرت ابوذرؓ کی رُوح کا یہ نُور، "نُورِ اعمال" اور "نُورِ رحمت" دونوں پر جامع ہے۔ البتہ اس میں "نُورِ رحمت" "نُورِ اعمال" پر غالب ہے +

(اس سے پہلے میں مکہ معظمہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مقامِ ولادت پر حاضر تھا۔ یہ دن آپ کی ولادت مبارک کا دن تھا، اور لوگ وہاں جمع تھے اور آپ پر درود و سلام بھیج رہے تھے اور آپ کی ولادت پر آپ کی بعثت سے پہلے جو معجزات خوارق ظاہر ہوئے تھے اُن کا ذکر کر رہے تھے۔ میں نے دیکھا کہ اس موقع پر یکبارگی انوار روشن ہوئے۔ میں نہیں کہہ سکتا کہ ان انوار کو میں نے جسم کی آنکھ سے دیکھا یا اُن کا روح کی آنکھ سے مشاہدہ کیا۔ بہرحال اس معاملہ کو صرف اللہ ہی جانتا ہے کہ جسم کی آنکھ اور روح کی آنکھ کے بین بین کون سی حس تھی جس سے میں نے ان انوار کو دیکھا۔ پھر میں نے ان انوار پر مزید توجہ کی تو مجھے ان فرشتوں کا فیض نظر آیا جو اس قسم کے مقامات اور اس قسم کی مجالس پر متوکل ہوتے ہیں۔ الغرض اس مقام پر میں نے دیکھا کہ فرشتوں کے انوار بھی انوارِ رحمت سے مخلوط ہیں

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی لکھتے ہیں:

بارگاہِ رسالت میں عرض گزاری کے بعد میں یوں سمجھا کہ آقا ﷺ نے مجھے اپنی چادر میں لے لیا

۱۹۱

مشاہدات و معارف

فیوض الحرمین (اردو)

مصنّفہ

حضرت شاہ ولی اللہؒ

ترجمہ

پروفیسر محمد سرور

مقدمہ:- جمیل النقوی صاحب

دار الاشاعت

اردو بازار، کراچی ۱ فون ۲۶۳۱۸۶۱

دسواں مشاہدہ

مدینہ منورہ میں پہنچنے کے تیسرے دن بعد عصر میں روضۂ اقدس پر حاضر ہوا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے دونوں ساتھیوں حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کو سلام کیا۔ اور میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ نے آپ پر جو فیضان فرمایا تھا، اس سے مجھے بھی مستفید فرمائیے۔ میں خیر و برکت کی امید لے کر آپ کے حضور میں آیا ہوں۔ اور آپؐ کی ذات رحمت اللعالمین ہے۔ میں نے اتنا عرض کیا تھا کہ آپؐ حالتِ انبساط میں میری طرف اس طرح ملتفت ہوئے کہ میں یوں سمجھا کہ گویا آپ نے اپنی چادر میں مجھے لے لیا ہے۔ اس کے بعد آپ نے مجھے اپنے ساتھ لگا کر خوب بھینچا۔ اور آپؐ میرے سامنے رونما ہوئے۔ اور مجھے اسرار و رموز

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی لکھتے ہیں کہ آپ ﷺ نے مجھے بتایا کہ میں کس طرح اپنی ضرورتوں میں آپ کی ذات سے مدد طلب کروں

شاہدات و معارف

فیوض الحرمین (اردو)

مصنفہ

حضرت شاہ ولی اللہؒ

ترجمہ

پروفیسر محمد سرور

مقدمہ: جمیل نقوی صاحب

دار الاشاعت

اردو بازار، کراچی ۱ فون ۲۶۳۱۸۶۱

۱۴۰

سے آگاہ فرمایا۔ اور میں خود اپنی ذات اقدس کی حقیقت سمجھ جاؤں۔ اور اس ضمن میں آپ نے اجمالی طور پر مجھے بہت بڑی مدد دی۔ چنانچہ آپ نے مجھے بتایا کہ میں کس طرح اپنی ضرورتوں میں آپ کی ذات سے استمداد کروں۔ اور آپ نے مجھے اس کیفیت سے بھی آگاہ فرمایا کہ آپ کس طرح ان لوگوں کو جو آپ پر درود بھیجتے ہیں، جواب دیتے ہیں۔ اور جو لوگ آپ کی مدح و ثنا کرتے اور آپ کی جناب میں عجز و نیاز مندی کرتے ہیں، اُن سے آپ کس طرح خوش ہوتے ہیں۔

اس سلسلے میں میں نے نبی علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات کو دیکھا کہ آپ اپنے جوہرِ روح، اپنی طبیعت، اپنی فطرت اور جبلت میں سراسر منظر بن گئے ہیں اُس عظیم الشان تدلی کا، جو کہ تمام بنی نوع بشر پر حاوی ہے۔ اور میں نے دیکھا کہ اس حالت میں یہ پہچاننا مشکل ہو گیا ہے کہ ظاہر اور منظر یعنی ظاہر ہونے والی چیز اور جس چیز میں کہ اس کا ظہور ہو رہا ہے، ان دونوں میں کیا فرق ہے۔ جاننا چاہیے یہی وہ تدلی ہے، جسے صوفیاء نے "حقیقتِ محمدیہ" کا نام دیا ہے۔ اور اس کو وہ قطبیت اور نبی الانبیاء کا بھی نام دیتے ہیں۔ غرضیکہ یہ حقیقتِ محمدیہ عبارت ہے اللہ تعالیٰ کی اس تدلی کے منظرِ بشری میں ظہور سے۔ چنانچہ جب کبھی عالمِ مثال میں اس تدلی کی حقیقت متشکل ہوتی ہے تاکہ وہ عالمِ مثال سے بنی نوع انسان کے لئے عالمِ اجسام میں ظاہر ہو تو حقیقتِ محمدیہ کے اس بروز کو قطب یا نبی کا نام دیا جاتا ہے۔ اس ضمن میں ہوتا یہ ہے

۱۴۱

کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے جب کوئی شخص لوگوں کی ہدایت کے لئے مبعوث ہوتا ہے تو حقیقتِ محمدیہ کا اس شخص کی ذات کے ساتھ تعلق ہو جاتا ہے۔ اور جب وہ اس زندگی میں اپنا فرض پورا کر لیتا ہے اور لوگوں سے منہ موڑ کر اس دنیا سے اپنے رب کی رحمت کی طرف لوٹتا ہے تو یہ حقیقتِ محمدیہ اس کی ذات سے الگ ہو جاتی ہے۔ لیکن ان سب کے برعکس جہاں تک ہمارے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کا تعلق ہے، یہ حقیقتِ محمدیہ آپ کی اصل بعثت میں داخل ہے۔ اور یہ اس لئے تاکہ آپ قیامت کے دن تمام بنی نوع انسان کے لئے شاہد[1] ہوں۔ اور نیز اس لئے کہ آپ ذریعہ بنیں اللہ تعالیٰ کے لطف و کرم کا اُس کے فرمانبردار بندوں کی طرف۔ اور وہ اس طرح کہ آپ قیامت کے دن اُن سب کی شفاعت کریں۔ الغرض یہی وہ وجوہ ہیں جن کی بنا پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ اقدس سے عظیم الشان بعثت کا ظہور عمل میں آیا۔ چنانچہ آپ کی اس بعثت کا تقاضا یہ تھا کہ تمام کے تمام انسانوں کو آپ کی رحمت اپنے دامن میں لے لے۔ اور ان سب کی کل قوموں کو بھی نوروں سے دامن دار دے۔ اور اس طرح آپ کا وجود تمام اقوام کے لئے اللہ کی رحمت کا واسطہ بن جائے۔ اس کی مثال یوں سمجھئے کہ قدرت کو رسولوں کی ہدایت کا تسلسل منظور تھا تو اس کے

[1] یہ اشارہ ہے قرآن مجید کی اس آیت کی طرف: وَیَوْمَ نَبْعَثُ فِیْ کُلِّ اُمَّۃٍ شَہِیْدًا عَلَیْہِمْ مِّنْ اَنْفُسِہِمْ وَجِئْنَا بِکَ شَہِیْدًا عَلٰی ہٰؤُلَآءِ۔

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی اپنی کتاب میں لکھتے ہیں:

قبرِ رسول ﷺ سے نور کے چشمے پھوٹتے ہوئے میں نے دیکھے

مشاہدات و معارف

فیوض الحرمین (اردو)

مصنفہ
حضرت شاہ ولی اللہؒ

ترجمہ
پروفیسر محمد سرور

مقدمہ:۔ جمیل النقوی صاحب

دار الاشاعت
اردو بازار، کراچی ۱ فون ۲۶۳۱۸۶۱

۱۵۱

پھیلے ہوئے ہیں۔ اور نیز جب یہ نظرِ حق کسی شخص میں جاگزیں ہو جائے تو وہ قطب بن جاتا ہے۔ مزید براں میں اس نظر کے فیضان کے وقت اس حقیقت کو بھی جان گیا کہ یہ نظر اور نقوش کی طرح دل کے اندر نقش نہیں ہوتی۔ بلکہ یہ انسان کی رُوح کے اصل جوہر اور اُس کے نفس کی گہرائی میں اپنی جگہ بناتی ہے۔

— نیز ایک دن کا واقعہ ہے کہ میرے سامنے وہ مسائل کے رنگ میں ایک نُور ظاہر ہوا۔ اور میں نے دیکھا کہ یہ نُور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبرِ مبارک سے چشمے کی طرح پُوری قوت سے پھُوٹ رہا ہے۔

☆ یہ وہی شاہ ولی اللہ محدث دہلوی علیہ الرحمہ ہیں جنہیں علمائے دیوبند اپنا پیشوا مانتے ہیں

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی فرماتے ہیں:

رب کا قول سچا ہے کہ اے محبوب ﷺ! اگر تو نہ ہوتا تو میں افلاک کو پیدا ہی نہ کرتا

۱۸۷

مشاہدات و معارف

فیوض الحرمین (اردو)

تیئسواں مشاہدہ

مصنفہ
حضرت شاہ ولی اللہؒ

ترجمہ
پروفیسر محمد سرور

مقدمہ:۔ جمیل نقوی صاحب

دار الاشاعت
اردو بازار، کراچی ۱ فون ۲۶۳۱۸۶۱

میں نے دیکھا کہ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف اللہ تعالیٰ کی ایک خاص نظر ہے۔ اور گویا یہی وہ نظر ہے جو حاصل مقصود ہے آپؐ کے حق میں اللہ تعالیٰ کے اس قول کا، کہ "اگر تو نہ ہوتا تو میں افلاک کو پیدا ہی نہ کرتا۔" یہ معلوم کر کے میرے دل میں اس نظر کے لئے بڑا اشتیاق پیدا ہوا۔ اور مجھے اس نظر سے محبت ہو گئی۔ چنانچہ اس سے یہ ہوا کہ میں آپؐ کی ذاتِ اقدس سے متصل ہوا۔ اور آپؐ کا اس طرح سے طفیلی بن گیا جیسے جوہر کا عرض طفیلی ہوتا ہے۔ غرضیکہ میں اس نظر کی طرف متوجہ ہوا۔ اور میں نے اس کی حقیقت معلوم کرنی چاہی۔ اور اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ میں خود اس نظر کا محل توجہ اور مرکز بن گیا۔ اس کے بعد میں نے دیکھا تو معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کی یہ نظر خاص اس کے ارادہ

☆ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی علیہ الرحمہ کا عقیدہ ملاحظہ فرمائیں، جنہیں علمائے دیوبند اپنا پیشوا مانتے ہیں

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی لکھتے ہیں کہ روضۂ رسول کی حاضری کے وقت حضور ﷺ کی روح کو ظاہر اور عیاں دیکھا

۱۶/۱

مشاہدات و معارف

فیوض الحرمین (اردو)

مصنفہ

حضرت شاہ ولی اللہؒ

ترجمہ

پروفیسر محمد سرور

مقدمہ:۔ جمیل النقوی صاحب

دار الاشاعت

اردو بازار، کراچی ۱ فون ۲۶۳۱۸۶۱

نواں مشاہدہ

میں مدینہ منورہ میں داخل ہوا۔ اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے روضۂ مقدسہ کی زیارت کی، تو میں نے آپ کی روحِ اقدس کو ظاہر اور عیاں دیکھا۔ اور عالمِ ارواح ہی میں نہیں، بلکہ عالمِ محسوسات سے قریب جو عالمِ مثال ہے، میں نے اُس میں آپ کی روح کو دیکھا۔ چنانچہ اُس وقت میں سمجھا کہ عوام مسلمانوں کا یہ جو کہنا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نمازوں میں تشریف لاتے ہیں اور نمازیوں کے امام بنتے ہیں۔ اور اسی قبیل کی جو وہ اور باتیں کہتے ہیں، وہ سب اسی نازک مسئلہ کے متعلق ہیں۔ واقعہ یہ ہے کہ عامۃ الناس کی زبانوں سے جو کچھ نکلتا ہے، وہ دراصل نتیجہ ہوتا ہے، اس علم کا جو اُن کی روحوں پر منعکس ہوتا ہے۔ لیکن اس کے بعد اُن

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی لکھتے ہیں کہ میں نے حضور ﷺ کی وہ صورت دیکھی جو اس دنیا کی زندگی میں تھی، انبیاء اور حضور ﷺ زندہ ہیں، نمازیں پڑھتے اور حج کرتے ہیں

مشاہدات و معارف

فیوض الحرمین (اردو)

مصنفہ

حضرت شاہ ولی اللہؒ

ترجمہ

پروفیسر محمد سرور

مقدمہ: جمیل نقوی صاحب

دار الاشاعت

اردو بازار، کراچی ۱ فون ۲۶۳۱۸۶۱

کے اس علم کی وہ صورتیں ہو جاتی ہیں۔ یا تو وہ اس علم کی جو ان کی روحوں پر اتارا گیا ہے، اصل حقیقت کو پا لیتے ہیں۔ یا وہ محض اس کی ظاہری شکل ہی پر اکتفا کرتے ہیں۔ پھر ان میں سے ایک اس کی دوسرے کو خبر دیتا ہے، اور دوسرا اجمالی طور پر اس بات کو سمجھتا ہے اور اس کو قبول کر لیتا ہے۔ پھر وہ اپنی اس کہی ہوئی بات کو تیسرے کو بتاتا ہے۔ تیسرا اس کو سنتا ہے اور وہ کسی اور غلط خیال سے اس کو مان لیتا ہے۔ پھر یہ چوتھے آدمی کو بتاتا ہے۔ اور چوتھا آدمی یہ بات سن کر اس کو اپنے خیال پر ڈھالتا ہے اور پانچویں کو بتاتا ہے۔ اور اس طرح یہ سلسلہ آگے چلتا ہے۔ یہاں تک کہ یہ بات لوگوں میں مشہور ہو جاتی ہے۔ اور بہت سے لوگ اس بات پر متفق ہو جاتے ہیں۔ واقعہ یہ ہے کہ اس ضمن میں لوگوں کا ایک بات پر متفق ہو جانا بے کار محض نہیں ہوتا۔ اور نیز عوام میں جو باتیں زبان زد اور مشہور ہو جاتی ہیں، ان کی تحقیر نہیں کرنی چاہئے بلکہ اس سلسلے میں ضرورت اس امر کی ہوتی ہے کہ جو کچھ عوام کی زبانوں پر ہے، اس کی جو اصل حقیقت ہو، اس کو سمجھنے کی کوشش کرو۔ بہرحال میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بلند مرتبہ اور مقدس تر روح کی طرف بار بار توجہ کی تو آپ میرے سامنے لطیف در لطیف صورت میں ظہور فرما ہوتے۔ چنانچہ کبھی آپ مجرد عظمت و جلال کی صورت میں ظہور فرماتے اور کبھی جذب و خوارق اور انس و انشراح کی

صورت میں نظر آتے۔ اور کبھی اس طرح کی جاری و ساری صورت میں ظاہر ہوتے کہ مجھے خیال ہوتا کہ گویا کہ تمام فضا آپ کی روح سے بھری ہوئی ہے۔ اور آپ کی روح اس فضا میں تیز ہوا کی طرح ایک حرکت کر رہی ہے کہ دیکھنے والا اس میں اتنا محو ہو جاتا ہے کہ وہ اس کی موجودگی میں دوسری لطافتوں کو نظر انداز کر دیتا ہے۔ نیز میں نے محسوس کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بار بار مجھے اپنی وہ صورت مبارک دکھلاتے ہیں، جو آپ کی اس دنیا کی زندگی میں تھی۔ اور آپ مجھے اپنی یہ صورت اس حالت میں دکھا رہے تھے جب کہ میری تمام توجہ آپ کی روحانیت کی طرف تھی، نہ کہ آپ کی جسمانیت کی طرف۔ اس سے میں یہ سمجھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ خصوصیت ہے کہ آپ کی روح جسمانی شکل میں صورت پذیر ہوتی ہے۔ چنانچہ یہی وہ حقیقت ہے جس کی طرف آپ نے اپنے اس ارشاد میں اشارہ فرمایا ہے کہ انبیاء کو اوروں کی طرح موت نہیں آتی۔ وہ اپنی قبروں میں نمازیں پڑھتے اور حج کرتے ہیں۔ اور ان کو وہاں زندگی نصیب ہوتی ہے .... الغرض اس حالت میں میں نے آپ پر درود بھیجا تو آپ نے مسرت کا اظہار فرمایا، اور مجھے خوش ہوتے اور میرے سامنے ظہور فرمایا۔ اور آپ کا اس طرح لوگوں کے سامنے آنا، اور آپ کی روح کا فضا میں جاری و ساری ہونا [illegible] اس خصوصیت کا [illegible] صورت ہوتے تھے۔

[illegible]

☆ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی علیہ الرحمہ کا پاکیزہ عقیدہ ملاحظہ فرمائیں جو کہ الحمدللہ عقیدہ اہلسنت کے عین مطابق ہے۔ شاہ صاحب وہ شخصیت ہیں جنہیں علمائے دیوبند اپنا پیشوا مانتے ہیں، مگر افسوس کہ وہ ان کی نہیں مانتے

مفتی محمد تقی عثمانی دیوبندی کا فتویٰ:

انبیاء کرام علیہم السلام وصال کے بعد بھی جسم و جسمانیت کے ساتھ حیات ہیں

فتاویٰ عثمانی

مولانا مفتی محمد تقی عثمانی

ایک سوال کے جواب میں رشید احمد گنگوہی نے کہا کہ بعد از وصال حضور ﷺ اور انبیاء کرام کا تمام جسم حیات ہے

تذکرۃ الرشید

سوانح عمدۃ العلماء زبدۃ الفضلاء فخر المحدثین قطب العالم
حضرت مولانا الحاج الحافظ رشید احمد گنگوہی قدس سرہ

تالیف
حضرت مولانا محمد عاشق الٰہی صاحب میرٹھی نور اللہ مرقدہ

ادارۂ اسلامیات
انارکلی ○ لاہور

ہوگئی اور وجد غالب ہوگیا محتسب نے کہلا بھیجا کہ آپ اپنا احتساب جاری کریں میں اپنے اختیار میں نہیں ہوں مگر نہیں رکتا محتسب صاحب جو آئے احاطہ خانقاہ میں گھستے ہی بیخود ہوگئے بعد افاقہ حضرت قطب عالم سے معذرت کی اور بیعت ہوکر صاحب حال ہوگئے رحمہ اللہ الغرض حضرت مولانا قدس سرہ نے شعر مذکور کی تفسیر میں فرمایا کہ پاٹ سنگ رقیق کو کہتے ہیں جو بڑے پتھر سے جدے ہوتے ہیں اور مثل اوراق کے ہوتے ہیں مطلب یہ ہے کہ دریا چیل کے گھاٹ پر جاکر دیکھو کہ عجب صورت آنکھی ظاہر ہوتی ہے کہ باریک پتھر ڈوبتے ہیں اور موٹے بھاری پتھر تیرتے ہیں اور پانی کے اوپر کو جاتے ہیں پس یہ اشارہ ہو قول باری تعالیٰ کی طرف فَمَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ الخ الآیۃ

ایک درود شریف حضرت مولانا قدس سرہ نے حضرت قطب العالم رحمۃ اللہ علیہ سے نقل فرمایا تھا جسکو احقر نے ایک کاغذ پر بدیں عبارت نقل کرلیا تھا سمعت قطب الارشاد وغوث العباد ومعاذ البلاد مولانا رشید احمد گنگوہی وقت حضوری بحجرتہ العلیۃ یوم الاثنین ثالث عشر من شہر اللہ المحرم ۱۳۲۳ھ یقول انی رئیت قطب العالم الشیخ عبد القدوس گنگوہی قدس سرہٗ فی المنام وھو قائم فی روضۃ المقدسۃ مکان دفنہ وھو یصلی علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بھذہ الصیغۃ اللّٰھم صل علیٰ محمد وعلیٰ آل محمد بعدد کل ذرۃ الف الف مرۃ ؁

احقر نے وفات حضرت قدس سرہ سے کچھ پہلے غالباً اسی مرتبہ جبکہ درود شریف موصوف حضرت سے سنا یہ عرض کیا کہ انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کی حیات خصوصاً سید الانبیاء خاتم الرسل صلوات اللہ وسلامہ علیہ کا حیات انبیٰ ہونا مسلم ہے اور آیۃ کریمہ اِنَّكَ مَيِّتٌ وَّاِنَّهُمْ مَّيِّتُوْنَ سے سب کا میت ہونا معلوم ہوتا ہے اسکے جواب میں کچھ ایسی پر تاثیر تقریر فرمائی کہ جو مشاہدہ کا حکم رکھتی ہے الفاظ اور مطلب بسبب وقت کے پوری طرح محفوظ نہیں رہا مگر خلاصہ اسکا کچھ ایسا تھا کہ موت سب کو شامل ہوگئی مگر انبیاء کی ارواح مشاہدہ جمال و جلال حق جلالہ و تعالیٰ کا حجاب بدن سے علاحدہ ہونے پر ایسی منجذب ہوجاتی ہیں کہ اجزاء بدن پر اسکا یہ اثر ہوتا ہے کہ تمام بدن بحکم روح پیدا کرلیتا ہے اور تمام جسم اسکا عین روح اور مثل عین حیات ہوجاتا ہے اور یہ حیات دوسری قسم کی ہے اس حیثیت سے

☆ جبکہ دوسری طرف دیوبندی اکابر مولوی اسمٰعیل دہلوی نے اپنی کتاب تقویۃ الایمان ص 42 مطبوعہ علمی اندرون لوہاری دروازہ لاہور میں لکھا ہے کہ حضور ﷺ مر کر مٹی میں ملنے والے ہیں (معاذ اللہ)

ہمارا سوال یہ ہے کہ ہم علمائے دیوبند کی کس بات کو صحیح مانیں؟

مفتی عبدالرؤف سکھروی دیوبندی نے لکھا، بارگاہ رسالت میں حاضری کے وقت روضۂ اقدس کی طرف پیٹھ نہ کریں

حج اور عمرہ

اس رسالہ میں حج اور عمرہ ادا کرنے کا آسان طریقہ اور ضروری مسائل معتبر کتابوں سے لکھے گئے ہیں

تالیف

عبدالرؤف سکھروی

ناشر

اردو بازار، کراچی

زبان میں اس طرح پہنچا دیں، مثلاً: یا رسول اللہ علیک الصلوٰۃ والسلام عبدالرؤف نے آپ کی خدمت میں سلام عرض کیا ہے آپ ان کا سلام قبول فرمالیں اور وہ آپ سے شفاعت کے امیدوار ہیں۔

اگر نام یاد نہ رہے تو اس طرح عرض کریں:

یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بہت سے لوگوں نے آپ کی خدمت میں سلام عرض کیا ہے ان سب کا سلام قبول فرمالیجیے۔

(۷) پھر اس جگہ سے ہٹ کر ایسی جگہ چلے جائیں کہ آپ کے قبلہ رو ہونے میں روضہ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف پیٹھ نہ ہو اور قبلہ رخ ہو کر خوب دعا کریں اپنے لئے اور اپنے والدین، اہل و عیال، ملنے جلنے والوں، دعا کرانے والوں اور تمام مسلمانوں کے لئے دعا کریں۔

بس اسی کو سلام کہتے ہیں، جب سلام عرض کرنا ہو تو اسی طرح عرض کیا کریں۔

۱۲۷

مفتی عبدالرؤف سکھروی دیوبندی نے لکھا کہ جنت البقیع جائیں، ایصال ثواب کریں اور انکے وسیلے سے اپنے لئے دعا مانگیں

حج اور عمرہ

اس رسالہ میں حج اور عمرہ ادا کرنے کا آسان طریقہ اور ضروری مسائل معتبر کتابوں سے لکھے گئے ہیں

تالیف

عبدالرؤف سکھروی

ناشر

اردو بازار، کراچی

(۱) کثرت سے درود شریف پڑھتے رہیں اور ذکر و تلاوت اور دیگر تسبیحات کا اہتمام رکھنا

(۲) ریاض الجنہ میں جتنا موقع ملے نوافل اور دعائیں کرتے رہنا اور خاص خاص ستونوں کے پاس نفل نماز اور دعا کی کثرت کرنا۔

(۳) اشراق، چاشت، اوابین، تہجد اور صلوٰۃ التسبیح روزانہ پڑھنا

(۵) کبھی کبھی حسب سہولت مدینہ منورہ کی زیارات پر جانا اور جنت البقیع چلے جانا اور وہاں ایصال ثواب اور دعاء مغفرت کرنا اور ان کے وسیلے سے اپنے لئے دعا مانگنا۔

اہل مدینہ اور مدینہ منورہ کی چیزوں کی ناقدری نہ کرنا، خرید و فروخت میں بھی مدینہ والوں کی امداد کی نیت رکھنا

(۶) مدینہ منورہ میں تمام گناہوں سے بچتے رہیں، خصوصاً فضول باتیں، غیبت کرنے، چغلی کرنے اور لڑائی جھگڑا کرنے

۱۲۳

دیوبندی اکابر رشید احمد گنگوہی نے فتویٰ جاری کیا کہ غیر مقلدین چونکہ تقلید کو شرک کہتے ہیں، اس لئے غیر مقلد کو امام بنانا حرام ہے، وہ فاسق ہیں

☆ جبکہ دوسری جانب دیوبندی مولوی، غیر مقلدین اہلحدیث کی حمایت بھی کرتے ہیں اور ان کے پیچھے نماز بھی پڑھتے ہیں، کیا یہ منافقت نہیں؟

رشید احمد گنگوہی دیوبندی عورتوں کو بھی بیعت کرتے تھے اور اس بیعت کا نام بیعتِ عثمانی رکھا

کرتے تھی آپکی عادت مطلق نہ تھی اگر کوئی خادم اپنے بچہ کو لاتا اور عرض کرتا کہ اسکو بیعت فرما لیجئے
تو آپ اسکے سر پر ہاتھ رکھکر برکت وصلاحیت کی دعا فرما دیتے یا کچھ پڑھکر دم بھی کر دیتے اور یوں فرمایا کرتے
تھے کہ جب وقت آئیگا دیکھا جائیگا ابھی یہ کیا جانے بیری مریدی کیا شے ہے؟

مستورات کا بلا ضرورت شدیدہ سفر کرنا چونکہ آپکو ناگوار تھا اسلئے بیعت کی غرض سے عورتوں کا
گنگوہ آنا بھی آپکو زیادہ پسند نہ تھا اگر اپنے خوشی سے کوئی آگئی تو آپ اس سے ناراض بھی نہیں
ہوتے مگر خط لکھی ہوئی اور شائی تو آپنے اس طرح جواب لکھوا دیا کہ یہاں آنے اور خواہ مخواہ سفر کرنیکی
ضرورت نہیں ہے بس میں نے تمہیں بیعت کر لیا" یہ بیعت عثمانی کہلاتی ہے اور شرفاء کی مستورات
میں اس نوع کی زیادہ مثالیں ملینگی۔

بیعت سے قبل اکثر طالبین کو آپ استخارہ کا حکم دیتے اور یوں ارشاد فرمایا کرتے تھے کہ طریق
مسنون اس نیت سے دو رکعت پڑھو اور دعائے استخارہ پڑھو جو حدیث میں آئی ہے یعنی اللّٰھم
انی استخیرک بعلمک واستقدرک بقدرتک الخ استخارہ کے بعد جب دوبارہ خواہش
ظاہر کرتا تو آپ اسکو بیعت فرما لیتے تھے بعض لوگوں کو آپنے دو دو ماہ تک تین تین مرتبہ استخارہ کرایا اور
پوری پختگی اور سچی طلب ظاہر ہونے پر سلسلہ میں داخل فرمایا ہے۔

ذوق شوق والوں سے مجھے جس وقت آپ سے بیعت ہونا چاہتے تو اول آپ انکو ٹالتے اور یہ فرماتے کہ مجھے
کیا آتا ہے اور یہاں کیا رکھا ہے؟ انکی طلب کا پہلا امتحان ہوا کرتے تھے اگر اسپر بھی انکی خواہش قائم رہتی
تو پھر اگر بیعت کی غایت سمجھا دیتے اور یوں فرمایا کرتے تھے کہ بیعت کا مقصود تو یہ ہے کہ آدمی کو کوئی
اور دو چار حدیثیں بیان کر دے اگر یہ نہ کر سکے تو پھر مرید ہونے سے کیا نفع؟ اسکے بعد اگر سائل کا سوال
پھر ہوا کہ حصول برکت سلسلہ بھی بڑا نفع ہے تو آپ اسکو داخل سلسلہ فرماتے اور تنبیہ کر دیا کرتے تھے
طلبہ کو جبتک کہ علم دین کی کتب درسیہ ختم نہ کر لیں آپ بہت کم بیعت فرماتے بلکہ ان کے لئے بیعت
کو پسند نہ فرماتے تھے ایکبار کوئی طالبعلم بیعت کیلئے آیا آپنے فرمایا اول تحصیل ختم کرو اسکے بعد
دیکھا جائیگا طالب علم کی عموماً حسن ظن کی عادت ہوتی ہے اسلئے انہوں نے بھی عادت کے
بموجب کہا کہ حضرت فراغت کے بعد خدا جانے کیا ہو کون مرے کون جئے؟ آپنے فرمایا یوں کام بند
نہیں رہتا اگر تمہیں توفیق ہوئی تو میرے بعد دوسرے تمہیں بیعت کر لینگے" طالبعلم نے پھر جواب دیکر

☆ عورتوں کی بیعت کا نام بیعتِ عثمانی رکھنا دین میں نیا طریقہ یعنی بدعت نہیں؟
کیا کبھی حضور ﷺ نے بھی عورتوں کی بیعت کا نام بیعتِ عثمانی رکھا؟

گنگوہی صاحب کی باری آئی تو ضعیف حدیث کے بارے میں کہنے لگے کہ اگرچہ حدیث ضعیف ہے مگر حدیث تو ہے

تذکرۃ الرشید

سوانح قدوۃ العلماء زبدۃ الفقہاء فخر المحدثین قطب العالم

حضرت مولانا الحاج الحافظ رشید احمد گنگوہی قدس سرہ

تالیف

حضرت مولانا محمد عاشق الٰہی صاحب میرٹھی نور اللہ مرقدہٗ

ادارہ اسلامیات

انارکلی ○ لاہور

تذکرۃ الرشید ۔ ۴۰ ۔ جلد دوم

لباس اگرچہ کم قیمت ہو مگر صاف ستھرا آپکو پسند تھا خصوصاً نماز کو کھڑے ہوتے وقت عمدہ سے
عمدہ لباس جو آپ کے پاس موجود ہوتا اسکو زیب تن فرماتے اور یوں ارشاد فرمایا کرتے تھے کہ خدا
کی دی ہوئی نعمتیں اُسکے دربار میں حاضر ہوتے وقت بدن پر ہونی چاہئیں یہ تعمیل تھی جناب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد فَلْيُرَ اَثَرُ نِعْمَتِهٖ عَلَيْكَ کی حق تعالیٰ کی حلال [illegible]
سے آپکو نفرت نہ تھی آپ نے معمولی کھانا بھی کھایا اور عمدہ سے عمدہ غذائیں بھی استعمال فرمائیں
کبھی کسی خاص غذا کے پابند نہ ہوئے نہ کسی شے کا بذاتِ خود کوئی اہتمام فرمایا ہاں البتہ ٹھنڈا
پانی آپکو نہایت مرغوب تھا اور اسکا آپکی خانقاہ میں اہتمام بھی خاص کیا جاتا تھا گرمی کے موسم
میں جھجھر و گھڑے کے درخت میں لٹکایا جاتا اور جو تدبیر بسہولت ہو سکتی پانی ٹھنڈا کرنے کے لئے
عمل میں لایا جاتا تھا ٹھنڈا پانی پیکر آپ بہت خوش ہوتے اور یوں فرمایا کرتے تھے کہ یہ
بڑی نعمت ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ٹھنڈا پانی بہت مرغوب تھا اسی لئے
آپنے دعا فرمائی ہو اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ حُبَّكَ وَحُبَّ [illegible] اَحَبَّ اِلَيَّ مِنْ نَفْسِيْ وَمَالِيْ وَاَهْلِيْ وَ
مِنَ الْمَاءِ الْبَارِدِ [illegible] گرمی [illegible] ملائم اور سریع الہضم
ہونیکی وجہ سے معدہ میں گرانی اور عبادت میں کسل نہیں ہونے پاتا تھا۔

خوشبو کیساتھ آپکو بہت محبت تھی ہر قسم کے عطر کا برغبت استعمال فرماتے خصوصاً گلاب۔
ایکبار مولوی محمد اسمعیل صاحب گنگوہی سے خطاب فرمایا کہ مولوی محمد قاسم صاحب کو گلاب سے بہت
محبت تھی سمجھتے بھی ہو کہ اسکا سبب کیا تھا انہوں نے عرض کیا کہ حضرت شاید یہ وجہ ہو کہ ایک
ضعیف روایت میں آیا ہے کہ گلاب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عرق مبارک سے بنا ہو آپنے فرمایا
اگرچہ حدیث ضعیف ہے مگر ہے تو حدیث۔ ابتداء میں اگر کوئی اصرار کرتا تو پان کھا لیتے جب لت [illegible]
وہ پھر پان آپکو کبھی کھاتے نہیں دیکھا [illegible]
کر جاتی [illegible] کسی نے پلا دی تو انکار نہیں فرمایا اور نہیں ملی تو کبھی مانگی یا منگوائی نہیں [illegible]
اتفاق ہوا ہو کہ [illegible] آپنے چاء پی اور دفعۃً چھوڑ دی پھر کبھی پینے کے وقت پر اسکی
خیال بھی نہیں کیا۔ ایک شخص نے آپ سے عرض کیا کہ حضرت کیا پینے کی چیز میں پھونک مار کر پینا منع ہے
آپ نے فرمایا ہاں مگر چاء کہ اسکا نفع ہی گرم پینے میں ہے۔

☆ضعیف حدیث کی رٹ لگانے والے دیوبندی مولوی اپنے اکابر کی اس بات کو اپنی گرہ سے باندھ لیں یا پھر ان پر فتویٰ لگا دیں

رشید احمد گنگوہی دیوبندی اپنے مریدین کو خاندانِ چشتیہ، نقشبندیہ، قادریہ اور سہروردیہ میں بیعت کرواتے تھے

تذکرۃ الرشید

سوانح ... حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی

تالیف

حضرت مولانا محمد عاشق الٰہی صاحب میرٹھی

ادارہ اسلامیات

انارکلی لاہور

قابل اصلاح سمجھا یا کسی خاص معصیت میں ابتلا محسوس فرمایا تو اضافہ معمول کچھ بدلا اور حسب حال توبہ کے الفاظ کہلوائے ہیں اور بیعت کے بعد بھی مخصوص بیعت کیساتھ اسی امر کی نصیحت فرمائی ہے جسکی اس موقع پر خاص ضرورت دیکھی یعنی اگر کوئی ... شخص ہو کر حج نہیں کیا یا زکوٰۃ نہیں دیتا تو اسی کی نصیحت فرمائی اور اگر کسی بیعتی خاندان کا ہو تو اسکے متعلق دعا فرمایا غرض چونکہ مقصود اصلاح حال اور مافات کی تلافی تھی عبارت کا دوہرانا یا الفاظ رٹانا اور کہلوانا مطلوب نہ تھا اسلئے ہمیشہ اور ہر جگہ ایک طرح اپنے کلام میں سمجھا تاہم جن الفاظ سے آپ تجدید ایمان اور توبہ کا مضمون بیان کرایا کرتے تھے وہ ایسے جامع مانع تھے کہ تمام ضروریات پر مشتمل تھے اسلئے فرق کی شاذ و نادر حاجت پیش آتی تھی۔

بیعت حقیقت میں تجدید توبہ کا نام ہے جو پیر مرشد کے مقبول بندہ شاہد عدل یعنی شیخ کو گواہ بنایا جاتا ہے اسلئے اس مضمون میں آپ شرع کے پابند بکر اسی آیت مقدسہ کا ترجمہ کیا کرتے تھے جو حق تعالیٰ نے اسی ضرورت کیلئے قرآن میں نازل فرمائی اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول رہا جس وقت آپ کسی کو بیعت فرماتے تو گردن نیچی جھکالیتے اور طالب کو مخاطب بنا کر یوں فرمایا کرتے تھے "کہو ایمان لایا میں اللہ پر اسکے فرشتوں پر اسکی کتابوں پر اسکے نبیوں پر اور تقدیر پر کہ بھلا برا سب خدا ہی کیطرف سے ہے اور مرنے کے بعد زندہ ہونے پر توبہ کی میں نے کفر سے شرک سے بدعت سے اور ساری معصیت سے عہد کیا میں نے کہ جھوٹ نہیں بولونگا چوری نہیں کرونگا زنا نہیں کرونگا کسی پر تہمت یا بہتان نہیں باندھونگا پانچ وقت کی نماز پڑھونگا رمضان کے روزے رکھونگا اگر مال ہوگا تو حج کرونگا اور زکوٰۃ واجب ہوگی تو زکوٰۃ دونگا اگر کوئی قصور ہو جائیگا تو فوراً توبہ کرونگا بیعت کی میں نے رشید احمد کے ہاتھ پر خاندان چشتیہ نقشبندیہ قادریہ سہروردیہ میں۔

اسکے بعد آپ ہاتھ چھوڑ دیتے اور مختصر جامع نصیحت فرمایا کرتے تھے کہ بیعت تمام سلاسل ہو خدا سے کیا جاتا ہے اسکا بیان ... اپنے ... حق تعالیٰ کی رضا کا طالب ہے سنت کا اتباع ہر وقت ملحوظ رکھے اس سے قدم نہ ہٹائے اسکے بعد بزرگوں نے جو طریق ذکر و شغل کا تجویز کیا ہے وہ دل کی صفائی کیلئے ہے ... بیعت کے وقت گردن مبارک جھکا لینا اس باطنی توجہ کیلئے ہوتا تھا جسکی ہر وقت ... اس حالت میں ... کیساتھ طالب کو ضرورت ہوتی ہے یعنی اس گردن جھکانے کا ثمرہ ... شخص جسکو ہر وقت کے علاوہ

☆ دیکھ لو اکابرِ دیوبند نے چاروں سلاسل میں بیعت کروائی ہے۔ اب مشائخ اہلسنت پر فتویٰ نہ لگانا۔

اشرف علی تھانوی دیوبندی نے حدیث نقل کی جس میں حضرت آدم علیہ السلام کی لغزش حضور ﷺ کے وسیلے سے معاف ہوئی (کیا اب بھی وسیلے کا انکار کرو گے؟)

نشر الطیب فی ذکر النبی الحبیب ﷺ

حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی

دوسری فصل سابقین میں آپ کے فضائل ظاہر ہونے میں

اشرف علی تھانوی نے اپنی کتاب میں استغاثہ نقل کیا جس میں
"یارسول اللہ"، "یا شفیع العباد" کے القابات کے ساتھ حضورﷺ سے مدد طلب کی

١٩٣

لمؤلفہ

یا شفیع العباد خذ بیدی	انت فی الاضطرار معتمدی
دستگیری کیجئے میرے نبی	کشمکش میں تم ہی ہو میرے ولی
لیس لی ملجأ سواک اغث	مسنی الضر سیدی سندی
جز تمہارے ہے کہاں میری پناہ	فوج کلفت مجھ پہ آغالب ہوئی
غشنی الدہر یا ابن عبد اللہ	کن مغیثا فانت لی مددی
ابن عبد اللہ زمانہ ہے خلاف	اے مرے مولا خبر لیجے مری
لیس لی طاعۃ ولا عمل	بید حب خفی فی کبدی
کچھ عمل ہے اور نہ طاعت میرے پاس	ہے مگر دل میں محبت آپ کی
یا رسول الالہ بابک لی	من غمام الغموم ملتحدی
میں ہوں بس اور آپ کا در یا رسول	ابر غم گھیرے نہ پھر مجھ کو کبھی
خذ بلقیا الوری فی المنام کن	ساتر الذنوب فی الفند
خواب میں چہرہ دکھا دیجے مجھے	اور مرے عیبوں کو کر دیجے خفی
انت عاف ابو خلق اللہ	ومفضل العفار والالدی
درگذر کرنا خطا و عیب سے	ہے یہ بحر بے بہا عادت آپ کی

☆ غیر اللہ سے لفظ "یا" کے ساتھ مدد طلب کرنا دیوبندی مکتبہ فکر کے نزدیک شرک ہے۔ اب دیوبندی مولوی تھانوی صاحب پر کیا فتویٰ لگائیں گے؟

دیوبندیوں کی کتاب میں نعتیہ جو کلام نقل کیا گیا اس میں "یارحمۃ اللعالمین ﷺ" کی بار بار تکرار کی گئی ہے

(۹۵)

یا رحمتہ اللعالمین ﷺ

الہام جامہ ہے تیرا قرآں عمامہ ہے
منبر ترا عرش ہے یں یا رحمۃ اللعا...

آئینہ رحمت بدن، سانسیں چراغ علم و
قرب الٰہی، تیرا گھر، الفقری فخری، تیرا

خوشبو تری جوئے کرم آنکھیں تری باب
نور ازل تیری جبیں یا رحمۃ اللعا...

تیری خوشی بھی اذاں، نیندیں بھی تیری رت
تیری حیات پاک کا ہر لمحہ پیغمبر

خیر البشر رتبہ تیرا آواز حق خطبہ
آفاق تیرے سامعین یا رحمۃ اللعا...

تو آفتاب غار بھی، تو پرچم یلغار
عجز و وفا بھی پیار بھی، شہ زور بھی سالار

پھر گدڑیوں کو لعل دے، جاں پتھروں میں ڈال
حاوی ہوں مستقبل پہ ہم، ماضی سا ہم کو حال

دعویٰ ہے تیری چاہ کا اس امت گمراہ
تیرے سوا کوئی نہیں یا رحمۃ اللعا...

☆ جبکہ دوسری جانب "یارسول اللہ"، "یاحبیب اللہ" اور "یارحمۃ للعالمین ﷺ" کہنے اور لکھنے کو دیوبندی مولوی کہتے ہیں۔ کہیں لکھا نظر آجائے تو "یا" کھرچ دیتے ہیں۔ کیا یہ منافقت نہیں؟

اشرف علی تھانوی نے حدیث نقل کی جس میں اختیاراتِ مصطفیٰ ﷺ کو بیان فرمایا گیا

نشر الطیب ۱۹۸

کرتا ہوں اور صحیح ابن حبان میں رفیق اعلیٰ کے بعد یہ زیادت بھی مرفوعاً وارد ہے
مع جبریل ومیکائیل واسرافیل ف یہ بھی مثل احادیث بالا کے مقصود میں صریح ہے
پانچویں روایت عبدالرزاق نے طاؤس سے مرسلاً نقل کیا ہے کہ جناب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھکو دو اختیار دیئے گئے ایک یہ کہ دنیا میں اتنا رہوں
کہ امت کے فتوحات کو دیکھوں دوسرے یہ کہ (آخرت کو چلنے میں) تعجیل کروں
میں نے تعجیل ہی کو اختیار کیا ف جو اوپر ہے وہ یہاں بھی ہے بلکہ اس سے
بھی زیادہ صریح ہے کہ وہاں تو تخییر صحابہ نے سمجھی تھی یہاں خود آپ ہی کے ارشاد
سے منقول ہے چھٹی روایت بیہقی کی ایک طویل حدیث میں ہے کہ حضرت ملک الموت
نے عرض کیا کہ حق تعالیٰ نے مجھکو بھیجا ہے اگر آپ فرمائیں تو روح قبض کروں اور اگر
آپ فرمائیں تو چھوڑ دوں مجھکو حکم ہے کہ آپ کے حکم کی اطاعت کروں آپ نے جبریل
علیہ السلام کی طرف دیکھا جبریل علیہ السلام نے کہا اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)
اللہ تعالیٰ آپ کی لقاء کا مشتاق ہے آپ نے ملک الموت کو قبض روح کی اجازت
دیدی تعجیل نے ان اللہ قد اشتاق الی لقاءک کی تفسیر میں کہا ہے معناہ
قد اراد لقاءک بان یردک من دنیاک الی معادک زیادۃ فی قربک وکرامتک
ف اس سے بھی آخرت کے سفر کا ترجیح ہونا ظاہر ہے کہ وہ مرتب ہے اشتیاق
حق تعالیٰ پر بالمعنی اللائق بہ تعالیٰ کا ذکرہ المحقق پس جس طرح آپ نے سفر آخرت کو
پسند فرمایا حق تعالیٰ نے بھی آپ کیلئے اسی کو پسند فرمایا (کذا من المواہب و
المشکوٰۃ) ساتویں روایت مسلم میں حضرت انس سے ایک طویل حدیث میں
جسمیں ام ایمن کا آپ کو یاد کر کے رونے لگیں حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا
قول مروی ہے کہ تم کیوں روتی ہو کیا تمکو معلوم نہیں کہ خدا تعالیٰ کے پاس (کی نعمتیں)
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے (یہاں سے) بہتر ہیں اور انہوں نے بھی جواب
کی ... بوجہ ... کہ وحی آسمان سے منقطع ہو گئی سو وہ دونوں حضرات
بھی رونے لگے ف اس حدیث سے بھی تینوں صحابیوں کا اتفاق معلوم ہوا مقام

اس حدیث کو مدنظر رکھ کر دیوبندی مولوی اپنے اکابر اسمٰعیل دہلوی جس نے اپنی کتاب تقویۃ الایمان ص 28 مطبوعہ علمی پرنٹنگ پریس بیرون لوہاری دروازہ لاہور میں لکھا ہے کہ "جس کا نام محمد ﷺ یا علی ہے وہ کسی چیز کا مختار نہیں" ایسے شخص پر کیا فتویٰ لگے گا؟

حکیم اختر دیوبندی نے قاسم نانوتوی دیوبندی کا لکھا نعتیہ کلام نقل کیا

جس میں نانوتوی نے یوم حشر میں آقا ﷺ کو اپنا مولیٰ (مددگار) تسلیم کیا

سب سے پہلے مشیت کے انوار سے نقشِ روئے محمد ﷺ بنایا گیا
پھر اسی نقش سے مانگ کر روشنی بزمِ کون و مکاں کو سجایا گیا

وہ محمد بھی احمد بھی محمود بھی حسنِ مطلق کا شاہد بھی مشہود بھی
علم و حکمت میں وہ غیر محدود بھی ظاہراً امیوں میں اٹھایا گیا

اس کی شفقت ہے بے حد و بے انتہا اس کی رحمت تخیل سے بھی ماورا
جو بھی عالم جہاں میں بنایا گیا اس کی رحمت سے اس کو بسایا گیا

کس لیے حشر کا ڈر ہو قاسم مجھے میرا آقا ہے وہ میرا مولا ہے وہ
جس کے قدموں میں جنت بسائی گئی جس کے ہاتھوں سے کوثر لٹایا گیا

دیوبندیوں کی کتاب میں ان کا شجرہ طیبہ سہروردیہ نقل کیا گیا
جس میں مولا علی رضی اللہ کو مشکل کشا کہہ کر پکارا گیا

اَللّٰهُ وَلِيُّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ

ہر کہ اندر عشق یابد زندگی
کفر و اسلامش [illegible]

[illegible]

الموسوم

کنز الحسنات

افضل الصلوات

[illegible]

مرتبہ

عامل حکیم سید بشیر احمد بخاری الحنفی السہروردی ملتان

ملنے کا پتہ

مکتبہ قاسمیہ
چوک فوارہ سول ہسپتال ملتان

مکتبہ [illegible]
[illegible]

۲۷

شجرہ طیبہ سہروردیہ

باسمہ سبحانہ و نصلی علی رسولہ اما بعد برائے طالبان اسرار حقیقت و متلاشیان بحار طریقت و خواستگان فیضان و برکت خصوصاً ارادت مندان سلسلہ عالیہ سہروردیہ قدسیہ ایں شجرہ مقدسہ بروایات اصح المعتمد اسما الاصفیاء اور دو انس اشعار بسلک نظم سفتہ ام جمیعت مندان سلسلہ عالیہ سہروردیہ را باید کہ شجرہ ہذا را بخوانند کہ در خواندنے قلب وحل مشکلات اثر اکسیر دارد و گوہر مقصود حاصل مے شود۔

بخش مجھ کو یا الٰہی مصطفٰے کے واسطے	آل اور اصحاب جو انبیاء کے واسطے
اور طفیل حضرت مولا علی مشکل کشا	اور حسنین شہید کربلا کے واسطے
عابد بیمار حضرت شاہ زین العابدین	اور محمد باقر عالی شرف کے واسطے
سید الاحباب جعفر صادق امام	موسٰی کاظم اور علی ابن الرضا کے واسطے

☆ دیوبندی عقیدے کے مطابق مشکل کشا صرف اللہ تعالیٰ کی ذات ہے اور اگر کوئی غیر اللہ کو مشکل کشا کہے وہ مشرک ہے، لہذا اب دیوبندی مولوی حکیم بشیر پر کیا فتویٰ لگے گا؟

دیوبندیوں کے رسالے میں اشرف علی تھانوی کی تحریر نقل کی گئی ہے جس میں تھانوی نے لکھا ہے کہ شانِ رسالت لکھنے کی وجہ سے قصبے میں اموات واقع نہ ہوئیں

☆ تھانوی صاحب نے یہ لکھ کر حضور ﷺ کے ذکر کو دافع البلاء (بلاؤں کو دور کرنے والا) تسلیم کرلیا لہٰذا اب دیوبندی عوام کو یہ مان لینا چاہیے کہ جس کا ذکر دافع بلاء ہو، اس کی ذات دافع البلاء (بلاؤں کو دور کرنے والا) کیونکر نہیں ہو سکتی ؟

حکیم اختر دیوبندی نے اپنے رسالے میں لکھا کہ وسیلہ مانگ سکتے ہیں

حضور ﷺ اور تمام اولیاء اللہ کے وسیلے سے دعا مانگ سکتے ہیں

ہاں آپ وسیلہ مانگ سکتے ہیں، حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وسیلے سے دعا مانگیں، اولیاء کرام کے وسیلے سے مانگیں کہ اے اللہ آپ کے جتنے اولیاء ہیں ان کے صدقہ اور طفیل میں میری دعا قبول فرمالیں، مگر

☆ چلو اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ وسیلے کا انکار کرنے والے اولیاء اللہ کے وسیلے سے مانگنے پر آمادہ ہو گئے۔ آہستہ آہستہ ہدایت نصیب ہوتی رہے گی۔

حکیم محمد اختر دیوبندی نے اپنے رسالے میں حضور ﷺ، مکہ، حرم اور شعائر اللہ کے صدقے و وسیلے سے دعا کی

تعمیر عاشقانِ خدا (۳۶) اصلاحی خطوط اور ان کے جوابات

تشریح: حضرت عارف رومی فرماتے ہیں کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ جب تم مسلسل کوئی دروازہ عمر بھر تک کھٹکھٹاتے رہو گے تو ایک نہ ایک دن ضرور کوئی سر اس دروازے سے نمودار ہوگا۔ اس طرح جب سالک ذکر کا اہتمام اور التزام کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ روز بروز اس کا قرب بڑھاتے رہتے ہیں اور ایک دن ضرور اپنا دروازہ اس کے لیے کھول دیتے ہیں اور اپنی ولایت کے اعلیٰ مقام سے مشرف فرماتے ہیں۔ حق تعالیٰ اپنی رحمت سے اور اپنی نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ و صدقے میں اور اپنے بلد امین مکہ مبارک کے اور بیت الحرم کے صدقے میں اور مقام ابراہیم و مقام مروہ و سعی شعائر اللہ کے صدقے میں آپ کو اور جملہ حضرات کو اور اس فقیر کو سب کو [illegible] اپنی محبت و معرفت عطا فرمائیں اور اپنے ذکر کی بے مثل حلاوت عطا فرمائیں کہ ذکر کرنے کے لیے آپ سب کی جانیں [illegible] اور قلب مضطر ہو اور اولیائے کرام کو جو کمال قرب و اطاعت و محبت و معرفت سے حصہ عطا فرماتے ہیں اس فقیر محمد اختر عفا اللہ عنہ کو بھی اور آپ سب کو عطا فرمادیں آمین ثم آمین [illegible] بحق رب العالمین و بحق سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم۔

اس مضمون سے اختر آپ سب حضرات کے لیے یہاں انتہائی پیار اور آہ و زاری کے ساتھ دعائیں کررہا ہے اور امید قبولیت رکھتا ہے۔

بس ہے اپنا ایک نالہ بھی اگر پہنچے وہاں
گرچہ کرتے ہیں بہت سے نالہ و فریاد ہم

اس درد و محبت سے دعائیں صرف آپ لوگوں کے لیے کرنے کی توفیق ہوتی ہے اور آپ لوگوں کے ساتھ تم کے مریدوں کو بھی شامل کرتا ہوں اور یہ شرف آپ حضرات کے لیے بیت الحرم کے قرب سے میری جان محسوس کرتی ہے۔

واللہ المستعان و علیہ التکلان

دل چاہتا ہے کہ آپ حضرات کی ذکر کی پابندی اور ذکر کا لطف اور حق تعالیٰ شانہ کی بے مثل محبت کی خبر ملا کرے [illegible] آپ حضرات سے پاکر آنکھیں ٹھنڈی کروں [illegible] ذکر کی پابندی [illegible] کرتے رہیں [illegible] و رضی۔ فقیر محمد اختر عفا اللہ عنہ

حال: [illegible]

ذی قعدہ [illegible] الابرار دسمبر [illegible]

دیوبندیوں کے رسالے میں خواجہ اجمیری علیہ الرحمہ کا کلام نقل کیا گیا جس میں انہوں نے حضور ﷺ کا وسیلہ پیش کیا

ماہنامہ زکریا

حمد باری تعالیٰ

یا اللہ!

حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ علیہ

چو من بہ جرم و عصیانم توئی غفار یا اللہ   چو من با عیب و نقصانم توئی ستار یا اللہ

اے اللہ! اگر میں گناہوں میں ڈوبا ہوا ہوں تو آپ تو بخشنے والے ہیں۔ اے اللہ! اگر میں عیوب کا پتلا ہوں تو آپ تو پردہ ڈالنے والے ہیں۔

بخواب مستی و غفلت ز سر تا پا گنہگارم   بہ ذکر خویش صاحب خود کن مرا بیدار یا اللہ

چنیں کز فعل زشت من خلائق جملہ بیزارند   تو با ما باش خوشنود و مشو بیزار یا اللہ

چناں کن از کرم بر من بجاہ توبہ مستغفر   کہ رانم بر زبان ہر لحظہ استغفار یا اللہ

اے اللہ! اپنے کرم سے مجھے ایسی مضبوط توبہ کی توفیق دیجئے کہ میری زبان پر ہر وقت استغفار جاری رہے۔

چناں کن از کرم ورد دل حق احمد مرسل ﷺ   عذاب مرگ چوں گردد مرا دشوار یا اللہ

[illegible]

ماہنامہ زکریا

علمی، تبلیغی، اصلاحی مجلہ

زیر ادارت و سرپرستی

حضرت مولانا محمد عزیز الرحمٰن

مدیر منتظم

مولانا حافظ محمد زکریا عزیز صاحب

کمپوزنگ

جناب منصور احمد عباسی صاحب

مجلس مشاورت

حضرت مولانا مفتی فیض الدین صاحب

حضرت مولانا ممتاز احمد صاحب

حضرت مولانا عبد الغفار صاحب

صاحبزادہ قاری عتیق الرحمٰن عزیز صاحب

حضرت مولانا حافظ نثار احمد الحسینی صاحب

حضرت مولانا مفتی منصور احمد صاحب

حضرت مولانا مفتی ظہور احمد عباسی صاحب

حضرت قاری حفیظ الرحمٰن صاحب

جناب پروفیسر ریاض صاحب

051-5465558

☆ اس سے معلوم ہوا کہ خواجہ اجمیری علیہ الرحمہ بھی حضور ﷺ کے وسیلے سے مانگنے کو جائز سمجھتے تھے۔

دیوبندیوں کے رسالے میں یہ سلام نقل کیا

"تاجدارِ نبوت ﷺ پہ لاکھوں سلام" یہ کلام دیوبندی اکابر نے لکھا ہے

ماہنامہ زکریا

جلد 1 | ربیع الاول ۱۴۳۰ھ | مارچ 2009ء | شمارہ 9

مجلس مشاورت

حضرت مولانا مفتی فیض الدین صاحب
حضرت مولانا امتیاز احمد صاحب
حضرت مولانا عبد الغفار صاحب
صاحبزادہ قاری شفیق الرحمن عزیز صاحب
حضرت مولانا حافظ نثار احمد الحسینی صاحب
حضرت مولانا مفتی منصور احمد صاحب
حضرت مولانا مفتی محمود احمد عباسی صاحب
حضرت قاری حفیظ الرحمن صاحب
جناب پروفیسر ریاض صاحب

زیرِ ادارت و سرپرستی
حضرت مولانا محمد عزیز الرحمن

مدیر منتظم
مولانا حافظ محمد زکریا عزیز صاحب

کمپوزنگ
جناب منصور احمد عباسی صاحب

051-5466558

0321-5523988
0300-5523363
0300-9803060

ماہنامہ زکریا

لاکھوں سلام

حضرت شاہ سید نفیس الحسینی رحمۃ اللہ علیہ

تاجدارِ نبوت پہ لاکھوں سلام ۔۔۔ شہر یارِ نبوت پہ لاکھوں سلام
سید الاولیں، سید الآخریں ۔۔۔ تاجدارِ نبوت پہ لاکھوں سلام
وہ آئے، جہاں میں بہار آ گئی ۔۔۔ نور بہارِ نبوت پہ لاکھوں سلام
جلوہ گاہِ محمد ﷺ وہ غارِ حرا ۔۔۔ رازدارِ نبوت پہ لاکھوں سلام
نور پاشِ رسالت پہ دائم درود ۔۔۔ نور بارِ نبوت پہ لاکھوں سلام
وہ جو فاران کی چوٹیوں سے اٹھا ۔۔۔ شہسوارِ نبوت پہ لاکھوں سلام
ہر نبی ﷺ کی رسالت ہوئی معتبر ۔۔۔ اعتبارِ نبوت پہ لاکھوں سلام
رونقِ حسنِ یوسف ہے جس کا جمال ۔۔۔ اس نگارِ نبوت پہ لاکھوں سلام
سدرۃ المنتہیٰ جس کی گردِ سفر ۔۔۔ راہوارِ نبوت پہ لاکھوں سلام
بدر میں تو نزولِ ملائک ہوا ۔۔۔ کارزارِ نبوت پہ لاکھوں سلام
کیا کہوں جو اُحد سے محبت رہی ۔۔۔ کوہسارِ نبوت پہ لاکھوں سلام
وہ جو پاسِ مبارک کی زینت ہوا ۔۔۔ اس غبارِ نبوت پہ لاکھوں سلام
کوئی دیکھے رفاقت ابوبکر ؓ کی ۔۔۔ یارِ غارِ نبوت پہ لاکھوں سلام
عدلِ فاروق ؓ کا دبدبہ ۔۔۔ ذی وقارِ نبوت پہ لاکھوں سلام
پھر عثمان ؓ رضواں کی بیعت ہوئی ۔۔۔ جاں سپارِ نبوت پہ لاکھوں سلام
مرتضیٰ ؓ بابِ شہرِ علوم نبی ﷺ ۔۔۔ شاہ کارِ نبوت پہ لاکھوں سلام
جس کے دو پھول پیارے حسن ؓ اور حسین ؓ ۔۔۔ شاخسارِ نبوت پہ لاکھوں سلام
ہر صحابی ؓ نبی ﷺ پر تصدق رہا ۔۔۔ جاں نثارِ نبوت پہ لاکھوں سلام
ساری امت پہ ہوں ان گنت رحمتیں ۔۔۔ پاسدارِ نبوت پہ لاکھوں سلام
جس کو ترسائے چشم و دل اے نفیس
اس دیارِ نبوت پہ لاکھوں سلام

☆ "مصطفیٰ جانِ رحمت ﷺ پہ لاکھوں سلام" کو بدعت کہنے والوں نے "تاجدارِ نبوت پہ لاکھوں سلام" لکھا۔

ایک شخص نے خواب میں آکر بتایا کہ مرنے کے بعد پورے بدن پر آگ نے اثر کیا، سوائے ہاتھ کے، اس لئے کہ یہ ہاتھ گنگوہی کے پاؤں پر لگے تھے

[illegible]

تاہم آپ … دل … بعض اوقات اپنے خدام کے ساتھ … انبساط اور خوش طبعی فرماتے … [illegible]

… مرتبہ جبکہ حضرت قدس سرہ عشاء کے بعد پلنگ پر لیٹ رہے تو مولوی محمد یحییٰ صاحب پاؤں دبانے کو بیٹھ گئے حضرت نے فرمایا "میاں کیوں شرمندہ کرتے ہو تم ایسے کام کرتے ہو تو بہت ہی شرم آتی ہے" مولوی یحییٰ صاحب بولے کہ حضرت ایک خادم تھا مولوی محمد اسمٰعیل صاحب کا جب اس کا انتقال ہو گیا تو کسی نے اس کو خواب میں دیکھا کہ سارے بدن میں آگ لگی ہوئی ہے مگر ہتھیلیاں سالم اور محفوظ ہیں پوچھا کیوں بھئی کیا حال ہے … [illegible] … یہ ہاتھ حضرت مولانا کے پاؤں کو لگ گئے تھے … [illegible]

تذکرۃ الرشید

سوانح … حضرت مولانا الحاج الحافظ رشید احمد گنگوہی قدس سرہ

تالیف

حضرت … مولانا محمد عاشق الٰہی صاحب میرٹھی …

ادارہ اسلامیات

انار کلی ۔ لاہور

☆دیوبندی مولوی کے ہاتھ کی برکت سے عذاب کا ختم ہونا تسلیم کرنے والو! کبھی انبیاء و اولیاء کی نسبت کی برکتیں بھی تسلیم کرلیا کرو۔

مولوی یوسف بنوری دیوبندی نے پیش لفظ میں لکھا کہ اکابر دیوبند کا وہی مسلک ہے جو اسمٰعیل دہلوی، سید احمد، شاہ عبد العزیز دہلوی، شاہ ولی اللہ دہلوی کا ہے

مسلکِ علمائے دیوبند

از حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب

مہتمم مدرسہ دار العلوم دیوبند

جس میں نہایت عام فہم انداز سے علماء دیوبند کے مسلک کی تفصیل بیان کی گئی ہے اور مسلک اہل سنت والجماعت کی پوری تشریح بیان کر کے ثابت کیا ہے کہ یہی علمائے دیوبند کا مسلک ہے۔

ناشر

دار الاشاعت کراچی

پیش لفظ

از حضرت مولانا محمد یوسف صاحب بنوری مدظلہ

☆ علمائے دیوبند پر افسوس ہے کہ وہ شاہ ولی اللہ، شاہ عبد العزیز محدث دہلوی کو ماننے کا دعویٰ کرتے ہیں مگر ان کی باتوں کو نہیں مانتے۔

قاری طیب دیوبندی لکھتا ہے کہ دیوبندی فرقے کے لوگ مزاراتِ اولیاء سے استفادہ اور فیض کے قائل ہیں

مسلکِ علمائے دیوبند

از حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب
مہتمم مدرسہ دارالعلوم دیوبند

جس میں نہایت عام فہم انداز سے علماءِ دیوبند کے مسلک کی تفصیل بیان کی گئی ہے اور مسلکِ اہلِ سنت والجماعت کی پوری تاریخ بیان کر کے ثابت کیا ہے کہ یہی علمائے دیوبند کا مسلک ہے۔

ناشر

دارالاشاعت اردو بازار کراچی
فون ۲۱۳۷۶۸

میں یہ بلا ہر طرف پھیلی ہوئی ہے لیکن جہاں تک علماءِ دیوبند کے مسلک کا تعلق ہے وہ اولیاءِ کرام کے ساتھ اس غلوئے محبت و مخالفت سے کوسوں دور ہے۔ اس کے نزدیک جس درجہ اپنے مشائخ محبوب القلوب ہیں اسی درجہ دوسرے مشائخ بھی باعظمت و باوقعت ہیں اور اگر اتباعِ مشائخ میں کوئی بات طریقِ سنت سے کچھ ہٹی ہوئی بھی دکھائی دیتی ہو مگر خود مشائخ بحیثیتِ مجموعی اصل طریق پر قائم ہیں تو علماءِ دیوبند کے مسلک میں ان پر نکیر و ملامت نہ ہوگی اور متبعین کے ان حلقوں سے انہیں مطعون نہیں کیا جائے گا۔

حاصل یہ کہ اولیاءِ کرام، صوفیاءِ عظام کا طبقہ مسلکِ علماءِ دیوبند کی رُو سے اُمت کے لئے روحِ رواں کی حیثیت رکھتا ہے جس سے اس امت کی باطنی حیات وابستہ ہے جو اصل حیات ہے اس لئے علماءِ دیوبند ان کی محبت و عظمت کو ایمان کے تحفظ کے لئے ضروری سمجھتے ہیں مگر غلو کے ساتھ اس محبت و عقیدت میں انہیں ربوبیت کا مقام نہیں دیتے۔ ان کی تعظیم شرعاً ضروری سمجھتے ہیں لیکن اس کے معنی عبادت کے نہیں لیتے کہ انہیں یا ان کی قبروں کو سجدہ و رکوع اور طواف و نذر یا منت یا قربانی کا محل بنا لیا جائے وہ ان کی منور قبروں سے استفادہ اور فیض حاصل کرنے کے قائل ہیں لیکن انہیں مشکل کشا، حاجت روا، دافع البلاء اور یا نہیں سمجھتے کہ وہ صرف شانِ کبریائی ہے۔ وہ اہلِ قبور سے حصولِ فیض کے قائل ہیں، استمداد کے نہیں۔ وہ حاضریِ قبور کے قائل ہیں مگر ان کے عیدگاہ بنانے کے قائل نہیں۔ وہ مجالسِ اہلِ دل میں شروط و قیود کے ساتھ نفسِ سماع کے منکر نہیں مگر گانے بجانے کے کسی درجہ میں بھی قائل نہیں۔ البتہ نسبتِ نبوت اور

☆ جبکہ دوسری جانب موجودہ دیوبندی مولوی مسلمانوں کو مزارات پر باادب حاضری دینے سے روکتے ہیں اور شرک کا فتویٰ لگاتے ہیں، دونوں باتوں میں تضاد کیوں؟

قاری طیب دیوبندی نے لکھا کہ ہم لوگ حضور ﷺ کے ذکر اور مدح وثناء کو عین عبادت سمجھتے ہیں

مسلکِ علمائے دیوبند

از حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب

مہتمم مدرسہ دارالعلوم دیوبند

جس میں نہایت عام فہم انداز سے علماء دیوبند کے مسلک کی تفصیل بیان کی گئی ہے اور مسلک اہل سنت والجماعت کی پوری تاریخ بیان کر کے ثابت کیا ہے کہ یہی علمائے دیوبند کا مسلک ہے۔

ناشر

دارالاشاعت اردو بازار کراچی

فون ۲۱۳۷۶۸

نبوتِ انبیاء اور منشاءِ ولایتِ اولیاء سمجھتے ہیں اور آپ ہی پر تمام مختارات خداوندی کی ریاست کی انتہا مانتے ہیں۔ لیکن پھر بھی آپ کا سب سے بڑا کمال عبدیت یقین کرتے ہیں وہ کمالاتِ نبوتی اور علو درجات کو انتہائی ثابت کرنے کے لئے آپ کی حدودِ عبدیت کو توڑ کر حدودِ معبودیت میں پہنچا دینے سے روا نہیں رکھتے اور نہ ہی اسے جائز سمجھتے ہیں۔ وہ آپ کی اطاعتِ مطلقہ کو تو عین جانتے ہیں لیکن آپ کی عبادت کو جائز نہیں سمجھتے۔ وہ آپ کو ساری کائنات میں فردِ اکمل اور بے نظیر جانتے ہیں لیکن آپ میں خصوصیاتِ الوہیت تسلیم نہیں کرتے اور اس میں ذاتی اور عرضی کا فرق بھی معتبر نہیں سمجھتے۔

وہ آپ کے ذکرِ مبارک اور مدح وثناء کو عین عبادت سمجھتے ہیں لیکن اس میں عیسائیوں کے سے مبالغے جائز نہیں سمجھتے کہ حدودِ بشریت کو حدِ الوہیت سے جا ملائیں۔ وہ برزخ میں آپ کی جسمانی حیات کے قائل ہیں لیکن وہاں معاشرتِ دنیوی کے قائل نہیں۔ وہ اس کے اقراری ہیں کہ آج بھی امت کے ایمان کا تحفظ گنبدِ خضراء ہی کے منبعِ ایمانی سے ہو رہا ہے لیکن پھر بھی آپ کو حاضر و ناظر نہیں جانتے جو کہ خصوصیتِ الوہیت میں سے ہے۔ وہ آپ کے علمِ عظیم کو ساری کائنات کے علم سے خواہ ملائکہ ہوں یا انبیاء و اولیاء بدرجہا بے شمار زیادہ اور بڑھ کر جانتے ہیں، لیکن پھر بھی اس کے ذاتی اور محیط ہونے کے قائل نہیں۔

غرض تمام ظاہری و باطنی کمالات میں آپ کو ساری مخلوقات میں بحیثیتِ مجموعی بہمہ حال یکتا، بے نظیر اور بے مثال یقین کرتے ہیں لیکن خالق کے کمالات سے

☆ ہم اہلسنت حضور ﷺ کو اللہ تعالیٰ کا بندہ اور مقرب رسول مانتے ہیں۔ آپ ﷺ کی عبادت نہیں کرتے بلکہ ان سے محبت وعشق رکھتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ محفلِ نعت کا انعقاد کرتے ہیں جبکہ دوسری جانب علمائے دیوبند کا یہ کہنا کہ ہم حضور ﷺ کے ذکر اور ان کی مدح وثناء کو عین عبادت سمجھتے ہیں۔ باوجود اس کے وہ اپنے بڑے اجتماعات، رائے ونڈ، جلوس اور کانفرنس میں محفلِ نعت سے گریز کرتے ہیں۔ ایسا کیوں؟

قاری طیب دیوبندی نے لکھا کہ ہم اولیاء اللہ کی نسبتوں اور نسبتوں کی تاثیر کے قائل ہیں، ان کی نسبتوں کو وسیلہ ترقی درجات مانتے ہیں

مسلک علمائے دیوبند

از حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب
مہتمم مدرسہ دار العلوم دیوبند

جس میں نہایت عام فہم انداز سے علماء دیوبند کے مسلک کی تفصیل بیان کی گئی ہے اور مسلک اہل سنت والجماعت کی پوری تاریخ بیان کر کے ثابت کیا ہے کہ یہی علمائے دیوبند کا مسلک ہے۔

ناشر

دار الاشاعت اردو بازار کراچی
فون ۲۱۳۷۶۸

ایصال ثواب کیلئے مسلک دیوبند

وہ ایصال ثواب کو مستحسن اور اموات کا حق سمجھتے ہیں مگر اس کی مخصوص صورتیں بنانے کے قائل نہیں جنہیں مخصوص اصطلاحات نیاز، فاتحہ وغیرہ کے وضع کردہ عنوانات سے یاد کیا جاتا ہے۔ وہ اہل اللہ کی نسبتوں اور نسبتوں کی تاثیر کے قائل ہیں اور انہیں ذریعہ اصلاح احوال اور وسیلہ ترقی درجات مانتے ہیں، مدار نجات نہیں سمجھتے

تکمیل اخلاق اور تزکیہ نفس اور شریعت و طریقت

وہ تکمیل اخلاق اور تزکیہ نفس کے لئے حسب سلاسل طریقت مشائخ کی بیعت و صحبت کو حق اور طریقت کے اصول و ہدایات کی پابندی تجربۃً مفید اور ضروری سمجھتے ہیں، لیکن طریقت کو شریعت سے الگ کوئی مستقل راہ نہیں سمجھتے جو سینہ بسینہ چلی آرہی ہو، بلکہ شریعت ہی کے باطنی اور اخلاقی حصہ کو طریقت کہتے ہیں جو اصلاح قلب کا راستہ ہے اور جسے شریعت نے احسان کہا ہے اسلئے اس کے اصول کو کتاب و سنت ہی سے ثابت شدہ جانتے ہیں مگر اس لائن کی بے اصولی یا خلاف اصول یا من گھڑت رواجی رسوم کو طریقت نہیں سمجھتے اور ان کے اختیار کرنے کو خلاف سنت سمجھ کر قابل رد سمجھتے ہیں۔ بعض رواجات یا کسی حال قال یا تماشی اچھل کود یا اہل حال کے مغلوبانہ کلمات و افعال کی نقالی اور اس کے خلاف پر فتویٰ بازی، تکفیر سازی کو تصوف یا طریقت نہیں سمجھتے۔ وہ

☆ جبکہ دوسری طرف دیوبندی مولوی اپنے منبر اور اسٹیج پر کہتے پھرتے ہیں کہ اولیاء اللہ کی نسبتوں سے کچھ نہیں ہوتا۔ کیا یہ منافقت نہیں؟

قاری طیب دیوبندی نے لکھا کہ ہم مذہباً حنفی ہیں، سلسلہ ہمارا چشتی ہے اور نسبت ہماری دیوبندی ہے

مسلک علمائے دیوبند

از حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب

مہتمم مدرسہ دارالعلوم دیوبند

جس میں نہایت عام فہم انداز سے علماء دیوبند کے مسلک کی تفصیل بیان کی گئی ہے اور مسلک اہل سنت والجماعت کی پوری تاریخ بیان کرکے ثابت کیا ہے کہ یہی علمائے دیوبند کا مسلک ہے۔

ناشر

دارالاشاعت اردو بازار کراچی

فون ۲۱۳۷۶۸

طریقہ پر ان کے علمی مورث اعلیٰحضرت الامام شاہ ولی اللہ دہلوی اور بانی دارالعلوم حضرت حجۃ الاسلام مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی اور اس کے سرپرست اعظم قطب وقت حضرت مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی قدس اللہ اسرارہم سے پہنچا ہیں پر وہ خود بھی رواں دواں ہیں اور اپنے مستفیدوں کو بھی سو برس سے اسی رنگ تعلیم و تربیت دیکر رواں دواں کر رہے ہیں۔ اسلئے اب اس جامع اور معتدل مسلک کا اصطلاحی الفاظ میں خلاصہ یہ ہے کہ علماء دیوبند دیناً مسلم ہیں، فرقۃً اہلسنت والجماعت ہیں، مذہباً حنفی ہیں، مشرباً صوفی ہیں، کلاماً ماتریدی ہیں، سلوکاً چشتی بلکہ جامع سلاسل ہیں، فکراً ولی اللّٰہی ہیں، اصولاً قاسمی ہیں، فروعاً رشیدی ہیں اور نسبتاً دیوبندی ہیں۔ والحمد للہ علی ھذہ الجامعیۃ۔

علماء دیوبند کا نقطہ آغاز

علماء دیوبند کا نقطہ آغاز دارالعلوم دیوبند سے ہے۔ اسی کی تعلیمات اور طرز عمل سے یہ مسلک تعلیمی رنگ سے ہندوستان میں پھیلا اور علماء دیوبند کے نام سے موسوم ہوا اسلئے ضرورت ہے کہ ہم دارالعلوم کے وہ مقاصد جو اس کے مقدس بانی اور بانی کے رفقاء کار اہل اللہ کے طرز عمل اور عملی تعلیم سے نمایاں ہوتے پیش کر دیں تا کہ یہ مسلک نظری طور پر ہی نہیں عملی انداز سے بھی سب کے سامنے آجائے۔

اس مسلک کے لحاظ سے اگر دارالعلوم کی تاریخ کو سامنے رکھا جائے تو اس کے اسلاف اور مؤسسین صرف مدعیان مسلک ہی نہ تھے بلکہ مسلک کے

☆ قادری، سہروردی، نقشبندی، اشرفی اور رضوی لکھنے پر اعتراض کرنے والوں نے اپنے آپ کو چشتی لکھا۔ بریلوی لکھنے پر اعتراض کرنے والوں نے اپنے آپ کو دیوبندی لکھا اور یہ بھی لکھا کہ ہمارا آغاز دارالعلوم دیوبند سے ہے جبکہ کتاب المہند علی المفند میں ہے کہ دارالعلوم دیوبند کا افتتاح 1272ھ میں ہوا لہٰذا اکابر دیوبند نے تسلیم کرلیا کہ دیوبندی فرقے کی عمر ڈیڑھ سو سال ہے۔ اس سے پہلے یہ لوگ نہیں تھے۔

قاری طیب دیوبندی نے لکھا کہ ہم موئے مبارک، نعلین مبارک اور اولیاء اللہ کے تبرکات کی عظمت کو ضروری اور باعثِ برکت جانتے ہیں

مسلک علمائے دیوبند

از حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب

مہتمم مدرسہ دارالعلوم دیوبند

جس میں نہایت عام فہم انداز سے علماء دیوبند کے مسلک کی تفصیل بیان کی گئی ہے اور مسلک اہل سنت والجماعت کی پوری تاریخ بیان کرکے ثابت کیا ہے کہ یہی علمائے دیوبند کا مسلک ہے۔

ناشر

دارالاشاعت اردو بازار کراچی ۱

فون ۲۱۳۷۶۸

مشاہدہ وآثار صلحاء کی برکت اور ان سے تبرک واستفادہ کے قائل ہیں مگر انہیں سجدہ گاہ بنا لینے کے قائل نہیں۔

موئے مبارک و پیراہن مبارک و نعلین مبارک

اگر آثار نبوی علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام جیسے موئے مبارک، پیراہن مبارک یا نعلین مبارک کا ایک تسمہ بھی مستند طریق پر مل جائے تو اسے سلاطین کے تاج اور دنیا ومافیہا کی ہر دولت سے کہیں زیادہ بڑھ کر دولت سمجھتے ہیں غیر مستند ہوں تو بے ادبی سے بچ کر بے سند چیزوں سے کنارہ کش ہوجانا ضروری سمجھتے ہیں اسی طرح اولیاء اللہ کے تبرکات وآثار کی عظمت بھی ضروری اور موجب خیر وبرکت جانتے ہیں لیکن انہیں مقام رکوع وسجود بنا لینے یا ان کے لئے تعظیم کی خاص خاص بندھی جڑی رسوم بندی کے قائل نہیں۔ اسی لئے وہ جائے بزرگاں بجائے بزرگاں کے قائل ہیں مگر تبرک کی حد تک نہ کہ تعبد کی حد تک۔

بہرحال حضرات صوفیاء اولیاء قدس اللہ اسرارہم کی محبت وعقیدت ان کے مسلک پر بلاشبہ ایک شرعی حقیقت ہے مگر اس میں غلو ومبالغہ رسم بندی اور زمان ومکان کی قید وبند اور از خود حدود سازی، محض رواجی چیز ہے۔ ممکن ہے کہ ایسی چیزیں ابتداءً کسی صاحب حال اور مخلص سے اتفاقاً عمل میں آگئی ہوں مگر بعد والے بے بصیرت عقیدت مندوں اور بے شعور عشاق نے انہیں ایک مستقل اصول اور قانون کے انداز سے بے پڑھے لکھے عوام میں بنام شریعت

☆ جبکہ دوسری جانب اولیاء اللہ کے تبرکات کا مذاق اڑاتے ہیں، اور تبرکات کی تعظیم کرنے والوں کو بدعتی کہتے ہیں۔ کیا یہ منافقت نہیں؟

اشرف علی تھانوی نے اپنی کتاب میں لکھا کہ کفن میں اور قبر کے اندر مرشد کا رومال، کعبۃ اللہ کا غلاف تبرکاً رکھنا درست ہے

ہے سب جاتا ہے۔ ہاں اگر وہ عورت کچھ گناہ کرتی ہو جیسے نماز نہ پڑھتی تھی یا گانے بجانے کا پیشہ کرتی تھی تو ایسی باتیں کہہ دینا درست ہے تاکہ اور لوگ ایسی باتوں سے بچیں اور توبہ کریں۔

کفنانے کا بیان

مسئلہ: عورت کو پانچ کپڑوں میں کفنانا سنت ہے۔ ایک کرتہ، دوسرے ازار، تیسرے سربند، چوتھے چادر، پانچویں سینہ بند۔ ازار سر سے لے کر پاؤں تک ہونا چاہیے اور چادر اس سے ایک ہاتھ بڑی اور کرتہ گلے سے لے کر پاؤں تک ہو لیکن نہ اس میں کلی ہوں نہ آستین۔ اور سربند تین ہاتھ لمبا ہو اور سینہ بند چھاتیوں سے لے کر رانوں تک چوڑا اور اتنا لمبا ہو کہ بندھ جاوے۔ مسئلہ: اگر کوئی پانچ کپڑوں میں نہ کفناوے بلکہ فقط تین کپڑوں میں کفن دیدے، ایک ازار، دوسرے چادر، تیسرے سربند، تو بھی درست ہے اور اتنا کفن بھی کافی ہے۔ اور تین کپڑوں سے کم دینا مکروہ اور برا ہے۔ ہاں اگر کوئی مجبوری اور لاچاری ہو تو کم دینا بھی درست ہے۔ مسئلہ: سینہ بند اگر چھاتیوں سے لے کر ناف تک ہو تب بھی درست ہے لیکن رانوں تک ہونا زیادہ اچھا ہے۔ مسئلہ: پہلے کفن کو تین دفعہ یا پانچ دفعہ یا سات دفعہ لوبان وغیرہ کی دھونی دے دو تب اس میں مردے کو کفناؤ۔ مسئلہ: کفنانے کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے چادر بچھاوے پھر ازار اس کے اوپر پھر کرتہ۔ پھر مردے کو اس پر لے جا کے پہلے کرتہ پہناؤ۔ اور سر کے بالوں کو دو حصہ کرکے کرتے کے اوپر سینے پر ڈال دو، ایک حصہ داہنی طرف اور ایک حصہ بائیں طرف۔ اس کے بعد سربند سر پر اور بالوں پر ڈال دو اس کو نہ باندھو نہ لپیٹو۔ پھر ازار لپیٹ دو۔ پہلے بائیں طرف لپیٹو پھر داہنی طرف۔ اس کے بعد سینہ بند باندھ دو۔ پھر چادر لپیٹو۔ پہلے بائیں طرف پھر داہنی طرف۔ پھر کسی دھجی سے پیر اور سر کی طرف کفن کو باندھ دو اور ایک بند سے کمر کے پاس بھی باندھ دو کہ راستے میں کہیں کھل نہ جائے۔ مسئلہ: سینہ بند کو اگر سربند کے بعد ازار پہنانے سے پہلے ہی باندھ دیا تو بھی جائز ہے اور اگر سب کفنوں کے اوپر سے باندھے تو بھی درست ہے۔ مسئلہ: جب کفنا چکو تو رخصت کر دو کہ مرد لوگ نماز پڑھ کر دفنا دیویں۔ مسئلہ: اگر عورتیں جنازے کی نماز پڑھیں تو بھی جائز ہے لیکن چونکہ اتفاق کبھی نہیں ہوتا اس لئے ہم نماز اور دفنانے کے مسئلے بیان نہیں کرتے۔ مسئلہ: کفن میں یا قبر کے اندر عہد نامہ یا اپنے پیر کا شجرہ یا اور کوئی دعا رکھنا درست نہیں۔ اسی طرح کفن پر یا سینہ پر کافور سے یا روشنائی سے کلمہ وغیرہ کوئی دعا لکھنا بھی درست نہیں۔ البتہ کعبہ شریف کا غلاف یا اپنے پیر کا رومال وغیرہ کوئی کپڑا تبرک کے واسطے رکھ دینا درست ہے۔ مسئلہ: جو بچہ زندہ پیدا ہوا اور تھوڑی ہی دیر میں مر گیا یا فوراً پیدا ہونے کے بعد ہی مر گیا تو وہی

رحمٰن اصلی بہشتی زیور

حکیم الامت حضرت مولانا محمد اشرف علی تھانوی

خان برادرس تاجران کتب نزد حقانی چوک کراچی

☆ جبکہ دوسری طرف اپنے منبر پر بیٹھ کر دیوبندی مولوی یہ شور مچاتے ہیں کہ قبر میں اعمال کے سوا کوئی چیز عذاب سے نہیں بچا سکتی تو پھر یہ برکت کے لیے مرشد کا رومال اور کعبۃ اللہ کا غلاف کیوں رکھنا درست ہے؟

اشرف علی تھانوی نے اپنی کتاب میں لکھا کہ میت کے کفن پر بغیر روشنائی سے دعا، عہد نامہ، بسم اللہ شریف اور کلمہ طیبہ لکھنا جائز ہے

[illegible]

نیک بیبیاں فرمان بردار ہیں خیال رکھنے والیاں پیٹھ پیچھے اللہ تعالیٰ کی حفاظت سے

رحمٰن اصلی بہشتی زیور

حکیم الامت حضرت مولانا محمد اشرف علی تھانوی

رحمٰن برادرس تاجران کتب نزد حقانی چوک کراچی

شامل ہو اس سے پہلے جو چار تکبیریں یا تکبیر نقل کر چکا ہے وہ غلط ہوئیں امام نے اب تکبیر تحریمہ کہی ہو۔ مسئلہ
اگر کوئی شخص جہاز وغیرہ پر مرجاوے اور زمین وہاں سے اس قدر دور ہو کہ نعش کے خراب ہوجانے کا خوف
ہو تو اس وقت چاہئے کہ غسل اور تکفین اور نماز سے فراغت کرکے اس کو دریا میں ڈالدیں اور اگر کنارہ
اس قدر دور نہ ہو اور وہاں جلدی اترنے کی امید ہو تو اس نعش کو رکھ چھوڑیں اور زمین میں دفن کریں۔
مسئلہ اگر کسی شخص کو نماز جنازہ کی وہ دعا جو منقول ہے یاد نہ ہو تو اس کو صرف اللھم اغفر
للمؤمنین والمؤمنات کہہ دینا کافی ہے اگر یہ بھی نہ ہو سکے اور صرف چار تکبیروں پر اکتفا کی جائے
تب بھی نماز ہو جائے گی اس لئے کہ دعا فرض نہیں بلکہ مسنون ہے اور اسی طرح درود شریف بھی فرض نہیں
ہے۔ مسئلہ جب قبر میں مٹی پڑ چکے تو اس کے بعد میت کا قبر سے نکالنا جائز نہیں۔ ہاں اگر کسی آدمی
کی حق تلفی ہوتی ہو تو البتہ نکالنا جائز ہے مثال (۱) جس زمین میں اس کو دفن کیا ہے وہ کسی دوسرے
کی ملک ہو اور وہ اس کے دفن پر راضی نہ ہو (۲) کسی شخص کا مال قبر میں رہ گیا ہو۔ مسئلہ اگر کوئی عورت
مرجائے اور اس کے پیٹ میں زندہ بچہ ہو تو اس کا پیٹ چاک کرکے وہ بچہ نکال لیا جائے اسی طرح
اگر کوئی شخص کسی کا مال نگل کر مرجائے اور مال والا مانگے تو وہ مال اس کا پیٹ چاک کرکے نکال لیا جائے
لیکن اگر مردہ مال چھوڑ کر مرا ہے تو اس کے ترکہ میں سے وہ مال ادا کر دیا جائے اور پیٹ چاک نہ کیا جائے
مسئلہ قبل دفن کے نعش کا ایک مقام سے دوسرے مقام میں دفن کرنے کے لئے لے جانا خلاف اولیٰ
ہے جبکہ وہ دوسرا مقام ایک دو میل سے زیادہ نہ ہو اور اگر اس سے زیادہ ہو تو جائز نہیں اور بعد دفن
کے نعش کھود کر لے جانا تو ہر حالت میں ناجائز ہے مسئلہ میت کی تعریف کرنا خواہ نظم میں ہو یا
نثر میں جائز ہے بشرطیکہ تعریف میں کسی قسم کا مبالغہ نہ ہو یعنی ایسی تعریفیں بیان نہ کی جائیں جو اس میں نہ ہوں
مسئلہ میت کے اعزہ کو تسکین و تسلی دینا اور صبر کے فضائل اور اس کا ثواب ان کو سنا کر ان کو صبر پر
رغبت دلانا اور ان کے اور نیز میت کے لئے دعا کرنا جائز ہے اسی کو تعزیت کہتے ہیں تین دن کے بعد تعزیت
کرنا مکروہ تنزیہی ہے لیکن اگر تعزیت کرنے والا یا میت کے اعزہ سفر میں ہوں اور تین دن کے بعد آئیں تو اس
صورت میں تین دن کے بعد بھی تعزیت مکروہ نہیں جو شخص ایک مرتبہ تعزیت کر چکا ہو اس کو پھر دوبارہ تعزیت
کرنا مکروہ ہے۔ مسئلہ [illegible] مسئلہ میت کے کفن پر یا پیشانی
کے ویسے ہی انگلی کی حرکت سے کوئی دعا مثل عہد نامہ وغیرہ کے لکھنا اس کے بخشش کے لئے یا بسم اللہ الرحمن الرحیم
اور پیشانی پر [illegible] لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لکھنا جائز ہے مگر کسی صحیح حدیث سے اس کا
ثبوت نہیں ہے اس لئے اس کے مسنون یا مستحب ہونے کا خیال نہ رکھنا چاہئے۔ مسئلہ قبر پر کوئی
سبز شاخ رکھ دینا مستحب ہے اور اگر اس کے قریب کوئی درخت وغیرہ نکل آیا ہو تو اس کا کاٹ ڈالنا مکروہ ہے

اشرف علی تھانوی دیوبندی نے لکھا کہ روزِ محشر حضور صلی اللہ علیہ وسلم، انبیاء کرام، علماء، شہداء، حفاظ اور اولیاء اللہ گنہ گاروں کی شفاعت کریں گے

پکنے لگیں گے اور جیسے جیسے لوگوں کے گناہ ہوں گے اتنا ہی زیادہ وہ پسینہ نکلے گا اور لوگ اس میدان میں بھوکے پیاسے کھڑے کھڑے پریشان ہو جائیں گے۔ جو نیک لوگ ہوں گے۔ ان کے لئے اس زمین کی مٹی مثل میدے کے بنا دی جائے گی۔ اس کو کھا کر بھوک کا علاج کریں گے اور پیاس بجھانے کو حوض کوثر پر جائیں گے۔ پھر جب میدان قیامت میں کھڑے کھڑے دق ہو جائیں گے۔ اس وقت سب مل کر اول حضرت آدم علیہ السلام کے پاس، پھر اور نبیوں کے پاس کسی قدر سفارش کرنے کے لئے جائیں گے کہ ہمارا حساب و کتاب اور فیصلہ جلدی ہو جائے۔ سب پیغمبر کچھ عذر کریں گے اور سفارش کا وعدہ نہ کریں گے۔ سب کے بعد ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر یہی درخواست کریں گے۔ آپ حق تعالیٰ کے حکم سے قبول فرما کر مقام محمود میں (کہ ایک مقام کا نام ہے) تشریف لے جا کر شفاعت فرمائیں گے۔ حق تعالیٰ کا ارشاد ہو گا کہ ہم نے سفارش قبول کی۔ اب ہم زمین پر اپنی تجلی فرما کر حساب کتاب کئے دیتے ہیں۔ اول آسمان سے فرشتے بہت کثرت سے اترنا شروع ہوں گے۔ اور تمام آدمیوں کو ہر طرف سے گھیر لیں گے۔ پھر حق تعالیٰ کا عرش اترے گا۔ اس پر حق تعالیٰ کی تجلی ہو گی اور حساب کتاب شروع ہو جائے گا۔ اور اعمال نامے اڑائے جائیں گے۔ ایمان والوں کے داہنے ہاتھ میں اور بے ایمانوں کے بائیں ہاتھ میں وہ خود بخود آ جائیں گے۔ اور اعمال تولنے کی ترازو کھڑی کی جائے گی۔ جس سے سب کی نیکیاں اور بدیاں معلوم ہو جائیں گی۔ اور پل صراط پر چلنے کا حکم ہو گا۔ جس کی نیکیاں تول میں زیادہ ہوں گی۔ وہ پل سے پار ہو کر بہشت میں جا پہنچے گا اور جس کے گناہ زیادہ ہوں گے۔ اگر خدا تعالیٰ نے معاف نہ کر دیئے ہوں گے وہ دوزخ میں گر جائے گا اور جس کی نیکیاں اور گناہ برابر ہوں گے۔ ایک مقام ہے اعراف جنت دوزخ کے بیچ میں وہ وہاں رہ جائے گا۔ اس کے بعد ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم اور دوسرے حضرات انبیاء علیہم السلام اور عالم اور ولی اور شہید اور حافظ اور نیک بندے گنہگار لوگوں کو بخشوانے کے لئے شفاعت کریں گے۔ ان کی شفاعت قبول ہو گی۔ اور جس کے دل میں ذرا بھی ہو سا بھی ایمان ہو گا۔ وہ دوزخ سے نکال کر بہشت میں داخل کر دیا جائے گا۔ اسی طرح جو لوگ اعراف میں ہوں گے۔ وہ بھی آخر کار جنت میں داخل کر دیئے جائیں گے۔ اور دوزخ میں فقط وہ لوگ رہ جائیں گے جو بالکل کافر اور مشرک ہیں۔ اور ایسے لوگوں کو کبھی دوزخ سے نکلنا نصیب نہ ہو گا۔ جب سب جنتی اور دوزخی اپنے اپنے ٹھکانہ ہو جائیں گے۔ اس وقت اللہ تعالیٰ دوزخ اور جنت

[illegible]

بہشت میں اس فرما دیجیے

خیال رکھئے وہ اہل بہشت جو بیچتے اللہ تعالیٰ کی ملاقات

رحمن اصلی بہشتی زیور

حکیم الامت حضرت مولانا محمد اشرف علی تھانوی

رحمان برادرس تاجران کتب نزد حقانی چوک کراچی

مولوی اشرف علی تھانوی دیوبندی نے اپنی کتاب میں مرید بننے کے فوائد اور برکات تحریر کیے

نماز میں دل لگانے کا طریقہ

اتنی بات یاد رکھو کہ نماز میں کوئی کام کوئی پڑھنا بے ارادہ نہ ہو بلکہ ہر بات ارادے اور سوچ سے ہو مثلاً اللہ اکبر کہہ کر جب کھڑی ہو تو ہر لفظ پر یوں سوچو کہ میں اب سبحانک اللھم پڑھ رہی ہوں پھر سوچو کہ اب وبحمدک کہہ رہی ہوں۔ پھر دھیان کرو کہ اب وتبارک اسمک منہ سے نکل رہا ہے اسی طرح ہر لفظ پر الگ دھیان اور ارادہ کرو پھر الحمد اور سورت میں یوں ہی کرو، پھر رکوع میں اسی طرح ہر دفعہ سبحان ربی العظیم کو سوچ سوچ کر کہو۔ غرض منہ سے جو نکالو دھیان بھی ادھر رکھو۔ ساری نماز میں یہی طریقہ رکھو۔ انشاء اللہ تعالیٰ اس طرح کرنے سے نماز میں کسی طرف دھیان نہ بٹے گا پھر تھوڑے دنوں میں آسانی سے جی لگنے لگے گا اور نماز میں مزہ آئیگا۔

پیری مُریدی کا بیان

مُرید ہونے میں کئی فائدے ہیں۔ ایک فائدہ یہ کہ دل کے سنوارنے کے طریقے جو اوپر بیان کئے گئے ہیں ان کے برتاؤ کرنے میں کبھی کم سمجھی سے غلطی ہو جاتی ہے پیر اس کا ٹھیک راستہ بتلا دیتا ہے۔ دوسرا فائدہ یہ کہ کتاب میں پڑھنے سے بعض دفعہ اتنا اثر نہیں ہوتا جتنا کہ پیر کے بتلانے سے ہوتا ہے ایک تو اس کی برکت ہوتی ہے پھر یہ بھی خوف ہوتا ہے کہ اگر کوئی نیک کام میں کمی کی یا کوئی بُری بات کی پیر سے شرمندگی ہوگی۔ تیسرا فائدہ یہ ہے کہ پیر سے اعتقاد و محبت ہو جاتی ہے اور یوں جی چاہتا ہے کہ جو اس کا طریقہ ہے ہم بھی اسی کے موافق چلیں۔ چوتھا فائدہ یہ ہے کہ پیر اگر نصیحت کرنے میں سختی یا غصہ کرتا ہے تو ناگوار نہیں ہوتا پھر اس نصیحت پر عمل کرنے کی زیادہ کوشش ہو جاتی ہے اور اور بھی بعضے فائدے ہیں جن پر اللہ تعالیٰ کا فضل ہوتا ہے ان کو حاصل ہوتے ہیں اور حاصل ہونے ہی سے معلوم ہوتے ہیں۔ اگر مُرید ہونے کا ارادہ ہو تو اول پیر میں یہ باتیں دیکھ لو جس میں یہ باتیں نہ ہوں اُس سے مُرید نہ ہوں۔ ایک یہ کہ وہ پیر دین کے مسئلے جانتا ہو شرع سے ناواقف نہ ہو دوسرے یہ کہ اس میں کوئی بات خلاف شرع نہ ہو۔ جو عقیدے تم نے اس کتاب کے پہلے حصے میں پڑھے ہیں ویسے اس کے عقیدے ہوں اور جو دل کے سنوارنے کے طریقے تم نے اس کتاب میں پڑھے ہیں کوئی بات اس میں ان کے خلاف نہ ہو۔ تیسرے کمانے کھانے کے لیے پیری مُریدی نہ

[illegible]

نیک بیبیوں کو فرمان درویش

خیال رکھنے والی ہیں پیٹھ پیچھے اللہ تعالیٰ کی حفاظت

رحمن اصلی بہشتی زیور

حکیم الامت حضرت مولانا شاہ محمد اشرف علی تھانوی

رحمان برادرس تاجران کتب نزد حقانی چوک کراچی

☆ غوث پاک علیہ الرحمہ کے مرید بننے پر اعتراض کرنے والے مرید بننے کے فوائد اور برکات تحریر کر رہے ہیں۔

مولوی اشرف علی تھانوی نے اپنی کتاب میں حدیث نقل کی کہ محرم کی دس تاریخ کو روزہ رکھنے سے ایک سال کے گناہ معاف ہوجاتے ہیں۔ پندرہ شعبان کو روزہ رکھنا نفلوں سے زیادہ ثواب کا باعث ہے

تیسرا حصہ ۴۲ رحمٰن اسلامی بہشتی زیور

توڑ دینا درست ہے اور مہمان کی خاطر سے گھر والی کو بھی توڑ دینا درست ہے۔ مسئلہ: کسی نے عید کے دن نفل روزہ رکھ لیا اور نیت کر لی تب بھی توڑ دے اور اس کی قضا رکھنا بھی واجب نہیں۔ مسئلہ ۱۱: محرم کی دسویں تاریخ روزہ رکھنا مستحب ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو کوئی یہ روزہ رکھے اس کے گذرے ہوئے ایک سال کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں اور اس کے ساتھ نویں یا گیارہویں تاریخ کا روزہ رکھنا بھی مستحب ہے صرف دسویں کو روزہ رکھنا مکروہ ہے۔ مسئلہ ۱۲: اسی طرح بقر عید کی نویں تاریخ روزہ رکھنے کا بھی بڑا ثواب ہے اس سے ایک سال کے اگلے اور ایک سال کے پچھلے گناہ معاف ہو جاتے ہیں اور اگر شروع چاند سے نویں تک برابر روزہ رکھے تو بہت ہی بہتر ہے۔ مسئلہ ۱۳: شب برات کی پندرہویں اور عید کے پیچھے چھ دن نفل روزہ رکھنے کا بھی اور نفلوں سے زیادہ ثواب ہے۔ مسئلہ ۱۴: اگر ہر مہینے کی تیرھویں چودھویں پندرہویں تین دن روزہ رکھ لیا کرے تو گویا اس نے سال بھر برابر روزے رکھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم یہ تین روزے رکھا کرتے تھے ایسے ہی ہر دوشنبہ و جمعرات کے دن بھی روزہ رکھا کرتے تھے اگر کوئی ہمت کرے تو ان کا بھی بہت ثواب ہے۔

جن چیزوں سے روزہ نہیں ٹوٹتا اور جن سے ٹوٹ جاتا ہے
اور قضا یا کفارہ لازم آتا ہے اُن کا بیان

مسئلہ: اگر روزہ دار بھول کر کچھ کھا پی لے یا بھولے سے خاوند سے ہم بستر ہو جاوے تو اس کا روزہ نہیں گیا۔ اگر بھول کر پیٹ بھر بھی کھا پی لے تب بھی روزہ نہیں ٹوٹتا۔ اگر بھول کر کئی دفعہ کھا پی لیا تب بھی روزہ نہیں گیا۔ مسئلہ: ایک شخص کو بھول کر کچھ کھاتے پیتے دیکھا تو اگر وہ اس قدر طاقت ور ہے کہ روزہ سے زیادہ تکلیف نہیں ہوتی تو روزہ یاد دلا دینا واجب ہے اور اگر کوئی ناطاقت ہو کہ روزہ سے تکلیف ہوتی ہے تو اس کو یاد نہ دلاوے کھانے دیوے۔

نوٹ: مسئلہ نمبر ۲ صفحہ ۲۲۱ پر درج کیا گیا۔

مسئلہ ۳: دن کو سرمہ لگانا تیل لگانا خوشبو سونگھنا درست ہے اس سے روزہ میں کچھ نقصان نہیں آتا چاہے جس وقت ہو۔ بلکہ اگر سرمہ لگانے کے بعد تھوک یا رینٹھ میں سرمہ کا رنگ دکھائی دے تو بھی روزہ نہیں گیا نہ مکروہ ہوا۔

رحمٰن اصلی بہشتی زیور

حکیم الامت حضرت مولانا محمد اشرف علی تھانوی

رحمان برادرس تاجران کتب نزد حقانی چوک کراچی

مولوی اشرف علی تھانوی دیوبندی نے اپنی کتاب میں لکھا کہ تمام انبیاء کرام گناہوں سے پاک ہیں، سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو جاگتے میں جسم وروح کے ساتھ معراج ہوئی

[illegible] میں آجاوے۔ عقیدہ: عالم میں جو کچھ بھلا برا ہوتا ہے سب کو اللہ تعالیٰ اس کے ہونے سے پہلے ہمیشہ سے جانتا ہے اور اپنے جاننے کے موافق اس کو پیدا کرتا ہے۔ تقدیر اسی کا نام ہے اور بری چیزوں کے پیدا کرنے میں بہت سے بھید ہیں جن کو ہر ایک نہیں جانتا۔ عقیدہ: بندوں کو اللہ تعالیٰ نے سمجھ اور ارادہ دیا ہے جس سے وہ گناہ اور ثواب کے کام اپنے اختیار سے کرتے ہیں۔ مگر بندوں کو کسی کام کے پیدا کرنے کی قدرت نہیں ہے۔ گناہ کے کام سے اللہ میاں ناخوش اور ثواب کے کام سے خوش ہوتے ہیں۔ عقیدہ: اللہ تعالیٰ نے بندوں کو ایسے کام کا حکم نہیں دیا جو بندوں سے نہ ہو سکے۔ عقیدہ: کوئی چیز خدا کے ذمہ ضروری نہیں اور وہ جو کچھ مہربانی کرے اس کا فضل ہے۔ عقیدہ: بہت سے پیغمبر اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے بندوں کو سیدھی راہ بتلانے آئے اور وہ سب گناہوں سے پاک ہیں۔ گنتی ان کی پوری طرح اللہ ہی کو معلوم ہے۔ ان کی سچائی بتلانے کو اللہ تعالیٰ نے ان کے ہاتھوں ایسی نئی نئی مشکل باتیں ظاہر کیں جو اور لوگ نہیں کر سکتے۔ ایسی باتوں کو معجزہ کہتے ہیں۔ ان میں سب سے پہلے آدم علیہ السلام تھے اور سب کے بعد حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور باقی درمیان میں ہوئے۔ ان میں بعض بہت مشہور ہیں جیسے حضرت نوح علیہ السلام، ابراہیم علیہ السلام، اسحاق علیہ السلام، اسمٰعیل علیہ السلام، یعقوب علیہ السلام، یوسف علیہ السلام، داؤد علیہ السلام، سلیمان علیہ السلام، ایوب علیہ السلام، موسیٰ علیہ السلام، ہارون علیہ السلام، زکریا علیہ السلام، یحییٰ علیہ السلام، عیسیٰ علیہ السلام، الیاس علیہ السلام، الیسع علیہ السلام، یونس علیہ السلام، لوط علیہ السلام، ادریس علیہ السلام، ذوالکفل علیہ السلام، صالح علیہ السلام، ہود علیہ السلام، شعیب علیہ السلام۔ عقیدہ: سب پیغمبروں کی گنتی اللہ تعالیٰ نے کسی کو نہیں بتلائی۔ اس لیے یوں عقیدہ رکھے کہ اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے جتنے پیغمبر ہیں ہم ان سب پر ایمان لاتے ہیں جو ہم کو معلوم ہیں اُن پر بھی اور جو نہیں معلوم اُن پر بھی۔ عقیدہ: پیغمبروں میں بعضوں کا رتبہ بعضوں سے بڑا ہے۔ سب سے زیادہ رتبہ ہمارے پیغمبر محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے اور آپ کے بعد کوئی نیا پیغمبر نہیں آسکتا۔ قیامت تک جتنے آدمی اور جن ہوں گے آپ سب کے پیغمبر ہیں۔ عقیدہ: ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے جاگتے میں جسم کے ساتھ مکے سے بیت المقدس میں اور وہاں سے ساتوں آسمانوں پر اور وہاں سے جہاں تک اللہ کو منظور ہوا پہنچایا اور پھر مکے میں پہنچا دیا۔ اسے معراج کہتے ہیں۔ عقیدہ: اللہ تعالیٰ نے کچھ مخلوقات نور سے پیدا کر کے ان کو ہماری نظروں سے پوشیدہ کر دیا ہے اُن کو فرشتے کہتے ہیں۔ بہت سے کام اُن کے حوالے ہیں۔ وہ کبھی اللہ کے حکم کے خلاف کوئی کام نہیں کرتے۔ جس کام میں لگا دیا ہے اسی میں لگے ہیں۔ ان میں چار فرشتے بہت مشہور

نیک بیبیاں فرمان دار ہیں
خیال رکھنے والی ہیں پیٹھ پیچھے اللہ تعالیٰ کی حفاظت سے

رحمٰن اصلی بہشتی زیور

حکیم الامت حضرت مولانا محمد اشرف علی تھانوی

…ان برادرس تاجران کتب نزد حقانی چوک کراچی

اشرف علی تھانوی دیوبندی نے اپنی کتاب میں عقیدہ لکھا کہ اولیاء کرام کو چھپی ہوئی باتوں کا علم کشف اور الہام کے ذریعے ہوتا ہے

حصہ اول ۲۸ رحمن اسلامی بہشتی زیور

ہیں۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام، حضرت اسرافیل علیہ السلام، حضرت عزرائیل علیہ السلام، حضرت میکائیل علیہ السلام۔ اللہ تعالیٰ نے کچھ مخلوقات آگ سے بنائی ہے وہ بھی ہم کو دکھائی نہیں دیتی۔ ان کو جن کہتے ہیں۔ ان میں نیک و بد سب طرح کے ہوتے ہیں۔ ان کے اولاد بھی ہوتی ہے۔ ان میں سب سے زیادہ مشہور شریر ابلیس یعنی شیطان ہے۔ عقیدہ: مسلمان جب خوب عبادت کرتا ہے اور گناہوں سے بچتا ہے اور دُنیا سے محبت نہیں رکھتا اور پیغمبر صاحب صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر طرح خوب تابعداری کرتا ہے تو وہ اللہ کا دوست اور پیارا ہو جاتا ہے۔ ایسے شخص کو ولی کہتے ہیں۔ اس شخص سے کبھی ایسی باتیں ہونے لگتی ہیں جو اوروں سے نہیں ہو سکتیں۔ ان باتوں کو کرامت کہتے ہیں۔ عقیدہ: ولی کتنے ہی بڑے درجے کو پہنچ جاوے مگر نبی کے برابر نہیں ہو سکتا۔ عقیدہ: ولی خدا کا کیسا ہی پیارا ہو جاوے مگر جب تک ہوش و حواس باقی ہیں شرع کا پابند رہنا فرض ہے۔ نماز، روزہ اور کوئی عبادت معاف نہیں ہوتی۔ جو گناہ کی باتیں ہیں وہ اس کے لیے درست نہیں ہو جاتیں۔ عقیدہ: جو شخص شریعت کے خلاف ہو وہ خدا کا دوست نہیں ہو سکتا۔ اگر اس کے ہاتھ سے کوئی اچنبھے کی بات دکھائی دے یا تو وہ جادو ہے یا نفسانی یا شیطانی دھندا ہے اس سے عقیدہ نہ رکھنا چاہیے۔ عقیدہ: ولی لوگوں کو بعض بھید کی باتیں سوتے یا جاگتے میں معلوم ہو جاتی ہیں اس کو کشف یا الہام کہتے ہیں۔ اگر وہ شرع کے موافق ہے تو قبول ہے اور اگر شرع کے خلاف ہے تو رد ہے۔ عقیدہ: اللہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دین کی سب باتیں قرآن و حدیث میں بندوں کو بتلا دیں، اب کوئی نئی بات دین میں نکالنا درست نہیں۔ ایسی نئی بات کو بدعت کہتے ہیں۔ بدعت بہت بڑا گناہ ہے۔ عقیدہ: اللہ تعالیٰ نے بہت سی چھوٹی بڑی کتابیں آسمان سے جبرئیل علیہ السلام کی معرفت بہت سے پیغمبروں پر اتاریں، تاکہ وہ اپنی امتوں کو دین کی باتیں بتلائیں۔ ان میں چار کتابیں بہت مشہور ہیں۔ توریت حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ملی، زبور حضرت داؤد علیہ السلام کو، انجیل حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو، قرآن ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو، اور قرآن مجید آخری کتاب ہے، اب کوئی کتاب آسمان سے نہ آوے گی۔ قیامت تک قرآن مجید ہی کا حکم چلتا رہے گا — دوسری کتابوں کو گمراہ لوگوں نے بہت کچھ بدل ڈالا ہے مگر قرآن مجید کی نگہبانی کا اللہ نے وعدہ فرمایا ہے۔ اس کو کوئی نہیں بدل سکتا۔ عقیدہ: ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جس جس مسلمان نے دیکھا ہے اُن کو صحابی کہتے ہیں۔ ان کی بڑی بڑی بزرگیاں آئی ہیں۔ ان سب سے محبت اور اچھا گمان رکھنا چاہیے۔ اگر ان کا آپس میں کوئی لڑائی جھگڑا سننے میں آوے تو اس کو بھول چوک سمجھے ان کی کوئی برائی نہ کرے۔ ان سب میں سب سے بڑھ کر چار صحابی ہیں۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ یہ پیغمبر صاحب کے بعد ان کی جگہ پر بیٹھے اور دین کا بندوبست کیا، اس لیے خلیفہ اول کہلائے۔ تمام امت

فالصالحات قانتات حافظات للغيب بما حفظ الله

نیک بیبیاں فرمان دار ہیں

خیال رکھنے والی ہیں پیٹھ پیچھے اللہ تعالیٰ کی حفاظت سے

رحمن اصلی بہشتی زیور

حکیم الامت حضرت مولانا حافظ محمد اشرف علی صاحب تھانوی

رحمان برادرس تاجران کتب نزد حقانی چوک کراچی

☆ہم اہلسنت کا عقیدہ بھی یہی ہے کہ اولیاء اللہ رحمہم اللہ اپنے رب عزوجل کی عطا سے چھپی باتوں کو جانتے ہیں۔
جب تم بھی اس بات کو تسلیم کرتے ہو تو اہلسنت کے عقیدہ علم غیب پر اعتراض کیوں کرتے ہو؟

گنگوہی دیوبندی کے زخم پر اعلیٰ حضرت امداد اللہ مہاجر مکی نے صرف ہاتھ رکھا اور زخم درست ہو گیا، نشان تک باقی نہ رہا

ہو گئے کہ بندوقچیوں سے مقابلہ ہو گیا۔ یہ نبرد آزما دلیر جتھا اپنی سرکار کے مخالف باغیوں کے سامنے سے بھاگنے یا ہٹ جانے والا نہ تھا اس لئے اٹل پہاڑ کی طرح پرا جما کر ڈٹ گیا اور سرکار پر جاں نثاری کے لئے تیار ہو گیا۔ اللہ رے شجاعت و جواں مردی کہ جس ہولناک منظر سے شیر کا پتہ پانی اور بہادر سے بہادر کا زہرہ آب ہو جائے وہاں چند فقیر ہاتھوں میں تلواریں لئے جم غفیر بندوقچیوں کے سامنے ایسے جمے رہے گویا زمین نے پاؤں پکڑ لئے ہیں چنانچہ آپ پر فیر ہوئے اور حضرت حافظ ضامن صاحب رحمۃ اللہ علیہ زیر ناف گولی کھا کر شہید بھی ہوئے۔

(حضرت مولانا کا ہم العلوم ایک مرتبہ بچھے سر کر بیٹھ گئے جس نے دیکھا جانا کہ کنپٹی میں گولی لگی اور دماغ پار کر کے نکل گئی۔ اعلیٰحضرت نے ایک روز زخم پر ہاتھ رکھا اور فرمایا کیا ہوا؟ میاں عاشا اللہ گو جو دیکھا کہیں گولی کا نشان تک نہ۔ اور تعجب یہ ہے کہ خون سے تمام کپڑے تر)

حضرت امام ربانی قدس سرہ کو خاندانہ مرجان تعلق پر اعلیٰحضرت کے ساتھ تو جو کچھ دلبستگی تھی وہ تھی ہی مگر علاوہ حضرت حافظ ضامن صاحب کے ساتھ بھی عنایت درجہ خلوص و انس تھا اور حافظ صاحب بھی مولانا کے گویا دادہ و عاشق تھے اسی گھمسان میدان میں مولانا کو پاس بلایا اور فرمایا "میاں رشید احمد مجھے تو تم میرے پاس ہونا" تھوڑی دیر گزری تھی کہ حافظ صاحب اسی سمت میں آگے سے معلوم ہوا کہ ناف پر گولی لگی اور خون کا فوارہ بہنا شروع ہوا۔ حافظ صاحب کا دم سے ہو کر گر پڑا تھا اور حضرت امام ربانی کا پایہ تعجب کہ قتلش کا کام سے چھٹا۔ قریب کی مسجد میں لائے اور حجرے میں سر اپنے زانو پر رکھ کر تلاوت قرآن میں مشغول ہو گئے۔

دیکھنے والوں سے سنا ہے کہ حضرت مولانا کی اس ہوا گئی پر تعجب تھا کہ کس اطمینان کے ساتھ سنسان مسجد میں تنہا بیٹھے ہوئے اپنے نور دیدہ کے سفر آخرت کا سماں دیکھ رہے ہیں اور اپنے عاشق محبوب کی روح کا آخری وقت نظارہ کر رہے تھے۔ آنکھوں میں آنسو تھے اور زبان پر کلام اللہ جاری تھا کہ حافظ صاحب رحمۃ اللہ علیہ آپ کے زانو پر سر رکھے وصال ہو گیا اور حضرت مولانا کی وصیت کر دیا کرنے کے باعث مسرور ہو کر علیہ تشکر سے ہوئے بزرگوں سے سنا ہے کہ حضرت حافظ صاحب شہید رحمۃ اللہ علیہ کی تمامی نسبت حضرت قدس سرہ کی طرف منتقل ہوئی۔ ذلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء۔

انشاء اللہ جس بزرگ سے دس برس ہوئے اعلیحضرت سے سفارش کر کے حضرت مولانا کو بیعت کرایا اور عنایت کے ایک کلام کتیب سے جہدی ظاہر ترقی تھی وہ قدوسی نفس ہو کر آخری وقت میں اس آخری خدمت کا انجام

تذکرۃ الرشید

سوانح قدوۃ اہل السنۃ والجماعۃ فخر المحدثین قطب العالم
حضرت مولانا الحاج الحافظ رشید احمد گنگوہی قدس سرہ

تالیف
حضرت مولانا محمد عاشق الٰہی صاحب میرٹھی قدس سرہ

ادارۂ اسلامیات
انارکلی ○ لاہور

وہابیو! اپنے اکابر کے پیر و مرشد کی کرامت لکھنے والو! کبھی غوث و خواجہ رحمہم اللہ کی کرامات بھی اپنی کتابوں میں نقل کر کے اسے تسلیم کر لیا کرو۔

دیوبندی مولوی نے لکھا کہ حاجی امداد اللہ کے مہمانوں کے لئے کھانا پکانے کی حضور ﷺ نے خواہش ظاہر فرمائی

تذکرۃ الرشید — ۴۶

معیشت کے لئے کافی ووافی سامان تھا مگر آپ کا قلب سلیم چونکہ بالطبع زہد و توکل کا شیدا اخلاص سے آپ نے اپنی ساری جائداد مسکنی وزرعی اپنے بھائی کے نام منتقل کر دی اور مسجد کے حجرہ کو مسکن بنا لیا تھا۔

اعلیٰحضرت چونکہ زاویہ خمول کی زیست اور گمنامی کے ساتھ ایام گزاری کی جانب بہت راغب تھے اسلئے ہمیشہ اپنے آپکو چھپایا اور طلبہ کی دلسوزی کو اخفاء و کتمان حال کا سبب بنایا مگر "مشک آنست کہ خود ببوید نہ کہ عطار بگوید" اپنے چھپائے کب چھپ سکتے تھے خلائق مخلوق نے جیسا ... کو قدر سمجھا اور جیسا کہ دین کا اپنے زادہ و ولادت سے حال رہا ہے غرباء و مساکین اور عوام الناس طالب دین نیک بندوں کی آمد شروع ہوئی بمصداق مثلاً لاامر آپ طالبین کو بیعت فرماتے اور اشغال کا نام سیکھنے کیلئے آنے والی مخلوق کی دستگیری فرماتے تھے۔ آخر طالبین کا ہجوم دن بدن بڑھتا گیا اور آپ اُسی توکل وسیع خوان پر مہمانوں کی پوری ضیافت فرماتے رہے یہاں تک کہ آپکی بھاوج نے آپکے پاس پیغام بھیجا کہ موروثی جائداد آپ منتقل فرما چکے تو توکل پر بسر عمر گزران ہے پھر آپ پر مہمانوں کی آمد اور مسافروں کی زیادتی کو ایکبار معلوم ہو گر میری غیرت تقاضہ نہیں کرتی کہ میں اس خدمت سے چشم پوشی کروں۔ اسلئے آج سے جتنے مہمان آئیں انکی اطلاع غریب خانہ پر فرما دیں تاکہ کھانا دونوں وقت یہاں سے آئیگا۔ اول تو اعلیحضرت نے انکار فرمایا کہ نہیں میرے مہمان ہیں انکی خدمت مجھی پر حق ہے مگر آخر بھاوج صاحبہ کے اصرار کے سبب جو محض اخلاص کے ساتھ تھا آپ نے قبول فرما لیا اور اس روز سے مہمانوں کا کھانا دونوں وقت وہاں سے آنے لگا۔

اعلیحضرت کی بھاوج کا حُسن اعتقاد اور قابل صد ناز تھا کہ مہمانوں کا کھانا خود پکاتی تھیں اور کسی مہمان کے بے وقت آنے سے بھی کبھی تنگدل نہ ہوتی تھیں۔ ایک دن اعلیحضرت نے خواب دیکھا کہ بھاوج آپ کے مہمانوں کا کھانا پکا رہی ہیں کہ جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور آپکی بھاوج سے فرمایا کہ "اٹھو تم اس قابل نہیں کہ امداد اللہ کے مہمانوں کا کھانا پکاؤ اس کے مہمان علماء ہیں اُنکے مہمانوں کا کھانا میں پکاؤں گا۔"

اعلیحضرت کی اس مبارک خواب کی تعبیر حضرت امام ربانی محدث گنگوہی قدس سرہ سے ظہور میں آئی اسلئے کہ علماء میں آپ ہی پہلے عالم ہیں جو اعلیحضرت حاجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے ہاتھ پر بیعت ہوئے آپ کے بعد چار دانگ عالم سے جوق جوق علماء کی آمد شروع ہوئی اور اعلیحضرت کو علماء کا شیخ طریقت بننے

دیوبندی مولوی نے حاجی امداد اللہ کی کرامت لکھی کہ جوتا دیکھ کر جوتے کے مالک کا نام بتادیا حالانکہ جوتے کا مالک ان کے لئے اجنبی تھا

تذکرۃ الرشید

سوانح قدوۃ العلماء زبدۃ الفقہاء قطب العالم
حضرت مولانا الحاج الحافظ رشید احمد گنگوہی قدس سرہٗ

تالیف
حضرت مولانا محمد عاشق الٰہی میرٹھی نور اللہ مرقدہٗ

ادارۂ اسلامیات
انار کلی ○ لاہور

جلد اول ۴۲ تذکرۃ الرشید

الحق کہ حضرت مولانا اعلیحضرت کی زیارت کرچکے تھے مگر چونکہ شیخ الشیوخ حضرت حاجی شاہ عبد الحق صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے حضرت امام ربانی نے صحیح بخاری بھی پڑھی اور علم تربیت گنگوہ کیا تھا اسکو حاضری کا بھی اس گھر پر اور بدلہ میں زیادہ اتفاق ہوا اسلئے آپ کا دل بیعت کے لئے بھی ادھر ہی جھکتا اور یوں ہی راضی ہوتا تھا کہ طریقت میں بھی اسی شفیق استاد کا دامن پکڑا جائے جیسے جامع بین الشریعت والطریقت ہونے میں شبہ نہیں ہے لیکن چونکہ مشیت ازلی آپ کے لئے دوسری تجویز قرار دے چکی تھی اس لئے آپ کے بیچ تھے جیسا کہ آپکو اس ارادہ میں اس درجہ پختگی بھی نہ آئی کہ درخواست کرتے بیعت ہوجاتے (ایک مرتبہ آپکو اسی زمانہ طالب علمی میں مولانا محمد قاسم العلوم اور چند دیگر احباب کے ساتھ تھانہ بھون جانے کا اتفاق ہوا اور صلوۃ جمعہ سے مسجد میں قیام کیا اتفاق سے آپکا جوتہ بدلا گیا اور کوئی صاحب اپنا جوتہ چھوڑ کر آپ کے نعلین پہن گئے۔ رخصت کا وقت تھا آپ اور آپ کے احباب جوتہ کی تلاش میں تھے کہ اعلیحضرت حاجی صاحب تشریف لائے اور فرمایا کہ "بدلا ہوا جوتہ ہمیں دکھاؤ" چنانچہ حضرت مولانا گنگوہی خود ہی اس جوتہ کو اٹھا کر اعلیحضرت کے پاس لے گئے اعلیحضرت نے جوتے کے سامنے دیکھکر فرمایا "یہ تو حبیب حسن کا ہے" حبیب حسن حضرت مولانا محمد قاسم صاحب کے ساتھیوں میں ایک لڑکا تھا لیکن ایسا اجنبی تھا کہ اعلیحضرت کو اس سے مطلق کبھی تعارف نہ ہوا تھا۔ یہ اعلیحضرت کی پہلی کرامت تھی جسکو مولانا نے اول مرتبہ دیکھا اور عقیدت کے ساتھ دلی کشش کا باعث ہوا گویا ساٹھ سال تک تعمیر ہونے والے محل کی صورت بنیاد رکھی گئی اور پھر کی بیع و شرا کا اس رات میں سودا شروع ہوا

یہ اور اس قسم کے دیگر خوارق عادات اور کشف و کرامات کے دیکھنے سننے سے حضرت مولانا کی محبت اور ارادت اعلیحضرت کے ساتھ بڑھتی گئی کہ آپ کے جس طلب اور تعمیر و نقاد نظر نے فارغ تحصیل ہونے اور شریعت و علم دین کے کمال تک کوئی فیصلہ نہ کیا کہ کہاں جانا اور کس کی غلامی اختیار کرنی چاہئے کہ آپ گنگوہ تشریف لائے اور حق تعالیٰ شانہ کی طرف سے تلاش و حصول مقصود کے اسباب خود بخود مہیا ہونے کے منتظر رہے

حضرت امام ربانی قدس سرہ نے ایک مرتبہ خود یہ تذکرہ فرمایا کہ جب میں دہلی سے پڑھکر فارغ ہوا آیا ایک دن مسجد میں بیٹھا ہوا کچھ لکھ رہا تھا کہ ایک بزرگ تشریف لائے اور میرے پاس ہی آ کر بیٹھ گئے میں لکھتے لکھتے نظر اوپر اٹھائی تو ایک نورانی صورت پر نگاہ پڑی۔ قلم کو ہاتھ سے رکھ دیا اور دریافت کیا کہ

☆ اپنے اکابرین کے متعلق یہ عقیدہ رکھنے والو! کہ وہ چھپی باتوں کا علم رکھتے تھے۔ ہمارا یہ کہنا ہے کہ اولیاء اللہ رحمہم اللہ کے لئے بھی اس عقیدے کو تسلیم کرلیا کرو کہ وہ بھی چھپی باتوں کو اللہ تعالیٰ کی عطا سے جان لیتے تھے۔

رشید احمد گنگوہی نے اپنے متعلق لکھا "حق وہی ہے جو گنگوہی کی زبان سے نکلتا ہے" اس زمانے میں ہدایت و نجات میری اطاعت پر موقوف ہے

تذکرۃ الرشید

سوانح قدوۃ العلماء زبدۃ الفضلاء امام الربانیین قطب العالم
حضرت مولانا الحاج الحافظ رشید احمد گنگوہی قدس سرہ

تالیف
حضرت مولانا محمد عاشق الٰہی صاحب میرٹھی نور اللہ مرقدہ

ادارۂ اسلامیات
انارکلی ○ لاہور

اعلیٰ طبقہ میں رکن اعظم شمار ہوئے تھے جیسے اقوال و افعال اور قلب و جوارح کی ہر زمانہ میں حفاظت کی گئی ہے اور جیسی زبان اور اعضاء بدن کو تائید و توفیق خداوندی نے تعلق کو گرائی سے بچایا ہے اسکے لئے یہی تربیت و کفالت میں بار لکھا ہے آپ نے کئی مرتبہ بحیثیت تبلیغ یہ الفاظ زبان فیض ترجمان سے فرمائے "سن لو حق وہی ہے جو رشید احمد کی زبان سے نکلتا ہے اور بقسم کہتا ہوں کہ میں کچھ نہیں ہوں مگر اس زمانہ میں ہدایت و نجات موقوف ہے میرے اتباع پر" اور کہا قال ظاہر ہے جن مسائل میں دلائل و شواہد کے پابند ہو کر اختلافی جھگڑوں میں پڑتے اور حق و باطل میں امتیاز کامل نہ ہو سکنے کی وجہ سے تذبذب و تحیر کے بیابان میں سرگرداں پھرا کرتے تھے حضرت امام ربانی قدس سرہ مشکوٰۃ نبوت سے سلگائی ہوئی مشعل قلبی کے نور کی بدولت واقعی حق جانب بیان فرماتے اور شق صحیح معین فرما کر بلا استشہاد فیصلہ کر دیا کرتے تھے یہی وجہ ہے کہ آپ کے فتاویٰ میں نقلی استشہاد و روایات بہت کم نظر سے گذریں گی اور حقیقت میں امر حق زبان کا تابع بھی نہیں ہے بلکہ دلیل امر حق کی بالکل اور علامت ظنیہ کے قائم مقام ہے۔

حضرت امام ربانی کا علو مرتبت اور قرب عزت کا کیا پتہ لگا کوئی آسان بات نہیں اور نہ اس کی حاجت ہے ہاں اتنی بات ظاہر ہو چکے نزدیک مسلم ہے کہ مرتبہ ولایت میں خاص نسبت عبدیت یعنی اتباع نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم میں انہماک و فنائیت جو آپ کو حاصل ہوئی تھی آپ کے زمانہ میں دوسرے کو عطا نہ ہوئی تھی آپ اپنے زمانہ کے تمام خاصان خدا کے خلاصہ اور حضوری بارگاہ احدیت کے لب لباب اور ورثۂ نبی کی جماعت کے منتخب صدر انجمن تھے جس درجہ کی استقامت و پختگی یعنی دین کے بارہ میں جماؤ اور ثابت قدمی آپ کو عطا ہوئی تھی اسکی نظیر اہل عصر کو تعرض نہیں آئی موافق ہو یا مخالف اور دوست ہو یا دشمن چار و ناچار با دل خواستہ یا ناخواستہ اس بات کا فورا مقر ہے اور ہوگا کہ حضرت امام ربانی اُس سیدھی اور صاف جادہ پر چلتے چلتے جان دے گئے جسکو شریعت اور سنت کہا جاتا ہے۔ ما انکر علی المعترضین بے جن امور کو بدعت حسنہ کہا اُن کو حضرت امام ربانی نے بدعت سیئہ قرار دیا اور ناقوم متنفر ہے لیکن جن خصوصی کو سنت اور فعل سنت یا فعل صحابہ ہونا مخالف کو بھی تسلیم ہے اسکے التزام و اہتمام اور پابندی و انصرام کا معترضین کو بھی مصدر جا اعتراف ہے کہ امام ربانی کا یگانہ روزگار ہونا اظہر من الشمس ہے۔ یہ بے نظیر استقامت اور ثابت قدمی پختگی آخر کہاں تھی اور کہاں سے آئی تھی مگر اسکا حاصل کرنا سہل تھا تو معترضین نے

رشید احمد گنگوہی دیوبندی کے والدین کے سلسلہ نسب میں پیر بخش، غلام حسن، غلام علی، غلام قادر نام کے لوگ ہیں

تذکرۃ الرشید

تالیف

ادارہ اسلامیات

انارکلی ○ لاہور

۱۳

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ولادت

حضرت نے خود بیان فرمایا تھا اس طرح ہے مولانا رشید احمد صاحب بن قاضی پیر بخش بن

قاضی غلام حسن بن قاضی غلام علی بن قاضی علی اکبر بن قاضی محمد اسلم الانصاری

نقل کرایا ہوں ہے مولانا رشید احمد صاحب بن مسماۃ کریم النساء بنت فرید بخش بن غلام قادر بن محمد صالح

☆بڑی حیرت کی بات ہے انہی اکابر دیوبند نے اپنی کتابوں میں ان ناموں کے رکھنے کو ناجائز، حرام اور مشرکانہ نام قرار دیا ہے تو کیا (معاذ اللہ) گنگوہی صاحب کے آباؤ اجداد مشرک تھے؟

رشید احمد گنگوہی دیوبندی کے والدین کے سلسلہ نسب میں پیر بخش، غلام حسن، غلام علی، غلام قادر نام کے لوگ ہیں

تذکرۃ الرشید

سوانح ... حضرت مولانا الحاج الحافظ رشید احمد گنگوہی قدس سرہٗ

تالیف

حضرت مولانا محمد عاشق الٰہی صاحب میرٹھی نوراللہ مرقدہٗ

ادارہ اسلامیات

انارکلی ○ لاہور

۱۴

بن خواجہ شرف الدین بن خواجہ تقی الدین بن خواجہ صلاح الدین بن خواجہ شمس بیگ بن اسمٰعیل بن خواجہ عبداللہ
عراقی بن خواجہ ابوالمنصور بن خواجہ علی بن خواجہ محمود بن خواجہ احمد بن خواجہ جعفر بن ابی منصور بن ایوب بن
شیخ ابی ایوب انصاری ... صحابی رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم خالد ابو ایوب رضی اللہ عنہم اجمعین ۔
حضرت رحمۃ اللہ علیہ کا نسبی سلسلہ جدی کی طرف سے گیارھویں پشت پر حضرت امام ربانی غوث صمدانی
قطب العالم شیخ الشیوخ عبدالقدوس گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ سے جا ملتا ہے بایں طور کہ حضرت کے جد بزرگوار یعنی
جناب قاضی پیر بخش مرحوم کی والدہ ماجدہ شیخ محمد صادق کی صاحبزادی تھیں ... شیخ محمد صادق
کے جد سابع حضرت شیخ الشیوخ عبدالقدوس گنگوہی ہیں چنانچہ سلسلہ اس طرح ہے کہ مولانا رشید احمد صاحب
بن مولانا ہدایت احمد بن قاضی پیر بخش بن ... بنت محمد صادق بن محمد صالح بن الشیخ ... بن محمد طاہر
بن شیخ ... بن ... شیخ الاسلام امام الاکمل عبدالقدوس رحمۃ اللہ علیہم اجمعین ۔
[illegible]

☆ بڑی حیرت کی بات ہے اپنی اکابر دیوبند نے اپنی کتابوں میں ان ناموں کے رکھنے کو ناجائز، حرام اور مشرکانہ نام قرار دیا ہے تو کیا (معاذ اللہ) گنگوہی صاحب کے آباؤ اجداد مشرک تھے؟

آپ نے پچھلے صفحے پر گنگوہی کے آباؤ اجداد کے نام ملاحظہ فرمائیں۔ حیرت کی بات ہے کہ ان ناموں کو گنگوہی نے موجودہ فتوے میں شرکیہ نام قرار دیا۔ اب گنگوہی کے فتوے کی روشنی میں ان کے آباؤ اجداد کے نام پر کیا فتویٰ لگے گا؟

کامل
فتاوی رشیدیہ
مبوب بطرز جدید
از افاضات مبارکہ
حضرت مولانا الحاج الحافظ رشید احمد صاحب گنگوہیؒ
ناشران
محمد علی کارخانہ اسلامی کتب دکان نمبر ۲
اردو بازار کراچی ۱

طواف قبر

جواب:۔ ان سب امور میں جیسا کہ مائۃ مسائل میں لکھا ہے وہی بندہ کی طرف سے جواب ہے اس میں بندہ موافقت رکھتا ہے فقط واللہ تعالیٰ اعلم

قبر پر جانا اور اس کو بوسہ دینا

سوال:۔ قبر پر جانا اور اس کو بوسہ دینا درست ہے یا نہیں؟

جواب:۔ قبر کو بوسہ دینا حرام ہے کہ یہ عادت اہل کتاب کی ہے یعنی یہود و نصاریٰ کی۔

نبی بخش وغیرہ نام رکھنا

سوال:۔ نبی بخش، پیر بخش، سالار بخش، مدار بخش ایسے ناموں کا رکھنا کیسا ہے۔

جواب:۔ ایسے نام موہم شرک ہیں منع ہیں ان کو بدلنا چاہیے فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

کتب فقہ و حدیث کا انکار کرنا

دیوبندی مولوی نے اپنے پیرومرشد گنگوہی کے لئے القابات کی بارش کردی حتیٰ کہ گنگوہی کو قطب العالم اور غوث الاعظم لکھا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ نحمدہ ونستعینہ ونستغفرہ ونؤمن بہ ونتوکل علیہ ونعوذ باللہ من شرور انفسنا و
من سیئات اعمالنا من یہدہ اللہ فلا مضل لہ ومن یضللہ فلا ہادی لہ ونشہد ان لا الٰہ الا
اللہ وحدہ لا شریک لہ ونشہد ان سیدنا ومولانا وشفیعنا محمداً عبدہ ورسولہ۔ اما بعد
بندہ سراپا تقصیر عاشق الٰہی عفا اللہ عنہ جملہ اہل اسلام کی خدمت میں عموماً اور برادران طریقت کی خدمت
میں خصوصاً کمال ادب کے ساتھ عرض رساں ہے کہ قطب العالم قدوۃ الاعاظم غوث الاعظم اسوۃ الاصفیاء
جامع الفضائل والفواضل مجمع الصفات والفضائل البہیۃ السنیۃ [illegible]
[illegible] مولانا الحافظ الحاج المولوی رشید احمد صاحب محدث گنگوہی
قدس سرہ العزیز کی وفات [illegible] کسی خاص حصہ ملک یا شخص یا جماعت یا متوسلان تک
محصور [illegible] حسب مراتب تعلق [illegible] عام
مسلمانان ہند [illegible] کے دلوں کو [illegible] سے قدم
آگے ابھی قرار بھی نہیں [illegible] چہار طرف سے معدن کمال کی سوانح مرتب کرنے کی خواہش
بلکہ اصرار [illegible] شروع ہوگئے۔ اس [illegible] حقیقت میں
ایک طبعی [illegible] بات تھی [illegible] دلوں اور زبانوں کو اس جانب متوجہ کیا تھا [illegible]
[illegible]
اور [illegible] بشری قوت سے باہر تھا۔
اس زمانہ نے ایک جگہ کی [illegible] دوسری [illegible] مشہور ہو جاتے
[illegible]

☆ کبھی اپنی کتابوں میں پیران پیر شیخ عبدالقادر جیلانی علیہ الرحمہ کو بھی غوث الاعظم لکھ دیا کرو۔

امام احمد رضا خان کو اعلیٰ حضرت کہنے پر اعتراض کرنے والو!

اکابر دیوبند کے پیر امداد اللہ کو دو صفحات میں آٹھ مقامات پر اعلیٰ حضرت لکھا

تذکرۃ الرشید

سوانح قدوۃ العلماء زبدۃ الفضلاء قطب العالم
حضرت مولانا الحاج الحافظ رشید احمد گنگوہی قدس سرہ

تالیف
حضرت مولانا محمد عاشق الٰہی صاحب میرٹھی نور اللہ مرقدہ

ادارۂ اسلامیات
انار کلی ○ لاہور

اور فرماتے تھے اور فارغ ہوتے ہی چھپر میں پہنچکر کلام اللہ یاد کرنا شروع کر دیتے تھے تا آخر الفصل دوسرے سال حافظ ہوئے اور مبارک ماہ رمضان کی تراویح میں امام جماعت بنکر محراب سنائی۔

چونکہ خدا طلبی کا شوق ازلی قلب مبارک میں جوش مار رہا تھا اسلئے آپکو بیعت ہونے کے لئے شیخ کامل کی تلاش ہوئی اور محبوب کو اپنی طرف لانے والے پاک خدا نے آپکی رہبری فرمائی۔ اس زمانہ میں اعلیحضرت حاجی امداد اللہ صاحب تھانہ بھون ضلع مظفر نگر تشریف رکھتے تھے آپ نے رجوع کیا اور اس بادشاہت سے دامن بھر لیا جسکی طلب میں سلاطین نے تاج و تخت چھوڑا اور لاکھوں کو بادشاہت کا تخت حاصل ہوا ہے ۔

سلوک و تحصیل طریقت

بازار عشق و شوق محبت کے جاں فروش — تکمیں کو چل چلاؤ ہے دنیائے دون کا
بیٹھے ہیں طریق وصل دکھا رہا ہے خدائے پاک — دل بیچکر خرید لیں سودا جنون کا

حضرت امام ربانی مولانا گنگوہی قدس سرہ کو قاسم العلوم زبدۃ الافاضل مولانا المولوی محمد قاسم صاحب نانوتوی کے ساتھ طالب علمی کے زمانہ میں چار سال تک مرافقت و معیت اور رفیق و یکجہتی کے سبب اس درجہ تعلق بڑھ گیا تھا کہ فلک علم کے دونوں شمس و قمر گویا جسم و روح یا گل و بو کا علاقہ رکھتے اور یک جان دو قالب کا مظہر بنے ہوئے تھے۔ حضرت مولانا قاسم العلوم کو جناب شیخ المشائخ قدوۃ العارفین حضرت حاجی امداد اللہ شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے رابطہ نسب بھی تھا کیونکہ اعلیحضرت کی ننھیال قصبہ نانوتہ اور مولانا مرحوم کے خاندان میں تھی۔ حضرت حاجی صاحب کی بہن بھی نانوتہ ہی بیاہی تھیں اسلئے حضرت اکثر نانوتہ تشریف لاتے اور مولانا محمد قاسم صاحب و مولانا محمد یعقوب صاحب آپ حضرت حاجی صاحب کی خدمت میں حاضر ہوتے تھے اعلیحضرت کا ان دونوں نونہالان چمنستان علم و فضل کے ساتھ بچپن ہی سے نہایت شفقت اور نہایت محبت و اخلاص کا برتاؤ تھا۔ کتب کی جز بندی دونوں حضرات کو اعلیحضرت ہی نے سکھائی تھی جسکے بعد دونوں صاحبوں نے اپنی اکثر کتابوں کی جلدیں خود ہی باندھیں اس تعلق یگانگت اور ازلی ارتباط قلبی کے باعث حضرت مولانا قاسم العلوم نے وطن سے دہلی آتے اور دہلی سے وطن جاتے تھانہ بھون کی حاضری اور اعلیحضرت کی زیارت کا اپنا معمول بنا رکھا تھا اعلیحضرت بھی جب دہلی تشریف لاتے تو حضرت مولانا کے مکان پر اعلیٰ

دیوبندیوں کے مرکزی رسالے میں "علم غیب رسول ﷺ" پر مفصل مضمون تحریر کیا

ماہنامہ

دعوۃ التوحید

اسلام آباد

ایمان کی دولت کا امین

توحید کی خوشبو سے معطر

جلد 10 شمارہ 115 شعبان 1430ھ اگست 2009ء

ایڈیٹر

حافظ مقصود احمد

نائب ایڈیٹر

ڈاکٹر حافظ محمد شہباز حسن

مجلسِ ادارت

مولانا عطاء المحسن | ڈاکٹر حافظ محمد انور
پروفیسر عنایت اللہ مدنی | میاں انوار اللہ

مجلسِ مشاورت

☆ محمد داؤد کھوکھر
☆ ڈاکٹر محمد انور قریشی
☆ چوہدری محمد ارشد
☆ چوہدری محبوب احمد
☆ عبداللہ بن شیخ محمد اسلام

نمائندگان

فرانس : میاں قمر محمود
راولپنڈی : سید انصار احمد (0322-6143240)
سیالکوٹ : چوہدری رحمت اللہ 0300-8616800

فی شمارہ : 15 روپے
زرِ سالانہ : 150 روپے

فہرست مضامین

مرکز دعوۃ التوحید مسجد جامع
مسجد شاہ اسماعیل شہید I-9/4 - اسلام آباد
موبائل: 0300-5053986 فون: 4438752 فیکس: 4438752

سرورِ کونین ﷺ نے غیب کی خبریں دیں، اگر یہ علم غیب نہیں تو پھر علم غیب کس کا نام ہے

ڈاکٹر مفتی محمود السقار — اردو قالب: ڈاکٹر حافظ محمد شہباز حسن

نبی ﷺ نے اپنے بعض معاصرین کی
موت کی کیفیت و مقام کی اطلاع دی (2)

وفاتِ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی اطلاع: نبی ﷺ کی دختر فاطمہ چل کر آپ کے پاس آتی ہیں، ان کے والد ان سے فرماتے ہیں: بیٹی آؤ مرحبا۔ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: پھر آپ نے فاطمہ کو اپنے دائیں یا بائیں طرف بٹھایا اور پھر ان سے سرگوشی کی تو وہ رو پڑیں، پھر آپ نے ان سے چپکے سے ایک بات کی جس سے وہ ہنس پڑیں۔ میں نے ان سے کہا: آج غم کے فوراً بعد ہی خوشی کی جو کیفیت میں نے تمہارے چہرے پر دیکھی وہ پہلے کبھی نہیں دیکھی۔ پھر میں نے ان سے پوچھا کہ آپ نے کیا فرمایا تھا؟ تو انہوں نے کہا: میں رسول اللہ ﷺ کا راز افشا نہیں کرسکتی۔ جب آپ کی وفات ہو گئی تو میں نے ان سے پوچھا تو انہوں نے جواب دیا کہ آپ نے میرے کان میں کہا تھا: ان جبریل کان یعارضنی القرآن کل سنة مرة وانه عارضنی العام مرتین ولا اراه الا حضر اجلی وانک اول اهل بیتی لحاقا بی فبکیت، فقال ﷺ: اما ترضین ان تکونی سیدة نساء اهل الجنة او نساء المؤمنین فضحکت لذلک ؎ "جبرئیل میرے ساتھ ہر سال قرآن کا ایک دور کیا کرتے تھے اس سال انہوں نے دو بار دور کیا ہے۔ اس سے مجھے یہ معلوم ہوتا ہے کہ میری موت کا وقت قریب ہے اور میرے گھرانے میں سب سے پہلے مجھ سے آملنے والی تم ہوگی۔ اس پر میں رونے لگی تو آپ نے فرمایا: کیا تم اس پر خوش نہیں کہ جنت کی عورتوں کی یا (آپ نے فرمایا) مومنہ عورتوں کی سردار بنو؟ تو اس پر میں ہنس پڑی"۔

ایک اور روایت میں ہے کہ حضرت فاطمہ نے کہا: فاخبرنی انه یقبض فی وجعه الذی توفی فیه فبکیت ثم سارنی فاخبرنی انی اول اهل بیته اتبعه فضحکت ؎

"تو آپ نے مجھے بتایا تھا کہ آپ کی اسی مرض میں وفات ہو جائے گی جس میں واقعی آپ کی وفات ہوئی تو میں رو پڑی، پھر دوبارہ آپ نے آہستہ سے مجھ سے جو بات کی اس میں آپ نے فرمایا کہ میں آپ کے اہل بیت میں سے سب سے پہلے آپ سے جا ملوں گی تو میں اس پر ہنس پڑی"۔

اس حدیث میں نبی ﷺ نے تین غیب کی خبریں دی ہیں:

۱۔ آپ کی وفات قریب ہے۔ آپ علیہ الصلاۃ والسلام اسی سال وفات پا گئے۔

۲۔ آپ نے یہ خبر دی کہ فاطمہ آپ کے بعد زندہ رہیں گی اور آپ کے اہل بیت میں سے سب سے پہلے ان کی ہی وفات ہوگی۔ آپ ﷺ کے صرف چھ مہینے بعد آپ کی وفات ہوئی تو اس طرح آپ کے اہل بیت میں سب سے پہلے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی وفات ہوئی۔

۳۔ آپ رضی اللہ عنہا جنت کی عورتوں کی سردار ہوں گی۔

امام نووی فرماتے ہیں کہ یہ آپ ﷺ کا واضح معجزہ ہے بلکہ دو معجزات ہیں: آپ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے اپنے بعد زندہ رہنے اور یہ کہ وہ سب سے پہلے آپ ﷺ سے ملیں گی۔ پھر اسی طرح ہوا۔ آپ ﷺ سے بہت جلد ملاقات کی خبر پر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا خوشی سے ہنس پڑیں ؎

یہ اطلاع کہ ام المومنین میمونہ رضی اللہ عنہا کی وفات مکہ میں نہیں ہوگی: آپ ﷺ کی نبوت کے دلائل اور صداقت کی نشانیوں میں سے آپ ﷺ کی یہ اطلاع بھی ہے کہ ام المومنین میمونہ رضی اللہ عنہا مکہ میں فوت نہیں ہوں گی۔ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا مکہ میں بیمار پڑ گئیں۔ جب بیماری شدت اختیار کر گئی تو انہوں نے اپنے پاس موجود لوگوں سے فرمایا: مجھے مکہ سے باہر لے چلو کیونکہ مجھے مکہ میں موت نہیں آئے گی اس لئے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا کہ میری وفات مکہ میں نہیں ہوگی۔ ٥

شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے حدیث نقل کی کہ حضور ﷺ بعد از وصال فرما رہے ہیں کہ میں نے ابھی ابھی حسین رضی اللہ عنہ کو کربلا میں شہید ہوتے ہوئے دیکھا

مومن کے ماہ و سال

اردو ترجمہ مع عربی متن

ما ثبت بالسنۃ فی ایام السنۃ

عربی تصنیف
عارف باللہ شیخ عبد الحق محدث دہلویؒ
اردو ترجمہ
مولانا اقبال الدین احمد صاحب

رسول اکرم ﷺ کی مقدس تعلیمات کی روشنی میں ہر مسلمان کے لئے پورے سال کے
اعمال، اشغال، نماز، روزہ، دعا، استغفار کا ایک مکمل دستور العمل
ہر مسلمان کو چاہیے کہ اپنی زندگی اسلامی سانچے میں ڈھالنے کے لئے ہر سال کے حقیقی
رسول اللہ ﷺ کی تعلیمات کے مطابق عمل کر کے اپنے دین و دنیا کو کامیاب بنائے

دار الاشاعت

یہ روایت کہ حضرت حسینؓ اس وقت مقتول ہوں گے جب کہ قہر ان پر چھا جائے گا طبرانی نے کبیر میں بیان کیا ہے کہ اس کا راوی سعد بن طریف ہے جو غالی و باطل پرست ہے۔

حسینؓ کو قتل کیا جائے گا اور ان کی تربت کی مٹی دکھائی گئی اور ان کے قاتل کا پتہ بتایا گیا۔ اس روایت کو سخاوی کے ذریعہ بھی لکھا گیا ہے۔

جامع الاصول میں ترمذی کی حدیث ایک انصاری خاتون سلمٰی کی زبانی یہ لکھی ہے کہ میں ام المومنین حضرت سلمہؓ کی خدمت میں ایک دن حاضر ہوئی اور وہ گریہ وزاری کر رہی تھیں۔ میں نے کہا آپ کیوں رو رہی ہیں؟ فرمایا میں نے ابھی خواب میں رسول اللہ ﷺ کو روتے ہوئے دیکھا ہے۔ آپ کی داڑھی اور سر کے بال گرد آلود تھے۔ یہ دیکھ کر میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ آپ کیوں رو رہے ہیں؟ ارشاد عالی ہوا میں نے ابھی ابھی حسینؓ کو قتل ہوتے دیکھا ہے۔

اور یہی حدیث بخاری و ترمذی میں حضرت انسؓ کی زبانی یوں تحریر ہے کہ گورنر کوفہ عبید اللہ بن زیاد کے پاس حسینؓ کا سر لا کر ایک طشت میں رکھا گیا۔ عبید اللہ بن زیاد نے سرِ حسینؓ کو ایک لکڑی سے چھیڑا اور ان کی کچھ تعریف کی تو میں (انسؓ) نے کہا۔ حضرت یہ رسول اکرم ﷺ سے بہت مشابہ ہیں اور اس وقت سرِ حسین وسمہ کے خضاب سے رنگین تھا۔

نیز ایک روایت حضرت انسؓ کی زبانی یہ ہے کہ عبید اللہ بن زیاد گورنر کوفہ کے پاس میں بیٹھا ہوا تھا کہ حضرت حسینؓ کا سر مبارک لایا گیا جن کی ناک میں عبید اللہ بن زیاد ایک لکڑی کرنے لگا اور کہنے لگا میں نے ایسا خوبرو کسی کو نہیں دیکھا تو میں (انسؓ) نے کہا تھا یہ رسول اللہ ﷺ سے بہت مشابہ ہیں۔ (ترمذی)

عمارہ بن عمیرؓ سے روایت ہے کہ عبید اللہ بن زیاد گورنر کوفہ اور اس کے ساتھیوں کا سر کاٹ کر مسجد میں لایا گیا[1]۔ جہاں لوگوں کا ہجوم تھا۔ میں (عمارہ) بھی اس بھیڑ میں سے گھس کر مسجد میں پہنچ گیا۔ اور اس ہجوم نے کہا وہ آیا وہ آیا یعنی ایک سانپ تھا جو مقتولوں کے سروں میں گھستا ہوا عبید اللہ کے سر کے پاس آیا اور اس کی ناک میں گھس کر تھوڑی دیر بیٹھا رہا اور پھر نکل کر آنکھوں میں غائب ہو گیا۔

[1] عبید اللہ بن زیاد گورنر کوفہ کا سر کاٹ کر پہلے کوفہ کے قصر امارہ میں مختار بن عبید کے آگے رکھا گیا اور پھر اس خام امارہ کے حکم سے مسجد بھیجا گیا تا کہ لوگ حاکم وقت مختار سے خوف زدہ رہیں۔ ٣٢

☆ (اس سے یہ معلوم ہوا کہ حضور ﷺ بعد از وصال بھی تمام واقعات دیکھ رہے ہیں)

شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے لکھا کہ حضرت عمر عبدالعزیز نے یزید کو امیر المومنین کہنے والے کو بیس کوڑے لگوائے

مومن کے ماہ و سال

اردو ترجمہ مع عربی متن

مَا ثَبَتَ بِالسُّنَّةِ فِي أَيَّامِ السَّنَةِ

عربی تصنیف

عارف باللہ شیخ عبدالحق محدث دہلوی

اردو ترجمہ

مولانا اقبال الدین احمد صاحب

رسول اکرم ﷺ کی مقدس تعلیمات کی روشنی میں ہر مسلمان کے لئے پورے سال کے اعمال و اشغال، نماز، روزہ، دعا و استغفار کا ایک مکمل دستور العمل ہر مسلمان کو چاہئے کہ اپنی زندگی اسلامی سانچے میں ڈھالنے کے لئے ہر ماہ کے متعلق رسول اللہ ﷺ کی تعلیمات کے مطابق عمل کر کے اپنے دین و دنیا کو کامیاب بنائے

دارالاشاعت

مومن کے ماہ وسال — ۳۳ — ماثبت بالسنۃ فی ایام السنۃ

مگر خاندان بنو اُمیہ میں سے یزید ہی وہ پہلا شخص ہوگا جو معاملات اُمت میں رخنہ اندازی کرے گا۔

رویانی نے اپنی مسند میں ابو الدرداء ؓ کی زبانی لکھا ہے کہ میں نے رسول اکرم ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے خود سنا ہے کہ اُموی خاندان کا یزید ہی وہ پہلا شخص ہوگا جو میری سنتوں میں رد و بدل کرے گا۔

نوفل بن فرات کا بیان ہے کہ عمر بن عبدالعزیز ؒ کے پاس میں بیٹھا ہوا تھا اتنے میں کسی نے یزید بن معاویہ کا تذکرہ کرتے ہوئے امیر المومنین یزید بن معاویہ کہا۔ اس پر خلیفۂ وقت عمر بن عبدالعزیز ؒ نے کہا اے شخص تو نے یزید کو امیر المومنین کہا یہ تیرا جرم ہے۔ پھر اس شخص کو بیس (۲۰) کوڑے لگوائے۔

☆ موجودہ دور کے بعض مولوی جو یزید کو امیر المومنین اور رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں، انہیں بھی سخت سزا دے کر حضرت عمر بن عبدالعزیز علیہ الرحمہ کی سنت کو زندہ کرنا چاہیے۔

شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے لکھا کہ معرکہ کربلا کے بعد یزید نے مکہ و مدینہ پر حملہ کروایا، جس سے کئی صحابہ شہید ہوئے

مومن کے ماہ و سال

اردو ترجمہ مع عربی متن

مَا ثَبَتَ بِالسُّنَّةِ فِي أَيَّامِ السَّنَةِ

عربی تصنیف

عارف باللہ شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ

اردو ترجمہ

مولانا اقبال الدین احمد صاحب

رسول اکرم ﷺ کی مقدس تعلیمات کی روشنی میں ہر مسلمان کے لئے پورے سال کے اعمال ، اشغال ، نماز ، روزہ ، دعا ، استغفار کا ایک مکمل دستور العمل ہر مسلمان کو چاہئے کہ اپنی زندگی اسلامی سانچے میں ڈھالنے کے لئے ہر ماہ کے متعلق رسول اللہ ﷺ کی تعلیمات کے مطابق عمل کر کے اپنے دین و دنیا کو کامیاب بنائے

دار الاشاعت

یزید کا مکہ مدینہ پر حملہ

۶۳ھ میں یزید کو اطلاع دی گئی کہ باشندگان مدینہ نے چڑھائی کا ارادہ کیا اور اس کی بیعت فسخ کر دی ہے تو یزید نے ایک زبردست فوج روانہ کر کے افسر فوج کو حکم دیا کہ مدینہ والوں سے نبرد آزمائی کی جائے۔ اور اسی کے ساتھ ایک فوج مکہ معظمہ بھیجی تاکہ حضرت عبداللہ ابن زبیرؓ سے معرکہ آرا ہو کے انہیں قتل کر دے۔ یزیدی فوج جو مدینہ منورہ آئی تھی اس نے باب طیبہ میں معرکہ حرہ قائم کیا اور مدینہ والوں کو دردناک تکلیفیں پہنچائیں۔ لوگو! تمہیں کیا معلوم معرکہ حرہ کیا چیز ہے۔ سنو! معرکہ حرہ دردناک تکلیف دینے والی جنگ وہ عظیم سانحہ ہے جس کے بیان کی دل میں قوت نہیں اور کوئی کان اس کے سننے کی طاقت بھی نہیں رکھتا معرکہ حرہ اس سانحہ عظیم کو حضرت حسن بصریؒ نے اس طرح بیان کیا کہ بخدا یزیدی فوج کی اس دردناک تکلیف دینے والی جنگ میں اکثر صحابہ شہید کئے گئے اور ہزارہا کنواریوں کی عصمت دری کی گئی اور مدینہ کو لوٹا گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

یزید پر لعنت

رسول اکرم ﷺ کا ارشاد ہے۔ جس نے مدینہ والوں کو خوف زدہ کیا اللہ اس کو خوف زدہ رکھے گا۔ ایسے شخص پر اللہ تعالیٰ فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہو۔ (مسلم)

باشندگان مدینہ نے یزید کی بیعت اس لئے فسخ کی کہ یزید کے گناہ و جرائم حد سے تجاوز کر گئے تھے۔

علامہ واقدی نے کئی طریقوں سے عبداللہ بن حنظلہ غسیل کی زبانی لکھا ہے قسم بخدا ہم یزید پر چڑھائی نہ کرتے لیکن اس کے حالات اور مختلف جرائم کے سبب ہم خوفزدہ تھے کہ کہیں ہم پر آسمان سے پتھروں کی بارش نہ ہو۔ یزید کے زمانے میں اس کے مقرب لوگ اپنی بیٹیوں اور بہنوں اور باپ کی بیویوں سے شادی کرنے لگے تھے یزید خود شراب نوشی کرتا اور تارک نماز تھا۔

علامہ ذہبی کا بیان ہے کہ یزید نے باشندگان مدینہ کے ساتھ جو زیادتیاں کیں وہ کیں لیکن اس کے باوجود وہ شراب خور اور ممنوعہ افعال کا مرتکب تھا۔ اسی سبب سے لوگ اس سے ناراض ہوئے اور اس پر سب نے حق طور پر چڑھائی ارادہ کیا۔ اللہ یزید کو غارت کرے اس نے فوج کو مکہ معظمہ میں صرف حضرت ابن زبیر سے جنگ کرنے کے لئے روانہ کی۔ اس

☆مزید یہ کہ باشندگان مدینہ نے یزید کی بیعت اس لئے فسخ کی کہ یزید کے گناہ و جرائم حد سے بڑھ گئے تھے

گیارہویں صدی کے مجدد شاہ عبدالحق محدث دہلوی اپنی کتاب میں فرماتے ہیں کہ

والدین رسول، مومن، موحد اور جنتی ہیں

مومن کے ماہ و سال

اردو ترجمہ مع عربی متن

ما ثبت بالسنۃ فی ایام السنۃ

عربی تصنیف

عارف باللہ شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ

اردو ترجمہ

مولانا اقبال الدین احمد صاحب

رسول اکرم ﷺ کی مقدس تعلیمات کی روشنی میں ہر مسلمان کے لئے پورے سال کے اعمال و اشغال، نماز، روزہ، دعا و استغفار کا ایک مکمل دستور العمل ہر مسلمان کو چاہئے کہ اپنی زندگی اسلامی سانچے میں ڈھالنے کے لئے ہر ماہ کے متعلق رسول اللہ ﷺ کی تعلیمات کے مطابق عمل کر کے اپنے دین و دنیا کو کامیاب بنائے

دار الاشاعت

والدہ ماجدہ نے مقام ابواء میں وفات پائی۔[1]

بعض کہتے ہیں کہ مقام حجون[2] میں انتقال فرمایا۔

قاموس میں ہے کہ مکہ معظمہ کے مقام ناجزہ میں حضور اقدس ﷺ کی والدہ ماجدہ حضرت آمنہؓ مدفون ہیں۔

ابن سعدؒ نے ابن عباسؓ کی زبانی لکھا ہے کہ رسول اکرم ﷺ کی عمر جب چھ سال کی تھی تو آپ ﷺ کی والدہ ماجدہ آپ ﷺ کو لئے ہوئے بنو عدی بن نجار میں اپنے ماموں وغیرہ سے ملنے کے لئے مدینہ طیبہ تشریف لے گئیں اور وہاں سے جب مکہ معظمہ واپس ہو رہی تھیں تو مقام ابواء میں آپؓ نے رحلت فرمائی۔

روایت ہے کہ حضرت آمنہؓ وفات پانے کے بعد رسول اکرم ﷺ پر ایمان لائیں۔ طبرانی نے اسناد کے ساتھ حضرت عائشہ صدیقہ کی زبانی تحریر کیا ہے کہ رسول اکرم ﷺ حزن و ملال کے عالم میں مقام حجون جب مرضی الٰہی تھی رہے اور پھر وہاں سے شاداں مراجعت فرمائی۔ اور مجھ سے کہا کہ میں نے اپنے اللہ سے دعائیں مانگیں تو اس نے میری والدہ ماجدہ کو میرے لئے زندہ کر دیا اور وہ میری نبوت پر ایمان لائیں اس کے بعد پھر وہ اپنی اصلی حالت پر لوٹ گئیں یعنی وصال فرما گئیں۔

اس حدیث کو ابو حفص بن شاہین نے اپنی کتاب الناسخ والمنسوخ میں بھی لکھا ہے۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہؓ کا بیان ہے کہ سرور عالم ﷺ کے والدین اسی دنیا میں زندہ کئے گئے اور وہ دونوں رسول اکرم ﷺ پر ایمان لائے۔

خطیب نے بھی یہ حدیث تحریر کی ہے۔ اور سہیلی نے یہ حدیث تصنیف کر کے آخر میں لکھا ہے کہ اس روایت کے بعض راوی مجہول الحال ہیں۔ ابن کثیر نے لکھا ہے کہ یہ حدیث بہت منکر اور اس کے بعض راوی مجہول الکیفیت ہیں۔

بعض علماء کا بیان ہے کہ رسول اکرم ﷺ کے والدین کو دوزخ سے کوئی واسطہ نہیں بلکہ وہ دونوں کے دونوں جنتی ہیں۔

---

1. [illegible]
2. [illegible]

شیخ محقق شاہ عبدالحق محدث دہلوی روایت نقل کرتے ہیں کہ شعبان کی پندرہویں شب کو پورے سال رونما ہونے والے معاملات لکھ دیئے جاتے ہیں

مومن کے ماہ و سال

اردو ترجمہ مع عربی متن

ماثبت بالسنۃ فی ایام السنۃ

عربی تصنیف
عارف باللہ شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ
اردو ترجمہ
مولانا اقبال الدین احمد صاحب

رسول اکرم ﷺ کی مقدس تعلیمات کی روشنی میں ہر مسلمان کے لئے پورے سال کے اعمال و اشغال، نماز، روزہ، دعا، استغفار کا ایک مکمل دستور العمل ہر مسلمان کو چاہئے کہ اپنی زندگی اسلامی سانچے میں ڈھالنے کے لئے ہر ماہ کے متعلق رسول اللہ ﷺ کی تعلیمات کے مطابق عمل کر کے اپنے دین و دنیا کو کامیاب بنائے

دارالاشاعت

حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ مرنے والوں کے ناموں کی فہرست پندرہویں شعبان کی رات کو تیار کی جاتی ہے۔ آپ ﷺ کی اس روایت سے ظاہر ہوتا ہے کہ چونکہ رات کے وقت بظاہر روزہ نہیں ہوتا اس لئے روزہ دار رہنے کا مطلب یہ ہے کہ بوقت کتابت شب اللہ تعالیٰ روزہ کی برکت کو جاری رکھے اور یہ بھی مطلب ہو سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ دن کے وقت مرنے والوں کی فہرست بناتا ہے اور رات کے وقت وہ فہرست ملک الموت کے حوالہ کر دیتا ہے۔ اس کا ثبوت دوسری احادیث سے بھی ملتا ہے اور اس روایت کو ابن ابی دنیا نے بھی تحریر کیا ہے۔

عطاء بن یسار کا بیان ہے شعبان کی پندرہویں شب میں ملک الموت کو ایک فہرست دے کر اللہ تعالیٰ حکم دیتا ہے کہ جن لوگوں کے نام اس میں لکھے ہیں ان کی روح اس سال وقت مقررہ پر قبض کرنا۔ اور شعبان کی پندرہویں شب کے وقت لوگوں کے حالات مختلف ہوتے ہیں کوئی فرش فروش کرتا ہے کوئی باغوں کے درخت لگانے کی فکر میں ہوتا ہے کوئی نکاح کرتا ہوتا اور کوئی شادی کی تیاری میں مصروف ہوتا ہے۔ اور کوئی محلات بنواتا ہوتا ہے۔ لوگوں کی مشغولیات کے وقت دوسری طرف اللہ تعالیٰ ان کی موت کا دن تاریخ لکھتا ہوتا ہے۔

دیلمی نے ابو ہریرہؓ کی زبانی لکھی ہے کہ ایک شعبان سے دوسرے شعبان تک مدت حیات ظاہری منقطع کرنے کا وقت و دن لکھا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ یہ بھی لکھا جاتا ہے کہ ان کے مرنے والوں میں سے فلاں فلاں شخص کی فلاں وقت شادی ہوگی اور فلاں وقت یہ مرنے والا بچہ پیدا ہوگا۔

عثمان بن مغیرہ بن اخنسؓ کی زبانی بھی اسی قسم کی روایت شیخ محی الدین کردی نے تحریر کی ہے۔

دوسرا مقالہ

احادیث کی روشنی میں خصوصیت کے ساتھ پندرہویں شعبان کی فضیلت ہے حکم الٰہی فیھا یفرق کل امر حکیم (اس شب میں ہر حکمت والے کام کا فیصلہ دیا جاتا ہے) کی تفسیر کرتے ہوئے حضرت عکرمہؓ نے بیان کیا ہے پندرہویں شعبان کی رات میں سال بھر تمام کاموں کا فیصلہ کیا جاتا ہے۔ اس رات زندہ رہنے والے اور حج کرنے والے سب کے نام کی فہرست تیار کی جاتی ہے جس کی تعمیل میں کسی قسم کی ذرا سی بھی کمی بیشی نہیں ہوتی۔ اس روایت کو ابن جریر، ابن منذر اور ابی حاتم نے بھی لکھا ہے۔

بعض علماء کی رائے ہے کہ کتابت کا یہ کام لیلۃ القدر میں ہوتا ہے اگرچہ اس کی ابتداء پندرہویں شعبان کی شب سے ہوتی ہے۔

شیخ عبدالحق محدث دہلوی حدیث نقل کرتے ہیں کہ 27 رجب کی شب میں عبادت اور دن کو روزہ سو سال کے روزے اور عبادت کے برابر ہے

مومن کے ماہ و سال

شیخ عبدالحق محدث دہلوی لکھتے ہیں ہندوپاک میں مقیم غوث اعظم کی اولاد ومشائخ ربیع الثانی کی گیارہ تاریخ کو عرس مناتے ہیں

مومن کے ماہ و سال

اردو ترجمہ عربی متن

ماثبت بالسنۃ فی ایام السنۃ

عربی تصنیف

عارف باللہ شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ

اردو ترجمہ

مولانا اقبال الدین احمد صاحب

رسول اکرم ﷺ کی مقدس تعلیمات کی روشنی میں ہر مسلمان کے لئے پورے سال کے اعمال و اشغال، نماز، روزہ، دعا و استغفار کا ایک مکمل دستور العمل ہر مسلمان کو چاہئے کہ اپنی زندگی اسلامی سانچے میں ڈھالنے کے لئے ہر ماہ کے متعلق رسول اللہ ﷺ کی تعلیمات کے مطابق عمل کر کے اپنے دین و دنیا کو کامیاب بنائے

دارالاشاعت

مناقب غوث اعظم

آپ کی خوبیوں اور مناقب کے بارے میں شیوخ نے لکھا ہے کہ ہر مہینہ اپنی رویت ہلال سے پہلے آپ کے پاس آتا، اگر تقدیر الٰہی کے سبب اس مہینہ میں کوئی ہونے والی برائی یا سزا وغیرہ مقدر ہوتی تو ناپسندیدہ و منکر صورت میں آتا اور اگر تقدیر الٰہی کے سبب اس میں نعمتیں اور خوبیاں ہوتی تو خوبصورت شکل میں نمودار ہوتا۔

بہجۃ الاسرار اور شیخ عالم و عارف امام عبداللہ یافعی کی کتاب خلاصۃ المفاخر در مناقب شیخ عبدالقادر، جس کے تکملہ کتاب کا نام روضۃ الریاحین ہے اس میں مرقوم ہے کہ زمانہ کے بہترین مشائخ میں سے غوث الاعظم کے فرزند سید السادات سیف الدین عبدالوہاب کا بیان ہے کہ والد بزرگوار پیر و مرشد شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی کے پاس ہم کئی لوگ جمعہ کے دن سہ پہر کے وقت تاریخ ختم جمادی الآخر ۵۶۰ھ نشست تھے اور پیر و مرشد فرما رہے تھے اتنے میں ایک خوبصورت نوجوان آیا اور پیر و مرشد کے پاس بیٹھ کر اس نے کہا السلام علیک اے ولی اللہ میں رجب ہوں اور یہ خوشخبری دینے آیا ہوں کہ بہ تقدیر الٰہی اس ماہ میں لوگوں کے لئے کوئی عام برائی نہیں ہے۔ چنانچہ پورا مہینہ لوگوں پر خیر و خوبی گزرا۔ پھر اس ماہ رجب کا آخری دن جو اتوار کا دن تھا ہم لوگ پیر و مرشد کی خدمت میں حاضر تھے کہ ایک کریہ المنظر بد صورت شخص آیا اور کہا السلام علیک یا ولی اللہ میں شعبان ہوں اور اللہ نے اس ماہ میں مقدر کر دیا ہے کہ بغداد میں بلائیں آئیں گی۔ ارض حجاز میں سخت قحط ہوگا اور خراسان میں رن پڑے گا چنانچہ جیسا اس بد صورت نے کہا تھا ویسا ہی دیکھنے میں آیا۔

عرس غوث اعظم

مستند روایات معلومہ کے پیش نظر غوث اعظم کا عرس ۹۔ ربیع الآخر کو ہونا چاہئے۔ اور اسی تاریخ کو پیر و مرشد امام کامل و عارف شیخ عبدالوہاب قادری المتقی کی آپ کا عرس قرار دیتے تھے۔ یہ تاریخ عرس ہے جو قابل اعتماد اسی سبب سے بھی ہے کہ یہی تاریخ عرس ہمارے پیر و مرشد شیخ الاعظم علی متقی اور دیگر شیوخ کے نزدیک قابل اعتماد ہے۔

لیکن ہمارے ملک میں ان دنوں ۱۱ ربیع الثانی ہی زیادہ مشہور و معروف ہے اور غوث الاعظم کی اولاد و مشائخ عظام مقیم ہند (و پاک) گیارہویں تاریخ کو عرس کرتے ہیں۔

☆ غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی گیارہویں منانے کو بدعت کہنے والے سوچیں! گیارہویں صدی کے مجدد شاہ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ اور ان کے مشائخ ہر سال گیارہویں مناتے تھے

گیارہویں صدی کے مجدد شاہ عبدالحق محدث دہلوی کی کتاب "ماثبت من السنہ" میں گیارہویں شریف کا ثبوت موجود ہے

یا حی — برحمتك نستغيث — یا قیوم

اس کتاب کا پڑھنا اور اپنے بچوں کو پڑھانا ہر مسلمان کیلئے ضروری ہے۔
☆ اس میں بنیادی اہم مسائل آسان الفاظ میں بیان کئے گئے ہیں۔ ☆

عقیدہ
اہل سنت والجماعۃ

مؤلف:

مولانا مفتی ابو محمد ندیم فاروقی ایم اے (جامعہ کراچی)
فاضل جامعہ خیر المدارس ملتان۔ رفیق: دار الافتاء۔
خطیب: جامع مسجد رحمانیہ (ٹرسٹ)
فاطمہ جناح کالونی جمشید روڈ نمبر ۳، کراچی نمبر۔

ترتیب جدید:

مفتی احمد ندیم فاروقی ۔ فاضل جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن (وفاق المدارس پاکستان)
☆☆☆ نائب امام و خطیب جامع مسجد رحمانیہ ☆☆☆

۳۳

اگر کسی کے گھر میت ہو جائے تو رشتہ دار یا ہمسایوں کو چاہیے کہ ان کے گھر کھانا پکا کر پہنچائیں کیونکہ غمی کی وجہ سے انکو پکانا دشوار ہوگا اور اب لوگوں نے میت کے گھر خود کھانا شروع کر دیا اور میت والے برات کے برابر کھانا بھی تیار کرتے ہیں۔ میت سے فراغت سے پہلے کھانے کی فکر ہوتی ہے۔ یہ بڑا گناہ ہے ایسا کھانا ناجائز ہے اس رسم کو توڑنا ثواب ہے۔

گیارہویں شریف:

یہ رسم جہالت اور گناہ ہے۔ نذر نیاز صرف اللہ کے نام کی ہوتی ہے۔ پیران پیر یا کسی اور بزرگ نے اپنے نام کی گیارہویں یا نذر ماننے کا حکم نہیں دیا کیونکہ یہ شرک اور بدترین گناہ ہے۔ بزرگان دین اسکو حرام سمجھتے ہیں۔ ہاں کسی دن بھی خیرات کر کے بزرگوں کی ارواح کو ثواب پہنچا سکتے ہیں۔ کوئی خاص دن مقرر کرنا جائز نہیں لہٰذا اب کو یہ غیر اسلامی کام چھوڑ دینا چاہیے

☆ شاہ عبدالحق لکھ رہے ہیں کہ ہمارے اکابر گیارہویں کرتے ہیں، دیوبندی مفتی کے گیارہویں شریف کے متعلق جہالت اور گناہ کے فتوے نے شاہ عبدالحق محدث دہلوی اور اکابر علماء کو بھی لپیٹ میں لے لیا۔

یہ ہے دیوبندی مفتی کی جہالت اور گمراہی

حکیم محمد اختر دیوبندی نے اپنے رسالے میں نور سے مراد نور محمد صلی اللہ علیہ وسلم لکھا اور تسلیم کیا کہ نور محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ کے احکامات کی تکمیل کے لئے پردۂ بشریت میں بھیجا

مضامین و مقالات ۲۳ ماہنامہ الابرار

اسی طرح ہمارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے شاگردوں کے شاگرد بھی اس خطاب کے مستحق ہو گئے۔

والسٰبقون الاولون ... سے جو تعبیر ہے اس سے مراد حضرات صحابہ ہیں حق تعالیٰ نے یہاں اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو بدون واسطہ متبوع فرمایا ہے۔ اس آیت میں حق تعالیٰ نے سلسلے کی بنیاد ڈالی ہے۔ شاگردوں کو اپنے استاد اور مرشد کے نقش سے متبوع ہونے کا اور ان کی تابعداری کا سلسلہ جاری ہونے پر اس آیت کی دلالت ظاہر ہے۔

کتاب کا نفع صحبت پر موقوف ہے

کتاب کا نفع صحبت پر موقوف ہے۔ قد جاءکم من اللہ نور و کتاب مبین میں حق تعالیٰ نے نور کو مقدم فرمایا ہے نور سے مراد رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ نور محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کے انعام اور احسان کو اپنی کتاب کے انعام اور احسان سے پہلے بیان فرما کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کی اہمیت ظاہر فرما دی۔

حق تعالیٰ نے چالیس برس تک اپنے اس نور کو دکھایا ہے۔ چالیس برس کے بعد آپ پر کتاب نازل ہوئی۔ آپ کی ذات [illegible] اور امت کا [illegible] اس لئے حق تعالیٰ نے نور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو پردۂ بشریت میں [illegible] مبعوث فرمایا [illegible] رسالت کا مقصد پورا ہو سکے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پاک لوگوں کو حق تعالیٰ کی طرف جاذب تھی۔

نور حق و تجلی جذاب جان
خلق در ظلمات وہم و بدگمان

پس نور محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کو اس حکمت کی تکمیل کے لئے پردۂ بشریت میں بھیجا اگر ہر شے کا پردہ صاحب پردہ کی عزت اور قیمت کے اعتبار سے ہوتا ہے آپ کی قیمت ظاہر ہے [illegible] آپ کی تعمیر کے لئے حق تعالیٰ شانہ نے کرۂ زمین کے ۱۲۱ لطیف کو منتخب فرمایا [illegible] لطیف تھے [illegible] حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے تعمیر کے ۱۲۱ لطیف اس قدر لطیف

REGD NO. SS - 1053

☆ کیا اب بھی اہلسنت کے عقیدۂ نور و بشر پر اعتراض کرو گے؟

دارالعلوم دیوبند کے پہلے مہتمم نے اپنی کتاب میں لکھا کہ
اشرف علی تھانوی نے داتا صاحب کے مزار پر حاضری دی اور مراقبہ کیا

اللہ باقی سب کام [illegible]!!

حضرت حکیم الامت کی شانِ عالی
اور عند اللہ آپ کی مقبولیت و
محبوبیت عیاں ہے۔

عالم برزخ

مولانا عبد الماجد دریا آبادی کے ایک سوال کے جواب میں

حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب مہتمم

مہتمم دارالعلوم دیوبند کی دلچسپ علمی [illegible] تحریر

ناشر

ادارہ اسلامیات ۱۹۰۔ انار کلی لاہور

اگست ۱۹۷۸ء قیمت ۲/۔

کشفِ قبور پر واقعاتی استشہاد

حضرت شاہ منظور احمد صاحب خلیفۂ خاص حضرت گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ دیوبند تشریف لائے اور حضرت نانوتوی رحمۃ اللہ کے مزار پر حاضر ہوئے، مراقب ہوئے تو [illegible] مراقب رہے۔ حضرت مرحوم ساتھ تھا۔ فرمایا کہ میں نے حضرت نانوتوی رحمۃ اللہ کو [illegible] کے ساتھ اس طرح دیکھا جیسے مرغی اپنے بچوں کو اپنے پروں میں لیے بیٹھی ہوتی ہے۔ اشارہ ہے کہ بہت سوں کا بچاؤ ایک شخص کے ذریعہ ہو رہا ہے اور [illegible] ایک تعبیر [illegible] کریم جو ان کے پاس والے بہت سی عقوباتِ برزخ سے بچا لیے جاتے ہیں۔

حضرت شاہ عبد العزیز کا ایک مکاشفہ

حضرت شاہ عبد القادر صاحب رحمۃ اللہ کا جب وصال ہوا اور دہلی کے مشہور قبرستان میں اپنے آباؤ اجداد کے پاس دفن ہوئے تو حضرت شاہ عبد العزیز نے اپنا مکاشفہ بیان فرمایا کہ آج جس دن بھائی عبد القادر کی تجہیز ہوئی دلی کے تمام قبرستانوں سے عذابِ قبر اٹھا لیا گیا تھا۔ یہ واقعہ میں نے حضرت امیر شاہ خان صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے سنا۔

حضرت تھانوی کا مکاشفہ

حضرت تھانوی رحمۃ اللہ وفات سے کوئی دو سال قبل صحت درست کرانے کے لیے لاہور تشریف لے گئے تو قیام ہی کے ایک دن قبل لاہور کے قبرستانوں کی زیارت کے لیے بھی تشریف لے گئے۔ سلاطین کی قبروں پر بھی گئے اور صالحین کی قبریں بھی دیکھیں۔ فاتحہ پڑھی، ایصالِ ثواب کیا۔ اسی سلسلہ میں حضرت علی ہجویری کا معروف بہ داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر پہنچ کر دیر تک مراقب رہے۔

وصل صاحب مرحوم بلگرامی ساتھ تھے اور انہوں نے ہی یہ واقعہ [illegible] تھانہ بھون میں بیان فرمایا تھا کہ داتا گنج بخش کے مزار سے لوٹتے ہوئے فرمایا کہ کوئی بہت بڑے شخص معلوم ہوتے ہیں۔ میں نے دیکھا [illegible]

☆ ہمارا سوال: مزارات پر حاضری اور مراقبہ کو شرک و بدعت کہنے والے اپنے اکابر اشرف علی تھانوی پر کیا فتویٰ لگائیں گے؟ جبکہ اکابر دیوبند قاری طیب نے سید علی ہجویری کو داتا صاحب لکھا۔ ان پر کیا فتویٰ لگے گا؟

دیوبندی اکابر مولوی رشید احمد گنگوہی نے فتویٰ دیا ہے کہ مزاراتِ اولیاء کی زیارت کے لئے سفر کرنا جائز ہے

اولیاء اللہ کے قبروں کی زیارت کو جانا

سوال :- زیارت قبور اولیاء پر سفر کر کے جانا [illegible]

جواب :- بعض زیارت کے لئے سفر کر کے جانا جائز ہے۔ اگرچہ اس میں اختلاف ہے [illegible] دونوں کے روز میں ہرگز نہ جاوے فقط واللہ تعالیٰ اعلم

مسلمانوں کے میلوں میں سوداگری کیلئے جانا

سوال :- مسلمانوں کے میلوں میں جیسے پیران کلیر وغیرہ میں واسطے سوداگری یا خرید کے جانا درست ہے یا نہیں۔

جواب :- درست نہیں۔

ملازمین سرکار کا بغرض انتظام کفار کے میلوں میں جانا

سوال :- جمیع اہل ہنود میں شریک ہونا اہل پیشہ خواہ نوکران سرکار کو جیسے آجکل بباعث انتظام سب انسپکٹر پولیس وغیرہ [illegible] ایسی جگہ جاتے ہیں جائز ہے یا نہیں کروہ تحریمی یا حرام ہے یا حرام۔ فقط

جواب :- مجمع کفار و فساق در و افض میں جانا خواہ تجارت کی وجہ سے ہو خواہ انتظام کے واسطے ہو خواہ تماشے کو جاوے سب حرام کہ تکثیر رونق اس میلہ کی ہوتی ہے

کفار کے میلوں میں بغرض تجارت جانا

سوال :- کفار کے میلوں میں مثل گنگا و میرواڑہ وغیرہ میں بغرض خرید و فروخت کے جانا درست ہے یا نہیں۔ اگر فرضی [illegible]

جواب :- ہرگز جانا درست نہیں گناہ کبیرہ ہے [illegible] حرام ہے۔

میلوں اور عرسوں میں تجارت کے لئے جانا

سوال :- میلہ جو دوسرے مسلمانوں میں ہوا ہو [illegible] پیران کلیر [illegible] کے واسطے [illegible] ضرورت کے واسطے جانا کیسا ہے۔

جواب :- میلوں میں ہنود و [illegible] مسلمانوں کے جانا تجارت کے واسطے بھی حرام ہے [illegible]

کامل

فتاویٰ رشیدیہ

مبوب بطرز جدید

از افاضات مبارکہ

حضرت مولانا الحاج الحافظ رشید احمد صاحب گنگوہی

ناشران

محمد علی کارخانہ اسلامی کتب دوکان نمبر ۲

اردو بازار کراچی ۱

☆ جبکہ اس کے برعکس موجودہ دیوبندی مولوی اپنے منبر پر، چیلوں پر بیٹھ کر مزارات پر حاضری دینے والوں کو بدعتی اور مشرک کہتے ہیں۔ کیا یہ دوغلی پالیسی نہیں؟

اکابرِ دیوبند نے اس کتاب میں "اغثنی یارسول اللہ علیک الصلوٰۃ والسلام" والا عمل تحریر کر کے اس وظیفے کو مستند مان لیا

النسب حسنی حسینی ہیں امام ابی محمد حسن بن امیر المومنین علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔ اور والدہ کی طرف سے آپ حسینی ہیں اور سلسلہ نسب حضرت امام حسین بن امیر المومنین علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے ملتا ہے۔

بلاد عجم کے ایک چھوٹے گاؤں نیف میں پیدا ہوئے، جو گیلان کے متعلق ہے۔ اہل عرب گاف کو جیم سے بدل دیتے ہیں اس لیے گیلان کو جیلان بولتے ہیں، یہی وجہ ہے آپ جیلانی مشہور ہوئے۔ بعض لوگوں نے جیلانی کہلانے کی اور بھی وجوہ بیان کی ہیں۔

ابتدائی تعلیم اپنے والد ماجد سے حاصل کی۔ باطنی علوم کے شوق میں وطن سے چل کر عراق پہنچے، پھر وہاں سے مختلف مقامات میں پھرتے ہوئے رفتہ رفتہ ۴۸۸ھ میں شہر بغداد پہنچے۔ ایام شباب ہی تھا۔

→ صاحب نفحات نے لکھا ہے کہ چار اولیا ہیں جو اپنے مزارات میں زندہ بزرگوں کی طرح روحانی تصرفات میں مشغول رہتے ہیں اور مخلوق خدا کی اصلاح و ہدایت کی طرف متوجہ رہتے ہیں۔ ایک حضرت معروف کرخی، دوسرے شیخ محی الدین ابو محمد عبد القادر جیلانی، تیسرے شیخ عقیل منبجی، چوتھے شیخ حیات حرانی رحمہم اللہ تعالیٰ۔ پس کیا عجب ہے کہ اس رسالے کا ملاحظہ و مطالعہ اور عمل پیرا ہونا حضرت غوث اعظم جیلانی کے روحانی فیض و تربیت اور باطنی جذب و کشش کا ذریعہ بن جائے اور زندگی راہ راست پر آ جائے۔

[illegible]

۳۲

عمل کشائش

اور اسی طرح ابن جبار نے بیان کیا کہ شیخ محمد جبار قطیعی نے بیان کیا ہے کہ جب شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ پر کوئی صدمہ یا حادثہ پیش آتا تو آپ حق تعالیٰ کی جانب متوجہ ہوتے اور اچھی طرح وضو کر کے دو رکعت نفل پڑھتے تھے۔ نماز کے بعد سو مرتبہ درود شریف پڑھتے اور کہتے تھے۔

اغثنی یا رسول اللہ علیک الصلوٰۃ والسلام

پھر سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی مدینہ کی طرف متوجہ ہو کر دل ہی دل میں آہستہ سے یہ شعر پڑھتے تھے

ایدرکنی ضیم وانت ذخیرتی
واظلم فی الدنیا وانت نصیرتی
وعار علی راعی الحمیٰ وھو فی الحمیٰ
اذا ضاع فی البیداء عقال بعیری

یعنی کیا مجھ کو کوئی آفت پہنچ سکتی ہے جب کہ آپ کا تعلق میرے لیے ذخیرہ آخرت ہے، اور کیا میں دنیا میں ظلم کیا جاؤں گا جب کہ آپ میرے معین و مددگار ہیں! یہ امر نگہبان کے لیے باعث عار ہے کہ اس کے ہوتے ہوئے اس جنگل میں میرے اونٹ کی رسی گم ہو جائے۔

ان ابیات کے پڑھنے کے بعد آپ درود شریف کی کثرت کرتے تھے۔ اس عمل کی برکت سے آپ سے اللہ تعالیٰ اس صدمہ اور آفت کو دور فرما دیتا تھا اور آپ اپنے مریدوں کو بھی مصیبت اور آفت کے وقت اس عمل کی تلقین فرماتے۔

کتاب ''الموضوعات الکبیر'' کا اصل عکس جس میں انہوں نے لکھا ہے نام محمد ﷺ پر انگوٹھے چومنے والا عمل صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے ثابت ہے تو عمل کیلئے کافی ہے

الموضوعات الكبير

للعلامة نور الدين علي بن سلطان محمد الهروي المعروف بملا علي القاري

ومعه أي بأسفل الصفحة

تذكرة الموضوعات

للحافظ أبي الفضل محمد بن طاهر بن علي بن أحمد المقدسي المعروف بابن القيسراني

في أحاديث رجالها الكذابون والمجروحون الضعفاء والمتروكون

تحقيق

بشير محمد

نور محمد کارخانہ تجارتِ کتب آرام باغ کراچی

الطباعة والنشر والتوزيع

١٠٩

علمائے دیوبند لکھتے ہیں کہ اشرف علی تھانوی نے ایک مرتبہ کہا کہ امام احمد رضا خان بریلوی کا میری مخالفت سے کرنا عشق رسول کی وجہ سے ہے

علم و حکمت کا لاثانی خزینہ ہے
سیرت اشرف زمانہ ہے

[illegible]

جلد سوم

اشرف السوانح

حکیم الامت مجدد الملۃ حضرت مولانا اشرف علی تھانوی قدس سرہ
کے

حالات و عادات ● مقالات و تعلیمات ● فیوض و برکات
کشف و کرامات ● معمولات طیبہ ● بشارات منامیہ
انعاماتِ الٰہیہ پر مشتمل ہے اور مشعل راہ ہے

مرتبہ: حضرت خواجہ عزیز الحسن مجذوب ● خلیفۂ ارشد حضرت تھانوی رح

ادارہ تالیفات اشرفیہ
پوسٹ بکس ۳۳۰ چوک فوارہ ملتان

[illegible] اور ان سب حضرات نے حضرت والا کے ساتھ بہت خصوصیت کا برتاؤ فرمایا۔

آخر الذکر بزرگ کی رائے بعض فرعی اجتہادی مسائل میں چونکہ کچھ مختلف ہو گئی تھی [illegible] واقعات سے حضرت والا کی کمال بے تعصبی اور بزرگان دین کے ساتھ کمال عقیدت ظاہر ہے۔ اختلافیات میں تو حضرت والا کا مذاق باوجود احتیاط فی المسلک کے اس قدر وسیع اور حسن ظن لئے ہوئے ہے کہ مولوی احمد رضا خاں صاحب بریلوی کی بھی جن کی سخت ترین مخالفت اہل حق سے عموماً اور حضرت والا سے خصوصاً شہرۂ آفاق ہے اُن کو بھی برا بھلا کہنے والوں کے جواب میں دیر تک حمایت فرمایا کرتے ہیں اور شد و مد کے ساتھ فرمایا کرتے ہیں کہ ممکن ہے ان کی مخالفت کا سبب واقعی حب رسول ہی ہو اور وہ غلط فہمی سے ہم لوگوں کو نعوذ باللہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخ ہی سمجھتے ہوں۔ [illegible]

[illegible]

اشرف علی تھانوی دیوبندی نے اپنی کتاب میں ترمذی شریف کے حوالے سے لکھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے رب کو دیکھا ہے

حکیم الامۃ حضرۃ مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ تعالیٰ

ولادت: ۱۲۸۰ھ، وفات ۱۳۶۲ھ

نشر الطیب ٦٣

کیونکہ شغل بسیر مانع ہوگا یک سوئی تام سے اس رحمت کے اخذ کرنے میں واللہ اعلم
واقعہ نسبت دیکھنا حق تعالیٰ کی رویت اور کلام۔ ترمذی نے حضرت ابن عباس
سے روایت کیا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے رب کو دیکھا اور عبدالرزاق نے
بواسطہ معمر کے حسن سے روایت کیا کہ انھوں نے حلف کیا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم
نے اپنے رب کو دیکھا اور ابن خزیمہ نے عروہ بن الزبیر سے اس رویت کو ثابت کیا
اور ابن عباس کے تمام اصحاب اسکے قائل ہیں اور کعب احبار اور زہری اور معمر
سب اسکا جزم کرتے ہیں اور نسائی نے باسناد صحیح بطریق عکرمہ حضرت ابن عباس
سے روایت کیا ہے اور حاکم نے بھی اسکی تصحیح کی ہے انھوں نے فرمایا کیا تم تعجب
کرتے ہو کہ خلت حضرت ابراہیم کے لئے ہو اور کلام حضرت موسیٰ علیہ السلام کے لئے
اور رویت حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے اور طبرانی نے اوسط میں باسناد قوی
ابن عباس سے ذکر کیا ہے کہ وہ فرماتے تھے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے
رب کو دو مرتبہ دیکھا ہے ایک مرتبہ بصر سے اور ایک مرتبہ قلب سے۔ اور خلال نے
کتاب السنہ میں مروزی سے نقل کیا ہے کہ میں نے امام احمد سے کہا کہ لوگ کہتے
ہیں کہ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ جو شخص زعم کرے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے
اپنے رب کو دیکھا تو اس نے اللہ تعالیٰ پر بڑا افترا کیا سو کونسی دلیل سے حضرت
عائشہ کے قول کا جواب دیا جاوے انھوں نے فرمایا کہ خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم
کے قول سے رایت ربی یعنی میں نے اپنے رب کو دیکھا ہے (تو امام احمد کی روایت
سے یہ حدیث مرفوع بھی ثابت ہوگئی) اور کلام کرنا مسلم میں ان سے روایت ہے
پانچ نمازیں فرض کی گئیں اور خواتیم سورہ بقرہ عنایت ہوئیں اور جو شخص آپ کی
امت میں سے اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھیراوے اس کے گناہ معاف
کئے گئے (کذا رواہ مسلم) اور یہ بھی وعدہ ہوا کہ جو شخص کسی نیکی کا ارادہ کرے اور
اسکو کرنے نہ پاوے تو ایک نیکی لکھی جاوے گی اور اگر اس کو کرلیا تو کم از کم دس
سے کر کے لکھی جاویگی اور جو شخص بدی کا ارادہ کرے پھر اس کو نہ کرے تو وہ بالکل

حکیم محمد اختر دیوبندی نے اپنے رسالے میں لکھا کہ حضور ﷺ نے دنیا میں ہی رب تعالیٰ کو دیکھا، یہ شرف کسی انسان کو حاصل نہیں ہوا

دیوبندیوں کے رسالے میں علمائے دیوبند کے متعلق لکھا ہے کہ وہ حجرۂ رسول کے غلاف کا ایک ٹکڑا، مدینے کی کھجوروں کی گھٹلیاں بطور تبرک رکھتے، حجرۂ رسول کی خاک سرمے میں ملا کر ساری زندگی آنکھوں میں لگاتے

ماہنامہ زکریا

الشہاب الثاقب میں شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد صاحب مدنی رحمۃ اللہ علیہ قطب الارشاد حضرت مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق تحریر فرماتے ہیں۔

"ہم چند باتیں مختصر ذکر کرتے ہیں جن سے اکثر حضرات واقف ہوں گے بیان کرتے ہیں، حضرت مولانا کے یہاں تبرکات میں حجرہ مطہرہ کے غلاف کا ایک سبز ٹکڑا بھی تھا۔ عام اوقات میں کبھی حاضرین خدام کو جب ان تبرکات کی زیارت خود کرایا کرتے تھے تو صندوقچی کو خود اپنے دست مبارک سے کھولتے اور غلاف کو نکال کر اول اپنی آنکھوں سے لگاتے اور سر سے چڑھاتے تھے۔ پھر اوروں کی آنکھوں سے لگاتے اور ان کے سروں پر رکھتے۔ اس امر کو بزرگوں نے ملاحظہ فرمایا۔

مدینہ منورہ کی کھجوریں آتیں تو نہایت عظمت و حفاظت سے رکھی جاتیں۔ اور اوقات مبارکہ متعددہ میں خود بھی استعمال فرماتے اور حضار بارگاہ مخلصین کو بھی نہایت تعظیم و ادب سے اسی طرح تقسیم فرماتے کہ گویا نعمت غیر مترقبہ اور اثمار جنت (جنت کے میوے) ہاتھ آگئے ہیں۔ حالانکہ بصرہ بغداد وغیرہ کی کھجوریں بکثرت آتی رہتی تھیں بلکہ ان کی وقعت اس سے زیادہ ہرگز نہ تھی کہ میووں میں سے یہ بھی ایک میوہ ہے۔ مدینہ منورہ کی کھجوروں کی گھٹلیاں نہایت حفاظت سے رکھتے لوگوں کو پیسنے کے لئے دیتے اور خود پھینکتے تھے۔ ان کو دستہ میں کوٹ کر نوش فرماتے۔ جن چھالیوں کے ٹکڑے کر کے لوگوں کو استعمال کی ہدایت فرماتے تھے۔

اخیر ماہ ربیع الاول ۱۳۱۹ھ میں ہمراہی بھائی محمد صدیق صاحب جب حاضر خدمت ہوا تھا تو بھائی صاحب سے پہلے ہی حاضری میں حضرت قدس سرہ العزیز نے دریافت فرمایا کہ حجرہ شریف علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کی خاک بھی لائے ہو یا نہیں؟ چونکہ وہ حضرت کے پاس تھی اس لئے جناب نے ادبا پیشکش خدمت اقدس کیا تو نہایت وقعت و عظمت سے قبول فرمایا کہ سرمہ میں ڈال دیا اور روزانہ بعد از عشاء خواب استراحت فرماتے وقت اجابت فرما کر اس سرمہ کو آخر عمر تک استعمال فرماتے رہے۔ اس قصہ سے عام خدام واقف ہیں۔"

بانی دارالعلوم دیوبند حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی

"الشہاب الثاقب" ہی میں حضرت شیخ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ قاسم العلوم والخیرات حضرت مولانا

مولانا حافظ محمد زکریا صاحب

کمپوزنگ

جناب منصور احمد عباسی صاحب

051-5485558
0321-5520383
0300-5520383
0300-9803090

دیوبندیوں کے رسالے میں تحریر ہے کہ علمائے دیوبند میں سے قاسم نانوتوی مدینے میں ننگے پیر چلتے، سبز گنبد کے سبز رنگ کی وجہ سے سبز رنگ کا جوتا استعمال نہ کرتے

ماہنامہ زکریا

محمد قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ کا تذکرہ فرماتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں: "یہ جملہ حضرات جس قدر ادب و تعظیم واجب بہ نسبت حضور علیہ السلام جانتے اور کرتے ہیں کوئی طائف روئے زمین پر آج اس درجہ کی نہیں جناب مولانا نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ چند منزل مدینہ منورہ برابر اونٹ پر سوار نہ ہوئے۔ حالانکہ اونٹ ان کی سواری کا موجود تھا۔ اور خالی پیر میں زخم پڑ گئے تھے۔ کانٹے لگتے تھے۔ پتھروں سے ٹھوکر کھا کر حال دگرگوں پاؤں کا کر دیا تھا تمام عمر یکفت (سبز رنگ) کا جوتا اس وجہ سے نہ پہنا کہ قبہ مبارک سبز رنگ کا ہے اگر کوئی دے آیا تو کسی دوسرے کو دے دیا۔"

فراق مدینہ منورہ میں ان کے عظیم اقتدار سے چند اشعار درج کئے جاتے ہیں:

امید یں لاکھوں ہیں لیکن بڑی امید ہے یہ
کہ ہو سگانِ مدینہ میں مرا نام شمار

جیوں تو ساتھ سگانِ حرم کے تیرے پھروں
مروں تو کھائیں مدینہ کے مجھ کو مور و مار

اڑا کے باد مری مشتِ خاک کو پس مرگ
کرے حضور ﷺ کے روضہ کے آس پاس نثار

ولے یہ رتبہ کہاں مشتِ خاکِ قاسم کا
کہ جائے کوچۂ اطہر میں تیرے بن کے غبار

شیخ الاسلام حضرت مدنی

"شیخ العرب والعجم حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ کے عشق سید دو عالم ﷺ اور عشق مدینہ منورہ کا تذکرہ کرتے ہوئے حضرت مولانا قاضی محمد زاہد الحسینی رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں: شیخ العرب والعجم حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ کے عشق مدینہ منورہ اور سید دو عالم ﷺ اقدس کی انتہا یہ ہے کہ چودہ سال تک روضہ اطہر کے سامنے بیٹھ کر درس حدیث اور علوم دینیہ دیا اور بعض راویوں کے بیان کے مطابق روزانہ روضہ اقدس کی جالیوں کو اپنی داڑھی کے بالوں سے صاف فرمایا کرتے تھے ان کے عشق مدینہ منورہ کی داستان بہت طویل ہے۔" (رحمت کائنات)

شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا

برکۃ العصر شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا نور اللہ مرقدہ کے عشق و محبت اور اتباع سنت کا تذکرہ کرتے ہوئے حضرت مولانا سید ابو الحسن ندوی رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں۔

"حضرت شیخ نور اللہ مرقدہ پر اتباع سنت کا ایسا غلبہ تھا کہ آنحضرت ﷺ کی ہر ہر ادا میں اتباع کا

جون 2009ء | ۷ | جمادی الثانی ۱۴۳۰ھ

مدیر منتظم
مولانا حافظ محمد زکریا صاحب

کمپوزنگ
جناب منصور احمد عباسی صاحب

زر تعاون
فی شمارہ 20 روپے
سالانہ 240 روپے
بیرون ملک 240 روپے
لائف ممبر ... ڈالر

رابطہ نمبر 0333-...
اکاؤنٹ نمبر 0605

مجلس مشاورت
حضرت مولانا مفتی فیض الدین صاحب
حضرت مولانا ممتاز احمد صاحب
حضرت مولانا عبدالغفار صاحب
صاحبزادہ قاری شفیق الرحمٰن عزیز صاحب
حضرت مولانا حافظ نثار احمد الحسینی صاحب
حضرت مولانا مفتی منصور احمد صاحب
حضرت مولانا مفتی ظہور احمد عباسی صاحب
حضرت مولانا محمد عامر صاحب
حضرت قاری حفیظ الرحمٰن صاحب
جناب پروفیسر ریاض صاحب

0321-5623383
0300-5623383
0320-5603020
051-5465558

☆ مولوی حسین احمد مدنی چودہ سال روزانہ روضہ اقدس کی جالیوں کو اپنی داڑھی کے بالوں سے صاف کرتے تھے

دیوبندیوں کے رسالے میں ہے کہ مولوی رشید احمد گنگوہی نے مدینے کی مٹی کھانے کو کہا

زیر ادارت و سرپرستی
حضرت مولانا محمد عزیز الرحمن

مدیر منتظم
مولانا حافظ محمد زکریا عزیز صاحب

کمپوزنگ
جناب منصور احمد عباسی صاحب

مجلس مشاورت
حضرت مولانا مفتی ... صاحب
حضرت مولانا ممتاز احمد صاحب
حضرت مولانا عبدالغفار صاحب
صاحبزادہ قاری عتیق الرحمن عزیز صاحب
حضرت مولانا حافظ ثناء احمد الحسینی صاحب
حضرت مولانا مفتی منصور احمد صاحب
حضرت مولانا مفتی ... احمد عباسی صاحب
حضرت قاری حفیظ الرحمن صاحب
جناب پروفیسر ریاض صاحب

0321-8523383
0300-8523383
0300 9803060
051-5465558

ماہنامہ زکریا

بیرجی رحمۃ اللہ علیہ، قطب الارشاد حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ کی محبت رسول ﷺ کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں "انسان کو جب کسی کے ساتھ محبت ہوتی ہے تو اس کے تمام متعلقات سے الفت پیدا ہو جاتی ہے۔ چونکہ حضرت امام ربانی قدس سرہ کے سویدائے قلب میں حق تعالیٰ شانہ اور جناب رسول اللہ ﷺ کی محبت راسخ ہو گئی تھی اس لئے حرمین شریفین کے خس و خاشاک تک کو آپ محبوب رکھتے اور خاص وقعت کی نگاہ سے دیکھتے تھے۔ مدنی کھجوروں کی گٹھلیاں پسوا کر صندوقچی میں رکھ لیتے اور کبھی کبھی سفوف بنا کر پھانکا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ فرمانے لگے کہ لوگ حرمین شریفین کی چیزوں کے زمزم کے ٹین اور ... کو یوں ہی پھینک دیتے ہیں یہ نہیں خیال کرتے کہ ان چیزوں کو مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کی ہوا لگی ہے۔

مولوی محمد اسماعیل صاحب فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ مدنی کھجور کی گٹھلی پسی ہوئی حضرت نے صندوقچی میں سے نکال کر مجھے عطا فرمائی کہ اس کو پھانک لو۔ ایک مرتبہ مدینہ منورہ کی ... مجھے کھلائی اور ایک دفعہ مدینہ منورہ سے آئی ہوئی مٹی عطا فرمائی کہ اس کو کھالو میں نے عرض کیا کہ حضرت مٹی کھانا تو حرام ہے آپ نے فرمایا "میاں وہ مٹی اور ہوگی"۔

ایک مرتبہ حضرت نے موم کی بتی کا ذرا سا ٹکڑا مجھے عطا فرمایا اور کہا اس کو نگل جاؤ اور ایک بار غلاف کعبہ کا ریشم کا ایک تار عطا فرمایا اور کہا اس کو کھالو۔

حضرت امام ربانی رحمۃ اللہ علیہ کا جی چاہتا تھا کہ ہر مسلمان حق تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی اس درجہ محبت لئے ہوئے ہو کہ حرمین شریفین کی ہوا لگی ہوئی اشیاء کو جان سے زیادہ عزیز سمجھے۔

(تذکرۃ الرشید ص ...)

بندہ راقم الحروف نے سیدی مرشدی و سندی حضرت مولانا محمد عزیز الرحمن صاحب ہزاروی دامت برکاتہم العالیہ کے ہاں بھی اس چیز کا بہت اہتمام دیکھا کہ حضرت اقدس حرمین شریفین کی ہر چیز کو بڑے اہتمام اور محبت سے محفوظ فرماتے ہیں اور بار بار اس کی ساتھیوں کو بھی تاکید فرماتے ہیں اور انتہائی والہانہ انداز محبت میں فرماتے ہیں کہ بھائی اس کو حرمین شریفین کی ہوا لگی ہوئی ہے حبیب ﷺ کے وطن کی چیز ہے اس کا احترام اس کی محبت ایمان کا حصہ ہے۔

ربیع الاول ۱۴۳۰ھ ٢٣ مارچ 2009ء

☆ دیوبندی اکابر رشید احمد گنگوہی مدینے کی کھجوروں کی گٹھلیاں پسوا کر صندوقچے میں رکھ لیتے اور سفوف بنا کر پھانکا کرتے تھے۔

ہمارا سوال: یہی کام اگر اہلسنت والے کریں تو شرک اور نہ جانے کیا کیا فتوے لگتے ہیں، لیکن اکابر دیوبند جب یہ کرتے تھے تو فخر کے ساتھ اپنے رسالوں میں نقل کیا گیا۔ کیا یہ نا انصافی نہیں؟

اکابرِ دیوبند نے تسلیم کیا کہ ہمیں حضور ﷺ نے خواب میں تشریف لاکر بخاری شریف کے سات پارے پڑھائے اور آئندہ پڑھانے کی بھی خبر دی

ملفوظات

حضرت مولانا شاہ عبدالقادر صاحب رحمۃ اللہ علیہ رائے پوری

مرتبہ

حضرت مولانا محمد صاحب انوری لائلپوری
خلیفہ مجاز حضرت رائپوری

ناشر

ادارۃ المعارف دار العلوم کراچی ۱۴

۷

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ وکفیٰ وسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ
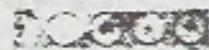
(۱) رائے پوری کا قصہ ہے عرض کیا خواب میں آنحضرت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا دیدار ہوا، ہم کئی ساتھی ہیں، ہم نے سات پارے بخاری شریف کے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پڑھے ہیں۔ فرمایا بہت مبارک ہے اور آپ بخاری شریف پڑھایا کروگے بلکہ تمام کتب حدیث کا درس دوگے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے سالہا سال تک یہ دولت نصیب فرمائی۔ اس سال تو امراض کے ہجوم کے باعث درس کا موقع نہیں ہوا، ورنہ ہر سال تمام صحاح اور موطا امام مالک اور موطا امام محمد شرح معانی الآثار طحاوی پڑھائی۔

(۲) ۱۳۲۳ھ لدھیانہ میں حضرت اقدس تشریف لائے تھے دو بجے رات کے احقر کو بلایا کہ میں آپ سے بہت خوش ہوں، ضیاء القلوب کا مطالعہ کرلیں اس کی بھی اجازت دیتا ہوں اس کے مطابق بیعت کرلیا کریں اور ملازمت اسکول سے سبکدوش ہوجائیں (احقر سکول میں ملازم تھا) بس توکل کرکے بیٹھ جائیں ان شاء اللہ روپے میں کھیلوگے کسی کے محتاج نہ ہوگے۔ رات کے واقعہ نے تو مجھے یقین دلادیا کہ آپ سب کچھ ان شاء اللہ برداشت کرسکتے ہیں احقر نے

دیوبندی مولوی بھی اپنے اکابر کے ہاتھ پر توبہ کرتے اور مرید ہوتے ہیں اس کے باوجود اہلسنت پر بدعتی ہونے کا فتویٰ لگاتے ہیں

ملفوظات

حضرت مولانا شاہ عبدالقادر صاحب رحمۃ اللہ علیہ رائے پوری

مرتبہ

حضرت مولانا محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ انوری لائلپوری

خلیفۂ مجاز حضرت رائپوری
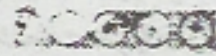
ناشر

ادارۃ المعارف دار العلوم کراچی ۱۴

(۲۲)

کے اور والد صاحب کے بڑے مہربان تھے اور تمام جماعت رائپور کے استاد
اور حضرت گنگوہیؒ کے اجل خلفاء میں سے تھے بہت اونچے عشاق میں سے گزرے
ہیں۔ مولانا غلام رسول صاحب نے ان کے ہاتھ پر توبہ کی تھی پھر حضرت گنگوہیؒ کی
خدمت میں جاکر مرید ہو گئے۔ مولانا غلام رسول صاحب نے پڑھا ؂

کراں ہے تے زار و زار رُواں ۔۔۔ میں تسبیح آنسوواں والی پرُوواں

فرمایا کہ واقع مولانا محمد صاحب تو بہت بڑے عشاق میں سے تھے۔ میں نے
سہارنپور میں زیارت کی ہے بس ساری رات روتے ہی رہے جب ذکر
شروع کرتے تو یہ شعر پڑھتے ؂

ہزار بار بشویم دہن زمشک و گلاب ۔۔۔ ہنوز نام تو گفتن کمال بے ادبی است

جو ایک بار مولانا کا وعظ سن لیتا تھا اسکی تہجد کبھی فوت نہیں ہوتی تھی
بڑا متعدی عشق تھا۔ بعض اولیاء کی نسبت لازمی ہوتی ہے کہ خود صاحب
کمال اور دوسروں کو ایسا نہیں بناتے۔ بعضوں کی نسبت متعدی ہوتی ہے
کہ وہ دوسروں کو بھی اسی رنگ میں رنگ دیتے ہیں۔ فرماتے ؂

یک زمانہ صحبتے با اولیاء ۔۔۔ بہتر از صد سالہ طاعت بے ریا

گر تو سنگِ خارہ و مرمر شوی ۔۔۔ چوں بصاحبدل رسی گوہر شوی

اولیاء اللہ کی صحبت مبارکہ بڑی تاثیر رکھتی ہے انسان دوسرے کے اخلاق
جذب کر لیتا ہے اگرچہ غیر شعوری طور پر ہی ہو پھر بھی صحبت کی تاثیر

اکابرِ دیوبند نے تسلیم کرلیا کہ اللہ کے نیک بندے نے اولاد کے ہونے سے پہلے ہی بتادیا کہ تیرے ہاں دو بیٹے ہوں گے، پھر بھی عقیدہ اہلسنت پر شرک کا فتویٰ

ملفوظات

حضرت مولانا شاہ عبدالقادر صاحب رحمۃ اللہ علیہ رائے پوری

مرتبہ

حضرت مولانا محمد صاحب انوری لائلپوری

خلیفہ مجاز حضرت رائے پوری

ناشر

ادارۃ المعارف دارالعلوم کراچی ۱۴

۲۵

[illegible]

۲۴

[illegible]

اکابرِ دیوبند بھی سعودی حکومت کو نجدی حکومت لکھا کرتے تھے
مگر اس دور کے دیوبندی نجدیوں کی حمایت کرتے ہیں

ملفوظات

حضرت مولانا شاہ عبدالقادر صاحب رحمۃ اللہ علیہ رائے پوری

مرتبہ

حضرت مولانا محمد صاحب مد ظلہ انوری لائلپوری
خلیفہ مجاز حضرت رائے پوری

ناشر

ادارۃ المعارف دارالعلوم کراچی ۱۴

(۳۸)

اور میں مایوس ہوگیا تو ایک رات خواب میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی کہ آسمان سے اترے ہیں ساتھ بہت سے بچے سنہری ہیں میرے تکیہ کی جانب تشریف فرما ہوئے اور یہ آیت مبارکہ تلاوت فرمائی۔ قُلْ لَّآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِى الْقُرْبٰى وَمَنْ يَّقْتَرِفْ حَسَنَةً نَّزِدْ لَهٗ فِيْهَا حُسْنًى اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ شَكُوْرٌ۔ صبح فجر کی نماز کے وقت میں نے صحت پائی، بخار اتر گیا حضرت اقدس کی خدمت میں سارا واقعہ لکھا اور یہ بھی کہ اس کا اثر ہے کہ توکل کی کیفیت بڑھ گئی ہے فرمایا بہت ہی مبارک ہے یہ بھی تجلی ہے اور آپ کی ترقی ہوئی۔

فرمایا جب نجدیوں کی حکومت آئی اور حضرت مولانا خلیل احمد صاحب سہارنپوری ثم مدنی حج کو تشریف لے گئے میں بھی گیا اس وقت الطاف الرحمٰن اور مولوی عبدالعزیز صاحب گمتھلوی سائیں سکندر علی بھائی محمد علی ساتھ تھے حضرت کی بذل المجہود کا جو حصہ طبع ہو چکا تھا وہ نجدیوں نے قبضہ میں کر لیا حضرت خود ابن سعود سے ملے اور کتاب چھڑوا کر لے۔ پھر علمائے نجد نے اعتراض کیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اسم مبارک کے ساتھ تم لوگ سید کیوں کہتے ہو اس کا ثبوت کہاں ہے حضرت نے فرمایا حدیث میں آتا ہے انا سید ولد آدم ولا فخر۔

اکابرِ دیوبند نے پیغمبر علیہ السلام کی ولادت گاہ کو واجب الاحترام جگہ قرار دیا

ملفوظات

حضرت مولانا شاہ عبدالقادر صاحب رحمۃ اللہ علیہ رائے پوری

مرتبہ

حضرت مولانا محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ انوری لائلپوری

خلیفہ مجاز حضرت رائپوری

ناشر

ادارۃ المعارف دار العلوم کراچی ۱۴

۳۹
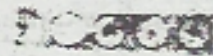
اَنَا سَیِّدُ کا لفظ آیا نہیں فالجواب ہو گئے حضرت سہارنپوری رحمۃ اللہ تعالیٰ فرماتے تھے کوئی اللہ کا بندہ ہو تو ان کی (نجدیوں کی) اصلاح کرے حالانکہ خود بھی ماشاء اللہ حضرت سہارنپوری رحمۃ اللہ تعالیٰ کفر و شرک اور بدعات کے رد میں شمشیر برہنہ تھے پھر بھی ان نجدیوں کی سختیاں دیکھ کر یہ فرمایا کرتے تھے۔

(۳۴) بھاولپور کے مشہور مقدمہ قادیانیوں کے ایام میں حضرت شاہ صاحب کشمیری نے فرمایا تھا کہ ہم نے خوب تیار کر کے مولانا شبیر احمد صاحب کو بھیجا تھا پیغمبر کی ولادت گاہ واجب الاحترام جگہ ہوتی ہے چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب لیلۃ الاسراء میں تشریف لے گئے تو جبرئیل علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ جگہ بیت اللحم ہے جہاں حضرت عیسیٰ علیہ السلام پیدا ہوئے لہذا آپ نے براق سے اتر کر دو رکعت نماز ادا فرمائی۔ یہ حدیث گیارہ کتابوں سے نکال کر دی مولانا شبیر احمد صاحب فرماتے تھے جب میں نے ابن سعود کے سامنے یہ حدیث پڑھی تو اس نے عبداللہ بن بلیہد کی طرف دیکھا کہ جواب دے تو قاضی بلیہد نے پوچھا یہ حدیث کہاں ہے میں نے حوالہ دیا تو جواب کچھ نہ دے سکے اس پر میں نے ابن سعود سے کہا فقط نجد میں ہی محدثین نہیں ہیں دنیا میں اور لوگ بھی حدیث جانتے ہیں۔

(۳۵) غالباً ۳۳ھ کا واقعہ ہے کہ جب حضرت اقدس لائل پور تشریف لائے

اکابرِ دیوبند تعویذات اور دم بھی اہتمام کے ساتھ کیا کرتے تھے

ملفوظات

حضرت مولانا شاہ عبدالقادر صاحب رحمۃ اللہ علیہ رائے پوری

مرتبہ

حضرت مولانا محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ انوری لائلپوری

خلیفۂ مجاز حضرت رائپوری
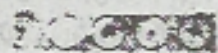
ناشر

ادارۃ المعارف دارالعلوم کراچی ۱۴

(۳۰)

تو مولانا محمد یونس مرحوم مرادآبادی بیمار تھے ۔ مولانا جامع مسجد لائلپور کے خطیب تھے ان کا پیغام آیا کہ حضرت مجھے دیکھ جائیں مولانا کے اصرار پر حضرت اقدس تشریف لے گئے ۔ مولانا نے عرض کیا کہ حضرت مجھے دم فرمائیں حضرت نے دم فرمایا ، پھر گلاس میں پانی دیا کہ اس پر دم فرما دیں پھر فرمایا کہ یہاں کے علماء کہتے ہیں کہ پانی میں تو سانس لینا منع ہے تو دم کرنا کیسے جائز ہوگا فرمایا پانی پر دم کرتے وقت دم کرنے والے کی توجہ لینا منظور ہوتا ہے سانس ہی ڈالنا منظور نہیں ہوتا ۔ پانی پیتے وقت سانس کی ممانعت اور چیز ہے ۔ مولانا کی خوب تسلی ہوگئی ۔

حضرت تھانوی فرماتے تھے کہ تعویذ لینے والے کو چاہئے کہ اس وقت تعویذ کی فرمائش کرے جب تعویذ دینے والے کی پوری توجہ ہو اس کا قوی اثر انشاء اللہ ہوتا ہے ورنہ جب تعویذ لکھنے والے کی توجہ اس طرف نہ ہو یا غصے کی حالت میں ہو کچھ اثر نہیں ہوتا یا برعکس ہو جاتا ہے ۔

(۳۶) ایک دفعہ احقر نے عرض کیا کہ خروج میں تو ذکر کرتے وقت خوب گرمی محسوس ہوتی تھی اب اتنا ہی ذکر کرتا ہوں لیکن کچھ محسوس نہیں ہوتا ۔ فرمایا خروج میں ذکر جاگزیں نہیں ہوتا تو محسوس ہوتا ہے لیکن جب جزو بدن بن جاتا ہے تو پھر محسوس نہیں ہوتا صرف احساس کا فرق ہوتا ہے انوارات میں تو اور ترقی ہوتی ہے لیکن چونکہ جزو بدن بن جاتا ہے اس لئے محسوس

☆ تعویذات اور دم درود دیوبندی مولوی بھی کرتے ہیں مگر بدنام ہم اہلسنت کو کرتے ہیں

دیوبندیوں کی کتاب سے ثبوت:

بعد از وصال امام اعظم ابو حنیفہ علیہ الرحمہ نے تشریف لا کر دیوبندی مولوی کی مدد کی

قُلِ الرُّوحُ مِنْ أَمْرِ رَبِّي وَمَا أُوتِيتُم مِّنَ الْعِلْمِ إِلَّا قَلِيلًا

عجائباتِ رُوح
کے حیرت انگیز واقعات

[illegible]

محترم جناب نثار احمد خان فتحی

خلیفہ مجاز حضرت مولانا قاری فتح محمد پانی پتی [illegible]

[illegible]

دنیا کے اُس پار

از حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی مد ظلہم

ادارۃ القرآن والعلوم الاسلامیہ

[illegible]

(۸۲)

نے سارا [illegible] (اکابر علماء دیوبند)

تصرفاتِ روح

حضرت امام ابو حنیفہ اور ابن سینا کی ارواح نے سید احمد صاحب کی امداد کی:

حضرت شاہ سید احمد بریلوی جن کے ساتھ حضرت شاہ اسماعیل شہید بھی تھے جب پٹنہ پہنچے تو وہاں کے علماء مولانا شہید کی شہرت سن کر امتحان کی غرض سے ان کے پاس آئے۔ مولانا شہید اس وقت [illegible] گھوڑے کی مالش کر رہے تھے اس جگہ علماء بھی آ گئے اور سوال انہوں نے کرنے تھے [illegible] مولانا نے وہیں کھڑے کھڑے سب کے جواب [illegible] دیئے کہ سب خاموش ہو کر واپس چلے گئے۔ وہاں سے جانے کے بعد علماء نے آپس میں کہا کہ مولانا اسماعیل تو عالم ہیں [illegible] سید احمد صاحب پڑھے لکھے نہیں ان کو آزمانا چاہئے۔ چنانچہ یہ سب لوگ سید احمد صاحب کے پاس تشریف لائے اور ان سے مختلف

(۸۳)

علوم پر سوالات کرنے شروع کئے۔ لوگوں نے دیکھا کہ اگر ان کو کسی سوال [illegible] حضرت شریف کے متعلق کچھ تو سید صاحب دائیں طرف متوجہ ہو کر کے جواب دیتے اور اگر غیر دینی یعنی معقول وغیرہ کا ہوتا تو بائیں طرف گردن پھیرتے اور پھر جواب دیتے اور جواب بھی ایسا مدلل [illegible] یہاں تک کہ علماء کو مطمئن کر دیا۔

مریدین کو [illegible] سید صاحب کی زبان سے ایسے الفاظ نکل رہے ہیں جو عمر بھر ان سے سننے میں نہیں آئے۔ جب تمام علماء مطمئن اور حیرت زدہ ہو کر چلے گئے تو بعض لوگوں نے اس معاملے کے متعلق دریافت کیا۔ سید صاحب نے فرمایا جب یہ لوگ میرے پاس آئے تو میں نے حق تعالیٰ سے دعا کی الٰہی مجھے ان کے سامنے رسوا نہ کیجیو تو حق تعالیٰ نے حضرت امام ابو حنیفہ اور ابن سینا کی روح کو حکم دیا کہ دونوں میری مدد کریں، چنانچہ امام صاحب کی روح میرے دائیں طرف اور شیخ ابن سینا کی روح بائیں طرف [illegible] جواب ان کو دے رہا تھا۔ ([illegible])

شاہ عبدالرحیم صاحب کے مکاشفات:

شاہ ولی اللہ صاحب فرماتے ہیں کہ شاہ عبدالرحیم صاحب [illegible] کے مزار پر بیٹھے تو فرمایا کہ ان کی روح [illegible] میری امداد کرتی ہے اور مجھ سے علوم و معارف [illegible] بیان فرمائے، اس کے بعد فرمایا کہ [illegible] کی روح کہتی ہے کہ [illegible] معرفت کی کچھ تعلیم

☆ معلوم ہوا کہ اکابر دیوبند نے تسلیم کر لیا کہ اولیاء اللہ بعد از وصال بھی مدد کرتے ہیں۔

دیوبندیوں کی کتاب سے ثبوت:

شیخ سعدی نے وصال کے جسم وجسمانیت کے ساتھ تشریف لاکر مصرع بتایا

قل الروح من امر ربی وما اوتیتم من العلم الا قلیلا

عجائباتِ رُوح

کے حیرت انگیز واقعات

محترم جناب نثار احمد خان فتحی

دنیا کے اُس پار

ادارۃ القرآن والعلوم الاسلامیہ

(۶۶)

شیخ سعدی شیرازی کی روح جسم مثالی میں ظاہر ہوئی

حضرت شاہ ولی اللہ صاحب نے انفاس العارفین میں لکھا ہے کہ میرے والد شیخ عبدالرحیم فرماتے تھے کہ میں آگرہ میں مرزا زاہد کے درس سے واپس آیا اتفاقاً راستہ میں [illegible] اس وقت مجھے خوب ذوق و شوق حاصل تھا اور اس میں شیخ سعدی کے یہ اشعار پڑھ رہا تھا۔

جز یاد دوست ہر چہ کنی عمر ضائع است
جز سر عشق ہر چہ بخوانی بطالت است
سعدی بشوی لوح دل از نقش غیر حق
علمے کہ راہ حق ننماید جہالت است

چوتھا مصرعہ میرے ذہن سے نکل گیا تھا اور باوجود انتہائی کوشش کے یاد نہیں آرہا تھا جس کے سبب میرے دل میں اضطراب و بے چینی پیدا ہونے لگی، اچانک دیکھتا ہوں کہ ایک فقیر [illegible] درازقد اور [illegible] ظاہر ہوا کہنے لگا

علمے کہ راہ حق ننماید جہالت است

میں نے یہ سن کر کہا کہ جزاک اللہ خیرا آپ نے میرے دل سے بہت بڑی بے چینی اور اضطراب کو دور فرمایا۔ پھر میں نے ان کی خدمت میں پان پیش کیا وہ مسکرائے اور کہنے لگے کیا یہ [illegible] ہے۔ میں نے کہا نہیں بلکہ یہ شکرانے کے [illegible] فرمایا [illegible] میں نے کہا میں بھی ساتھ چلوں [illegible] کہنے لگے میں بہت تیز اور جلد جانا چاہتا ہوں [illegible] ایک قدم بڑھا کر کوچہ کے آخری سرے پر پہنچ گئے تب میں سمجھا کہ یہ کوئی روح جسم

(۶۷)

ہے۔ میں نے کہا حضرت اپنے نام سے تو آگاہ کیجئے! تاکہ میں آپ [illegible] سکوں انہوں نے فرمایا فقیر کو مصلح الدین سعدی شیرازی کہتے ہیں۔

شیخ احمد سبتی جسم مثالی میں طواف کرتے پائے گئے۔

شیخ ابن عربی فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ نماز جمعہ کے بعد میں طواف کر رہا تھا میں نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ بھی طواف میں مشغول ہے لیکن اس کی راہ میں دوسرے لوگ [illegible] اور وہ دو آدمیوں میں سے اس طرح نکل جاتا ہے کہ ان دونوں میں سے کسی کو جدا ہونے کی ضرورت نہیں پڑتی۔ میں اس شخص کا یہ حال دیکھ کر سمجھ گیا کہ یہ جسد عنصری نہیں بلکہ جسم مثالی ہے۔ میں اس کی راہ میں کھڑا ہو گیا جب وہ میرے پاس آیا تو میں نے اس کو سلام کیا اس نے جواب دیا میں اس کے ساتھ ہو کر اس سے گفتگو کرنے لگا مجھے معلوم ہوا کہ یہ حضرت احمد سبتی ہیں۔

میں نے پوچھا کہ حضرت ہفتہ کے سات دنوں میں آپ نے اپنی زندگی میں صرف ایک دن کسب معاش کے لئے کیوں مخصوص فرمایا تھا؟ آپ نے فرمایا اس وجہ سے کہ خدائے تعالیٰ نے یک شنبہ کو تخلیق عالم شروع فرمائی اور جمعہ کے دن فارغ ہوا۔ یہ چھ دن وہ دن ہیں جو اس کے کام میں مصروف رہا میں بھی ان چھ دنوں اسی کے کام میں مصروف رہا کرتا تھا اور اپنے حظ نفس کے لئے ان دنوں میں کوئی کام نہیں کرتا تھا۔ جب شنبہ (سنیچر) کا دن آیا تو اس کو میں نے اپنی کسب معاش کے لئے مقرر کیا تا کہ ان چھ دنوں کے لئے قوت کا کچھ انتظام ہو جائے۔ پھر میں نے ان سے پوچھا کہ حضرت آپ کے زمانے میں قطب وقت کون تھا؟ فرمایا کہ میں تھا اس کے

الحمدللہ دیوبندیوں نے تسلیم کرلیا کہ اولیاء اللہ بعد از وصال بھی جسم وجسمانیت کے ساتھ تشریف لے جاسکتے ہیں۔

یزید شرابی، بے نمازی، قاتل
اور اہلبیت کا پکا دشمن تھا
(دیوبندی اور اہلحدیث مولویوں کی کتابوں سے ثبوت)

جیسے ہی محرم الحرام شروع ہوتا ہے، ماتمی مجالس شروع ہو جاتی ہیں، وہیں دوسری جگہوں پر یہ ماتم شروع ہو جاتا ہے کہ یزید اچھا آدمی تھا۔ یزید کا کوئی قصور نہ تھا۔ یزید امیر المومنین تھا، امام حسین رضی اللہ عنہ کرسی کے لئے کربلا تشریف لے گئے تھے (معاذ اللہ)، معرکہ کربلا سیاسی جنگ تھی (معاذ اللہ)، واقعہ کربلا من گھڑت اور تاریخ دانوں کا گھڑا ہوا واقعہ ہے۔ ایسی باتیں کرنے والوں کی بھاری اکثریت دیوبندی اور غیر مقلدین اہلحدیث فرقوں سے تعلق رکھتی ہے۔ لہٰذا مسلک اہلسنت پر تنقید کرنے والوں اور یزید کی حمایت کرنے والوں کے لئے اکابر دیوبند، دارالعلوم دیوبند کے پہلے مہتمم قاری محمد طیب کی کتاب شہید کربلا اور یزید، دیوبندی مکتبہ فکر کے مفتی اعظم پاکستان مفتی محمد شفیع کی کتاب اسوۂ حسینی یعنی شہید کربلا اور غیر مقلدین اہلحدیث کے امام علامہ وحید الزماں کی کتابوں سے اصل ثبوت پیش کئے جارہے ہیں تاکہ وہابی، دیوبندی اس حقیقت کو تسلیم کرلیں کہ یزید ظالم، فاسق، شرابی، بے نمازی، قاتل اور اہلبیت اطہار کا پکا دشمن تھا۔

دیوبندی مولوی نے اس کتاب کے شروع میں واضح لکھ دیا کہ یہ کتاب دیوبندی فرقے کی متفقہ کتاب ہے

محمود احمد عباسی کی رسوائے زمانہ کتاب "خلافت معاویہ و یزید" کا مفصل و مدلل اور مسکت جواب

شہید کربلا اور یزید

حادثۂ کربلا کے اسباب و نتائج، سیدنا حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے موقف کی وضاحت، آپ کے موقف پر کیے جانے والے اعتراضات کا تحقیقی جواب، افراط و تفریط سے ہٹ کر علمائے اہل سنت کے مسلک اعتدال کی تشریح!

تصنیف لطیف

حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب سابق مہتمم دارالعلوم دیوبند

قدیمی کتب خانہ

مقابل آرام باغ کراچی

۳

شہید کربلا اور یزید

یہ کتاب، "جماعت دارالعلوم دیوبند" کے متفقہ مسلک حق کی ترجمان ہے۔ محمود عباسی صاحب کی رسوائے زمانہ کتاب "خلافت معاویہ و یزید" مسلک اہل سنت و جماعت کے نقیب "دارالعلوم دیوبند" کے نقطۂ نظر کے لحاظ سے ایک انتہائی گمراہ کن اور ہر لحاظ سے غلط کتاب ہے۔ بزرگان دارالعلوم دیوبند بصیرت و تحقیق کی روشنی میں حضرت سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کے موقف کو برحق اور یزیدیوں کے موقف کو نفسانیت پر مبنی سمجھتے ہیں۔

جماعت دارالعلوم دیوبند کے اس کتاب سے تحریراً و تقریراً کھلی بیزاری کا اعلان کرنے کے باوجود بھی جو ناپاک ضمیر لوگ محض اپنی خود غرضی اور نام آوری کیلئے "خلافت معاویہ و یزید" جیسی بیہودہ اور لچر کتاب کی تصنیف یا تالیف یا نقطۂ نظر سے بزرگان دارالعلوم دیوبند کے متفق ہونے کا سوقیانہ اور جاہلانہ پروپیگنڈہ کرتے ہیں وہ لائق صد ہزار ملامت افراد و پرور دازیں۔ پیش نظر کتاب "شہید کربلا اور یزید" مترجمان اہل حق حضرت حکیم الاسلام کے حق نگار قلم سے "خلافت معاویہ و یزید" کی تردید اور موقف امام حسین رضی اللہ عنہ کی تائید میں علمی، فکری، تحقیقی، اور مسلکی لحاظ سے حرف آخر کی حیثیت سے پیش کی جا رہی ہے۔ وما علینا الا البلاغ

محمد سالم قاسمی

یکم رمضان ۱۳۸۲ھ

(صاحبزادہ حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب)

دیوبندی مولوی قاری طیب نے شاہ عبدالعزیز دہلوی کے قول کو نقل کیا کہ امام حسین رضی اللہ عنہ یزید کے مظالم کے خلاف اپنے گھر سے نکلے

محمود احمد عباسی کی کتاب خلافت معاویہ و یزید کا مفصل و مدلل مسکت جواب

شہید کربلا اور یزید

حادثۂ کربلا کے اسباب، نتائج، سیدنا حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے موقف کی وضاحت

تصنیف لطیف

حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب مہتمم دارالعلوم دیوبند

قدیمی کتب خانہ

مقابل آرام باغ کراچی

...نیز حضرت حسین کا خروج یزید کے مظالم کے دفعیہ کے لئے تھا...

دیوبندی مولوی قاری طیب نے قاسم نانوتوی دیوبندی کے جملے نقل کیے کہ امام حسین کی شہادت حق تھی، اگر وہ شہید نہ تھے، تو کون شہید ہوگا؟

شہیدِ کربلا اور یزید

دیوبندی مولوی قاری طیب نے اپنی کتاب میں لکھا کہ یزید نے شراب کو حلال سمجھا اور قتلِ حسین کے بعد کہنے لگا کہ میں نے اپنے بزرگوں رئیسوں کا بدلہ لے لیا

شہید کربلا اور یزید

تصنیف لطیف

حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب مہتمم دارالعلوم دیوبند

دینی کتب خانہ

مقابل آرام باغ کراچی

دیوبندی مولوی قاری طیب نے اپنی کتاب میں نقل کیا کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز کے سامنے یزید کو امیر المومنین کہنے والے کو بیس کوڑے مارے گئے

شہید کربلا اور یزید

قدیمی کتب خانہ

مفتی محمد شفیع دیوبندی نے لکھا کہ حضرت مسلم بن عقیل اور ہانی بن عروہ کی گردنیں کاٹ کر جب یزید کو بھیجی گئیں تو یزید نے خط لکھ کر ابن زیاد کا شکریہ ادا کیا

اُسوۂ حُسینیؓ
یعنی
شہیدِ کربلاؒ

جگر گوشۂ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت حسین رضی اللہ عنہ اور ان کے اصحاب کا واقعہ شہادت اور مسلمانوں کے لئے

دعوتِ فکر و عمل

از افادات
حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحبؒ

دارالاشاعت

ابن زیاد نے ان کے قتل کا حکم دے دیا۔

مسلم بن عقیلؓ کی شہادت اور وصیت

مسلم بن عقیلؓ پہلے ہی سے سمجھے ہوئے تھے کہ محمد بن اشعث کا امن دینا کوئی چیز نہیں، ابن زیاد مجھے قتل کرے گا۔ مسلم بن عقیلؓ نے کہا مجھے وصیت کرنے کی مہلت دو، ابن زیاد نے مہلت دے دی تو انہوں نے عمر بن سعد سے کہا کہ میرے اور آپ کے درمیان قرابت ہے اور میں اس قرابت کا واسطہ دے کر کہتا ہوں کہ مجھے تم سے ایک کام ہے جو راز ہے، میں تنہائی میں بتلا سکتا ہوں، عمر بن سعد نے اس کو سننے کی ہمت نہ کی، ابن زیاد نے کہا کچھ مضائقہ نہیں تم سن لو، ان کو علیحدہ کر کے مسلم بن عقیلؓ نے کہا کہ کام یہ ہے کہ میرے ذمہ سات سو (۷۰۰) درہم قرض ہیں جو میں نے کوفہ کے فلاں آدمی سے لئے تھے وہ میری طرف سے ادا کر دو۔ دوسرا کام یہ ہے کہ حضرت حسینؓ کے پاس ایک آدمی بھیج کر ان کو راستے سے واپس کر دو۔ عمر بن سعد نے ابن زیاد سے ان کی وصیت پورا کرنے کی اجازت مانگی تو اس نے کہا کہ بے شک امین آدمی بھی خیانت نہیں کرتا تم ان کا قرض ادا کر سکتے ہو، باقی رہا حسینؓ کا معاملہ سو اگر وہ ہمارے مقابلہ کے لئے نہ آئیں تو ہم بھی ان کے مقابلہ کے لئے نہ جائیں گے اور اگر وہ آئے تو ہم مقابلہ کریں گے۔

مسلم بن عقیلؓ اور ابن زیاد کا مکالمہ

ابن زیاد نے کہا کہ اے مسلم تم نے بڑا ظلم کیا کہ مسلمانوں کا نظم مستحکم اور ایک کلمہ تھا سب ایک امام کے تابع تھے تم نے آ کر ان میں تفرقہ ڈالا اور لوگوں کو

اپنے امیر کے خلاف بغاوت پر آمادہ کیا۔

مسلم بن عقیلؓ نے فرمایا کہ معاملہ یہ نہیں بلکہ اس شہر کوفہ کے لوگوں نے خطوط لکھے کہ تمہارے باپ نے ان کے نیک اور شریف لوگوں کو قتل کر دیا، ان کے خون ناحق بہائے اور یہاں کے عوام پر کسریٰ و قیصر جیسی حکومت کرنی چاہی اس لئے ہم اس پر مجبور ہوئے کہ عدل قائم کرنے اور کتاب و سنت کے احکام نافذ کرنے کی طرف لوگوں کو بلائیں اور سمجھائیں۔

اس پر ابن زیاد اور زیادہ برافروختہ ہو کر مسلم بن عقیلؓ کو برا بھلا کہنے لگا۔ مسلم بن عقیلؓ خاموش ہو گئے۔ ابن زیاد نے حکم دیا کہ ان کو قصر امارت کی اوپر کی منزل پر لے جاؤ اور سر کاٹ کر نیچے پھینک دو۔ مسلم بن عقیلؓ اوپر لے جائے گئے وہ تسبیح و استغفار پڑھتے ہوئے اوپر پہنچے اور ابن زیاد کے حکم کے مطابق ان کو شہید کر کے نیچے ڈال دیا گیا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

مسلم بن عقیلؓ کو قتل کرنے کے بعد ہانی بن عروہ کے قتل کرنے کا فیصلہ کیا ان کو بازار میں لے جا کر قتل کر دیا گیا۔

ابن زیاد نے ان دونوں کے سر کاٹ کر یزید کے پاس بھیج دیئے یزید نے شکریہ کا خط لکھا اور ساتھ ہی یہ بھی لکھا کہ مجھے یہ خبر ملی ہے کہ حسینؓ عراق کے قریب پہنچ گئے ہیں، اس لئے جاسوس اور خفیہ پولیس پورے شہر میں پھیلا دو اور جس پر ذرا بھی حسینؓ کی تائید کا شبہ ہو اس کو قید کر لو مگر سوا اس شخص کے جو تم سے مقابلہ کرے کسی کو قتل نہ کرو۔

حضرت حسینؓ کا عزم کوفہ

حضرت حسینؓ کے پاس اہل کوفہ کے ڈیڑھ سو خطوط اور بہت سے وفود

مفتی محمد شفیع دیوبندی نے لکھا کہ امام حسین رضی اللہ عنہ کو خواب میں کسی نے تمام کی شہادتوں کی خبر دی

اُسوۂ حُسینی
یعنی

شہیدِ کربلاؒ

جگر گوشۂ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت حسین رضی اللہ عنہ اور ان کے اصحاب کا واقعۂ شہادت اور مسلمانوں کے لئے

دعوتِ فکر و عمل

از افادات
حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحبؒ

دارُالاشاعت
مولوی مسافر خانہ بندر روڈ کراچی پاکستان 2213768

اور سوار آپ کی مدد کے لئے آجائیں گے اس وقت اگر آپ کی رائے مقابلہ ہی کی ہو تو میں آپ کے لئے بیس ہزار بہادر سپاہیوں کا ذمہ لیتا ہوں جو آپ کے سامنے اپنی بہادری کے جوہر دکھائیں گے اور جب تک ان میں کسی ایک کی آنکھ بھی کھلی رہے گی کسی کی مجال نہیں کہ آپ تک پہنچ سکے۔

حضرت حسین رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اور آپ کی قوم کو جزائے خیر عطا فرمائے مگر ہمارے اور حر بن یزید کے درمیان ایک بات ہو چکی ہے اب ہم اس کے پابند ہیں اس کے ساتھ کہیں جا نہیں سکتے اور ہمیں کچھ پتہ نہیں کہ ہمارے ساتھ کیا ہونے والا ہے طرماح بن عدی رخصت ہو گئے اور اپنے ساتھ سامان رسد لے کر دوبارہ آنے کا وعدہ کر گئے اور پھر آئے بھی، مگر راستہ میں حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کی غلط خبر سن کر لوٹ گئے۔

حضرت حسین رضی اللہ عنہ کا خواب

اس طرف حضرت حسین رضی اللہ عنہ چلتے رہے اور قصر بنی مقاتل تک پہنچ گئے یہاں پہنچ کر آپ کو ذرا غنودگی ہوئی تو اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ کہتے ہوئے بیدار ہوئے آپ کے صاحبزادے علی اکبر رضی اللہ عنہ نے سنا تو گھبرا کر سامنے آئے اور پوچھا کہ ابا جان! کیا بات ہے؟ آپ نے فرمایا کہ میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ کوئی گھڑ سوار میرے پاس آیا اور اس نے کہا کہ کچھ لوگ چل رہے ہیں اور ان کی موتیں اُن کے ساتھ چل رہی ہیں اس سے میں سمجھا کہ یہ ہماری موت ہی کی خبر ہے۔

علی اکبر رضی اللہ عنہ کا مومنانہ ثباتِ قدم

صاحبزادے نے عرض کیا کہ ابا جان! کیا ہم حق پر نہیں؟ آپ نے فرمایا: قسم

مفتی محمد شفیع دیوبندی نے لکھا کہ شہادت سے ایک دن قبل حضور ﷺ نے خواب میں آ کر امام حسین کو ملاقات کی خبر دی

اُسوۂ حُسینی

یعنی

شہیدِ کربلا

جگر گوشۂ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت حسین رضی اللہ عنہ اور ان کے اصحاب کا واقعۂ شہادت اور مسلمانوں کے لئے

دعوتِ فکر و عمل

از افادات

حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحبؒ

دارالاشاعت
اردو بازار ایم اے جناح روڈ
کراچی پاکستان 2213768

شمر یہ خط لے کر جب عمر بن سعد کے پاس پہنچا تو وہ سمجھ گئے کہ شمر کے مشورہ سے یہ صورت عمل میں آئی ہے کہ میرا مشورہ رد کر دیا گیا اس کو کہا کہ تم نے بڑا ظلم کیا کہ مسلمانوں کا کلمہ متفق ہو رہا تھا اس کو ختم کر کے قتل و قتال کا بازار گرم کر دیا، بالآخر حضرت حسین رضی اللہ عنہ کو یہ پیام پہنچایا گیا، آپ نے اس کے قبول کرنے سے انکار فرما دیا کہ اس ذلت سے موت بہتر ہے۔

حضرت حسین رضی اللہ عنہ کا آنحضرت ﷺ کو خواب میں دیکھنا

شمر ذی الجوشن اس محاذ پر محرم کی نویں تاریخ کو پہنچا تھا، حضرت حسین رضی اللہ عنہ اس وقت اپنے خیمے کے سامنے بیٹھے ہوئے تھے اسی حالت میں کچھ اونگھ آ کر آنکھ بند ہو گئی اور پھر ایک آواز کے ساتھ بیدار ہو گئے، آپ کی ہمشیرہ حضرت زینب رضی اللہ عنہا نے یہ آواز سنی تو دوڑی آئیں اور وجہ پوچھی فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو خواب میں دیکھا ہے، فرمایا کہ تم اب ہمارے پاس آنے والے ہو۔

ہمشیرہ یہ سن کر رو پڑیں، حضرت حسین رضی اللہ عنہ نے تسلی دی اسی حالت میں شمر کا لشکر سامنے آ گیا، آپ کے بھائی عباس رضی اللہ عنہ آگے بڑھے اور حریف مقابل سے گفتگو ہوئی، اس نے بلا مہلت قتال کا اعلان سنایا، عباس رضی اللہ عنہ نے آ کر حضرت حسین رضی اللہ عنہ کو اطلاع دی۔

حضرت حسین رضی اللہ عنہ نے ایک رات عبادت گذاری کے مہلت مانگی

حضرت حسین رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ان سے کہو کہ آج کی رات قتال ملتوی کر دو، تاکہ میں آج کی رات میں وصیت اور نماز و دعا اور استغفار کر سکوں، شمر اور عمر بن

مفتی محمد شفیع دیوبندی نے لکھا کہ
یزید نے اپنی چھڑی امام حسین رضی اللہ عنہ کے دانتوں پر لگائی

اُسوۂ حسینی

یعنی

شہید کربلاؓ

جگر گوشۂ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت حسین رضی اللہ عنہ اور ان کے اصحاب کا واقعۂ شہادت اور مسلمانوں کے لئے

دعوتِ فکر و عمل

از افادات

حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب

دارالاشاعت

کیا ابھی تک ہمارے خون سے تیری پیاس نہیں بجھی، میں تجھے خدا کی قسم دیتا ہوں اگر تو ان کو قتل کرے تو مجھ کو بھی ان کے ساتھ قتل کر دے۔

علی اصغر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اے ابن زیاد اگر تیرے اور ان عورتوں کے درمیان کوئی قرابت ہے تو ان کے ساتھ کسی صالح متقی مسلمان کو بھیجنا جو اسلام کی تعلیم کے مطابق ان کی رفاقت کرے، یہ سن کر ابن زیاد نے کہا اچھا اس لڑکے کو چھوڑ دو کہ خود اپنی عورتوں کے ساتھ جائے۔

اس کے بعد ابن زیاد نے ایک نماز کے بعد خطبہ دیا جس میں حضرت حسین اور علی رضی اللہ عنہما پر سب و شتم کیا، مجمع میں عبداللہ بن عفیف ازدی بھی تھے کھڑے ہو گئے جو ہر وقت مسجد میں رہتے تھے کہا اے ابن زیاد تو کذاب بن کذاب ہے، تم انبیاء کی اولاد کو قتل کرتے ہو اور صدیقین کی سی باتیں بناتے ہو۔ ابن زیاد نے ان کو گرفتار کرنا چاہا تو ان کے قبیلہ کے لوگ چھڑانے کے لئے کھڑے ہو گئے، اس لئے چھوڑ دیئے گئے۔

حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے سر مبارک کو کوفہ کے بازاروں میں پھرایا گیا پھر یزید کے پاس شام بھیجا گیا

ابن زیاد کی شقاوت نے اسی پر بس نہیں کیا بلکہ حکم دیا کہ حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے سر کو ایک لکڑی پر رکھ کر کوفہ کے بازاروں میں اور گلی کوچوں میں گھمایا جائے کہ سب لوگ دیکھ لیں۔ اس کے بعد اس کو اور دوسرے اصحاب کے سروں کو یزید کے پاس ملک شام بھیج دیا اور اس کے ساتھ عورتوں بچوں کو بھی روانہ کیا، یہ لوگ شام پہنچے انعام کے شوق میں زحر بن قیس جو ان کو لے کر گیا تھا اول یزید کے پاس

پہنچا۔ یزید نے پوچھا کہ کیا خبر ہے اس نے میدان کربلا کے معرکہ کی تفصیل بتلا کر کہا کہ امیر المومنین کو بشارت ہو کہ مکمل فتح حاصل ہوئی یہ سب مارے گئے اور ان کے سر عورتیں اور بچے حاضر ہیں۔

یہ حال سن کر یزید کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے اور کہا کہ میں تم سے اتنی ہی اطاعت چاہتا تھا کہ بغیر قتل کے گرفتار کر لو، اللہ تعالیٰ ابن سمیہ پر لعنت کرے اس نے ان کو قتل کرا دیا، خدا کی قسم اگر میں وہاں ہوتا تو میں معاف کر دیتا، اللہ تعالیٰ حضرت حسین رضی اللہ عنہ پر رحم فرمائے، یہ کہا اور اس شخص کو کوئی انعام نہیں دیا۔

سر مبارک جس وقت یزید کے سامنے رکھا گیا تو یزید کے ہاتھ میں ایک چھڑی تھی حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے دانتوں پر چھڑی لگا کر حصین بن ہمام کے یہ اشعار پڑھے

أبى قومنا ان ينصفونا فانصفت

قواضب في ايماننا تقطر الدما

يفلقن هاما من رجال اعزة

علينا وهم كانوا اعق واظلما

"ہماری قوم نے ہمارے ساتھ انصاف نہ کیا تو ہماری خوں چکاں تلواروں نے انصاف کیا جنہوں نے ایسے مردوں کے سر پھاڑ دیئے جو ہم پر سخت تھے اور قطع رحمی کرنے والے ظالم تھے۔"

ابو برزہ اسلمی رضی اللہ عنہ موجود تھے آپ نے کہا اے یزید تو اپنی چھڑی حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے دانتوں پر لگاتا ہے اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے کہ ان کو بوسہ دیتے تھے۔ اے یزید قیامت کے روز تو آئے گا تو تیری شفاعت ابن زیاد

مفتی محمد شفیع دیوبندی نے لکھا کہ شہادتِ حسین کے بعد بھی یزید نے گھرانہ اہلبیت کی شان میں توہین و بے ادبی کی

اُسوۂ حسینی
یعنی
شہیدِ کربلاؔ
جگر گوشۂ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت حسین رضی اللہ عنہ اور ان کے اصحاب کا واقعۂ شہادت اور مسلمانوں کے لئے

دعوتِ فکر و عمل

از افادات
حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحبؒ

دارُالاشاعت [illegible]

جی کرے گا اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ آئیں گے تو ان کے شفیع حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ ہوں گے یہ کہہ کر وہ مجلس سے نکل گئے۔

یزید کے گھر میں ماتم

جب یزید کی بیوی ہند بنت عبداللہ نے یہ خبر سنی کہ حضرت حسین رضی اللہ عنہ قتل کر دیئے گئے اور ان کا سر لایا گیا ہے تو کپڑا اوڑھ کر باہر نکل آئی اور کہنے لگی امیر المومنین کیا ابن بنت رسول اللہ ﷺ کے ساتھ یہ معاملہ کیا گیا اس نے کہا ہاں خدا ابن زیاد کو ہلاک کرے اس نے جلدی کی اور قتل کر ڈالا [illegible]۔

یزید نے کہا کہ حضرت حسین رضی اللہ عنہ نے یہ کہا تھا کہ میرا باپ یزید کے باپ سے اور میری ماں یزید کی ماں سے اور میرے دادا رسول اللہ ﷺ یزید کے دادا سے بہتر ہیں ان میں پہلی بات کہ میرا باپ بہتر ہے یہ ان کا اس کا فیصلہ تو اللہ تعالیٰ کرے گا وہ دونوں وہاں پہنچ چکے ہیں اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے اس نے کس کے حق میں فیصلہ کیا ہے۔

اور دوسری بات کہ ان کی ماں میری ماں سے بہتر ہیں تو میں قسم کھاتا ہوں کہ بے شک یہ صحیح ہے ان کی والدہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا میری والدہ سے بہتر ہیں۔

رہی تیسری بات کہ ان کے دادا میرے دادا سے بہتر ہیں سو یہ ایسی بات ہے کہ کوئی مسلمان جس کا اللہ تعالیٰ اور یوم آخرت پر ایمان ہے اس کے خلاف نہیں کہہ سکتا ان کی یہ سب باتیں صحیح و درست تھیں مگر جو آفت آئی وہ ان کی [illegible] سے آئی انہوں نے اس آیت پر غور نہیں کیا۔

قل اللّٰھم مالک الملک تؤتی الملک من

تشاء وتنزع الملک ممن تشاء

اس کے بعد عورتیں اپنے یزید کے سامنے لائے گئے اور سر مبارک اس مجلس میں رکھا ہوا تھا، حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی دونوں صاحبزادیاں فاطمہ اور سکینہ پنجوں کے بل کھڑے ہو کر سر مبارک کو دیکھنا چاہتی تھیں اور یزید ان کے سامنے کھڑا ہو جاتا تھا کہ نہ دیکھ سکیں جب ان کی نظر اپنے والد ماجد کے سر پر پڑی تو بے ساختہ رونے کی آواز نکل گئی ان کی آواز سن کر یزید کی عورتیں بھی چلا اٹھیں اور یزید کے محل میں ایک ماتم برپا ہو گیا۔

یزید کے دربار میں زینبؓ کی دلیرانہ گفتگو

ایک شامی شخص نے صاحبزادی کے متعلق ناشائستہ الفاظ کہے تو ان کی پھوپھی زینبؓ نے نہایت سختی سے کہا کہ نہ تجھے کوئی حق ہے نہ یزید کو اس پر یزید برہم ہو کر کہنے لگا کہ مجھے سب اختیار حاصل ہے زینبؓ نے فرمایا کہ اللہ جب تک تو ہماری ملت و مذہب سے نہ نکل جائے تجھے کوئی اختیار نہیں۔ یزید اس پر اور زیادہ برہم ہوا حضرت زینبؓ نے پھر تیزی سے جواب دیا بالآخر وہ خاموش ہو گیا۔

اہل بیت کی عورتیں یزید کی عورتوں کے پاس

اس کے بعد یزید نے اہل بیت کی عورتوں کو زنانہ مکان میں اپنی عورتوں کے پاس بھیج دیا۔ یزید کی عورتوں میں سے کوئی نہ رہی جس نے ان کے پاس آ کر گریہ و بکا اور ماتم نہ کیا ہو اور جو زیورات وغیرہ ان سے لئے گئے تھے ان سے زائد ان عورتوں نے ان کی خدمت میں پیش کئے۔

مفتی محمد شفیع دیوبندی نے لکھا کہ یزید نے امام زین العابدین کے سامنے بکواس کی

علی ابن حسین رضی اللہ عنہ یزید کے سامنے

اس کے بعد علی اصغر رضی اللہ عنہ ہتھکڑیوں اور بیڑیوں میں سامنے لائے گئے۔ انہوں نے سامنے آ کر کہا کہ اگر ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح قید میں دیکھتے تو ہماری قید کھول دیتے، یزید نے کہا سچ ہے اور قید کھول دینے کا حکم دے دیا۔ اس کے بعد علی اصغر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں اس طرح مجلس میں بیٹھا ہوا دیکھتے تو اپنے قریب بلا لیتے یزید نے ان کو اپنے قریب بلا لیا اور کہا کہ اے علی بن حسین! رضی اللہ عنہ تمہارے والد نے ہی مجھ سے قطع رحمی کی اور میرے حق کو نہ پہچانا اور میری سلطنت کے خلاف بغاوت کی، اس لئے اللہ تعالیٰ نے یہ معاملہ کیا جو تم نے دیکھا۔

علی اصغر رضی اللہ عنہ نے قرآن کی آیت پڑھی:

مَآ اَصَابَ مِنْ مُّصِيْبَةٍ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مِّنْ قَبْلِ اَنْ نَّبْرَاَهَا اِنَّ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ. لِّكَيْلَا تَاْسَوْا عَلٰى مَا فَاتَكُمْ وَلَا تَفْرَحُوْا بِمَآ اٰتٰىكُمْ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرٍ.

"یعنی اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ جو کوئی مصیبت تمہیں پہنچتی ہے زمین میں یا تمہاری جانوں پر، سو وہ کتاب تقدیر میں لکھی ہوئی ہے زمین کے پیدا کرنے سے قبل اور یہ کام اللہ تعالیٰ کے لئے آسان ہے (اور تمام کاموں کا تابع تقدیر ہونا) اس لئے بیان کیا گیا ہے کہ جو چیز تم سے فوت ہو جائے اس پر زیادہ غم نہ کرو اور جو چیز مل جائے اس پر زیادہ خوش نہ ہو، اللہ تعالیٰ فخر کرنے والے متکبر کو پسند نہیں کرتا۔"

اسوۂ حسینی

یعنی

شہید کربلا

جگر گوشۂ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت حسین رضی اللہ عنہ اور ان کے اصحاب کا واقعۂ شہادت اور مسلمانوں کے لئے

دعوتِ فکر و عمل

از افادات،

حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب

دار الاشاعت
ناشر اردو بازار ایم اے جناح روڈ کراچی پاکستان 2213768

مفتی محمد شفیع دیوبندی نے لکھا کہ یزید شروع میں امام حسین کے قتل پر راضی تھا مگر مخالفت اور بدنامی کی وجہ سے اس نے بعد میں اپنا پینترہ بدلا

اُسوۂ حُسینی

یعنی

شہید کربلاؒ

جگر گوشۂ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت حسین رضی اللہ عنہ اور ان کے اصحاب کی داستانِ شہادت اور مسلمانوں کے لئے

دعوتِ فکر و عمل

از افادات

حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحبؒ

دارالاشاعت

یزید یہ سن کر خاموش ہو گیا پھر حکم دیا کہ ان کو اور ان کی عورتوں کو ایک مستقل مکان میں رکھا جائے اور یزید کوئی ناشتہ اور کھانا نہ کھاتا تھا جس میں علی بن حسین رضی اللہ عنہ کو نہ بلاتا ہو، ایک روز ان کو بلایا تو ان کے ساتھ چھوٹے بھائی عمرو بن حسین رضی اللہ عنہ بھی آ گئے، یزید نے عمرو بن الحسین رضی اللہ عنہ سے بطور مزاح کہا کہ تم اس لڑکے (یعنی اپنے لڑکے خالد) سے مقابلہ کر سکتے ہو؟ عمرو رضی اللہ عنہ نے کہا ہاں کر سکتا ہوں، بشرطیکہ آپ ایک چھری ان کو دے دیں اور ایک مجھے، یزید نے کہا کہ آخر سانپ کا بچہ سانپ ہی ہوتا ہے۔

بعض روایات میں ہے کہ یزید شروع میں حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے قتل پر راضی تھا اور ان کا سر مبارک لایا گیا تو خوشی کا اظہار کیا اس کے بعد جب یزید کی بدنامی سارے عالم اسلام میں پھیل گئی اور وہ سب مسلمانوں میں مبغوض ہو گیا تو بہت نادم ہوا اور کہنے لگا کاش میں تکلیف اٹھاتا اور حسین رضی اللہ عنہ کو اپنے ساتھ اپنے گھر میں رکھتا اور ان کو اختیار دے دیتا کہ جو چاہیں کریں، اگرچہ اس میں میرے اقتدار کو نقصان ہی پہنچتا، کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اور ان کا اور ان کی قرابت کا یہی حق تھا، اللہ تعالیٰ ابن مرجانہ پر لعنت کرے اس نے ان کو مجبور کر کے قتل کر دیا حالانکہ انہوں نے یہ کہا تھا کہ مجھے یزید کے پاس جانے دو یا کسی سرحدی مقام پر بھیج دو، مگر اس نالائق نے قبول نہ کیا اور ان کو قتل کر کے ساری دنیا کے مسلمانوں میں مجھے مبغوض کر دیا ان کے دلوں میں میری عداوت کا بیج بو دیا کہ ہر نیک و بد مجھ سے بغض رکھنے لگا، اللہ تعالیٰ ابن مرجانہ پر لعنت کرے۔

اہل بیت کی مدینہ کو واپسی

اس کے بعد جب یزید نے ارادہ کیا کہ اہل بیت اطہار کو مدینہ واپس بھیج دے

تو نعمان بن بشیر کو حکم دیا کہ ان کے لئے ان کے مناسب شان ضروریات سفر مہیا کریں اور ان کے ساتھ کسی امانت دار متقی آدمی کو بھیجے اور اس کے ساتھ ایک حفاظتی دستہ فوج کا بھیج دے جو ان کو مدینہ تک بحفاظت پہنچائے اور علی بن حسین رضی اللہ عنہ کو رخصت کرنے کے لئے اپنے پاس بلایا اور کہا کہ اللہ ابن مرجانہ پر لعنت کرے، واللہ اگر میں خود اس جگہ ہوتا تو حسین رضی اللہ عنہ جو کچھ کہتے میں قبول کر لیتا اور جہاں تک ممکن ہوتا تو ان کو ہلاکت سے بچاتا اگرچہ مجھے اپنی اولاد کو قربان کرنا پڑتا، لیکن جو مقدر تھا وہ ہو گیا، صاحبزادے تمہیں جب کوئی ضرورت ہو مجھے خط لکھو اور میں نے تمہارے ساتھ جانے والوں کو بھی یہ ہدایت کر دی ہے۔

تنبیہ: یزید کی یہ ندامت و پشیمانی اور بقیہ اہل بیت کے ساتھ اکرام کا معاملہ محض اپنی بدنامی کا داغ مٹانے کے لئے تھا یا حقیقت میں کچھ خدا کا خوف اور آخرت کا خیال آ گیا یہ تو علیم و خبیر ہی جانتا ہے مگر یزید کے اعمال و کردار سے اس کے بعد بھی سب سیاہ کاریوں ہی سے لبریز ہیں مرتے مرتے بھی مکہ مکرمہ پر چڑھائی کے لئے لشکر بھیجے ہیں اسی حال میں مرا ہے، معاملہ اللہ کے حوالہ (مؤلف)

اس کے بعد اہل بیت ان لوگوں کی حفاظت میں مدینہ کی طرف روانہ ہوئے ان لوگوں نے راستہ میں اہل بیت کی خدمت بڑی اچھی طرح سے کی رات کو ان کی سواریاں اپنے سامنے رکھتے تھے اور جب کسی منزل پر اترتے تو ان سے علیحدہ ہو جاتے اور اپنے چاروں طرف پہرہ دیتے تھے اور ہر وقت ان کی ضروریات کو دریافت کر کے پورا کرنے کا اہتمام کرتے تھے یہاں تک کہ یہ سب حضرات اطمینان کے ساتھ مدینہ پہنچ گئے۔

وطن پہنچ کر حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی فاطمہ رضی اللہ عنہا نے اپنی بہن

مفتی محمد شفیع دیوبندی نے لکھا کہ
امام حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد کئی ماہ فضا سوگوار رہی

اُسوۂ حُسَینیؓ

یعنی

شہیدِ کربلاؓ

جگر گوشۂ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت حسین رضی اللہ عنہ اور اُن کے اصحاب کا واقعۂ شہادت اور مسلمانوں کے لئے

دعوتِ فکر و عمل

از افادات،

حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحبؒ

دارالاشاعت
مولوی مسافر خانہ، ایم اے جناح روڈ
کراچی، پاکستان 2213768

سے نکل گیا کہ ہم پر یہ مصیبت حضرت حسینؓ کی وجہ سے آئی ہے حضرت عبداللہ بن جعفرؓ کو غصہ آ گیا اس کو جوتہ پھینک مارا کہ کم بخت تو یہ کہتا ہے واللہ اگر میں وہاں ہوتا تو میں بھی اُن کے ساتھ قتل کیا جاتا، واللہ آج میرے بیٹوں کا قتل ہی میرے لئے تسلی ہے کہ اگر میں حضرت حسینؓ کی کوئی مدد نہیں کر سکا تو میری اولاد نے یہ کام کر دیا۔

واقعۂ شہادت کا اثر فضائے آسمانی پر

عام مؤرخین ابن اثیر وغیرہ نے لکھا ہے کہ حضرت حسینؓ کی شہادت کے بعد دو تین مہینہ تک فضا کی یہ کیفیت رہی کہ جب آفتاب طلوع ہوتا اور دھوپ در و دیوار پر پڑتی تو اتنی سرخ ہوتی تھی جیسے دیواروں کو خون لیپٹ دیا گیا ہو۔

شہادت کے وقت آنحضرت ﷺ کو خواب میں دیکھا گیا

بیہقی نے دلائل میں بسند روایت کیا ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے ایک رات آنحضرت ﷺ کو خواب میں دیکھا کہ دوپہر کا وقت ہے اور آپ پراگندہ بال پریشان حال ہیں، آپ ﷺ کے ہاتھ میں ایک شیشی ہے جس میں خون ہے، ابن عباس فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا کہ اس میں کیا ہے فرمایا! حضرت حسینؓ کا خون ہے، میں اس کو اللہ تعالیٰ کے سامنے پیش کروں گا حضرت عباسؓ نے اسی وقت لوگوں کو خبر دے دی تھی کہ حضرت حسینؓ شہید ہو گئے، اس خواب کے چند روز کے بعد حضرت حسینؓ کی شہادت کی اطلاع پہنچی اور حساب کیا گیا تو ٹھیک وہی وقت آپؓ کی شہادت کا تھا۔

اور ترمذی نے سلمٰی سے روایت کیا ہے کہ وہ ایک روز ام سلمہؓ کے پاس گئیں

مفتی محمد شفیع دیوبندی نے اپنی کتاب میں قاتلان حسین کا عبرتناک انجام تحریر کیا

اُسوۂ حُسینی

یعنی

شہیدِ کربلاؔ

جگر گوشۂ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت حسین رضی اللہ عنہ اور ان کے اصحاب کا واقعۂ شہادت اور مسلمانوں کے لئے

دعوتِ فکر و عمل

از افادات

حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب

دارالاشاعت

وہ پریشان ہو گئے تو یہ نعمت سبزل بہ قہر ہو جائے گی (یعنی حسین ان لوگوں کا قتل کر دیا جائے گا) کہ تم ان کے دروازوں پر جاؤ گے۔

حضرت حسین رضی اللہ عنہ ایک روز حرم مکہ میں حجر اسود کو پکڑے ہوئے یہ دعا کر رہے تھے:

"یا اللہ! آپ نے مجھ پر انعام فرمایا مجھے شکر گذار نہ پایا، میری آزمائش کی تو مجھے صابر نہ پایا، مگر اس پر بھی آپ نے نہ اپنی نعمت مجھ سے سلب کی اور نہ مصیبت کو مجھ پر قائم رہنے دیا، یا اللہ کریم سے تو کرم ہی ہوا کرتا ہے۔"

حضرت حسین رضی اللہ عنہ اپنے والد ماجد حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ کوفہ چلے گئے تھے اور ان کے ساتھ ہر جہاد میں شریک رہے اور ان کی صحبت میں رہے یہاں تک کہ وہ شہید کر دیئے گئے۔ اس کے بعد اپنے بھائی حضرت حسن رضی اللہ عنہ کے ساتھ رہے یہاں تک کہ وہ امارت چھوڑ کر مدینہ چلے آئے تو آپ بھی ان کے ساتھ مدینہ میں آ گئے اور جب تک حضرت یزید کا فتنہ شروع نہیں ہوا مدینہ ہی میں مقیم رہے۔

حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے ساتھ کربلا میں آپ کے اہل بیت کے تئیس حضرات شہید ہوئے۔ (اسعاف الراغبین)

قاتلانِ حضرت حسین رضی اللہ عنہ کا عبرتناک انجام

[illegible]

جس وقت حضرت حسین رضی اللہ عنہ پیاس سے مجبور ہو کر دریائے فرات پر پہنچے اور پانی پینا چاہتے تھے کہ کمبخت حصین بن نمیر نے تیر مارا جو آپ کے دہن

■ بعض اہل تاریخ نے [illegible]

مبارک پر لگا اس وقت آپ کی زبان سے بے ساختہ بددعا نکلی کہ:

"یا اللہ! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی کے فرزند کے ساتھ جو کچھ کیا جا رہا ہے میں اس کا شکوہ آپ ہی سے کرتا ہوں۔ یا اللہ ان کو چن چن کر قتل کر، ان کے ٹکڑے ٹکڑے کر دے، ان میں سے کسی کو باقی نہ چھوڑ۔"

اول تو ایسے مظلوم کی بددعا، پھر سید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، اس کی قبولیت میں شبہ کیا تھا۔ دعا قبول ہوئی اور آخرت سے پہلے دنیا ہی میں ایک ایک کر کے بری طرح مارے گئے۔

امام زہری فرماتے ہیں کہ جو لوگ قتل حسین میں شریک تھے ان میں سے ایک بھی نہیں بچا جس کو آخرت سے پہلے دنیا میں سزا نہ ملی ہو، کوئی قتل کیا گیا، کسی کا چہرہ سخت سیاہ ہو گیا یا مسخ ہو گیا یا چند ہی روز میں ملک سلطنت چھن گئی، اور ظاہر ہے کہ یہ ان کے اعمال کی اصلی سزا نہیں بلکہ اس کا ایک نمونہ ہے جو لوگوں کی عبرت کے لئے دنیا میں دکھا دیا گیا ہے۔

قاتلِ حسین رضی اللہ عنہ اندھا ہو گیا

سبط ابن جوزی نے روایت کیا ہے کہ ایک بوڑھا آدمی حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے قتل میں شریک تھا، وہ دفعۃً نابینا ہو گیا تو لوگوں نے سبب پوچھا، اس نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا کہ آستین چڑھائے ہوئے ہیں، ہاتھ میں تلوار ہے اور آپ کے سامنے چمڑے کا وہ فرش ہے جس پر کسی کو قتل کیا جاتا ہے، اور اس پر قاتلانِ حسین رضی اللہ عنہ میں سے دس (۱۰) آدمیوں کی لاشیں ذبح کی ہوئی پڑی ہیں۔ اس کے بعد آپ نے مجھے ڈانٹا اور خونِ حسین رضی اللہ عنہ کی ایک سلائی میری آنکھوں میں لگا دی، میں صبح اٹھا تو اندھا تھا۔ (اسعاف)

☆ جبکہ دوسری جانب دیوبندی مولوی اسرار احمد نے اپنی کتاب میں یزید کو امیر لکھا اور اس کی حمایت کی، کیا یہ منافقت نہیں؟

ہجری سال نو
اور
سانحہ کربلا
از
ڈاکٹر اسرار احمد
★
ترتیب و تسوید (شیخ) جمیل الرحمٰن
مع
کربلا کی کہانی
حضرت ابو جعفر محمد باقرؒ کی زبانی
ترجمہ از مولانا عطاء اللہ حنیف بھوجیانی

۳۹

یا عبداللہ ابن عمر ہیں رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین۔ ہاں ایک فتنہ تھا جس نے ہر ہر مرحلہ پر جب بھی مصالحت و مفاہمت کی صورت پیدا ہوتی نظر آئی اس کو تارپیڈو کیا اور اس کے بجائے ایسی نازک صورت حال CRITICAL SITUATION پیدا کر دی کہ کشت و خون ہو۔ مسلمان ایک دوسرے کی گردنوں پر تلواریں چلائیں اور فتنہ اور بھڑکے اور حق کے سیلاب کے آگے بند باندھا جا سکے۔ اور یہ "رکتا نہ تھا کسی سے سیل رواں ہمارا" والی صورت ختم ہو سکے۔ چنانچہ کون انصاف پسند ایسا ہو گا جو نہ جانتا ہو کہ حضرت ذوالنورین رضی اللہ عنہ کی مظلومانہ شہادت سے لے کر کربلا کے سانحہ فاجعہ تک مسلمانوں کی آپس میں جو مسلح آویزش رہی ہے اس میں در پردہ ان سبائیوں ہی کا ہاتھ تھا۔ مستند تواریخ اس حقیقت پر شاہد ہیں۔ الغرض کو تاہ حقیقت بین اور انصاف پسندی کے ساتھ پڑھتا ہو گا۔ جنگ جمل میں حضرت علیؓ کو فتح ہوئی۔ آنجنابؓ نے حضرت عائشہ صدیقہؓ کے ساتھ کیا معاملہ کیا! بالکل وہی جو ایک بیٹے کو ماں کے ساتھ کرنا چاہیے۔ چالیس خواتین اور حضرت صدیقہؓ کے لشکر کے معتبر ترین لوگوں کے ہمراہ پورے ادب و احترام کے ساتھ ان کو مدینہ منورہ پہنچا دیا۔ معلوم ہوا کہ نہ ذاتی دشمنی تھی نہ بغض و عناد۔ ادھر کیا ہوا! معاذ اللہ، ثم معاذ اللہ کیا امیر یزید نے خاندان رسالت ﷺ کی خواتین کو اپنی لونڈیاں بنایا! آخر وہ دمشق بھیجی گئی تھیں، لیکن وہاں کیا ہوا! ان کا پورا احترام کیا گیا، ان کی دلجوئی کی گئی۔ ان کی خاطر مدارات کی گئی۔ امیر یزید نے انتہائی تأسف کا اظہار کیا اور کہا کہ "ابن زیاد اس حد تک نہ بھی جاتا تو بھی میں اس سے راضی رہ سکتا تھا۔ کاش وہ حسینؓ کو میرے پاس آنے دیتا ہم خود ہی باہم کوئی فیصلہ کر لیتے"۔ لیکن کربلا میں جو کچھ ہوا وہ اس فتنے کی وجہ سے ہوا جو کوفیوں نے بھڑکایا تھا۔ جو اپنی دو عملی اور منافقت کی پردہ پوشی کے لئے نہیں چاہتے تھے کہ مصالحت و مفاہمت کی کوئی صورت پیدا ہو۔ ان کو جب محسوس ہوا کہ ہماری سازش کا بھانڈا پھوٹ جائے گا تو انہوں نے وہ صورت حال پیدا کر دی جو ایک نہایت دردناک اور الم انگیز

☆ جبکہ دوسری جانب دیو بندی درسگاہ بنوری ٹاؤن کے عالم نے اپنی کتاب "حیات یزید" میں یزید کو امیر المومنین رحمتہ اللہ علیہ لکھا اور اس کی تعریف میں مکمل قصیدہ لکھا، کیا یہ منافقت نہیں؟

امیر المومنین سیدنا یزید رحمۃ اللہ علیہ

السید محمد انیس، کراچی

ہر آن راہبر تھی ہدایت یزید کی
کیوں راشدہ نہ ہوگی خلافت یزید کی

اللہ کی جناب مقدس میں مان لی
کل عازمین حج نے امامت یزید کی

حضرت حسینؓ اور ابو ایوبؓ مقتدی
ہے کتنی سربلند امامت یزید کی

جوش عمل جہاد ہوا جنتی ہوا
ہے وجہ افتخار قیادت یزید کی

شاہد ہے آج تک ابو ایوبؓ کا مزار
عیسائیوں نے مانی شجاعت یزید کی

بیٹیں جو مال اُن پہ مسلسل نوازشات
احسان معاویہؓ کے عنایت یزید کی

با مصلحت تھی پوچھئے ابن حسینؓ سے
تسلیم کی ہے جس نے خلافت یزید کی

پسماندگان کربلا کی مشکلات میں
تھی باعث سکون عنایت یزید کی

اس وقت نام آگیا ابن حسینؓ کا
ویسے ہی یاد آگئی سخاوت یزید کی

لازم تھی مومنین پہ قرآں سے پوچھئے
اللہ کی نبیؐ کی اطاعت یزید کی

بیٹے بھی اور حادثہ کربلا کے بعد
زینبؓ کو تھی پسند رفاقت یزید کی

خشکی کے شہسوار سمندر کے تاجدار
ناقابل بیان ذہانت یزید کی

تمکین دین اشاعت اسلام میں کمال
اللہ کا کرم تھا کرامت یزید کی

مانو نہ مانو تم! مگر دنیا نے مان لی
دانش معاویہؓ کی خلافت یزید کی

تسلیم کی ہے متفقہ طور سے انیس
اہل عرب عجم نے سیادت یزید کی

۲

☆ جبکہ دوسری جانب دیوبندیوں کی کتاب رشید ابن رشید میں یزید کو امیر المومنین رضی اللہ عنہ لکھا گیا اور اس کی تعریف میں قصیدہ لکھا۔ کیا یہ منافقت نہیں؟

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اعلان

[illegible]

جاء الحق و زھق الباطل ان الباطل کان زھوقا۔

تاریخ کا دوسرا رخ پہلو

خلافتِ

رشید ابن رشید

امیر المومنین سیدنا یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ

وصل اللہ امیر المومنین (یزید) و احسن الجزاء

(ارشادات گرامی سیدنا علی زین العابدین)

برائے مطالعہ محبان صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین

مجاہد ناشر

ابو یزید محمد دین بٹ 35/-

ادارہ حفیظ ... رشید ... اندرون لاہور پاکستان

ندائے حق

[illegible]

مفتی محمد شفیع دیو بندی نے لکھا کہ
یزید کو اللہ تعالیٰ نے دنیا میں ہی ذلیل کیا اور ذلت کے ساتھ ہلاک ہوا

اُسوۂ حُسینی
یعنی
شہیدِ کربلاؓ

جگر گوشۂ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت حسین رضی اللہ عنہ اور اُن کے اصحاب کا واقعۂ شہادت اور مسلمانوں کے لئے

دعوتِ فکر و عمل

از افادات
حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحبؒ

دارالاشاعت

ہلاکت یزید

شہادت حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے بعد یزید کو بھی ایک دن چین نصیب نہ ہوا تمام اسلامی ممالک میں خونِ شہداء کا مطالبہ اور بغاوتیں شروع ہوگئیں اس کی زندگی اس کے بعد دو سال آٹھ ماہ اور ایک روایت میں تین سال آٹھ ماہ سے زائد نہیں رہی دنیا میں بھی اس کو اللہ تعالیٰ نے ذلیل کیا اور اسی ذلت کے ساتھ ہلاک ہو گیا۔

کوفہ پر مختار کا تسلط اور تمام قاتلانِ حسین رضی اللہ عنہ کی عبرتناک ہلاکت

قاتلانِ حسین رضی اللہ عنہ پر طرح طرح کی آفاتِ ارضی و سماوی کا ایک سلسلہ تو تھا ہی واقعۂ شہادت سے پانچ ہی سال بعد ۶۶ھ میں مختار نے قاتلانِ حسین رضی اللہ عنہ سے قصاص لینے کا ارادہ ظاہر کیا تو عام مسلمان اس کے ساتھ ہو گئے اور تھوڑے عرصہ میں اس کو یہ قوت حاصل ہو گئی کہ کوفہ اور عراق پر اس کا تسلط ہو گیا اس نے اعلان عام کر دیا کہ قاتلانِ حسین رضی اللہ عنہ کے سوا سب کو امن دیا جاتا ہے اور قاتلانِ حسین رضی اللہ عنہ کی تفتیش و تلاش پر پوری قوت خرچ کی اور ایک ایک کو گرفتار کر کے قتل کیا، ایک روز میں دو سو اڑتالیس آدمی اس جرم میں قتل کیے گئے کہ وہ قتل حسین رضی اللہ عنہ میں شریک تھے، اس کے بعد خاص لوگوں کی تلاش اور گرفتاری شروع ہوئی۔

عمرو بن حجاج زبیدی پیاس اور گرمی میں بھاگا، پیاس کی وجہ سے بے ہوش ہو کر گر پڑا ذبح کر دیا گیا۔

شمر ذی الجوشن جو حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے بارے میں سب سے زیادہ شقی اور

غیر مقلدین اہلحدیث فرقے کے امام نے اپنی کتاب میں اس بات کو تسلیم کر لیا کہ مزارات پر دعائیں قبول اور مسائل حل ہوتے ہیں

غیر مقلدین کی حقیقت افروز کتاب

ہدیۃ المہدی

عربی اُردو

مصنفہ

علامہ وحید الزمان

مترجم

علامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ

چشتی کتب خانہ فیصل آباد

0300-6674752 0300-7681230

Email.Chishtikutabkhana@gmail.com

۷۵

حاصل کرنے سے پہلے صادر ہوتی ہیں، اور ہر شخص کے لئے ولادت سے وفات تک اطوار و تغیرات اُس کے دَرپے ہوتے ہیں، اور اللہ ہی حفاظت کرتا ہے۔

رب اللہ تعالیٰ سے دعا کرنا تو کسی بھی مقام پر اس کے جواز میں شک نہیں اور ، جواز عند القبر میں اختلاف ہے۔

مزارات پر دعائیں قبول ہوتی ہیں

بعض علماء نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبر کے پاس یا اس کے علاوہ مقامات مقدسہ پر دعا کے جلد قبول کی اُمید رکھتے ہیں، امام شافعی فرماتے ہیں حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی قبر تریاق مجرب ہے۔

ابن حجر مکی نے خلاصہ میں امام شافعی سے نقل کیا کہ میں امام ابو حنیفہؒ کی قبر سے برکت حاصل کرتا ہوں اور جب مجھے کوئی ضرورت پیش آتی ہے تو ابو حنیفہ کی قبر پر دو رکعت نماز ادا کر کے اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں تو میری حاجت پوری ہو جاتی ہے۔

واقدی نے حضرت فاطمہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہے کہ میں شہداء اُحد کی قبروں پر جا کر دعا کرتی ہوں۔

اگر یہ قائل ہے کہ شیخان یعنی ابن تیمیہ اور ابن قیم نے دعا عند القبر کو ایسی بدعت یا امر شنیع کہا ہے جو صحابہ اور تابعین کے زمانہ میں نہ تھی اُس کے کلام کے لئے وجہیں ہیں۔

علامہ جزری کہتے ہیں اگر حضور رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبر پر دعا قبول نہیں ہوتی تو وہ کونسی جگہ ہے جہاں دعا قبول ہوتی ہے

غیر مقلدین اہلحدیث فرقے کے امام نے اپنی کتاب میں لکھا کہ سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے نور محمد ﷺ کو پیدا فرمایا

غیر مقلدین کی حقیقت افروز کتاب

ہدیۃ المہدی

عربی اردو

مصنفہ

علامہ وحید الزمان

مترجم

علامہ صارم چشتی رحمۃ اللہ علیہ

چشتی کتب خانہ فیصل آباد
0300-6674752 0300-7681230
Email.Chishtikutabkhana@gmail.com

۱۷

تعیین بلکہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے کلام میں موجود تعیین قرآن کا عدم محض ہے اور عدم نہیں آیا اور بعد اس کے ارادہ معدوم ہے اور اعدام موجود ہیں اور یہ امر اللہ تبارک و تعالیٰ پر محال نہیں وہ شک جس میں پر قدرت نہیں رکھتا۔

زمین و آسمان کا فاصلہ

فصل: اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے سات آسمانوں کو ایک دوسرے کے اوپر اور سات زمینوں کو ایک دوسری کے نیچے پیدا فرمایا اور ہر کی زمین اور آسمان دنیا کے درمیان پانچ سو سال کا راستہ ہے اور ہر آسمان دوسرے آسمان سے پانچ سو برس کی راہ کے فاصلے پر ہے۔ اور ساتوں آسمان کے اوپر ہے اور عرش رحمان پانی کے اوپر ہے۔ اللہ عزوجل عرش کے اوپر ہے اور کرسی اس کے قدموں میں ہے وہ جانتا ہے جو ساتوں آسمانوں اور ساتوں زمینوں اور جو ان کے درمیان اور جو تحت الثریٰ میں ہے۔ اس سے کوئی چیز پوشیدہ نہیں، وہ پہاڑوں کے مثاقیل، اوزان اور سمندروں کے پیمانوں کو جانتا ہے اس سے نہ آسمان سے کوئی آسمان اور زمین سے کوئی زمین پوشیدہ ہے نہ اس سے پہاڑوں کی بلندی مخفی ہے اور نہ سمندروں کی گہرائی اس کے علاوہ ہے۔

وہ نور اور ظلمت کے پردوں میں محجوب ہے اگر پردہ اٹھ جائے تو اس کے چہرے کا جلال ہر چیز کو جلا کر رکھ دے۔

فصل: آیات استواء، دو قرب، معیت اور آیات معیت متشابہات میں

۲۸

سب سے پہلے نور محمد ﷺ کو پیدا فرمایا

فصل: اللہ تبارک و تعالیٰ نے خلقت کی ابتدا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے نور سے فرمائی پھر پانی کو پیدا کیا پھر عرش کو پیدا کیا پھر ہوا کو پیدا فرمایا پھر نون، دوات اور قلم کو پیدا فرمایا پھر عقل کو پیدا فرمایا۔

نور محمد ﷺ مادہ تخلیق کائنات ہے

پس زمین و آسمان اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان ہے کی تخلیق کا مادہ قبل حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا نور مبارک ہے۔

پھر زمین کو پیدا فرمایا پھر آسمان کا مادہ پیدا فرمایا اور وہ دھواں ہے پھر زمین کو پھیلایا اور اس کے نیچے پانی کو پیدا فرمایا اور اس سے ہر سبز چیز کو پیدا فرمایا اور اس میں خوراک مقدر فرمائی۔

پھر آسمان کی طرف توجہ فرمائی تو سات آسمان پیدا فرمائے، پھر جنت اور دوزخ کو پیدا کیا، پھر ملائکہ اور جنوں کو پیدا فرمایا پھر روح کو پیدا فرمایا پھر حضرت آدم علیہ السلام کو اور پھر حضرت حوا علیہا السلام کو پیدا فرمایا۔

دیگر تخلیقات

پھر قلم کے مطابق قیامت تک جو تقدیریں، رزقیں، اصناف مخلوقات اور ان کے آجال و اعمال اور اقوال، اہل جنت اور اہل جہنم سب کچھ قلم کے ساتھ لوح میں تحریر فرمایا۔

جبکہ اسی ماہنامہ کے دوسرے صفحہ پر خود انہی نے جلوس نکالا، کیا یہ منافقت نہیں؟

وزیر مذہبی امور مستعفی دیں اور قوم سے معافی مانگیں: ساجد میر

حکومت نے تو مشرکین مکہ کو مات دے دی، وہ بھی حاجیوں کو پانی پلاتے تھے

سپریم کورٹ کا دادرسی کا مرکز بننا جمہوریت کے علمبرداروں کیلئے ڈوب مرنے کا مقام ہے

لاہور (سٹاف رپورٹر) مرکزی جمعیت اہل حدیث کے سربراہ سینیٹر ساجد میر نے کہا ہے کہ حج انتظامات میں کرپشن ثابت ہو جانے پر حامد سعید کاظمی وزارت برقرار رکھنے کا اخلاقی جواز کھو چکے ہیں۔ انہیں مستعفی ہو کر اللہ تعالیٰ اور پوری قوم سے معافی مانگنی چاہیے۔ بد عنوان ٹیم کا حصہ بن کر انہوں نے علماء کے تشخص کو پامال کیا۔ اپنے بیان میں انہوں نے کہا کہ حاجیوں کی تعظیم ہر مسلمان پر واجب ہے۔ ان کیلئے آسانیاں اور سہولتیں فراہم کرنا ریاست کی دینی ذمہ داری تھی ہے۔ حاجیوں کو تو مشرکین مکہ نے بھی تنگ نہیں کیا تھا بلکہ وہ انہیں پانی پلاتے اور ان کی خدمت کرتے تھے۔ حکومت نے مشرکین مکہ کو بھی مات دے دی ہے۔ حاجیوں نے حج کو لوٹ کر پاکستان کا نام بدنام کیا ہے اور اپنی بد انتظامی چھپانے کیلئے سعودی حکومت کو ذمہ دار قرار دینے کی کوشش کی۔ لوگوں کی دادرسی کا واحد مرکز سپریم کورٹ رہ گیا ہے۔ یہ جمہوریت اور عوام کے حقوق کی علمبردار حکومت کیلئے ڈوب مرنے کا مقام ہے۔ سپریم کورٹ کے بروقت نوٹس اور احکامات کو سراہا اور امید ظاہر کی حکومت اس پر عمل درآمد کرائے گی۔

جہلم میں تحفظ ناموس رسالت ﷺ ریلی

تحفظ ناموس رسالت اور عقیدہ ختم نبوت دین اسلام کا بنیادی عقیدہ ہے اس عقیدے پر پورے دین اسلام کی عمارت قائم ہے۔ حضور ﷺ کے ساتھ والہانہ محبت وعقیدت مسلمانوں کے ایمان کا حصہ ہے۔ اگر کوئی شخص حضور ﷺ کی شان اقدس میں گستاخی کرتا ہے وہ مرتد ہے اور اس کی سزا قتل ہے ہمارے ملک میں قانون ناموس رسالت ﷺ 295 سی ایکٹ موجود ہے۔ قادیانی اور یہود ونصاریٰ اس قانون کو ختم کرانا چاہتے ہیں اور اکثر وبیشتر یورپ اور ہمارے ملک میں توہین رسالت ﷺ کا ارتکاب ہو رہا ہے۔ اس لابی نے قانون ناموس رسالت ﷺ کو ختم کرنے کے لئے قومی اسمبلی میں بل پیش کر دیا ہے اس پر ملک کے تمام دینی، مذہبی، سیاسی جماعتوں اور انجمن تاجران پاکستان نے ملک بھر میں احتجاج کیا اور تحریک چلائی۔ اسلام آباد میں منعقدہ آل پارٹیز تحفظ ناموس رسالت کانفرنس کے متفقہ فیصلے کے مطابق 24 دسمبر بروز جمعۃ المبارک بعد نماز جمعہ مرکزی جامع مسجد چوک اہل حدیث سے ایک احتجاجی ریلی شاندار چوک تک نکالی گئی جس میں مختلف مذہبی اور سیاسی جماعتوں اور مرکزی انجمن تاجران ضلع جہلم کے قائدین کے علاوہ رئیس الجامعہ اور مدیر الجامعہ نے بھی خطاب کیا۔ اس ریلی میں جہلم شہر کے علاوہ ضلع بھر سے کثیر تعداد میں عوام نے شرکت کی۔

ڈاکٹر پروفیسر فضل الٰہی اسلام آباد کو صدمہ

مورخہ 23 دسمبر بروز جمعرات ڈاکٹر پروفیسر فضل الٰہی کے بھائی حافظ شکر الٰہی وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ حافظ شکر الٰہی بڑے دیندار، مسلک سے جذباتی لگاؤ رکھنے والے اور دینی طلبہ سے محبت کرنے والے تھے۔ اکثر وبیشتر قرآن پاک کی تلاوت کرتے۔ گوجرانوالہ میں ان کی نماز جنازہ میں علماء، خطباء اور دینی مدارس کے طلبہ کے علاوہ کثیر تعداد میں لوگوں نے شرکت کی۔ پروفیسر ڈاکٹر فضل الٰہی کی خواہش پر مرحوم کی نماز جنازہ حضرت مولانا عبدالرحمن لدھیانوی نے پڑھائی۔ جہلم سے رئیس الجامعہ اور مدیر الجامعہ نے نماز جنازہ میں شرکت کی۔

اہلحدیث مولوی ساجد میر مذہبی جلوس پر پابندی کا مطالبہ کرنے والے خود سعودی حکومت کی حمایت میں ریلی نکال رہے ہیں، کیا یہ منافقت نہیں؟

حکومت سعودی عرب اور عوام سے اظہار یکجہتی کیلئے جامعہ علوم اثریہ کے زیر اہتمام احتجاجی ریلی

مورخہ 5 جون بروز اتوار جامعہ علوم اثریہ کے زیر اہتمام امیر محترم جناب سینیٹر پروفیسر ساجد میر اور رئیس الجامعہ حافظ عبد الحمید عامر کی قیادت میں سعودی عرب کے حمایت میں ایک احتجاجی ریلی نکالی گئی اس موقع پر دریائے جہلم کے بیچ پل پر پروفیسر ساجد میر اور دیگر قائدین کا پرتپاک استقبال کیا گیا اور انہیں موٹر سائیکلوں کے جلوس کی شکل میں جامعہ علوم اثریہ پہنچایا گیا۔ جہاں ان کا استقبال رئیس الجامعہ حافظ عبد الحمید عامر مدیر الجامعہ حافظ احمد حقیق اور انجمن اہل حدیث کے صدر راجہ اعجاز گل ایڈووکیٹ اور جامعہ کے اساتذہ و طلباء کے علاوہ دیگر لوگوں نے کیا بعد ازاں موٹر سائیکلوں، کاروں کی عظیم الشان ریلی جامعہ علوم اثریہ سے شروع ہو کر نیا محلہ روڈ، سول لائن، چوک اہل حدیث، مین بازار، راجہ بازار اور شاندار چوک سے ہوتی ہوئی اکرم شہید پارک تک پہنچی جہاں ریلی نے ایک عظیم الشان جلسے کی شکل اختیار کر لی احتجاجی ریلی سے خطاب کرتے ہوئے پروفیسر ساجد میر نے کہا کہ یہودی لابی پاک سعودی تعلقات کو خراب کرنا چاہتے ہیں تاکہ عالم اسلام کو نقصان پہنچانے کیلئے یہود و ہنود کے ناپاک عزائم پایہ تکمیل تک پہنچایا جائے مگر دشمنان اسلام اور پاکستان کان کھول کر سن لیں ان کے مذموم ناپاک عزائم کو ناکام بنا دیا جائے گا سعودی عرب کی طرف اٹھنے والی ہر میلی آنکھ کو پھوڑ دیا جائے گا اور پاکستان اور عالم اسلام کی پہلی ایٹمی قوت کی طرف بڑھنے والے ہاتھ کو توڑ دیا جائے گا رئیس الجامعہ حافظ عبد الحمید عامر نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ سعودی عرب پاکستان کا محسن ملک ہے ہم اسے کسی صورت اکیلا نہیں چھوڑیں گے امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث پنجاب حافظ عبد الستار حامد نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ سعودی عرب میں حرمین شریفین ایمانی جذباتی عقیدت محبت ہے سب پاکستانیوں کے دل عالم اسلام کے قائد خادم حرمین شریفین شاہ عبد اللہ بن عبد العزیز کے ساتھ ہیں۔ ریلی سے سید الطاف الرحمٰن شاہ (گجرات)، مولانا عکاشہ مدنی، صدر انجمن راجہ اعجاز گل ایڈووکیٹ، سیکرٹری انجمن شیخ محمد اسحاق نے بھی خطاب کیا۔ اسٹیج سیکرٹری کے فرائض مدیر الجامعہ حافظ احمد حقیق نے سر انجام دیے۔ ریلی کی کامیابی میں جامعہ کے اساتذہ اور طلبہ کے علاوہ انجمن اہل حدیث اور اہل حدیث یوتھ فورس کے کارکنوں نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ مرکزی جمعیت اہل حدیث پنڈ دادنخان سے جناب محمد طارق بھلوال اور جناب شہباز احمد نے ایک بڑے قافلے کی قیادت کرتے ہوئے ریلی میں شرکت کی۔

ماہنامہ حرمین جہلم
مدیر اعلیٰ: حافظ عبد الحمید عامر
مدیر: حافظ احمد حقیق
شعبان، رمضان 1432ھ بمطابق جولائی، اگست 2011ء
جلد نمبر 21
شمارہ نمبر 8-7

غیر مقلدین (اہلحدیث) کے ترجمان ماہنامہ حرمین میں عالم اسلام کو نئے اسلامی سال کی مبارکباد دی گئی

ماہنامہ حرمین جہلم

حافظ عبدالحمید عامر

حافظ احمد حقیق

فیض احمد بشیر

محرم الحرام/صفر 1432ھ بمطابق جنوری/فروری 2011ء

جلد نمبر 21 | شمارہ نمبر 2-1

سال نو مبارک...... مگر عالم اسلام کی حالت زار!

الحمدللہ سن ہجری 1432ھ شروع ہو گیا۔ ہم اس کو خوش آمدید کہتے ہیں اور دعا کرتے ہیں: "اے ہمارے رب تعالیٰ محرم الحرام کا یہ چاند ہم پر امن وایمان اور سلامتی واسلام کی برکات کے ساتھ طلوع فرما۔" آمین

محرم ان چار مہینوں میں شامل ہے جن کی حرمت ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گی۔ یہ دنیا میں رونما ہونے والے کسی واقعہ کے سبب سے اس کی حرمت قائم نہیں ہوئی بلکہ ارض وسما کی تخلیق اور ماہ وسال کے شمار کے ساتھ ہی چار مہینوں کی حرمت قائم کر دی گئی تھی۔ اسی لئے جاہلی عرب میں بعثت محمدی سے پہلے بھی یہ حرمت ملحوظ رکھی جاتی تھی گو کہ بسبب جاہلیت اس میں گڑبڑ کی جاتی تھی۔

سال گزشتہ کا حساب کریں تو پورے عالم اسلام پر اغیار کی تعدی جاری رہی۔ کشمیر، فلسطین، افغانستان، پاکستان اور اس کے قبائلی علاقہ جات اور عراق پر استعماری یورش جاری رہی۔ قبلہ اول پر صیہونی قبضہ مسلمان نہ چھڑا سکے۔ مسلمانان کشمیر بدستور بھارتی تسلط میں جان ومال اور آبرو کی قربانیاں دے رہے ہیں۔ نیٹو افواج امریکی سرپرستی میں عراق، افغانستان اور ہمارے فاٹا میں مسلمانوں کا قتل عام کر رہی ہیں۔ پورے پورے ملک کھنڈر ہو گئے مگر ...... عالمی ضمیر بدترین مداہنت کا مظہر ہے۔ ستم بالائے ستم یہ کہ اسلامی دنیا کے آزاد وخود مختار ملک بے بسی کا کامل نمونہ ہیں۔

امریکہ کے ڈرون حملے فاٹا میں پوری ہلاکت آفرینیوں کے ساتھ جاری ہیں۔ ہمارے اقتدار اعلیٰ کو پاؤں تلے روندا جا رہا ہے مگر اپنی بے بسی پر ہم خود بھی آنسو نہیں بہا سکتے۔ ایسا کیوں ہے؟ اس کا اصل سبب کیا ہے؟ ہمارے نزدیک اس کی وجہ اللہ تعالیٰ کے قانون اسلام سے انحراف ہے ...... اور انسداد اس کا اس قانون کی اطاعت سے ممکن ہے۔ خالق کائنات نے اس کائنات کی بنا انصاف اور دیانت پر رکھی ہے یہ اصول عام ہیں۔ اہل پاکستان میں سے یہ دونوں اصول نکل گئے۔ بددیانتی اور ناانصافی سے ہماری قوموں میں ہم انصاف قائم نہیں کر سکتیں۔ یہ کائناتی اور آفاقی اصول ہم نے بگاڑ دیئے ہیں۔ گویا ہم نے کائنات کی بنا ہلا کر رکھ دی ہے۔ اسلام

کیا کبھی حضور ﷺ اور صحابہ کرام نے نئے سال کی مبارکباد پیش کی؟

مسلک اہلسنت کہنے پر بدعت کا فتویٰ لگانے والے اپنے فرقے کو مسلک اہلحدیث لکھ کر فخر محسوس کر رہے ہیں

پندرہ روزہ

صحیفہ اہلحدیث کراچی

شمارہ ۲ — جلد ۹۴

ترتیب مضامین

مجلس ادارت

اپیل جماعت و صحیفہ

بینک اکاؤنٹ

فون نمبر: صحیفہ اہلحدیث 021-32632692

34953313-34818184

32638102 - 32216856

32219029

ای میل: sahifaahlehadis@hotmail.com

اہلحدیث فرقے کی فکری داغ بیل ڈالنے والے شاہ ولی اللہ تو حنفی یعنی امام ابوحنیفہ کے مقلد تھے

محدث کراچی ۱۰

قاری عبدالوکیل صدیقی

ہماری پکار

مسلک اہل حدیث سے مراد برصغیر کے ان علماء کا مسلک ہے جو میاں نذیر حسین محدث دہلوی اور نواب صدیق حسن خان کی شب وروز محنتوں اور ان کے شاگردوں کے ذریعے سے برصغیر پاک و ہند میں پروان چڑھا۔ اس مسلک کی تاریخ شرک و بدعت اور باطل نظریات و عقائد کے ساتھ کشمکش سے بھری ہوئی ہے۔ علامہ مبارک پوری، علامہ وحید الزمان، شمس الحق ڈیانوی، مولانا ثناء اللہ امرتسری، مولانا ابراہیم میر سیالکوٹی، مولانا اسماعیل سلفی، مولانا عطاء اللہ حنیف، مولانا داؤد غزنوی، مولانا عبدالرحمن کیلانی، علامہ احسان الٰہی ظہیر، حافظ محمد گوندلوی، مولانا عبدالوہاب وغیرہم رحمہم اللہ تعالیٰ اجمعین کی ساری زندگیاں توحید و سنت اور مسلک سلف کے احیاء میں گذریں۔ "مسلک اہل حدیث" کوئی نیا مسلک نہیں بلکہ یہ صحابہ و تابعین کا طریقہ اور سلف صالحین کا مسلک ہی ہے جو خالص قرآن وسنت کے علم بردار تھے اور قرآن وسنت کے واضح حکم آجانے کے بعد کسی کے قول کو ترجیح نہ دیتے تھے۔ مسلک اہل حدیث اپنے عقیدہ، عبادت، مسائل اخذ کرنے کے انداز اور اجتہاد و فتوے کے طریقوں میں محدثین اور سلف صالحین کے طریقے پر ہے۔ اس مسلک کی برصغیر میں فکری داغ بیل تو شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ نے ہی ڈالی لیکن اس کے پروان چڑھانے میں میاں صاحب اور ان کے تلامذہ و فیض یافتگان کی کوشش ہے۔

ہم ندائے الایمان کے ذریعے اپنے ماحول و معاشرہ میں اللہ کی توحید کی پکار لگانا چاہتے ہیں۔ جو تمام انبیاء کی پہلی اور بنیادی دعوت تھی۔ ہر نبی نے اپنی قوم کو دعوت دی کہ یاقوم اعبدوا اللہ مالکم من الٰہ غیرہ اے لوگو! تمہارا معبود فقط ایک اللہ ہی ہے۔ اس کے علاوہ کسی کی بھی بندگی نہ کرو۔ اور یہی بات ہمارے نبی اکرم حضرت محمد ﷺ نے بھی فرمائی۔ قولوا لا الٰہ الا اللہ تفلحوا۔ لوگو! لا الٰہ الا اللہ پڑھو تم کامیاب ہو جاؤ گے۔

عقیدہ توحید کے بغیر انسان کی نجات ممکن نہیں اور انسان کے تمام اعمال شرک کی وجہ سے ضائع ہو جاتے ہیں۔ عقیدہ و ایمان کا احیاء اس لیے بھی ضروری ہے کہ ہمارے معاشرے میں بے دینی، بے حیائی اور مادہ پرستی عام ہو چکی ہے۔ لوگ دین اللہ، رسول اور آخرت کی طرف آنے کے لئے تیار نہیں۔ ان سب کو تنبیہ دلائی ہے کہ اللہ ہمارا رب ہے۔ اس نے ہمیں اپنی عبادت کے لیے پیدا کیا ہے۔ ہم سب نے لوٹ کر اپنے رب کی طرف جانا ہے۔ یہ دنیا فانی ہے اور بالآخر ختم ہو جائے گی۔ جو کہ مال و دولت، اقتدار اور دنیا کے عزت و منصب کے حربے بالآخر ختم ہو جائیں گے۔ ہم آخرت میں اس وقت تک نجات حاصل نہیں کر سکتے جب تک عقیدہ درست نہ ہو اور عقیدہ و ایمان پر ہی مضبوط دینی سیرت تعمیر ہوتی ہے۔ ہم لوگ دنیا میں اس وقت تک ترقی نہیں کر سکتے جب تک ہم عقیدہ و ایمان کے حامل سچے پکے مسلمان نہ بن جائیں۔ ملک میں اور پوری دنیا میں پھیلی ہوئی بے دینی و بے حیائی سے اس وقت تک مقابلہ نہیں کیا جا سکتا جب تک امام اللہ پر ایمان اور عقیدہ مضبوط نہ ہو جائے۔ اللہ کی ہدایت ہی ہم سب کی نجات کا ذریعہ ہے۔ مغربی نظام اور طور طریقے ہمارے دین و اخلاق کے لیے نقصان دہ ہیں۔

مسلک اہل حدیث کا نام برصغیر میں معروف و مشہور ہے۔ لیکن یہ فقط برصغیر کے بعض افراد کا منہج و طریقہ نہیں بلکہ یہ پوری دنیا میں پھیلی ہوئی تحریک ہے۔ اس تحریک کے افراد گروہ ہر ملک میں موجود ہیں اور خاص طور پر دیار حجاز میں اس مسلک کے حاملین کو خاص شان و شوکت حاصل ہے۔ ہم مسلکاً اہل حدیث ہیں۔ لیکن ہم شرعی اصول و قواعد اور اخلاق حسنہ کے مطابق دیگر مسالک و مذاہب کا بھی احترام کرتے ہیں۔

☆ جبکہ اہلحدیث کے نزدیک تقلید شرک اور مقلد گمراہ ہیں تو کیا آپ کے فرقے کی فکری داغ بیل گمراہ نے ڈالی؟

مسلک اہلسنت کہنے پر بدعت کا فتویٰ لگانے والے
اپنے فرقے کو مسلک اہلحدیث لکھ کر فخر محسوس کر رہے ہیں

صحیفہ اہل حدیث کراچی

مجلس ادارت

ترتیب مضامین

021-32632692

sahifaahlehadis@hotmail.com

امام بخاری کو اپنی تحریک کا سالار کہنے والے اہلحدیث بھول گئے کہ امام بخاری، امام شافعی کے مقلد تھے جبکہ اہلحدیث کے نزدیک تقلید شرک ہے

مسلک اہل حدیث

از افادات شیخ الحدیث مولانا محمد اسماعیل سلفی رحمۃ اللہ علیہ

مسلک اہل حدیث:

مسلک اہل حدیث ان تمام مسلم اور سنی المسلک جماعتوں میں سب سے زیادہ وسیع ہے جس میں مصالح دین کی سب سے زیادہ مراعات رکھی گئی ہیں۔ کتاب و سنت کی موجودگی میں کسی خاص آدمی کے طریق فکر کا التزام اس میں یکسر نظرانداز کر دیا گیا ہے ہر عالم کو مجتہد ہو یا غیر مجتہد حق پہنچتا ہے کہ کتاب و سنت کو پڑھے اور سمجھے ائمہ سنت و مسانید سلف کی روشنی پر چلتے ہوئے کتاب و سنت پر عمل کرنے کی کوشش کرے۔

تاریخ کی روشنی میں:

جہاں تک تاریخ کا تعلق ہے تحریک اہل حدیث محض فروعی مسائل اور فقہی مسائل تک ہی محدود نہیں رہی بلکہ صفات باری تعالیٰ تک بہر حال تعبیر و تشبیہ کے معاملات میں اس نے اپنے نظریات کو پورے اعتدال سے پیش کیا جنہیں آج قبول کرنے کے لئے دنیا ہماری جیسی بے قرار ہے مگر حسرت اہل حدیث!

تمہیں سو گئے داستاں کہتے کہتے

اصول دیانت کے اس اہتمام کے بعد جس قدر وسعت اور ظرف و احوال کی رعایت اس مسلک میں ہے دوسری جگہ کافی حد تک نایاب ہے۔ اس لئے مجھے عرض کرنے کی اجازت دیجئے کہ مسلک اہل حدیث اسلامی تعلیمات کی صحیح ترین تعبیر ہے اور تحریک اہل حدیث کے داعیوں نے ہر دور میں جس احتیاط سے اپنے فرائض کو سرانجام دیا ہے دشمن بھی اسے سراہنے پر مجبور ہیں فرقوں میں جس قدر اعتدال اہل حدیث نے قائم رکھا اس کی مثال کسی دوسری جگہ ملنا مشکل ہے یہی وہ خوبیاں ہیں جن کی بناء پر مسلک اہل حدیث کو ترجیح دیتا ہوں اور پورے ادب کے ساتھ ہندوستان اور پاکستان کے اہل حدیث احباب خصوصاً نوجوان طلباء سے استدعا کرتا ہوں کہ وہ اپنے موقف کو پہچانیں اپنے ماضی کی تاریخ اور اپنے بزرگوں کو دنیا کے سامنے اجاگر کرنے کی کوشش کریں۔

آج کی ضرورت:

حزبی پابندیوں سے دنیا تنگ آ چکی ہے اسلامی دستیں آپ کی منتظر ہیں جمود و تقلید کی ظلمتیں آپ سے روشنی کی آرزومند ہیں۔ یعنی آج آپ کی اس سے کہیں زیادہ ضرورت ہے جتنی کہ چند سال پہلے آپ کی ضرورت تھی آپ اتباع سنت کی شمع کو ہاتھ میں لے کر ایک اصلاحی تحریک کی حیثیت سے کام کیجئے اسی اور پرانی تحریکات میں اصول کے تقاضوں کے مطابق تعاون کیجئے مگر خدا کے لئے گروہ بندی چھوڑ دیجئے احساس کمتری اس ماحول میں بھٹکنے نہ پائے پہلے اپنے مسلک کو سمجھئے اپنے ماضی اور اسلاف کی مساعی اور کارناموں پر غور کیجئے اور مخلص رفقاء کو ہمراہ لے کر پا رکاب ہو جائیں اللہ تعالیٰ آپ کا حامی و ناصر ہے۔

تحریک اہل حدیث کے داعیوں نے صرف فقہی گروہ بندیوں ہی میں اعتدال نہیں پیدا کیا اور صرف اعتزال و تجہم اور جبر و قدر کی پیچیدہ گتھیوں کو درست کیا بلکہ اپنے وقت کی سیاسیات پر کڑی نگرانی کی سیاستین سے اگر لڑنے کا موقع آیا تو پوری جرأت اور بے جگری سے لڑے اور جب وہ سیدھے ہو گئے تو پوری دیانت داری سے ان کے ساتھ تعاون کیا فجزاھم اللہ عنا وعن المسلمین احسن الجزاء اور اس ساری کشمکش میں کوئی ذاتی مقصد پیش نظر نہیں رہا۔

مقدس قافلہ سالار:

اس تحریک کے مقدس داعی اور قافلہ سالار امام محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ ہیں جن کی مایہ ناز تصنیف "صحیح بخاری" اس وقت ہمارے پیش نظر ہے یہی ایک پاکیزہ نوشتہ ہے جس سے ہمیں حضرت امام رحمہ اللہ کے مسلک کا پتہ چلتا ہے اس سے ظاہر ہوگا کہ مسلک اہل حدیث کی تحریک اصلاحات کا دامن کہاں تک وسیع ہے ایمان، عبادات، معاملات، معاشیات، اخلاق، کاروبار، بین الاقوامی تعلقات، بدعات سے اجتناب کس قدر اہم گوشے اس کی پہنائی میں آ گئے ہیں یہی پروگرام ہے جسے تکمیل تک پہنچانا آج بھی ہر جماعت کا فرض ہے اور ایسے مقاصد میں ان کی تکمیل ہی اسلام کے مقاصد ہیں اور یہی تحریک اہل حدیث کا موقف۔

(انتخاب: فیصل احسان سلفی)

حلال و حرام کی تمیز

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"لوگوں پر ایک وقت آئے گا کہ آدمی پرواہ نہیں کرے گا کہ اس نے کس طریقے سے مال حاصل کیا، حلال طریقے سے یا حرام طریقے سے" (صحیح بخاری)

غیر مقلدین (اہلحدیث) فرقے کے رسالے تفہیم الاسلام میں اشتہار لگایا گیا

ستمبر 2011ء ☆ بمطابق شوال 1432ھ ☆ تبلیغی سلسلہ نمبر 64

کتاب وسنت کا داعی وخصوصی ترجمان
مجلہ تفہیم الاسلام

زیر سرپرستی
فضیلۃ الشیخ مولانا قاری محمد یعقوب شیخ حفظہ اللہ

زیر قیادت
فضیلۃ الشیخ مولانا محمد شریف خان چنگوانی حفظہ اللہ

مدیر مسئول: مولانا ابو طلحہ ضیاء حفظہ اللہ
نائب مدیر: حافظ عزیر احمد خان
مدیر: رشید اللہ خان عزیز

مؤسس: حکیم عبدالخالق خان عزیز

آئینہ ترتیب — مضامین / صفحہ نمبر

نوٹ:۔ "تفہیم الاسلام" ایک غیر سیاسی حیثیت سے تبلیغی نقطہ نظر سے شائع کیا جاتا ہے جو فرقہ وارانہ تعصبات سے آزاد کتاب وسنت کی روشنی میں تعمیر عقائد وافکار کا داعی ہے۔ ☆ ادارہ کا مضمون نگار کی رائے سے کلی طور پر اتفاق ضروری نہیں۔ (ادارہ)

خط وکتابت کلینک ایڈریس: ایڈیٹر ماہنامہ مجلہ "تفہیم الاسلام" محلہ رحمان آباد (شکاری) عقب واپڈا ہاؤس احمد پور شرقیہ ضلع بہاولپور 0333-6357567
سالانہ چندہ -/300 روپے
ہدیہ فی شمارہ -/25 روپے

کیا کبھی دورِ رسالت یا دورِ صحابہ میں افتتاحی خطبہ جمعہ اور سیرت النبی کانفرنس کا انعقاد کیا گیا؟ کیا کبھی اس طرح تشہیر کی گئی؟

جامعہ عمر بن عبدالعزیز و جامع مسجد سید الشہداء حمزہ رضی اللہ عنہ کا افتتاح

12:30 | 16 | 9:00

خطبہ جمعۃ المبارک و سیرۃ النبی ﷺ کانفرنس

مساجد دین اسلام کے مراکز، عظمت کی علامت اور اللہ تعالیٰ کے ہاں پسندیدہ جگہیں ہیں۔ جہاں افضل المخلوق اپنے خالق حقیقی کے سامنے سربسجود ہوتی ہے جہاں کلام الٰہی کی تلاوت، فرض عبادات اور تربیت انسان ہوتی ہے۔ مساجد نے قوموں کے کردار، اخلاق اور تہذیب و تمدن کی ترویج کی ہے۔ مساجد کا تعمیر کرنا جنت میں گھر بنانے کے مترادف ہے اور اس کی آباد کاری ایمان کی علامت ہے۔ اس طرح انسانیت کے عقائد کی اصلاح اور امت مسلمہ کو قرآن و سنت سے آگاہ کرنے میں مدارس و جامعات روشن کردار کے حامل ہیں۔ ان اداروں کے قیام سے جہاں اسلام کی دعوت ہوتی ہے وہاں فرد و معاشرہ کو قرآن و سنت کی روشنی میں اصلاح و تزکیہ کا سامان میسر آتا ہے۔ اس پاکیزہ جذبے کے تحت اللہ تعالیٰ کے خاص فضل و کرم اور اس کی عطاء کردہ توفیق سے جامع مسجد سید الشہداء حمزہ اور جامعہ عمر بن عبدالعزیز احمد پور شرقیہ کو زیور تعمیر سے آراستہ کیا گیا ہے۔ الحمدللہ **جامع مسجد حمزہ** کے افتتاح اور **جامعہ عمر بن عبدالعزیز** کے تعلیمی آغاز کے مبارک موقع پر خطبہ جمعۃ المبارک و سیرت النبی ﷺ کانفرنس کا انعقاد کیا گیا ہے جس میں آپ کو دوست و احباب کے ہمراہ شرکت کی دعوت دی جاتی ہے۔

قاری محمد یعقوب شیخ
0300-2038100

تَقَبَّلَ اللّٰهُ مِنَّا وَ مِنْكُمْ

احمد پور شرقیہ شہر میں جماعت اہل حدیث کی نماز عید الفطر قدیمی عید گاہ نزد جوگی بیراواہ میں سنت نبوی ﷺ کے مطابق کھلے میدان میں

فضیلۃ الشیخ قاری مولانا محمد یعقوب شیخ صاحب حفظہ اللہ

جنرل سیکرٹری تحریک حرمت رسول پاکستان

پڑھائیں گے ان شاء اللہ

عیدگاہ میں مستورات کے پردے کا معقول انتظام ہوگا

ادارہ "تفہیم الاسلام" کی جانب سے قارئین کرام کو پرخلوص

عید مبارک

نماز عید ٹھیک 8 بجے صبح ادا کی جائے گی

الداعی الی الخیر ادارہ تفہیم الاسلام احمد پور شرقیہ ضلع بہاولپور 0302-2186601, 0333-6357567

کیا کبھی دورِ رسالت یا دورِ صحابہ میں افتتاحی خطبہ جمعہ اور سیرت النبی کانفرنس کا انعقاد کیا گیا؟ کیا کبھی اس طرح تشہیر کی گئی؟

غوث اعظم کانفرنس اور غریب نواز کانفرنس کے انعقاد کو بدعت کہنے والے اولیاء اللہ کانفرنس منعقد کر رہے ہیں

حرمین شریفین پر کئی مرتبہ حملے ہوئے مگر کسی صحابی یا تابعی نے تقدسِ حرمین شریفین کانفرنس کا انعقاد نہیں کیا

☆ جبکہ دورِ حاضر میں صرف سعودی نجدی کے خلاف ریلی نکالی گئی تو ملک پاکستان کے سارے اہلحدیث اٹھ کھڑے ہوئے، ہم اس کانفرنس کو کیا سمجھیں۔ حرمین شریفین سے محبت یا سعودی نجدی حکومت کی محبت؟

غیر مقلدین (اہلحدیث) فرقے کے رسالے صحیفۂ اہلحدیث میں اشتہار لگایا گیا

پندرہ روزہ

کراچی

صحیفہ اہل حدیث

جلد ۹۳

شمارہ ۹

مولانا عبدالرحمٰن سلفی مدظلہ

مدیر مسئول

حافظ عبدالجبار سلفی

0321-2473506

0322-2472415

مجلس ادارت

34993313 - 34818184

32632692

32628102 - 32216835 - 32015029

ناشر: حافظ عبدالرحمٰن سلفی

ای میل: sahifaahlehadis@hotmail.com

کیا کبھی دورِ رسالت یا دورِ صحابہ میں مسجد نبوی میں اس طرح عظمت قرآن کانفرنس کا انعقاد کیا گیا

☆عوام اہلسنت کے اپنے نام کے ساتھ قادری، چشتی، سہروردی، نقشبندی لکھنے کو بدعت کہنے والے اپنے نام کے ساتھ سلفی، مکی، مدنی، رحمانی، محمدی، لکھنوی اور دہلوی لکھنا دورِ رسالت یا دورِ صحابہ سے ثابت کریں۔

کیا کبھی دورِ رسالت، دورِ صحابہ یا خیر القرون کے دور میں اتحاد بین المسلمین کانفرنس کا انعقاد کیا گیا

کیا کبھی دورِ رسالت یا دورِ صحابہ میں کبھی اس طرح کی تقریب اور جلسہ منعقد کیا گیا؟

کیا کبھی دورِ رسالت یا دورِ صحابہ میں سیرت رحمت عالم اور جمال مصطفیٰ کانفرنس کا انعقاد کیا گیا؟

سے ہم سے بہت پیچھے تھے، بہت آگے نکل گئے۔ اللہ نے ہمیں چار موسم، پہاڑ، دریا، دشت، غرض ہر قسم کی نعمتیں عطا کر دیں۔ ہم نے ناقدری اور ناشکری کا مظاہرہ کیا۔ جاگیرداری نظام کے ذریعے چند افراد کی فرعونیت کو دوام دیا۔ جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ یہ زرعی ملک، خوراک کی قلت کا شکار ہوتا جا رہا ہے۔ اللہ نے ہمیں خوبصورت پہاڑ، جنگل اور آبشار دیئے۔ سوات، دیر، کوہستان، گلگت، آزاد کشمیر، مری اور پاڑہ چنار جیسے جنت نظیر خطے دیئے۔ ہم اگر اللہ کا شکر بجالاتے۔ ان کی قدر کرتے اور سیاحت کیلئے ماحول کو سازگار بناتے تو پاکستان کو پوری دنیا کے سیاحوں کا مرکز بنا سکتے تھے لیکن ہماری ناشکری اور ناقدری کی وجہ سے اب حالت یہ ہو گئی کہ غیر ملکی تو کیا خود پاکستانی بھی مذکورہ علاقوں کا رخ نہیں کر سکتے اور بجائے اس کے کہ ہم دوسروں کو پاکستان بلاتے، نوبت یہاں تک آ گئی ہے کہ جس پاکستانی کو موقع ملتا ہے۔ اس ملک سے بھاگنے کی ترکیب سوچنے لگتا ہے۔

ماخوذ روزنامہ جنگ لاہور 2 نومبر 2010ء

مرکزی جامع مسجد اہل حدیث سوہاوہ میں پانچویں سیرت رحمت عالم ﷺ کانفرنس

مورخہ 30 اکتوبر بروز ہفتہ بعد نماز عشاء مرکزی جامع مسجد اہل حدیث سوہاوہ میں پانچویں سیرت رحمت عالم ﷺ کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس کی صدارت رئیس الجامعہ نے کی۔ اسٹیج سیکرٹری کے فرائض حافظ احمد حقیق نے سر انجام دیئے۔ کانفرنس سے حضرت مولانا منظور احمد گوجرانوالہ، مولانا محمد اسماعیل بلوچ اور مولانا فیض احمد بھٹی نے خطاب کیا۔ شاعر اسلام قاری عبدالوہاب صدیقی نے نعتیہ کلام پیش کیا۔ اس کانفرنس میں سوہاوہ شہر اور گرد و نواح سے عوام الناس نے بھرپور شرکت کی۔ جہلم سے مدیر الجامعہ مولانا سعد محمد مدنی اور جامعہ کے اساتذہ و طلبہ کے علاوہ جہلم شہر اور کوٹلہ آئمہ سے جماعتی احباب نے شرکت کی۔

جامع مسجد ابراہیمی اہل حدیث کالا گجراں میں جمال مصطفیٰ ﷺ کانفرنس

مورخہ 2 نومبر بروز منگل بعد نماز عشاء جامع مسجد ابراہیمی اہل حدیث کالا گجراں میں عظیم الشان جمال مصطفیٰ ﷺ کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس کی صدارت رئیس الجامعہ نے کی اسٹیج سیکرٹری کے فرائض مولانا فیض احمد بھٹی نے سر انجام دیئے۔ کانفرنس سے حضرت مولانا محمد نواز چیمہ، مولانا عطاء الرحمٰن سیالوی، حافظ بابر فاروق رحیمی، مدیر الجامعہ مولانا سعد محمد مدنی اور محمود مرزا جہلمی نے خطاب کیا۔ قاری محمد منشا قادری نے حمد و نعت پیش کی۔

ماہنامہ "مومن" جہلم ۹ نومبر، دسمبر 2010ء

ان کے اس سوال کا جواب خود ان کے رسالے نے دیدیا اور جگہ جگہ "میلاد النبی" تحریر کیا گیا

میلاد النبی کا ابتدائی تیسرا عشرہ:

آپ نے جوانی ہونے سے مختلف اوقات میں مختلف کام اور پیشہ اختیار کر کے اپنی روزی پیدا کرتے تھے۔ لوگوں کی بھیڑ بکریاں چراتے۔ گلہ بانی اکثر انبیاء کرام کا پیشہ اور ذریعہ معاش رہا ہے۔ جوان ہوئے تو تجارت کا خیال ہوا لیکن پیسے نہیں تھے۔ ایک بیوہ خاتون "خدیجہ" بنت خویلد بہت مالدار تھیں۔ اپنا مال تجارت میں لگائے رکھتیں۔ آپ مکہ کے ماحول میں راست گو اور امانت دار کے طور پر پہلے ہی معروف تھے۔ خدیجہ نے آپ کے اس حسن اخلاق کو دیکھ کر خود ہی درخواست کر کے اپنا مال تجارت آپ کے حوالہ کر دیا۔ چنانچہ آپ نے خدیجہ کے مال سے تجارت شروع کر دی۔ خدیجہ کا غلام "میسرہ" کے ساتھ مال تجارت لے کر ملک شام کی طرف آپ نے سفر اختیار کیا۔ اس تجارتی سفر میں انہیں کافی نفع ہوا۔ سفر سے واپسی پر میسرہ نے آپ کے اخلاق اور امانت داری اور راست گوئی کی باتیں اور مشاہدات حضرت خدیجہ سے بیان کئے۔

۲۵ھ میلاد النبی:

آپ کی عمر مبارک ۲۵ سال کی ہو چکی تھی۔ ملک شام کے تجارتی سفر سے واپس آ چکے تھے۔ آپ کی امانت داری، حق گوئی اور اخلاق کی باتوں سے متاثر ہو کر خدیجہؓ نے اپنی ایک سہیلی کے ذریعے نبیؐ کو نکاح کا پیغام بھیجا۔ اس وقت خدیجہ چالیس سال کی بیوہ خاتون تھیں۔ خدیجہ خویلد کی بیٹی کا تعلق قبیلہ قریش کی شاخ بنو اسد سے تھا۔ قریش کی باوقار خاتون اور بہت مالدار تھیں اور دو مرتبہ بیوہ ہو چکی تھیں۔ آپؐ نے اپنے چچاؤں سے اس پیغام کا ذکر کیا۔ سب راضی ہو گئے اور پیغام قبول کیا۔ ابو طالب نے نکاح پڑھایا۔ شادی کے مہر میں اونٹ دیئے۔ نبیؐ کی یہ پہلی شادی تھی اور خدیجہ کی تیسری شادی۔ نبیؐ کی عمر ۲۵-۳۰ سال کے درمیان تھی کہ حضرت خدیجہ کے بطن سے پہلی اولاد (حضرت قاسم) کی ولادت ہوئی۔ انہی کی نسبت سے آپ کو ابو القاسم کہا جانے لگا۔ قاسم پاؤں پر چلنا سیکھ گئے کہ ان کا انتقال ہو گیا۔

۳۰ھ میلاد النبی:

آپ کی عمر مبارک تیس سال کی ہوئی تو حضرت خدیجہ کے بطن سے پہلے بیٹے قاسم کے بعد پہلی بیٹی زینب پیدا ہوئیں۔ یہ آپ کی دوسری اولاد تھیں۔ (زینب بڑی ہو کر خدیجہ کی بہن کے بیٹے ابو العاص بن الربیع کی زوجیت میں آئیں۔ بدری جنگ میں ابو العاص قید ہو کر آئے تھے۔ زینبؓ کا انتقال مدینہ طیبہ میں سن ۸ ہجری میں ایک زخم کی وجہ سے نبیؐ کی زندگی میں ہوا۔

۳۳ھ میلاد النبی:

حضرت خدیجہؓ کے بطن سے دوسری بیٹی (تیسری اولاد) حضرت رقیہ پیدا ہوئیں۔ اس وقت نبیؐ کی عمر ۳۳ سال تھی۔ (رقیہؓ کا نکاح مکہ میں حضرت عثمان غنیؓ سے ہوا تھا۔ یہ پہلی خاتون ہیں جنہوں نے ہجرت کی مکمل اللہ کی سنت کو اپنے شوہر کے ساتھ قائم کیا۔ ان کا انتقال ۲ھ میں مدینہ میں چیچک کی وجہ سے ہوا۔ ان ہی دنوں یعنی بعثت سے سات سال پہلے نبیؐ کو اکثر ایک روشنی اور چمک نظر آتی تھی۔ آپ اس سے خوش ہوتے۔ قرب بعثت آپ کو خلوت میں زیادہ وقت لگنے لگے تھے۔

۳۵ھ میلاد النبی:

خانہ کعبہ کی دیواریں ایک طویل زمانہ کی وجہ سے پست ہو گئی تھیں۔ انہی دنوں ایک سیلاب کی وجہ سے کافی نقصان پہنچ گیا تھا۔ چنانچہ قریش نے اسے پھر سے تعمیر کرنا شروع کیا۔ جب حجر اسود کو اپنی جگہ نصب کرنے کا وقت آیا تو ایک تنازع کھڑا ہو گیا کہ کون کس قبیلہ اور خاندان کا فرد حجر اسود کو نصب کرنے کا حقدار ہے۔ آپس میں لوگوں نے طے کیا کہ کل صبح سویرے مسجد کے دروازے سے جو داخل ہو گا اسے یہ شرف حاصل ہوگا۔ تقدیر الٰہی سے دوسرے دن آپ مسجد کے دروازے سے سب سے پہلے داخل ہوئے۔ اور آپ ویسے بھی لوگوں میں صادق و امین کی حیثیت سے معروف تھے۔ چنانچہ سب لوگ اس پر راضی ہو گئے۔ آپ نے ایک چادر پر حجر اسود کو اپنے ہاتھوں سے رکھا۔ پھر سب قبیلہ کے سرداروں نے چادر کناروں سے پکڑ کر پتھر کو نصب کرنے کی جگہ پر لے آئے۔ پھر آپ نے اپنے ہاتھوں سے اٹھا کر حجر اسود کو اس کی جگہ پر رکھ دیا۔ اس معاملہ میں سب بہت خوش ہوئے۔ اس طرح ایک فتنہ کا سد باب ہوا۔ تمام انہی دنوں حضرت خدیجہ کے بطن سے تیسری بیٹی (چوتھی اولاد) حضرت ام کلثوم کی ولادت ہوئی۔ (حضرت رقیہؓ کے انتقال کے بعد حضرت ام کلثوم کا نکاح ۳ھ میں مدینہ منورہ میں حضرت عثمان غنیؓ سے ہوا۔ ان کی وفات مدینہ میں ۹ھ میں ہوئی)

۴۱ میلاد النبی۔ نبوت کا پہلا سال:

گزشتہ تین سالوں سے اکثر اوقات آپؐ گوشہ نشینی اختیار فرما رہے تھے۔ رمضان کا مہینہ جب آتا تو آپ مکہ سے تین کلو میٹر دور جبل نور کے

کیا کبھی دورِ رسالت یا دورِ صحابہ میں سالانہ قرآن وحدیث کانفرنس کا انعقاد کیا گیا اور کھانے کا اہتمام کیا گیا؟